

اور اوراق کی نہیں سامی جو دیندار حق پسندین او کو لایزال یہ پیش نظر رہا ہی کہ اگر کتابین علوم دین کی جو سودمند
 صغیر و کبیر زبان عربی سی مشغول اور ترجمہ آرد وین ہوں تو نفع عام اور فائدہ نام طالبان دین کو حاصل ہو
 اس خیال سی جب کہین کسی عالم فاضل کو پائی تین تو بلخی اس امر کی ہوتی تین اور اپنی نیتیں داخل حکم اللہ علیہ
 الخیر کفایہ کرتی تین سواند نون میں بعض جناب حق گزین کی خصوصاً صاحب عظیم تاج سن رسول کریم
 دلسوز دین شغلان غمناک خانہ بردوشان یعنی خیر خواہ عبداللہ شیخ **فیہ** صاحب اللہ باد ی فی اس سچان
 یہ سچیز کی علم فضل سی عاری اور نہر و کمال سی عامل ہے آغاز آگاہی سی اسن تم تک کہ سال انیسواں عمر سی ہی کہی
 مجلس علمائین زبان کو آشنائی سخن نہیں کیا اور پوچستہ محافل فضلائین چون طائر رضویہ خاموش بلکہ از
 خود فراموش اس کتاب کی ترجمہ کے درخواست کی اور مبالغہ اور اصرار اس باب اس نظر سی کہ یہ مفید ہر خورد و بزرگ
 ناامکان کیا اگرچہ مجاہد سلیقہ ترجمہ نہ تھا اور میں تصدی سی اس امر عظیم کی مثل پیدا ہر خود گزیران تھا اور وجہ وجہ
 پہلو تہی کرین اس کار سی یہ تہی کہ وقت فرمائیں شخص صاحب کی فقیر سزوم وطن مصر رکھتا تھا سمجھا کہ اگر متہد اس امر کا
 ہوا تو آخر کار شرم کی نصیب ہو سکی کہ مدت کوں کی قریب سی اور یہ کتاب نہایت دراز و طویل سی ہکا
 ترجمہ اس عرصہ میں کیطرح ممکن نہیں اور پھر علاوہ ترجمہ کی فائدہ مناسب م کی بھی زیادہ کہنا ضرور ہوگا
 نظر برین وجوہ انکار کیا اور پہلو تہی کو سبب راحت کا سمجھا مگر جب یہ انکار سودمند نہوا بت ناچار دست پست کو
 جہت و ترغیب دیکر اور خدا کی توفیق پر توکل کر کی سرگرم تحریر ہوا اور طرز ترجمہ کا یوں مقرر کیا کہ اول کتاب میں
 تو میرا صل میں کئی کئی جگہ فائدہ مناسبت کی زیادہ کئی اور بعد اسکی اور اصولوں میں سبب اسکی کہ او میں خود دوسر
 بتفصیل تمام مذکور سی فائدہ کی کم لکھی اور حتی المقدور ترجمہ لفظی کو ماہتہ سی نہیں دیا اور بعضی جگہ بہت سچیدگی اختیار
 کی البتہ ادای مصنون اور نفس مطلب پر اقتضار کیا ہر جب یہ ترجمہ بفضلہ تعالیٰ تمام ہوا اور مدت اسکی تحریک
 ایک مہینہ گزری خدا کا شکر ادا کیا اور نام اسکی **عبدالمقصد فی ترجمہ العین** لکھا اسکی اپنی فضل و کرم سی اسکو
 قبول کری اور سب سامان کو نفع عام بخشی اور آئندہ یوں مصنف ضمیمہ شکر سی کہ اگر توفیق الہی ساعت وقت تو ترجمہ
 کتاب جاری علوم الدین اور جواہر القرآن کا بھی بوجہ حسن و طرز پسندیدہ کیا جاوی جس میں ہر یک کو نفع کا نل حاصل ہو
 اور اللہ تعالیٰ سبب اسکی کہ علم سلوک میں کوئی کتاب ہوا اسکی ترجمہ نہیں ہوئی کیا غیب سی کہ اگر برادران دینی
 اسکو پسند کریں باری التوفیق و سلام ملی من اتبع الہدی بہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم**
 الحمد للہ رب العالمین حمداً یوزی نعمۃ و کما فی مریدہ والصلوۃ علی سولہ صلوۃ اللہ و صحابہ اجمعین
 والعاقبۃ بالفوز والتعالیٰ لمن ہی الاکتفاء بالافتادہ علی سید الثقیین رب تعالیٰ سبب اسکو کہ جو صاحب ساری حیاں کا
 ایس تعریف جو برابر میں ہوا اسکی نمون کی اور بدلا دی اوکی زیادتی کا اور رحمت کاملہ اسکی رسول پر جسکا اسم سامی
 اور نام نامی محمد اور اوکی سب اولاد اور یاروں پر اور بھلائی آخرت کی سات مراد پائی اور جگہ بینی کی اوکی
 لی جو بناوی ابتدائات پیروی اوس کسی کی جو سہاری سب ڈروالو کا **ف** بہتری عاقبت کی اوکی لی
 ہے جسی ابتدا سی پیروی کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی گتنبہ اسن کتاب الجواہر فی القرآن القسم

اور ساتون آسمان اور ساتون زمین اور چہرین اور کرسی اور جو کچھ سی اوسکی فضیلت قدرت میں متجزا اور مشہور سی اور اوسکی پیدا
 کر نہیں کوئی بار اور شریک نہیں **اصل چوتھی** بیان میں ظلم کی **ف** وہ جانتا ہی جو لائق جانی کی تھی اور اوسکا
 علم سات سب چیزوں کی محیطی اور عرش سی فرشتے کی چیز سی اوسکی علم کی نہیں ہوتی بلکہ شمار یک بیان کا اور برگ
 درختوں کا اور اندیشہ دل کی اور ذرہ ہوا کی اوسکی علم وسیع میں اور سطح پر مکشوف ہیں جس طرح شمار آسمانوں کا **اصل**
پانچویں بیان میں را کہ **ف** جو کچھ جہان میں سی اوسکی چاہی اور ارادہ سی ہی کسی کو اوسکی ملک میں نہ اختیار
 نہیں کہ ایک ذرہ کوئی اوسکی ارادی کی بلا سکی یا تھر سکی جو کچھ کہ ہوا اور ہی اور ہوا گاسب سکی خوشا و رشیت سی
 سی **اصل چہٹی** بیان میں سنی دیکھنی کے **ف** جس طرح سی جانتا ہی اوسکو جو لائق جانی کی ہی اسطرح سننا دیکھتا
 اوسکو جو لائق سنی اور دیکھنی کی سی دور اور نزدیک و تاریکی اور روشنی اوسکی سنی دیکھنی کی سامنی برابر سی اگر ایک
 نور ضعیف شلانت اثری حرکت کری اوسی دیکھ لینا ہی اور پدیدان اور شنیدن سات چشم و گوش کی نہیں کہ وہ
 اس سی پاک ہی **اصل ساتویں** بیان میں کلام کی **ف** کلام اور فرمان اوسکا خلق پر واجب ہی اور جس کے
 جنوری ہی وعدہ اور وعید سی وہ سب حق ہی اور جس طرح سی سامع اور بصیر ہی سی طرح سی مکمل ہی ہی موسیٰ علیہ السلام
 سی مانت کین بلا واسطہ مگر یہ کلام اوسکا کام و زبان اور لب و دہان سی نہیں اور جتنی کتابیں آسمانی ہیں خصوصاً
 تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان یہ سب اوسکا کلام ہی اور جو اوسکی صفت سی وہ مثل اوسکی ذات کی قدیم ہے
اصل آٹھویں بیان میں افعال کی **ف** عالم اور جو کچھ اوسمیں سی اوسکا پیدا کیا ہوا ہی اور جو اوسنی پیدا کیا وہ
 اسطور پر واقع ہی کہ اوس سی بہتر اور خوشتر ممکن نہیں اگر عقل تمام عاقلوں کی اندیشہ کری کہ کوی صورت تاس سی
 بہتر و اسلی اس ملک کی نکالی یا انتظام اور تدبیر اس سی خوشتر کری تو ہمیں کہ سکتی **ف** قبا کرک اٹھ اس آسمان **اصل**
نویں بیان میں پچہلی دن کی **ف** جہان کی دو قسمیں بنائیں ایک عالم جسم اور دوسرے عالم ارواح اور پہلی
 عالم کو منتر گاہ ادیسون کا منتر یا اسلی کہ اس میں تشریح حال کی آخرت کی لئی اور ہر ایک لئی ایک مدت ہزاروی اور اوس
 مدت کی آخر کو اوسکی اجل یعنی موت ہی اوسمیں زیادتی اور نقصان کو دخل نہیں پھر موت آتی ہی تو جان نکال
 کی جاتی ہی اور قیامت میں کہ دن حساب و کتاب کا سی جان کو پھر تن میں ڈالنگ اور سب کو اٹھائینگ اور ہر کسے
 کو اوسکی اعمال کے موافق نیک اور سزا دینگ **اصل دسویں** بیان میں موت **ف** جب سداک فی یہ منہ ہر ایک کہ اعمال
 بعضی آدمیوں کے نیکی تفاوت کی ہوں اور بعض کے سبب اونکی سعادت کی اور آدمی اوسکو آپ سی نہ جان سکی اپنی
 فضل اور رحمت کی حکم سی آپ پیغمبر کو بھیجا اور نہ پایا جنکو ہم سعادتمند لکھ چکی اونکو اس راوسی آگاہ کر اور سعادت
 اور شقاوت کی راہ اونکو بتلا دی یہ اسلی کہ پھر خدا پر کسی کو حجت نہ ہی خامتہ آگاہ کر نہیں اون کتابوں پر
 طلب کی تو تحقیقین ان امور کی **ف** اس میں کتابوں کی نام اور پتی مذکور ہیں جسکو زیادہ شوق مو اور خوش
 تفصیل ہو وہ اوسمیں دیکھی **قسم الثانی فی الاعمال الظاہرۃ** وہی عشرۃ اصول الاول فی الصلوۃ **الثانی**
فی الزکوة **الثالث فی الصوم** **الرابع فی الحج** **الخامس فی قراءۃ القرآن** **السادس فی الاذکار** **السابع طلب**
الحلال الثامن فی حسن الخلق **مع الناس** **التاسع فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر** **والتعاویذ**

بعضی وقت علی الجہد فی تنبیہ الوداد قسم دوسری میں اعمال ظاہر کی اور بہرہ دہن اس میں اصل حاصل
بیان میں نماز کی فہم پیدا دین کی اور مستون ہی جو بعض اہل یخ نمازون کو انکی شرط سی مانی وقت پر
بجائے اسکا گویا عہد ہی سات خدا کی کہ اسکی امان اور حمایت میں ہی اور منکر اسکی فرضیت کا کافر سی خدا کے
اصل دوسری بیا میں کہ وہ کی فہم دوسری میں ہی اسلام کا اہل اسکی شرطیں اور احکام بہت ہیں کہ بہرہ دہن دہی
کتاب میں مذکور ہیں وہ ان معلوم ہوئی اصل تیسری بیا میں وہ فہم ہی لیکہ کہ اسلام کا ہی اور فرض ہی جیسے فرض ہے
اور اسکی احکام آئندہ معلوم ہوگی اصل چوتھی بیا میں محکی فہم دوسری میں جسکو مقدور زاد اور حلالہ کا ہواور یہ لیکہ
حقن ہی ہاؤن لیکہ کہ کون من سی جسپر بیا ہی اسلام کی فرما تا محضرت فی نما اسلام کی بیا یخ چیریری کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کا اور نماز اور رکوع اور وورد اور حج اصل پنجمین بیا میں قرأت قرآنی فہم اسکی شرطیں کے
سیک کی اول میں کہ آیا کہ دوسری بیا قرآن اصل چھٹی بیا میں قرأت آیین کر کی کہ یہ محکم ہی سیل یعنی لکھدی ہی
کہ اسکی طالب فائدہ مند ہوگا اصل ساتویں بیا میں طلب حلال کے فہم اور چہرہ سلمان پر وجہ ہی اسکی
کہ حلال ہی ناکت ہو اور پرورش تن کی سرسام ہی ہولی تو کتنا شیئل اور ذکر اور عبادت کری کہچہ سود مند نہیں
مکرموں کے اکثر آدمی اس سی مال میں اصل آٹھویں بیا میں سن مل کی سات آٹھویں فہم آدمی ہی ہی جواب کو
سب سی کتر بھی اور ہر کس سی سات ہی ظن کی دہشت آدمی حصہ سنا علما اور فقرا اور مسلخ اور اہل ین سی کہ انکی خاطر داری
اور تعظیم ضروری ہی اگر یہ یہ لیکہ اسکی طالب نہوں اصل نویں بیا میں امر بالمعروف کے فہم حکم کرنا ننگ کام کا کر سی ہی
وجہ ہی اور اسکی ہر حد سے تربیت میں دیندار دہوی ہی اور اسکی تربیت اور احکام میں اصل دہنی بیا میں
بیان کر دی میں اصل سولہویں بیا میں بروی سن کے فہم خواہ وہ عبادت ہو یا مادت بھر حال اقبال سوا توکل
مثیر پر کا اور با عہد حجت گرد گار ہی مہمب مانو کو اسکی توفیق عینیت فرمادی افسوس ہی او انکی حال پر کہ جو
جہ جای ہی بروی منکر سنت ہیں اور دن میں بدعتیں بیا د کرتی ہیں یا جب کوئی سنت چیت ہی تاب ہوئی ملا دکر
قول سی کی انکی ہر وقت نہیں تو او اسکی کہ نہیں تاویلین دورا کا میں کرتی ہیں بہلایہ یہ کہہ کر ہو کہ کلام غر معصوم کو
باوجود عہد ہناؤ کی عتبا میں ایک شخص کے جو گناہ سی معصوم اور عیسا ہی محفوظ ہو ترک کرن ان جب اسکا سوا ہی میں
جلی اور شرک تعنی کہچہ اور حسین خاتمہ پیر نابی سب اور کثرت نہ کی بطرف تربیت میں وظیفون کی فہم یعنی کہ وقت کی
وظیفہ نہ ہی اور اسکی کیا آداب ہیں اور کون دیت او اسکی لئی بہر ہی القسم الثالث فی اصول الاحکام
الذموم التوجب ترکہ فی النفس عن باوجود اصل اول ستر الطعام الثالث فی شرک الکلام الثالث
والفصل الرابع فی الحسب الخامس فی الخلق وحب الیاء السادس فی الزین وجمال الکسب السابع فی حد الدنيا
الثامن فی الاکثر التاسع فی العجب العاشر فی الیاء وحقا تہنظف علی الجملة فی جامع الاحلاق ودرم فلاح
العروضا قسم تیسری بیا میں اول حصول خلاق نہ ہو کہ کہ جب ہی پاک کر نامی کا اول سی اور بہرہ دہن سلین میں
اصل پہلی بیا میں زیادتی کھان کی فہم پہل ہی بیوں کی ای حجت کر اسکو سب سے پہل کہ با عہد اور
حقن مذموم مبادی ہوتا ہی و داس کی بدولت خواہی اور قاعدہ ہی کہ جب آدمی شکم میرا شہوات کا او سر غلہ ہوتا ہی

پھر خواہ غواہ اوس گناہ صیغہ ہون یا کبیرہ صناد ہو لی تین اور وہ گنہگار ہوتا ہی **صل** و **سیری** بیان میں فرمادہ
 کلام کی **ف** اتنی زیادتی کلام سی بی وقار ہو جائے اور جہت بھولنی لگتا ہی اس کی حدیث میں آیا ہی کہ بلا ہرگز
 ہی بولنی **صل** **سیری** بیان میں غصہ کے **ف** آدمی میں ایک قوت غضبیتہ ہی کہ جب کوئی امر خلاف طبع یا تباہی
 تو غصہ میں آتا ہی اور خیال نیک بد کا نہیں رکھتا اور یہاں و سکی حقیقت مضری بلکہ اوس کا پسند پر صبر و تحمل چاہی کہ یہ اوس کی
 لئی بہتر ہی غصہ سی ایک شخص طالب توحید کا آنحضرت سی فرمایا نصیحت کیا کہ پھر یہی عرض کیا اوسنی لئی یا فرمایا ہر بار
 ست غصہ کیا کر **صل** **جویتی** بیان میں **ف** حسد ہی ایک بری بلا ہی جب کسی کو عیش و آرام و عزت و بزرگی میں
 آپ سی زیادہ دیکھتا ہی تو جلتا ہی اور چاہتا ہی کہ اگر اختیار پاتا تو اسکو اسکی حقیقت نہونی دیتا معاذ اللہ یہ خدسی
 لڑائی ہوئی کہ یہ ہم کو کیوں ندیا اسکو کیوں دیا مسلمان کو اس سی بچا چاہی **صل** **پانچون** بیان میں نخل اور
 مال کی محبت کی **ف** حدیث میں محبت مال کو بڑا کہا ہی اور اوپر پشید فرمائی اور کہا اول سناؤ اس امت کا یقین ہی او
 زید یعنی یقین اس پر کہ اللہ رزاق اور تکفل رزق کا ہی جو جی اس بات کا یقین کیا وہ نخل نکر لگا اور جو زید یعنی بی غنبتی
 کر لگا دنیا میں وہ آرزو نہ کر لگا اور اول بگاڑا اسکا نخل ہی اور آرزو **صل** **چہتی** بیان میں خود بینی اور جاہ کی محبت
ف اپنی آپ کو سب بہتر سمجھنا اور لوگوں پر زیادت عزت چاہنا پہنچ ہی بڑا ہی کہ اللہ کو یہ کام خوش نہیں آتا
صل **ساتون** بیان میں دنیا کی محبت کی **ف** یہ سب سب خطاؤں کی اور اسکی محبت سی آدمی اللہ سی دور ہوتا
 فرمایا است دوست رکھو دنیا کو کجاؤ گی زبان والوں سی اور فرمایا آنحضرت نی یہہ دنیا کو کج کر نیوالی جانوالی ہی اور یہ
 آخرت کو کج کر نیوالی اتنی والی ہی اور ہر ایک کے لئی ان دو نو میں سی تا بعد از میں پس اگر ہو سکی تم سی کہ تھو تم دنیا
 کی تا بعد از روں میں سی پس ہو سو تحقیق تم آج گھر میں نکل کی ہو اور چھین حساب و در تم کل آخرت کی گھر میں ہو او
 نہیں نکل کیا خوب کہا ہی دین دنیا فروشان خرد یوسف رافرو شند تا چہ خرد قطعہ دنیا بگا چہم بنیا نفسی
 رفعت بخدا قسم کہ ہم نفسی بہر بہات کہ ہر کسی برای نفسی بہ ہم در نفسی و ہم بدام ہوئی **صل** **اٹھون** بیان میں غور کی
ف حدیث میں وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا نہ جنزدوں میں تنکو و درخ والوں کی وہ ہر جگہ ٹالو اترا تا غور کر تا
 ہی غور تو خدا کو زیبا ہی جو چاہی سو کر ی آدمی عاجزی اسکو کب غور بہا تباہی **صل** **اون** بیان میں خودی
ف کیا خوب کہا ہی سے مراد پیر دانای مرشد شہاب ہے دو اندرز فرمود بر روی آب ہے کی آنکہ زہتہار خود میں مباح ہے
 دوم آنکہ غریب میں مباح **صل** **سویں** بیان میں **ف** ریا کتہی میں دکھا نیکو کام کرنا حدیث میں آیا ہی
 جو کوئی دکھاوی دکھاویگا اوسکو اللہ یعنی اوسکو قیامت میں رسوا کر لگا کہا ہی کہ ریا سفار اوسکا ہی جو سبب و معاد کی
 جنہ نہیں رکھتا اگر آید اور یا زگشت اپنی سی جنہ دار ہوتا تو رد و قبول خلق سی اوسکو کچھ کام نہوتا اور حسین اور ملاست سے
 لوگوں کی اوسکو خوشی اور رنج نہوتا **صل** **اٹھون** **فی فضیلتہ الاخیرۃ** اگرچہ درمیان صدیا رہا شد ہے چہ شہر
 بیک گن رہا شد ہے ریا کا اگرچہ عزت سی رہی آخر فیضیت ہوگا اور اوسکی طاعت بدل معصیت ہوگی خاتمہ پرتا ہی
 اموند مذکورہ پر بیان میں ہی سبع اخلاق کی اور جگہ واقع ہوئی غور کی اوس سی **ف** یعنی وہ کون جگہ سی جہان
 اخلاق سی غور ہوتا ہی **الشم الرابع فی اصول الاخلاق المحمودۃ و فی عشرۃ اصول الاول**

فی التوبۃ الثانی فی الخوف والرجاء الثالث فی الزهد الرابع فی الصبر الخامس فی التوکل السادس فی
الشیء والاخلاص الصبر السابع فی التوکل الثامن فی المحبة التاسع فی الرضا بالعقد العاشر فی ذکر الله
وحقیقته واخصاف العقوبات الروحانية وخاتمة تنقطة فی الجمع فی التوکل والحسنة فخذوا
الکتاب تبتجوا ثم جزی بنیمن صلواته خلق محمود له درید ورسا صلیین من اصل کل بیانی قریب
توبه کرنا هر سالان کو چاهای اوستی قریب کی یہ بین کہ نہ کو ترک کری اولاد پریشان ہو اور قصد کری کہ بہر کہی بیانی
کردن کا درس لرا دہ پر قائم رہی توبہ توبہ قبول ہوئی توبہ کی حق بن فرمایا ہی انکسیرین الکسیرین الکسیرین
توبہ کی کما ہی ہر ماتنہ بی کما ہی کی اودول آدمی کا اگرچہ ترک گناہ بر او اختیار طاعت پر نہیں آتا پر او کو زور لانی
اور اگر خدا تو فین دی توبہ زور تو بولہ ستغفار کری کری توفیق باوجود ہل کہ مصوم ہی اور خدا کی کہانی تیری سب
کما ہو اگر آج بھی ہو ہی بخشدنی تیری ہی ہر روز سب ستغفار کری ہی اس لانی کہ ہی کہ نفس امارہ کا مانند طفل کی ہی کہ سر زور
ادب کا فین ستغفار جنگ و دو گشتا کی ایسی ہی جی جیباںک اوسیر زور نکلیا جائی راہ راست پر نہیں آتا کہ دل
توبہ کی کندہ عینا یکم نہ پند نہ شید طفل دان یکم نہ رفت کویم اگر تو ایضا فکرتہ تفسیرت نام شیطان یکم نہ
اصل و برسی بیانی خوف و رجاء کی ف اسدی دوزخ و جہنم اور او کی بخشش کے امید واری رکھنا اسلی کہ خوش
الہی ہو بخشش بیانی ہی اور او کی بخشش فرمایا واما حسن فکرتہ ہم یہ ہوئی بخشش عن الہی فان الخیر ہی الہی اور جو کوئی
دولاد ہی رہا پس کہ ہی ہونی سی اور دو کا ہی کو یا و سی سو بہشت ہی کہ نا اور مسید و اسبب ستغفاری اور دو کی ایک
ہی و کا فکرتہ بین فکرتہ الہیست نا امید ہو اللہ کی حسرتی کہ درود مارہ سیلنم جائی کہ بر کل دلالہ ہی تیری ہی زور
و امید و رجاء فکرتہ بین دو کا مسبب زور و معرفت بینتہ حاصل بہشت و دوزخ است اصل و برسی
بیانی و ہلک ف زہد کہ ہی بین بی فکرتہ بین کہ دنیا میں جب تک آدمی کو قدر دنیا کی معلوم نہیں ہوتی غنائت
کو اسکی سی عیال ہی نہیں ہیرا اور جب ہیرا لبتا ہی تو ہر انقطاع کلی کرتا ہی اور ہی معنی و تبتل فی التبتل کی بین
اصل و برسی بیانی حکمت جب کوئی بلا نازل ہو تو صبر کری اور نہ باو و فغان زبان پر نہ لانی کہ آسمن شکایت
الہی نکلتی ہی تبتل یا کر کیا کیا فغان گذرین جز صبر کو نہ کیا فرمایا اللہ صاحب فی اللہ صاحب ہی صبر والون کی صبر اگر
غابرین ناگوار ہی برابن من یکم اور ہی لطف کہتا ہی اسلی کہ ہی صبر نہ لیکن پر شیرین مارہ ایسی ویسی
تکلیف کا لویا تو کری بالقرن ایک کہ بلا تیری تو ہی کہ شکایت بنان پر تلاوی اگر زورہ فرو غلطہ سیالی کہ نہ نہشت
کہ اولاد سنگ نیز اصل و برسی بیانی حکمت ف شکایت بڑی نیست ہی جسکو اسکی توفیق مرحمت ہوئی اوسیر
خدا کی رحمت ہی اللہ صاحب خیر توفیق کی حق میں فرمایا ان کان عذابا لشکر و ہ تہا بندہ حق تانی و لا اور کو نہ نہشت
کہ جو بندہ کی اس ہی و سبیک واپا ہی اور بہر کیا عنایت کی آدمی پیدا کیا جا تو رعادہ بنایا اور سکا شکر کش بنان ہی
ادا ہو کہ بہر سبب غنیمت ہی ہی پر بندہ اپنی قدرت کی کہ سبیکو شکر اسکی انعام اور احسان کا بجا لانا چاہی اسکی
نیمت زیادہ ہوتی ہی اصل و برسی بیانی من نیست او اخلاص او پر کی ف نیست اصل ہی ہر عمل میں اور ہی عمل
کابی نیست اعتبار نہیں اور ہر کی ہی ہی جو نیست کی خیر اور شہر ہی اور وہ عمل حسین اخلاص نہیں دہی

اور

قابل قبول نہیں ہوتا اعلیٰ ہوتی کام کام ہی جو خالصتہ شد ہو سکے لی وہاں سنانی سی کہہ کام نہیں صرف ایک سبقتی کے ساتھ
کی سی بجا لانی نہ فرمایا اند صاحب تی حق میں حضرت دوست علیہ السلام کی ائمہ میں بجا دانا مختلف ہیں وہ ہی جاری جہی بند و نہیں
اور ایسی ہی سچ کا بڑا مرتبہ ہی حدیث میں وارد ہے کہ سچ نجات دینا ہی اور چھوٹ ہلاک کرنا ہی اور سچ کی حق نشان میں جو کی
سو کر ہی اور جو کھلائی وہ رکھتا ہو اور جہاں سی آواز دی وہاں ہو۔ ازان دروستانہ بلبل نیست کہ نیز شاخ گل
ایجا گل نیست اصل ساتویں مابین توکل کے معنی توکل کے ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد در کہنا اندیر فرمایا اند صاحب
جو بھر و سا کہی اند پر سواندہ سکویں سی اور حدیث میں بہت کچھ متوکلین کی حق میں فرمایا ہی اور کچھ توصل اسباب
مافی توکل نہیں توکل تو یہی کہ جو کام کری اوس میں اعتماد اند پر رکھی اور سمجھی کہ مینی تو اس کام کو کیا ہی پر ہونا اسکا اند
سکے سی ہی آنحضرت فی فرمایا ہی کہ دخل ہوگی بہشت میں است میری سی ستر ہزار بغیر حساب کی وہ وہ ہیں کہ نہ منتر
پڑ مواتی ہیں اور نہ فال لبستی میں اور اپنی رب پر بہرہ و سا کرتی ہیں اصل شہون بیان میں محبت کے ف محبت
میں قسم پر ہی ایک محبت دنیا کی جسکا مال حسرت ہی۔ اسکا اندر و کعبہ و حمسیدہ و رقتہ بصد نہرا امیدہ بار غم آخرت
بسرورہ و آگس کہ فکر کا و خرم و نہ اور یہ طریقہ دنیا والوں کا ہی دوسری محبت دین کی کہ اوسکی منفعت بہشت ہی سے
رفت بخیاں آنکہ عدش غریبی و در واکہ گنی نماز و شش خواہی و ان کہ گنی و در و حساب و شہرہ و رویش او
فضائل خواہی و اور یہ کام عبادت والوں کا ہی تیسری محبت خدا کی کہ سرمایہ شادمانی اور شہرہ و غمی ہی اور یہ کام
ازادوں کا ہی نہ دوسری و پیر اور نہ وہ غم کہا و نگی سوا اگر مینی بچی چاہی تو لب محبوب تلاش کہ ہلاک و سکا ممکن نہ ہو
خوشتر بجاں زمینی نیست و در واکہ سچ آدمی نیست اصل نویں مابین انقضائے اسکی بہت معنی کہ جو سچ
یا راحت رحمت یا رحمت خوشی یا نا خوشی پیش آوی اوس میں سات حکم الہی کے راضی رہی شاک اور گلہ مند نہ ہو کہ وہ مختار
ہی جو اوسنی کیا اوس میں بہتر ہی۔ مارا چہ مجال بندہ او و با گریہ و نیز خندہ او و اصل دسویں ذکر میں موت اور اوسکی
حقیقت کی اور مابین طرح طرح کی عذابوں روحانی کی ف یعنی موت کسی کہتی میں اور موت نام عدم محض کا ہی
یا نہیں اور اوسکی اصل کیا ہی اور روح کو کیونکر عذاب ہو یا ہی خامتہ راجع ہو یا ہی سب پر یا نہیں دریاں اور حساب مینی
کی سویم میں صلیں کتاب کی اور اوسکا ترجمہ ف اس کتاب میں چار تہیں ہیں اور ہر قسم میں دس صلیں اور ایک خامتہ
سواں خامتہ پر خوشی و موت کی ذکر اور حقیقت پر کتاب بعین فی حصول الدین تمام ہوئی الاصل الاول فی الدات
اصل چلی مابین ذات کی فقول الحمد لله الذی تعرف الی عبادہ فی کتابہ المبکر علی لسان نبیہ المرسل بالحق
ذاتہ و احکام شریک لہ ف ذکر لامثل الصمد لا یتوکل لہ من کہتا مون سب تعریف اسکو جسکی خدائے
اپنی بند و نکو اپنی کتاب میں جو اتاری ہی او پر زبان پیغمبر سچی ہوئی اپنی کی یہ بات کہ وہ اند اپنی ذات میں ایک ہی
نہیں کوئی اوسکا شریک ایلا ہی نہیں اوس جیسا کوئی بی پروا دی نہیں مجتہد کیسکا نہیں کوئی اوسکا مخالف
کیجا ہی نہیں کوئی و سکی برابر و اتہ قد یوحہ اول کہ از لی لایلہ الا یتوکلہ مستم العبود لا الخولہ بدی لا فان لک قیوم
لا انقطاع لہ دایمہ انصر لہ لہ لم یزل و لا یزال موصوف بنعوت الجلال لا یتعرض لہ بالافضاء انصر
الاماد و انقضاء الاجال بل هو الاول والاخر والباطن والظاهر اور وہ پہلی ہی سب نہیں اوسکا شروع

[illegible]

سلامہ اور کادرجہ بلند ہی جیسی بلند ہی وجہ اور کمال حال ہی **ف** میں جی میں اور فرشتہ و دونوں ہی ہر قسم کی خوشی و نوح
شریت کی جسم لطیف تو رانی رکھتی ہیں اور ان کو طاقت ہے کہ جس شکل میں چاہیں آجائیں اور حقیقت اولیٰ مرتبہ نوح
ہی اور بدین اذکار حکم لباس رکھنا ہی اور عالم علی در عالمی میں کوئی جگہ ایسی نہیں کہ یہاں فرشتہ نہ ہو حدیث شریف
میں آیا ہے کہ سب مخلوق جس نہ میں فوج و سپہیں ہی فرشتے ہیں اور ایک جز میں تمام مخلوقات اور ان کی اعلیٰ یاد و بین
دود و اور بدین تین اور چار چار فرمایا اللہ صاحب اولیٰ الخیرہ فی رزق و رزاق اور شاید مراد علی ہر شمار ہی ہر حضرت
اسلمی کہ حدیث میں وارد ہے کہ ہر حضرت فی شب منہرج میں حضرت جبریل کی شانہ باز و دیکھی اور اوٹھنا بنوالی عرش
کی آہٹ فرشتے میں اور جسم اولیٰ تہی بری میں کہ مسافت در میان او کی شرمہ گوش اور سر و دوش کی چائیں برس کہ
ہی اور ایک روایت میں سات سو برس کی راہ ہی اور سفر میں سے برحق میں اور پاک میں گناہوں سے اور پاک میں مردی
اور زنی سے اور حج نہیں میں طرف کہانی مٹی کی اور مستول میں اوسین جسکا اذکار حکم ہوا نہیں ناظرانی کر لی اللہ
کی اور وہ کر لی میں جو حکم ہو وہو مع ذلک قریب میں کل موجود و ہوا فرشتے العبدین میں کمال الوردین و
علی کل شئی شہیدان اور وہ سات اوس برتری شان کی چونکہ کو رموی نزدیکی ہی ہر موجود ہی اور وہ بھٹ
پاس ہی بند و کی دہر گئی رگ سی اور وہ چہرہ کو سنی دیکھنا ہی **ف** گردن کی رگ مراد ہی حسین جان پہرہ ہی
رسمی و قلع تک او کی کٹی سی موت ہے اللہ اللہ ہی نزدیکی ہی اور رگ آخر تا ہر ہی جان سی پس نزدیکی اور معیت اللہ
سات موجودات کی ثابت ہی اور یہ فرد کی ہماری فہم اور جہت ہی برتری اور یہ قرب نہ مکانی ہی نہ زمانی اور نہ مثال احاطہ
طرف کی ہی سات منطوق کے فرمایا اللہ صاحب یوم الحکم اسمائکم وہ تمہاری شانہ ہی جہان میں تم ہزار فرمایا
و ان اقربا لکم انکم لا یخضعون اور ہم او کی اس میں منہی زیادہ پر ہم نہیں دیکھتی اور فرمایا ان بریٰ فرشتہ محبت
تحتیں سیراب نزدیکی ہی قبول کرے والا اور فرمایا و اذ اساک عیاء و عی غائی فرشتہ اور جب بھی پوچھیں بندہ
میری محلو تو تین نزدیکی ہوں اذ لا یائل قرۃ قریب لاجسام کمال الیائل ذلک ذات لاجسام ذلک لا یجل فی
شئی ولا یجل فی شئی تعالیٰ عن ان یحییٰ مکان کما تقدس عن ان یجہ زمان بل کان قبل ان خلق الزمان
والمکان و هو الان علی قلبہ کان سلمیٰ نہیں مشابہت رکھتی او کی نزدیکی جسموں کی نزدیکی ہی جیسی نہیں مشابہت
رکھتی او کی ذات جسموں کی ذات ہی اور وہ نہیں کہتا کسی چیز میں اور نہیں کہتی اوسین کو لی چیز برتری اسباب کو
کہ مالی او سکون کوئی جگہ جیسی پاک ہی اسباب ہی کہ روگ لی او سکون زمانہ تک وہ تہا پہلی پیدا کر لی مکان اور جہان کی
اور وہ اب اسی حال پر ہی پہل تھا و انہ یابن بصرہاتہ من خلقہ لیس فی ذلک سواۃ و لا فی سواۃ
ذالہ و انہ یقصدین علی التعین و لا انتقال لا یخلو الخ و انہ لا تعریفہ العوارض بل لا یزال فی نعوت
جلالہ منہا عن الزوال و صفاتہ کمالہ معتنبا عن زیادۃ الاستکمال و انہ فی ذلک معلوم
الوجود بالاعتقول مری الذلک بالاضارۃ منہ و لطفہ بالابزار فی دار القرار و اما ما لا یغنیہ بالبطر الخ و جہ
الکریم اور وہ جذب ہی اسفرتوں کی سات مخلوق ہی نہیں او کی ذات میں کوئی سوا او کی اور نہ او کی غیر میں ذات
او کی اور وہ پاک ہی تہا اور انتقال ہی نہیں اتی او کی اندر حاد ہے اور نہیں پیش اتی او کو عوارض ملک و تہا تہا

این صفتیون بزرگی اور بزرگی میں پاک ہی جیستی ہی اور پستی و سفون کمال میں بی پرواہی زیادتی کمال ہی اور وقی
 اوت میں معلوم الوجودی سات مشلون کی اور پستی جی ذاتی و سکی انکھوں کی سبب اوس نعمت اور توفیق کے جو
 بنیون کو اوسکی طرف ہی ملی ہی ہیست میں اور واسطی پور کر فی نعمت کی اوسکی موندی بزرگی کی و پستی کی مستندترین
 نعمت و ہیست میں بدو کو چکی ویدار خدا کا ہی مسلمان مقصالی کو ہیست میں بی پردہ و پستی کی اور بی ہیست اور بنال
 اور بی گیت اور سکو نظر کر علی صمیم میں بیروایت صمیم یا ہی کہ فرمایا انحضرت لی جوقیت ہیست میں ثقل ہوئی
 ایدر بقالی فرمایا کیا تم جاسی ہو کہ کوئی چیز زیادہ کروں نہاری ہی پس وہ عرض کر علی کیا روشن نہیں کیا تو لی ہما
 موندیہ کو اور کیا داخل ہیں کیا تو لی ہو کہ ہیست میں اور کیا نہیں نجات دی تو لی ہو کہ آگ سی اس سی زیادہ کیا نعمت
 ہوگی پس اٹھو کیا حق بقال ردوہ کو سکو نظر کر علی ہیست میں اوسکی طرف پس کوئی چیز بہتر اس کی ویدار سی اؤ کو نہیں د
 جائیگی حاصل النکالت فی القدرة اصل خبری باین قدرت کی وانه حق قادر کجیاتر قاهر لا یعتریه
 قصور ولا عجز ولا تاخذ سیکه ولا نوم ولا یغاکضه فناء ولا موت وانه ذوالملک والملک کون
 والعز والجزوت له السلطان والقهر والخلع والامهر والتملیط مطیبات ہیست واخلایوت
 مع تودون فی حصته وانه المتفرج بالخلق والاختراع المتوحد بالاحیاد والابداع علق الخلق واعمالهم
 وقد راد ذوقهم ولجالهم لا یشد عن قبضته مقدور ولا یمزج عن قیدته ضار یف الامور ولا یح
 مقدور واداته ولا یشد عن قبضته مقدور ولا یمزج عن قیدته ضار یف الامور ولا یح
 خلق کی کاموگا اور غالب ہی ہر چیز پر نہیں پیش آتی اوسکو عاجزی اور قصور اور نہیں پکڑتی اوسکو اؤنگہ اور نہ بند
 اور نہیں آتی اوسکو نیستی اور پست اور وہی صبا صبح اور حکومت اور عزت اور اختیار کا اوسکا ہی غلبہ اور بزرگی
 اور مخلوق اور حکم اور استمان اوسکی ہیست میں اور مخلوق عاجزی اوسکی قبضہ میں اور وہ نہایت ہی پیدا کر فی اور ہیست
 کی بنائی میں اور کیا ہی ایجاد کر نہیں اور بنائی میں چیزوں کی موندی پیدا کیا اوسنی خلقت کو اور اؤنگی کا چون کو
 اور قسکر اؤنگی روزی اور موت ہیں باہر اوسکی قبضہ سی کوئی چیز اور نہیں باہر اوسکی قدرت سی بہر ہر ہر کاموں
 گائی حساب میں قدر میں اوسکی اور بشیہار میں معلومات اوسکی فہم جو کہا کہ پیدا کیا اوسنی خلقت کو اور اؤنگی کا چون کو
 آئین روی مذہب قدر یہ کا اور وہ معتزلہ میں کہتی ہیں کہ بندہ اپنی کاموں میں قدر سے تسلیم نہایت ہی اور اوسکی
 دکام اوسکی پیدا کی ہوئی میں واجب بقالی کو اوسمیں کچھ دخل نہیں پس قدر کا انکا کر فی میں اور یہ مذہب انکا مخالف
 ہیست نہایت ہی فرمایا اس صاحب فی واطاعوا حکمہم وکانوا علی ان یعنی اسد صیاتی بنایا انکو اور جو تم بناتی ہو حدیث ترین
 میں وادی القدریہ محوس اندرہ الامتیر ان مکرر و افلا تعوذون ثم و ان ما لو افلا تعوذون ثم یعنی قدریہ محوس اس امت کی ہر
 اگر عباد میں تو اؤنگی عبادت کرو اور اگر مر جائیں تو اؤنگی جنازہ پر حاضر مت ہو اور نماز پڑھو پڑھو محوس ایک قوم
 ہی کا فرق میں ہی کہ قابل ہیں دو خالق ہر نیکی ایک خالق نیکی جسکو زندان کہتی ہیں دو سر خالق بدی جسکو اچھٹائی
 میں اور یہ مذہب ہیست نہایت ہی تفریق فرمایا اس صاحب کو گا کہ فیما البتہ لا اله الا الله فستنا اگر ہوئی ان دو زمین میں
 استمان زمین اور عالم سوا ایدک دو تو خراب ہوئی بلکہ قدریہ ترین محوس ہی اسلی کہ قابل ہیں خالق بنیما کے

[illegible]

اور ارادہ کی گنج جمع ہون سے آدمی اور جن اور فرشتے اور شیطان ہر ایک پر کہ بلاویں چنانچہ میں ایک ذرہ کو یا ہر ذرہ کو
 او سکون بغیر ارادی ۔ او کی خواہش کے عاجز اور اس بات سے اور او سکون ارادہ قائم رہی او کی فائیت کی سائنہ ہی جسے فتنوں
 میں ہمیشہ سی ایسی ہی خفیا گیا ہی سائنہ ارادہ کی ارادہ کہ تیرا لاخیر و غلی پیدا کر چکا او کی فتنوں میں جو مقرر کر لی پس موجود
 ہو میں وہ چیز میں اپنی فتنوں میں جبکہ ارادہ کیا تھا او کی پہلی بغیر الیٰ ہی ہوئی بلکہ صادر ہو میں وہ چیز میں موافق علم
 او کی کی اور ارادہ او کی کی بغیر فرق اور تفسیر کی تھیک کیا اور سنوارا کا نمونہ سوچ سیاح کی اور زبان کی فرصت سی
 پس سلسلی بہنیں باز کر کے او سکون ایک حال و سر حال سی **ف** سب چیزیں حتمی کی پیدا کر لی سی موجود ہو میں جس
 او کی جس چیز کی پیدا کر چکا ارادہ کیا تھا وہ او کی وقت پیدا ہوئی نہ پہلی نہ چھٹی اور اس پیدا ہو میں کچھ فکر اور وہ دیکھ
 حاجت نہیں کی محض ارادہ کی سائنہ ہم موجود ہو میں اور سب چیزیں اپنی پیدا ہوئی اور باقی رہی میں او کی تخلیق
 اس کی کچھ چیزیں آؤں میں جس کے دوسرے ہوتی آؤں میں ہیں او کو دوسرے چیزیں میں کچھ محتاج ہے طرف کی اپنی چیزیں اور میں چکا
 بہر او کی سائنہ اس کے کہ کثرت اور جانتا او کی کان آؤں میں ویسا مال نہیں بلکہ موجود ذات جو او کی تیرا دوسرے محتاج حتمی کی میں
الحاصل السادس فی السمع والبصر اصل ہی سائنہ سنی اور دیکھنی کے و انہ تعالیٰ الصبح بصیرہ صبح ویری
 لا یغریب عن سمعہ و بصرہ وان خفی ولا یغیب عن رؤیتہ مرنی وان لا تجب معہ بعدل لا یرفع رؤیتہ
 خلاصہ وہ غنی عالمی اور دیکھنی والا ہی سنا اور دیکھتا ہی نہیں ابھر او کی سنی کی کوئی سنا گیا اگرچہ چپا ہو اور نہیں چپا
 او کی دیکھنی کی کوئی دیکھا گیا اگرچہ باریک ہو نہیں منہ کرتی او کی سنی کو دوری اور نہیں دور کر لی او کی دیکھنی تیار کی
ف حتمی کی ہر چیز کو خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ دور ہو یا نزدیک و جابجمن ہو یا تاریکی میں ہو یا کھلی سنا دیکھتا ہی رہا
 کچھ ایسا موراغ نشین و درین نہیں ہوتی میں غیب و حقائق میں میں غیبا صحتہ و اذان کا علم میں غریب
 و بیضی بغیر جاذب و خلی غیر آلاء الایۃ صفاۃ صفاۃ الخلق کما الایۃ ذات الخلق و کما الایۃ الخلق
 اور بلکہ کون اور سننا ہے بغیر کا فنی جس میں سنی بغیر کی بلکہ تیار ہی بغیرات پاؤں کی اور بنا ہی بغیر تیار کی سنا
 کہ نہیں صفیں و اصل مثل طغنا خلقی اور نہ ذات او کی خلق کی ذات میں **ف** سوائی شریک ہی اور نہ ہر لفظی
 کی او صاف حتمی کی او صاف خلق کی کچھ مجاہت نہیں جیسی او کی ذات کی مانند ہی ایسی ہی او کی وصف کی مثل میں
 لو کہ کہ کیفیت سی پاک میں پس راو شنیدن و دیدن سی جو صفات یا بر تعالیٰ میں مذکور ہی اور کہ سماعت او بصیرت
 ہی نہ حاسہ سمع و بصر کہ وہ اس ہی بزر ہی **الحاصل السابع** فی الکلام اصل سائنہ میں کلام کی و انہ متکلم
 از زبانہی و اقل متوحد لکلام از قدیمہ قایم بذاتہ الایۃ کلام الخلق و خلق بصورت یحیٰی ثامن انشال
 ہو و احوط کا الطیر و الارواح و تنقطع بالہبای شفاء و تحریک لسان فان القرآن و التوراة و الانجیل
 و الزبور و کتابہ المذکور علی سہلہ و ان القرآن مقرر بلا کتبہ مکتوب فی اللہ محفوظ فی القلوب فی مبعوث ذلک و
 قایم بذات اللہ لا یقبل الا نفضا کی الا قیاد و بالانتقال الی القلوب فی الاوراق اور وہ ہر سائی اور حکم کرنا ہی کچھ
 اور منع کرنا ہی بدی سی اور وعادہ تیار ہی سائنہ نکو اور ورنہ ای کا فرو کو ہمہ ہر سائی اور کچھ ہمیشہ اور پہلی ہی قائم ہی
 او کی فائیت کی صاحب نہیں مشابہ مخلوق کی مثل سی میں نہیں وہ ایسی اور جو پیدا ہوئی ہی ہر ایک جلی ہی سنا

اور پھر جسے کسی نبی کو اور کسی حرف میں کہ جو کچھ میں بجائی ہی لب کی اور کبھی کسی زبان کی پس تحقیق قرآن اور تورات اور انجیل
اور زبور کتابین میں خدا کی کہ نازل ہوئیں اس کی سون پر اور قرآن پڑھا جاتا ہی زبانوں پر اور کبھی موسیٰ و قوہن اور یاسا
دو نمین اور وہ باوصف اس کی قدیم ہی اور قایم ہی اس کی انات کی ساتھ تین جن قبول کرتا خدا ہی اور ایک ہو گیا سبب متعلق ہو گیا لون
میں اور ورون میں **ف** یہم جو کبھی خدا واحد ہی اور متواحد ہی اس کی بہت ہی کہ حقتعالیٰ فرمان برداری اور ایمان ہی
خوشنود ہو تا ہی اور اس پر وعدہ ثواب کا کیا چنانچہ فرمایا ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات لهم جنات تجری من تحتها الانهار
اولکالذین کثیر جود لکثیر لای اور کین بہلایان اولکونامین جن جنی بہت ہی نہرین یہم ہی بڑی ہر اولیٰ اور کفر اور کفر
نارضی تا ہی جیسا کہ فرمانان کفر و انان لغتی حکم و لایزنی بعبادۃ الکفر اگر کفر کر دگی تم تو اس کے پڑا ہی ہی اور نہین پڑا ہی ہی بندہ کفر کو
اور اس پر پھر کیا چنانچہ ارشاد کیا و الذین کفرو یا یا تا ہی اصحاب المسملین ہم نامرودہ و جو شکر ہو جا کر یون سی وہ میں کم نئی والی وہی
کو اگر کین ہوندا ہی آدمی بڑا حق ہی کہ باوصف ایسی وعدہ کی جو اللہ ہی کیا اور ایسی دُر او کی جس سی دُر یا پھر نافرمانی
کرتا ہی حقتعالیٰ کی اور حکم بجا لاتا ہی نفس اور شیطان کا **ک** خواجہ کار دبا غوشتین فرمودہ ہے مافرمان ضای و شمش جان
دادہ ایم ہم بنگر دای و دستار سوائی ہم بیا رہ باکہ نزدیکی شدید و از کہ دور فساد ہم ہم معلوم کرنا چاہی کہ حقتعالیٰ کا کلام
حق ہی اور سب کتابین نازل کی ہوئیں اس کی تفصیل ہی **ف** لفظ منزلہ جو بصیغہ مفعول فن میں واقع ہی شیعہ انزال سی ہی
یا نزل سی اور معنی ان دونوں لفظوں کی اوتارنا کسی چیز کا اوپر سی ہی کو پس اگر یہ نہ نزل دفعہ ہو تو اس کو انزال کہی میں
اگر تدریجاً ہو تو اس کو نزل کہتی میں چنانچہ اس صطلح پر حقتعالیٰ کا قول سورہ آل عمران میں لالت کہتا ہی فرمایا الصفا
نی نزل علیک الکتاب بحی مصداقاً ما بین یدینہ و انزل التورۃ و الانجیل اوتاری پھر کتابت شیعہ ثابت کرنی کلی کتاب کو اور
اوتاری ہی تورات اور انجیل اسو طلی کہ قرآن شریف حضرت پرنیس برس تہوڑا تہوڑا نازل ہوا ہی اور تورات موسیٰ پر
اور انجیل عیسیٰ پر دفعہ نازل ہوئی جیسا انفسیذارک وغیرہ میں لکھا ہی اور اس کے لفظ منزلہ شیعہ انزال ہی ہی اس کی یہم
توجہ ہی کہ قرآن شریف مثب قدرین ہ رمضان میں لوح محفوظ سی آسمان دنیا پر دفعہ مینا لفرہ میں جو ایک مکان ہی آسمان
دنیا پر مقابل خانہ کعبہ کی نازل ہوا جیسا اتفاق بغیرہ میں لکھا ہی فرمایا اللہ صاحب نے انا انزلنہ فی سیکۃ القدر یعنی اوتارا
اس کو شب قدر میں اور فرمایا شہ رمضان الذی انزل فیہ القرآن غریبہ رمضان کا جس میں اوتارا گیا قرآن حاصل یہم جیسی
اور کتابین انبیا پر مرتہ واحده نازل ہوئیں میں اس طرح قرآن شریف ہی دفعہ آسمان دنیا پر نازل ہوا پس نزل ہونا دفعہ
سب کتب پر صادق آیا اور اس طرح قرآن شریف میں انفضال اور اقراق نہیں ہو سکتا اس طرح تحریف اور تبدل لفظ معنی
سی ہی محفوظ ہی ایسا صاحب نے انا انزلنا الذکر و انالہ محفوظون ہمینی اوتارا قرآن اور ہم اس کی نگہبان میں قرآن کے
معنی لغت میں اقراق کی میں اور عرف میں اس کا نام ہی جس کو لوگ پڑھا کرتی میں اور وہ دلو نمین یا دہی اور ورون میں
لکھا ہوا ہی خواہ پورا ہو خواہ ایک جز یعنی قرآن ایک سورہ کو بھی کہتی میں اور پوری کتاب کو بھی بلقی میں جیسا کہ اصول
میں مخرج ہی اور عدد کتابوں کی جوا بنیا پر نازل ہوئیں اور شمار انبیا کا کہ تقدیر موسیٰ اسد ہی کو خوب معلوم ہی مومن کو
حافظان امور کا کہ ضرور نہیں شہور یون ہی کہ کتابین آسمانی ایک سو چار میں جیسا کہ کتب الایمان میں لکھا ہی اور شمار انبیا
کا بعضی جز ہو نمین ایک لاکھ چوبیس ہزار آیا ہی اور بعض میں دو لاکھ چوبیس ہزار مگر کوئی حدیث ان میں سے مشہور

اور سواترین ہر ایک کی سلاست کی علم پر چھوڑ دی سلی کہ اس صاحب فی فرمایا ہی ہر ایک کی سلاست کی علم
 من لم یفحص علی کونی اوتین من کسنا یا بکر او نکا احوال اور کونی بین کہ نہیں ستا یا ف قرآن ہمارے مسرت پر نازل
 ہی اور تو رات مسرت ہی پر اور نیکل حضرت صلی پر اور زور حضرت واو اور اور یہ سب حق ہیں اور انکی مواجہ میں جیسی سمجھ
 حضرت جبرائیل پر وہ ہی حق ہیں روضۃ الاحیاء میں لکھی کہ وہ دس صفیہ تھی وان موسیٰ مع کلام اللہ تعالیٰ بصوت
 والحدوث کجاوی کی لایرادات اللہ من غیر شکل کلائی اور تخمین موسیٰ فی شانہ انہ کما بغیرہ از اور حضرت جبرائیل
 پر وہی کہ نیک اور کہ کونین مسرت اور رنگ کی **ف** فرمایا اس صاحب و کلام اللہ تعالیٰ تجلیا اور باقی میں اسد ان
 موسیٰ قبول کر فاذا کانت لہ هذه الصفا کان حیاء علیا فاذا رامہا لیسامیعا صیدا متکا لکما بالحدیث والحدیث
 والقدرة والارادة والسمع والبصر والکلام لا یخبر الذات من حیثیت ہومن اسکی ہی صفیتیں پس ہی وہ زور
 ہمیشہ ہی ہمیشہ کو بانی والا ہی کولی پیر و کما قدرت والا ہر صیر میرا راہہ کہ نیکو الاسی والا وہی والا ہر چیز کا بونی والا ہر
 علم اور قدرت اور راوی اور سنی اور بونی کی نہ تنہا ذات کی صاحب **ف** بہ سلی کہ کہ کو تیرہ خیال کر کی قدرت
 وہ اپنی ذات ہی موجود ہی در یہ اور صاف دس میں بلکہ وہ مع ان اوصاف کے ہمیشہ تھا اور ہمیشہ ہیگا **الاصل**
الشیء فی الافعال اصل تہوین بانیں انکے وانہ لا موجود سوا الہ وهو حادث بقدر لہ فی
 من عدلہ علی الحس الوجودی والکمال والحقا والاعمال وانہ حکم کفر افعا لہ عادل فی حقیتہ ولا یقاس عدلہ بعدل
 العباد اذا العبد تصور منہ الظلم تصرف فی ملک غیرہ ولا یشعور الظلم من اللہ تعالیٰ فانہ لا یضاد لہ غیر ملک
 حی یكون تصرف فیہ ظلمی مال مہر کی نہیں کوئی موجود سوا اسکی گروہ پیدا ہوا ہی اسکی کرنی سی اور موجود ہوا ہی
 انصاف سی بہت ہی طرح اور پوری پوری وجہ اور انصاف پر اور وہ حکمت الہی اپنی کامرانی میں انصاف کی راہی
 اپنی حکمت میں اور نہیں انصاف کی سبب انصاف بندو کی سلی کہ بندی ہی علم ہو سکتا ہی طرح پر کہ مات چلا ہی
 دوسری ملک میں اور نہیں ہو سکتا ظلم اسکی سلی کہ وہ نہیں پاتا ہی سلی نیو اپنی کی کچھ ملک تاکہ ہو تصرف کرنا اللہ اور
 ظلم **ف** بلکہ جو کچھ جس کسی کی پاس ہی وہ سب ہو سکتا ہی اگر سب جہیں ہیوی تو ہی کچھ ظلم نہیں سلی کہ یہ
 تصرف اپنی ہی ملک میں ہوا غیرہ اور میں کیا دل ہی فیکل ماسواہ من جن والذو شیطان و ملک سماء وارض و
 حیوان و نبات و جوہر و عرض و مددک و محسوس شہاد کثیرہ بقدر رتہ بعدلہ لہ اختراع و انتشاء بعدلہ
 لہ یکن شہاد کان فی الازل موجود احد و لہ کرم و عظیمہ کا فاضل خلو بعدلہ عدم اظہار القدر و تحقیق
 لما سبق من الادب و لہا جوی فی الازل من کلمتہ لا لا فقار الیہ و حاجتہ و انہ متفضل بالخلق و لا اختراع
 و الکلیف لہ وجوب متطول بالانعام لا یطو لہ لہ من ازیم فلم یفضل فی الاحسان و النعمۃ و لا امتداد
 پس جو کچھ اسکی سوا ہی جنوں سی اور آدمیوں سی اور شیطانوں سی اور فرشتوں سی اور آسمان کی اور زمین سی اور
 جانور و درویشی کی اور جوہر اور عرض اور معلوم اور محسوس سی سوا ذات ہی ایجاد کیا او سکی اپنی قدرت سی بعد علم
 کی اور پیدا کیا او سکی کچھ ہی اسکی کہ تہا کچھ چیز سلی کہ وہ اسد نزل میں موجود تہا تہا تہا تہا اسکی سات کی سپر
 پیدا کیا خلق کو بعد مدد کی اپنی قدرت ظاہر کرنی کی لہی اور اپنی مادی کی ثابت کرنی کی لہی جو ہی تہا تہا

اور اوسو سچی جو مقرر ہو چکا تھا ازل میں اوسکی نیت سی نہ تھا ہی اور حاجت کی سبب سی اور اوسکی مہربانی سی پیدا کر نہیں
 اور ایجاد کر نہیں اور تکلیف دہنی میں اور کچھ وجہ نہیں اور شش کرنا ہی انعام دہنی میں اور سنوار نہیں کام کی اور کچھ
 بہرہ لازم نہیں پس اوسیکو ہی بزرگی اور حسان اور نعمت اور شش حاصل ہے کہ یہ سب امور جو حق تعالیٰ وقوع میں
 آتی ہیں محض اوسکا لطف کریم ہی ان امور کا ظہور میں لانا اور سپرد وجہ لازم نہیں اذکات فادر اعلیٰ ان یصیب علی عبادہ
 انواع العذاب لایدریت کیا ہم بضر و الاکام والاوحاء و لو فعل ذلک لکان منعدا و لیکر قبیح و لا طما و انہ
 یشیب عبادہ علی الطاعات بحکم الکرم و الوعد لاجل الاستحقاق و اللزوم اذ لا یحب علیہ فعل و لا یضوئ
 لہ و لا یحب علیہ کحل خیر و ان حق من الطاعات فحب علی العباد بالیحب علی لسان انبیاء لا یحجہ العقل و لکنہ
 لعنہ الرسول اظہر صدقہ و المعجزات الظاہرہ قبل غوا امرہ و نہیہ و وعدہ و وعیدہ فوجہ علی الخلق ضد یفہم
 فیما جاؤا بہ اسلمی وہ تو ابھی سہا ت پر کہ دالی اپنی بندوں پر طرح طرح کی عذاب و گرفتار کری او کو طرح طرح کی
 رنج اور دروین اور اگر کری یہ کام تو ہی اوسکا انصاف و نہیں برا و ظلم اور وہ ثواب یگا اپنی بند و کو فرمان بردار
 کرنی پر مستحق بخشش اور وعدہ کی نہ حکم استحقاق و لزوم کی پہلی کہ نہیں جب سہ کوئی چیز اور نہیں ہو سکتا اوس سنی ظلم اور
 نہیں ثابت ہو سکتا کما حق اور اسکا حق بندگی ثابت ہی سب بندوں پر جو ثابت کیا ہی پیغمبروں کی زبان نہ فقط عقل کے رادہ
 لیکن اوسنی ہر جا رسولوں کو اور ظاہر کیا او کی چکو کہا کہلی معجزوں سی پس پوچھا دیا او نہیوں کی اوسکی حکم کو اور اوسکی نبی کو اور
 اوسکی وعدہ کو اور اوسکی وعید کو پس وجہ موعی خلق پر تصدیق رسولوں کی اوس خیر میں جو لالی فستعمال لفظ وعدہ کا تمام
 خوشخبری اور ثبات میں ہوتا ہی اور وعدہ کا تمام ترس اور خوف میں فایمان نزدیک اکثر کی نام تصدیق قلبی کا ہی یعنی
 جی سی چا اور حق جاننا اور اقرار زبانی اوسکی شرط ہی اور بعضی علما مجموع تصدیق اور اقرار زبانی کو ایمان کہتی ہیں اور چونکہ
 مشروط بندوں شرط اور کل بدون جزئی نہیں ہوتا پس چاہے کہ بدون اقرار زبانی کی مسلمان نہ ہو مگر اگر کوئی مسلمان خوف جان و
 کافیت زبان پر لاوی اور اوسکی تصدیق نہ کری تو وہ اسلام ہی خارج نہیں ہوتا فرمایا امد صاحب نے الا من اکرہ قلبہ مسلم بالایمان
 مکروہ نہیں جیسے برہنہ کی اور اوسکا دل برقرار ہی ایمان پر یعنی اگر ظالم بہ زبردستی لفظ کفر کو موندہ سی نکلو اوسی اور دل میں ایمان
 برقرار ہی تو اوسکو گناہ نہیں لیکن اگر مرنا قبول کرے لفظ کفر نہ ہندی نکلی تو شہید کبری الاصل التاسع فی الیومہ الآخر
 اصل نوین باین دن آخرت کی و انہ یفرق بالموت بین کار و لہم والاجساد فی تعیدہ الیہ عند الحشر والنشر
 فی عاثر صافی القبور و یحصل ما فی الصدور فرقی کل کلف ما علم من خیر و شر و یضرب دقین ذلک و جلیل
 مستطرف کذا لا یغادر صغیرہ و لا کثیرہ الا احصیہ و یعر کل واحد مقدار عملہ خیر و شرہ بمعبار صا د و قلبہ
 عنہ بالمیزان و ان کان لا یسا و کمیزان الاعمال میزان الاجسام الثقال کما لا یساوی الا صیطرہ الذی ہو
 میزان الواقیت و المیطرہ الی مییزان المقادیر العروض الذی ہو میزان الشعیرات الموزن
 اور وہ جدالی کرتا ہی سات موت کی روحوں اور جسموں میں پھر پھر لاو یگا اون روحوں کو اون جسموں میں نزدیک ہر
 و شکر پس کرید یگا اونکو جو قبروں میں ہیں و تحقیق کر یگا جو جہنم ہی پس یہ کیا ہر کلف جو کیا ہی اوسنی نیکی یا بدی
 موجود اور یاد یگا تھوڑا اور بہت اوسکا لکھا ہوا ایسی کتاب میں جس میں ہر حوالی بڑی گناہ پر اور معلوم کر لیکھا

ہر کوئی اندازہ اپنی کانیک ہو یا بیک سچی اندازہ سی جسکو ترازو کہتی ہیں اور اگرچہ برابر نہیں ہے ترازو و علموں کی سات
 ترازو جو ہر گرانگی نہیں نہیں برابر ہوتا ہے سطرلاب جو ترازو ہی و قوتوں کی اور سطرلاب جو ترازو ہی اندازوں کی اور عرض جہ
 ترازو ہی مشرود کی تمام ترازوں سی **ف** حشر الفتح یعنی بہر اور شہر لغتین یعنی پراگندہ ہونا یوم الحشر و الشرف و قبل
 کو کہتی ہیں اسلامی اوسدن سب کو کہتی اپنی قرون سی ٹھکر میدان آخرت میں جس ہونکی فرمایا امد صاحب ترمذی ص ۱۲۱
 ہشتاد اوسدن ہر پرنکی لوگ بہات بہات **ف** مراد کتاب سی تاہم اعمال ہی کا و سین تمام عمر کا حساب کیا جاسی
 جو کہ آدمی کرنا ہی نیکی اور بدی ہی سہر کوئی اوسدن اپنی اعمال کا اندازہ معلوم کر لیا جیس کی وہ دہشتی ت میں ماما کو
 بہلا مویا اور جب کس شیب سی ملا اونی زبان پایا فرمایا امد صاحب فاما من اولیٰ کتابہ منہ فہو ثبوت کا حساب با سیر
 و شیب الی الہر و اوما من اولیٰ کتابہ منہ فہو ثبوت یہ ہوا ثبوت و حلی علی سیر اسو جسکو ملا و سکا لکھا اور اپنی بات میں
 قواعد سی حساب لینا ہی آسان اور پھر کر اوی اپنی لوگوں پس ثبوت اور جسکو ملا و سکا لکھا پانچویں سے سو وہ پکار لیا
 موت ویر مینیکا الگ مین سی مذاب کی دوری موت لیکھا **ف** اسطرلاب یعنی اول و صا و حملہ ساکن و سوم منوم
 نام ایک انوار کا ہی کہ اوسکو پتل سی بناتی ہیں بسورت قرص کے اور اسکی اندر چند ورق پتل کی ہوتی ہیں اور سی
 بلند سی آفتاب کے اور ستاروں کی اور ہر چیز کی معلوم کرتی ہیں اس اندر کو زمین حملہ ہی کہتی ہیں اور اسل میں یہ لفظ
 یونانی سی ہے سطر ترازو کو کہتی ہیں اور لایب سی آفتاب یعنی ترازو و آفتاب کی کہ جس سی حال آفتاب کا معلوم ترنا ہی
 حاصل ہر کہ اوس ترازو کو جس میں اعمال تین کی کسی ترازو سی کچھ بہت نہیں تھیں حساب ہم علی افعال ہم و احوال ہم
 و ہر سیر ہم و ضمیر ہم و تینا ہم و عقاید ہم قائل وہ و لغزہ و انہم و تفاق و تون فی مالی منافع فی الحساب والی
 مساعیر فیہ والی من یدخل الخیۃ بغير حساب فانہم ساقی الی الصراط و ہر جہر ہمد و دین منازل الاشقیاء
 و السعداء لحد من السیف و اذ من الشرف خیر علیہ خیر استوی فی اللہ علی الصراط المستقیم الذی یوازہ
 و الخیر و لا تفرق و تفرق من حل عن سبیل السبیل المستقیم الامن غفرلہ بحاکم الکرم پہر و حساب لیکھا اولیٰ کوئی
 اور اولیٰ کہ کا اور اولیٰ کہ چہ بہر و نکا اور اولیٰ کہ حال کا اور اولیٰ کہ نیت و نکا اور اولیٰ کہ سید و نکا جو او نہوں
 شمار کیا اور پوشیدہ کیا اور دو متناوت ہوگی اس حساب میں نسبت سختی حساب و نرمی حساب کی اور اولیٰ
 کو کوئی نسبت جو اولیٰ ہوگی بہت میں بدوں حساب کے پس غنیمت و ہاکی جاو نیکی صراط کی طرف اور وہ ایک پل ہے
 انسا و میان منازل بد بخون اور نیک بخون کی تیز تری تلوار کی و داری اور بار کی تری بال سی آسان ہی و ترازو
 اوسکا اور ہر قیاسی تاہم دنیا میں اوس سیدی راہ پر جو برابر سی اوسکی پوشیدہ اور باریکی میں اور دشواری
 اوپر جو بہتک گیا سیدی راہ برابر سی کردہ آدمی جسکو بخند ہی اپنی کرم سی **ف** لوگ حساب میں منفعت الاموال
 ہونکی کسی سی سختی اور دشتی کیجا یا دلی اور کسی سی نرمی اور دشتی اور کسی کو حساب بہت میں داخل کرنا ہی حساب
 کو کتاب قیامت کی و نکا اور نکا اعمال کا اور گذر پل صراط سی اور یہ سطر کہ اوی دینا اعتنا کا جب حساب افعال
 اپنی نکا ہونی انکار کر گیا حق ہی لکھا ہی کوئی بل صراط سی مثل بجلی کی گذر نکا اور کوئی مانند گھوڑی کی اور بعضی بہت
 اور بعضی دوزخ میں گر جاو نیکی و اھم عند ذلک یسألون فیسا ل من لک نبیا علیہم السلام یتلوا القرآن من شاہ

من الکفار عن کل مسلمین ومن شاة من المبتدع عن السنة ومن شاة من المسلمین عن اعمالهم
اور وہ اس وقت تک جاوینگی سو پوچھیں گے جس سے چاہیں گے انبیاء میں سے پوچھنا رسالت کا اور جس سے چاہیں گے کافروں میں سے
جہنم اور رسول کا اور جس سے چاہیں گے بدعتیوں میں سنت کو اور جس سے چاہیں گے مسلمانوں میں سے او کی علون کو ف
انیاسی یہ سوال ہو گا کہ ہمتی ہماری رسالت کو کیونکر پوچھنا چاہیے اور کافروں سے یہ پوچھنا جائیگا کہ ہمتی ہماری پیغمبر کو
کیون جہنم لایا اور یہ عیتوں سے جہنم کی دین بدعت نکالی اور سنت ترک کی سوال ہو گا کہ عل بدعت اور ترک سنت
کی کیا وجہ تھی **ف** بدعت وہ ہے کہ جو دین میں بعد زمانہ آنحضرتؐ اور خلفاء راشدین کی پیدا ہوئی اور دین میں
او کی کچھ اصل نہیں کہتی ہیں کہ بدعت **تسمیہ** ایک **تسمیہ** یعنی وہ کام نہایت بعد زمانہ آنحضرتؐ اور خلفاء راشدین
کی پیدا ہوا اور اس سے رفع سنت ہو دوسرے **تسمیہ** یعنی وہ کام نہ کہ جس سے رفع سنت ہو یہ فقیر کسی بدعت
میں بدعات ہی سن اور نورائیت نہیں دیکھتا اور سواتاریکی اور کہ ورت کی احساس نہیں کرتا اگر بالفرض آج کل دن
کسی بدعت کو سبب ضعف نصارت اور قلب تدبر کی تروتازہ دیکھیں خود ہی حشر میں کہ تیر نظر ہوئی معلوم کریں گی کہ سوا ہی
زبان ویشیائی کی اسکا کچھ ٹرہ نہ تھا **بوقت** صبح شود پھر روز معلومست یہ کہ باکہ بخیرہ عشق درشت پھر یہ **ف** نہایا
آنحضرتؐ کی من احداث امر ناند اما کس منہ ہنور دجسی نکالی ہماری ہن میں کوئی فی بات جو او میں ہمتی وہ ہن دو
ہی اور فرمایا ہی ہر محدث بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی پس جب حال یہ ہو تب سن کو بدعت میں کیا دخل ہے
احادیث سے جو معلوم ہوتا ہی یہ ہی کہ ہر بدعت ان سنت ہی کچھ تخصیص بعض کی نہیں فرمایا آنحضرتؐ کی ما احداث قوم
بدعتہ الا رفع شہادہ من السنۃ فتشک کہتہ خیر من احداث بدعتہ نہیں نکالی کسی قوم کی کوئی بدعت مگر وہ بھی مثل اس کی
ایک سنت پس تشک کہنا سنت پر بہتر ہی نکالی بدعت کے احادیث شریف میں وارد ہی سن و قرصا بدعتہ فقہا اعان علی ہم
الاسلام جو عزت کری بدعت والی کی اوسنی مدد کی اسلام کی ڈھائی پر اسلمی کہ اسکی توفیر کہ نہیں بدعت دین میں
اور رضا اسکی فعل پر نکلتی ہی عودا بابتہ منہ فلیسال الصبا قین عن صمد حقہم والمنا فقین عن نفا قہم بقہ
یساقو العدا الی الرحمن وقدوا المجرمون الی جہنم وردا ثہ یامہ باخراہ الموحدین من النار بعد
الا نفا قہم لا یبقی فی النار من فی قلبہ مشغال ذرۃ من لایسا و فیہ بعضہم قبل تمام العقوبۃ ولا نفا
لشفاعۃ لانیسا والعلماء والشہداء ومن لہ تہتہ الشفاعۃ پھر پوچھیں گے خصال چون سے او کی ہر کو اور انفقوں کا
او کی نفاق کو پھر نکلی جاوینی سنگین جہنم کے پاس مکان اگر نہ کار و فی کثیر بیان حکم ہو گا کہ کل جاوین تہتہ و خیر ہی ہر ایک کی کیا تشک بہتر
ہیں گا دوزخ میں دوزخ ہر مکان اور کنگنا لختی آدمی پوچھو فی عذاب و ریدلی کی بیون اور عالمون اور شہیدون کی شفاعت
اور جسکو تہہ ہی شفاعت کریں **ف** یہ شفاعت حق ہی اور اسد کی اذن سے ہو گی بی اذن اسکی کوئی کسی
شفاعت نہیں کر سکتا فرمایا اللہ صباقی من ذالذی یشفع عنہ الا باذنه کون ایسا ہی کہ سفارش کری اسکی
پاس مگر اسکی اذن سے یعنی جب ان بلیگات شفاعت کریں گی اور بعضی بابل جو انکا شفاعت کا کرتی ہیں وہ ضلالت
اور کفر میں گرفتار ہیں اسد انکو توفیق کے ہی تہتہ قمر اہل السعادتہ کا فی الجنة صناعین انکالا باذنه عن النظر
الی وجہ اللہ تعالیٰ ویستقر اہل الشقاۃ فی النار مرد دین سخت انواع العذاب مبعدين عن النظر

بالمعجزة وجه الله تعالى الجلال والاکرام پرور و بزرگی نیکو کا پرست میں عین ہی مشیت عیسیٰ کو مراد پائو گئی یہی
 العید بزرگی اور رفیرائی بہ نسبت دوزخ کی اندر لوث پیر میں بھی طرح طرح کی عذاب کی دور ہوئی پر دیکھ سب و یکے
 اور صاحب کے جو بزرگی رکھتا ہی تفسیر حالہ **الحاصل العاصی فی التوب** **الحاصل** مصلح مومنین بائین نبوت کی دانہ خلق
 الملكة وبعث الرسل والانبیاء وابداهم بالمعجزة وان الملكة کلهم عبد لله لا یستکبرون عن عبادته
 ولا یستخفون بل یسبحون اللیل والنهار ولا یفترون ان الانبیاء رسله الی خلقه وینتھم الیهم وجهه بواسطه
 الملكة فینطقون عن وحی وحی لاعن الهوی اوستی پیدا کی فرشتی اور یہی پیغمبر اور نبی اور مدوی او کی پیغمبروں
 سی اور تفسیر فرشتی بندی میں اندکی زمین پڑی کرنی او کی بندگی ہی اور زمین کرنی کا بی بلکہ پاکی بولتی میں
 اپنی رب کی رشتہ اور زمین نہایت پاکیزگی میں بھی ہوئی میں او کی خلق کی طرقت کی ہی اولیٰ پیر او کی ہی
 فرشتوں کی واسطہ سی پس بولتی میں او کی حکم سی جو انکو پہنچای نہ اپنی یا دوسی ف اگر پہنچے نبوت ہوئی تو
 کوئی عبادت پانا اور معلوم دین کیسے معلوم ہوئی اس حکمت کیواسطی احتمال فی رسولون کو خلق میں ہیجا اور انور
 فی حکام میں دین کو غیب تھا یا پس نبی نبی ہوں میں وہ سب حق میں اور وہ جو کچھ کہتی میں سر خدا کا کہا میں نقل
 کرتی میں کچھ پائی طرقتی نہیں کہتی سب پہلی نبی حضرت آدم میں اور پیرو سلام اور سب افضل اور آخر جاری حضرت
 محمد رسول اللہ میں وہ وہاں کا او پیرو سلام کیا خوب کہا ہی سی **س** ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ و چنانچہ ایمان
 بغیر آمدہ ہا ای ختم سل قرب تو معلوم شدہ ویر آمدہ زرا آمدہ ف آمدہ چلیبہ مذہب جمہور اہل سنت کا
 بہم ہی کہ انبیاء زمانہ نبوت میں معصوم میں گناہوں کیروسی عدا اور سہوا اور خطا اور گناہوں صغیرہ سی عدا
 اور صا در و نا کبار کا قبل نبوت نزدیک اکثر کی اور صغائر کا بعد از نبوت ہی سہوا جائز ہی اگر ایا صغیرہ جسکو ولایت
 نبوت اور دون نہیں چوسی چور نا ایک لعنہ کا یا کم کرنا ایک ورنہ کا وقت تو فی غلہ کی اوس سی پاک میں اور
 عصمت مطلقہ تمام صغائر و کبار سی عدا اور سہوا اور خطا و مذہب شیعہ کا ہی جیسا کہ شرح مواقت جرجانی میں
 اور شرح غنۃ الفتا زانی میں لکھا ہی اور ضمیمہ امالی کی شرح میں لکھا ہی کہ صا در و مواصیفرہ اور کبیرہ کا بعد قبل
 وحی کی اور بعد او کی بنیاسی ممنوع ہی ولیکن صا در و مواصیفرہ کا بھول جو کہ سی اور نادار قتل از نبوت ہی جائز
 نہ بعد او کی و انہ بعث النبی الی القری محمد اصالی اللہ علیہ لم یسألہ الی کافۃ العرب والعجم والحبۃ والاش
 فنیہ بشرعہ المشرا ع وعلیہ السلام البشر و صانع کال ایمان بتہادۃ التوحید و هو قول لا الہ الا اللہ
 صا لہ یقرن لہا شہادۃ رسول للہ و هو قول محمد رسول للہ والنم الخاق یضہد یقہ فی جمیع ما خیر غیرہ من
 الدنیا والاخرۃ اور اوستی ہیجا پیغمبر کو جو نا خواندہ قریشی نسب کے نام پاک اوس کا محمد ہی در و واسد کا او پیرو سلام
 رسول بنا کر سب عرب و عجم اور جن اور انس کی طرقت اور منسوخ کیا اوس کی شریعت سی سب شریعتوں کو اور بنایا اوس کو
 سر و اسب رسولوں کا اور کہا نہیں پورا مونا ایمان قرار کرنی سی توحید کی جو عبارت ہی لا الہ الا اللہ اندی جب تک نہ کی
 اوس توحید کی سات گواہی رسول اللہ کی اور وہ کہنا محمد رسول اللہ کا ہی اور لازم کیا خلق پر سچا جاننا اور کہنا رسول کا
 اوس ثابت میں جسکی خبر دی دنیا اور آخرت ہی **ف** حاصل بہم ہی کہ تصحیح فی کفایت کہ رسول بنایا اور نبی ہو گیا

موقوف بر اقرار رسالت کہ پس اگر کوئی توحید کا اقرار اور رسالت کا انکار کری تو اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کو
 مومن نہیں کہ پہلی اسلی کہ فقط اقرار توحید جب تک مقرون باقرار رسالت نہ ہو مومن ہونے میں کافی نہیں ہوتا والا اکثر فرقہ
 باطلہ مومن نہ رہا ورنہ اسلی کہ منکر توحید بہت کم ہیں **ف** جس جس جنرل آنحضرتؐ کی خبر دی ہی خواہ وہ دنیا
 سے متعلق ہو یا آخرت سے اوپر یا ان لانا و جب سے جیسی سوال منکر و فیکر کا قبر تین اور عذاب قبر کا کافرون کو اور بعضی
 گنہگاروں کو اور اوٹھنا بعد موت کی اور پھر نہ کجا نا صورت کا ماری اور جلائی کی لسی اور پھر جانا آسمان کو نکا اور گر پڑنا
 سنار و نکا اور اوڑنا پہاڑوں کا اور خراب ٹوٹنا زمین کا نقشہ اول سی اور کلنا مرد و کا قبر و لسی اور پھر سید امون باجمان
 کا بعد میت ہو جانیکے نقشہ ثانی سی اور مثل اسکی جو کچھ فرمایا ہی وہ سب حق ہی والی ہم اتنا عاقل و لا قتلا عہدہ و قال
 صا انت کما الرسول فخذ وکما کفہکم عنہ فانتہوا اور وہ جب کیا خلق پر او کی فرمان برداری کو اور او کی پیروی کو
 اور فرمایا اللہ صاحب اور جو دی تم کو رسول سولی لو اور جس سے منع کری سو چھوڑ دو **ف** یعنی جس کا رسول حکم کیا
 او سکو کرو اور جس سے منع کیا او سے باز رہو اس آیت سی معلوم ہوا کہ جو قول نہیں مخالف حکم آنحضرتؐ کی ہو او سکو کرنا
 چاہی اور جو اسکی موافق ہو او سکو قبول کرنا چاہی فلم یغادر شئیاً یفرضو الی اللہ تعالیٰ الا امر صمدیہ و دلالہ صمد
 سبیلہ و لا شئیاً یفرضو الی النار و یبعدہم عن اللہ الا لھفہم عنہ و عرفہم طریقہ وان ذلک امور
 لا یرشد الیہا کجہد العقل و ان کما بل ہی اسلر کا کشف لھا من خطیرۃ القدس قلوب الانبیاءؑ سو تین چوڑی
 کوئی ایسی خبر جو دیک کر دی او کو اللہ سی مگر حکم کیا او سکا اور بتلائی راہ او سکی اور نہ کوئی ایسی چیز جو نزدیک کر دی
 او کو الگ سی اور دور کر دی او کو اللہ سی مگر منع کیا او کو اس سی اور بتلا دیا او کو طریقہ او سکا اور یہ سی حسین
 ہیں کہ ہمیں راہ پائی او سکی طرف نہ داخل اور نہ سن کی تیزی بلکہ یہ یہ ہیں کہ کہوتی ہیں او کو بذریعہ جبریل کی
 دل نبویؐ کی **ف** حظیرۃ القدس بفتح حای مجملہ و کسرہ دوم نام ہی بہشت کا اور جبریل کو بھی کہتی ہیں اللہ علی
 علی ما ارشد و ہذا و اظہر من اسماء الحسنی و صفاتہ العلیا و الصلاۃ علی محمد المصطفیٰ خاتمہ الانبیاءؑ
 و علیٰ آلہ و اصحابہ و کثیرا سب تعریف ایسی اند کو جسی راہ بتلائی اور نہایت کی اور ظاہر کیا اپنی اچھی ناموں کو اور
 اچھی صفوں کو اور دو محمد مصطفیٰؐ پر جو آخر نبیوں کی ہیں اور او کی اولاد پر اور او کی یاروں پر بہت سلام
 خاتمہ فی التنبیہ لکتب التی منہا التطلبت حقیقتہ مذہب العقیدۃ خاتمہ بیانین گاہ کر نیکی اون
 کتابوں پر جسی طلب کرتی تھو حقیقت میں عقیدہ کی اعلام ان ما ذکرنا ہوا حاصل من علوم القرآن عنی حملاتعلق
 منها باللہ و اللہ و الاخر و فی ترجمہ العقیدۃ التی لا بد وان یطو علیہا قلب کل مسلم بمعنی انہ یعتقد
 و یصدق بہ تصدیقا جزا و اور اھذہ العقیدۃ رتبتان احدہما معرفۃ ادلہ ذلک العقیدۃ الطاہرۃ
 من غیر غوص علی سرائرہا و الثانیۃ معرفۃ سرائرہا و لیاب معانیہا و حقیقتہ ظواہرہا و التبتان جمیعاً
 لیست باوجبتین علی جمیع العوام عنہ ان جاتا ہم فی الآخرۃ غیر موقوف علیہا و لا فوزہم موقوف علیہا
 و اما الموقوف کمال استغناء و اعنی البجائات الخلاص من العذاب و اعنی بالقور الحصوص الجلیل موعود بالبعثۃ نیا غایت
 النعمان اذا استوعب اللہ فی حقہ فالتی لا یرقتلہ لہ یعز بہ فی حقہ و ان اخرجہ عن البلاد و اللہ لہ یعز بہ

مع ذلک مکنته من المقام فی بلد مع حله واسباب معیشتہ فہو مع الحجة فایزوالذی خلم علیہ وانشاءک فی
 ملکہ واستخلفہ فی مملکتہ وامارتہ فہو مع الحجة والفوز سعید فہو درجات زیادات السعادات لا تنقصہ وعلیہ
 ان الخلق فی الآخر یتقسمون الی ہذہ الاصناف الی اصناف کثیر من حدہ شہرتا ما لدن شہرتا فی کتاب التوبة
 فاطلبہ منہ والزمہ الاولی من الرتبین وی معرفہ اولہ ظاہر حدہ البصیۃ فقدا ودعنا ہا السالۃ القدسیۃ
 فی قدر عین ورقہ وی احد فصول کتاب فی احد العقائد من کتابہ کما جیک واما ادبہا مع زیادۃ تحقیق وزیادۃ
 تائق فی اراد الاسولہ ولا شکالات فقد ودعنا ہا کتاب لاقتصر ہا الاعتقاد فی قدر بایۃ ورقہ وہو
 کتاب قرہ ربانہ یحوی کتاب المتکلمین ولکنہ ایلہ فی التحقیق واقرہ الی قرعہ اواب بالمعرفہ من الکلام
 الرسی اللہ یصادق فی کتب المتکلمین وکل ذلک یرجم الی الاعتقاد کذا الی معرفۃ فان المتکلم لا یقارن
 العاصی فی کونہ مارفا وکون العاصی معتقدا بل ہوا یضام معتقد عرف مع اعتقادہ ادلہ الاعتقاد لہو کد
 الاعتقاد ولیمہ ویرحمہ عن تشویش البسۃ لا یحل عقدہ الاعتقاد الی الشرح المعرفۃ فان اردت ان
 تیشق شتیا من رواہ المبرزہ صداد فتبصیرہ مقدرا مینہو فی کتاب الصبر والشکر وکتاب المحبة وباب
 التوجہ من اول کتاب التسلک وجملة ذلک من کتاب الاحیاء وقرہاد فی منہ قد اصحابا یعرفون
 کیفۃ قرعہ باب المعرفۃ فی کتاب مقصد الاقضى فی معنی اسماء اللہ الحسنۃ لاسیما فی الاسماء للشتقہ
 من الافعال وان اردت تصحیح المعرفۃ بحقائق ہذہ الحقیقۃ من غیر تحجیجہ ولا مراقبۃ فلاقتصراد فی
 الا فی بعض کتبنا المصوبہ علی غیرہا لہ وایا لک ان تفاد وتحدث نفسك باہلیتہ فتنہ الطلیع
 فتستہدک لثا فہ فی صیر الراد الی ان یجہد تلخیصہا لحدیثا الاستیغال فی العلوم الظاہرہ ونیل
 رتبہ الامانیہا والثانیۃ انقلاد القلب عن الدنیا بالکلیتۃ بعد عی الخاف الذینہ کما شکہا سیاتی
 فی اصل الاخلاق الذینۃ حی لیمح فیک لعل الی الحق وامتام لایہ وشغل الذینہ وتعریرہا علیہ الثانیۃ
 ان یكون قد اتم ان السعادتۃ فی اصل الفطرۃ بقریۃ وفطنتہ بلیغۃ لکل عن درک غوامض العلوم
 ومشکلاتہا علی سبیل البدیۃ والمبادیۃ فان الیلۃ اذا التعب سخط وطولہ واکد یغضبہ بہا لک بعض
 العلوم اصل اجہا وکون یدک عنہا شینا یسرک فی مہ طویلۃ فلی یصل الی قیاس المعرفۃ الحقیقۃ الا قلیۃ
 صیاتی کما ہ مرۃ حلقہ واما یصلک لک قوتہ الفطرۃ وصفتہا فی راز التکدی واثبات الذینہ عن وجہ ہذہ
 الزین والطبیۃ الذینہ یمنع اللہ القلوب عن معرفۃ وان اسۃ یحول باین المرۃ وقلکۃ باین توجہ کما یمنی
 وہ حاصل ہو ای قرآن کی طیلون سی یعنی مجل اسکا جو متعلق الہی سی اور دروزا خزت سی اور یہ ترجمہ سی اوس
 عقیدتیک کہ در زمین حیا جاوی اور پر دل سیرمان کا اس راہ سی کہ اعتقاد کری اوسیکہ اور تصدیق کری اوسکی
 کی تصدیق اور قبول اس عقیدتیک در زمینہ اور زمین ایک یہ کہ ہچانی اس عقیدتیکو بغیر عز کر نی کی اوسکی بہید و زمین
 دو نہری یہ کہ ہچانی اوسکی لہر کو اور خلاصہ اوسکی معنی کا اور حقیقت اوسکی ظاہر کی اقراران دو لون رہتو نکا
 ہچانی تا کہم وہ بہ زمین عوام کو گون بر مراد یہی کہ کہ یہ نجات دہی آخرت میں اس پر خوش فہمین اور توفیق ہر

اس پر موقوف ہی اور موقوف ہی تو کامل توانا سعادت کا ہی اور مرد و ہماری نجات سی رانی پانا عذاب سی ہی اور
 مرد و ہماری فوزی ملنا جنت کا ہی اور مرد و ہماری سعادت سی پانا جنت کی نعمت و نجات سی پس بادشاہ جو وقت غلبہ
 کرتا ہی کسی شہر پر فتح کر لیتا ہی اوسکو جو جبراً پھر دین شخص جسکو نہ قتل کیا بادشاہ نے اور نہ عذاب یا اوستی نجات پائی
 اگرچہ نکالے ی اوسکو اوسکی شہر سی اور وہ شخص جسکو نہ عذاب یا بلکہ دے ی اوسکو شہر میں بیچ اوسکی اہل و عسباب
 معیشت کی سودہ فائز بہ نجات سی اور وہ شخص جسکو خلعت یا اور شریک کیا اوسکو اپنی ملک میں اور نائب بنایا اوسکو
 اپنی بادشاہت میں امارت میں سودہ نجات اور نور و ہر اوستی نیک بخت سی پھر درجی زیادتی سعادت کے حصہ نہیں
 موسکتی جان سیات کہ لوگ دن آخرت کی ششتم ہوگی ان قسموں کی طرقت بلکہ زیادہ ان قسموں سی ہمیں اوسکی بیان
 کیا ہی جتنا ہوسکا کتاب التوبہ میں تو طلب کر اوس سی اور پہلا رتبہ دوز بتوں میں سی جو پہچاننا دلیلون ظہر اس
 عقیدہ کا ہی ہمیں لکھا ہی اوسکو رسالہ تقسیم میں جو میں درقون میں ہی اور یہ سہ سالہ ایک فصل ہے فصل کتاب
 قواعد العقائد سی جو مکرر ہی کتاب احیاء العلوم کا اور لیکن دلیلیں اوسکی ساتھ زیادتی تحقیق اور زیادتی وضوح کی بیج
 وار و کرنی سوالوں اور اسکا کالات کی ہولکھا ہی ہمیں اوسکو کتاب لافضی و الاعتقاد میں جو سودر و رق پر سی اور وہ
 ایک کتاب جدا گانہ سی شامل ہے خلاصہ پر علم سکین کے لکن وہ زیادہ ہی تحقیق میں اور بہت نزدیک ہی طرقت ہو سکتے
 دروازوں معرفت کی کلام رسمی سی جو پابیا جاتا ہی کتابوں میں سکین کے اور یہ راجح ہوتا تھا کہ طرقت نہ معرفت کی طرقت سی کہ
 سکین ہمیں فرق کرنا حاجی کی معتقد اور عارف ہو نہیں بلکہ وہ خود معتقد سی پہچاننا اوستی اپنی اعتقاد سی دلیلون اعتقاد کو
 تاکہ مضبوط کری اعتقاد کو اور ہمیشہ ہی وہ اعتقاد اور بجا وی اوس اعتقاد کو بدعتوں کی شہادت سی نہ پہلی کہ کوئی گروہ
 اعتقاد کی واسطی پہلی معرفت کی سوا اگرچا ہی تو کہ سونگی کچھ خوشبو معرفت پائیگا تو اوسکو بقدر قلیل کتاب الصبر الشکر
 اور کتاب الحجۃ میں اور باب التوحید میں شروع سی کتاب التوکل ہے اور یہ سب کڑی ہیں کتاب ایادی اور پائیگا تو اوس
 سی ایک قدر صالح جو بلاویکی چٹکوتر فیتہ کمالی معرفت کی دروازی کا کتاب المفصل لافضی ہے شرح معانی اسماء الحسنی
 میں خصوصاً اولن ہموں میں خوشنوی میں فعلوں اور اگرچا ہی توصیف صاف پہچان حقیقتوں اس عقیدہ کی پھر سوچ
 بیکار کی سوچاویگا تو اوسکو بعضی کتابوں ہماری میں جو چچی ہو لی ہیں اوستی جو اوسکی اہل نہیں اور نگاہ رکھتے تو اپنی اکو
 اسبابی کہ غور کری تو اور کہی تو اپنی جی میں کہ میں ہوں اہل اوسکا سوسو کوشش کریتو اوسکی طلب میں پس شائے ہی تو سنی
 واسطی دیکھ کر کی مگر یہ کہ پیدا کری تو میں خصلتیں ایک یہ کہ مستقل ہو تو ظاہر کی علموں میں اور پوچھی تو مرتبہ نامست کو
 ہمیں دوسرے یہ کہ اوٹہالی تو دل کو دنیا ہی بالکل چھی کہو دینی سب عادات بکول سی جیسا کہ قرآن و کتب بیان اسکا
 اخلاق و نمبہ کے بیان میں یہاں تک کہ نہ باقی رہی بختہ میں خواہش مگر ایہ کہ اور کوشش مگر اوسکی لہی اور یاد مگر اوسکی ترقی
 مگر اوسمیں تیسری یہ کہ دی گئی ہو چٹکوتر سعادت اصل پیدائش میں سات چھی طبیعت اور چھی عقل کے کہ نہ عاجز اوستی تو
 دریافت کرنی سی باریکیوں اور شکلات علوم کی اور طرقت تیسری بہت اور شبالی کی پس تحقیق جتنی ہی جو وقت بیچ میں الٹا
 سی جی اپنی کجا و کوشش کرتا ہی دل لگا کر اکثر پائیگا ہی بعضی باریکیوں مگر اتنی بات ہی کہ پاتا ہی تھوڑی چیز کو بڑی
 بہت میں پس ہمیں لائق حاصل کرنی معرفت حقیقی کے مگر وہی دل جو صبا ہو گیا کہ وہ ایک ایسے ہی جلا کیا ہوا اور ہمیں متنا

اول صلیوات کمرسات خیرت پیدا ہوتی اور مردہ کی نیکی کی دولت کو اوکلی ہنہ ہی تو بخیر کہ ورت عیسا
تا پالی ہی اور جس عیبت میں بہ مروت ہی باز رکھنا ہی اسد ولوں اوکلی معرفت ہی اور بخیرت ایہ ہنہ ہی اوکلی اور اوکلی
دینیں **القسم الثانی فی الاعمال الطاہرہ** شریعت اصول قسم شریعی یا عین اعمال طاہرہ اور عین میں عین ہیں
الاسک الاول فی الصلوٰۃ اصل پہلی نماز کی بینت **ف** معنی صلوٰۃ کی بینت میں ماوراست
اور آخر جس کے میں ایسی حبت کہ نماز کو صلوٰۃ کہتی ہیں کہ شامل ہے تمام معنی میں عوارف میں لکھا ہی کہ صلوٰۃ شریعتی ہی سہی ہے
معنی اوکلی سید کرنا لکھا گیا کہ ہی میں نماز کو صلوٰۃ کہتی ہیں کہ آدمی میں سبب سبب غرض نماز کی کجی ہوتی ہے
اور سہی میں کو باہت اور غفلت سے الغرت کی ہی بخیریت ہی اور وہ گرمی اوکلی کجی کو دفع کر دیتی ہی کہ غفلت سے
من لا یزاد قال للہ تعالیٰ اقیہ الصلوٰۃ لکری وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ عماد الدین فرمایا اللہ تعالیٰ
فی اور نماز لکری کہ ہم شریعی یاد کو اور کجا انحضرت نے درود اللہ کا اور نماز سلام نماز متون ہی میں کا **ف** شریعتی
عبد خیرت میں ہی وہ ہے کہ ہی کہ ہی صحابہ رسول اللہ کی نہیں جانتی تھی ترک کرنا کسی چیز کا کفر ہے نماز میں ترک اسلوق
کا فرج جانتی تھی اور احمد اور ترمذی اور سالی فی بریدہ ہی روایت کی ہی کہ فرمایا انحضرت نے ہماں اور امان دریا
ساری اور لوگوں کی نمازی جو اسکو ترک کری و دو کا فر ہو عود آبا سہ منہ نام عبد بن منیل کی نزدیک جو نماز کو سدا
ترک کری وہ کا فری اور امام شافعی کے مسئلے کی نزدیک قیل کیا جاوی نہ تھی اور امام عظیم کی نزدیک اگر مشرک فرستے
نہیں ہے جبرانی کی کیا جاوی نہ تھی و تکریم ہانک کہ توبہ کری و اعلم انک فی صلوٰۃ مشکوٰۃ ہی بک فادھر کہیت
قصہ صلی صلی اللہ علیہ وسلم علی ثلث اموال تکون من جملۃ المحافظین علی الصلوٰۃ والمقیمین لحافان اللہ تعالیٰ
یا مہلا فاقہ فی قول اللہ صلوٰۃ لکری و اقیہ الصلوٰۃ و لیس بقول حدیث صلی علی المحافظین علی الصلوٰۃ
فی قول الآئین یؤمنون بالآخرۃ یؤمنون بہ و ہم علی صلوٰۃ ثم محافظون جان سبب کہ توبہ ہی نماز میں کا
یہ ہی کرتا ہی ایسی رتبے سے خیال کر کسی نماز پر ہنہ ہی تو اور خبر دار وہ نماز میں تین کاموں پر تاکہ ہو ہی تو آئین ہی
جو اپنی نمازی جبرامین اور اسکو ترک کر گئی ہیں اللہ نہیں حکم کرتا کہ لکری کہ ہی نماز کا سر فرمایا لکری کہ نماز میری یاد کو
اور فرمایا لکری کہ نماز اور زمین کجا ٹہر ہو اور کجا ہا و انکو جو اپنی نمازی خبردار ہیں سو فرمایا اور خشک عین ہی کہلی
دن کا وہ اسکو مانگی میں اور وہ ہیں اپنے نمازی خبردار **ف** حقیقی فی نماز لکری کہ ہی کا حکم کیا اور زمین کے
سما ہی اور جو سستی اور بخیریت کرتی ہیں اپنی نمازی اوکو بڑا کہا فرمایا قول الصلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ ہم سادون بہر خیر
ہی اوان نمازوں کی جو اپنی نمازی بخیر ہیں **ف** کہ نماز کہنا نماز کہ ہی کا و اسکو کہی قصدا لکری اور اپنی وقت پر
بہر تپ ہی طرحی ادا کری اور جیسے یہ ہی کہ قصدا لکری لکن **ف** تپ ہی کا اول المحافظ علی الصلوٰۃ ایک
آئین ہی نگہانی خبرت پر **ف** طہارت لغت میں کہتی ہیں تفاوت اور پاکی کو خبرت جانتے قصدا ہی اور صلوٰۃ
قصدا میں جبریت ہے پاک ہونا نجاست حکمی سے جسکو حد کہتی ہیں اور نجاست حقیقی جسکو جب کہتی ہیں بان تشبہ
الوضوء جیل الصلوٰۃ و اسبابا عذابان باقی جمیع شذہا واذکار حال اللہ و فیہ عند کل وظیفہ نہما
اس طرح پر کہ پورا پورا کری تو وضو پہلی نماز کی اور پورا کرنا اسکا پون ہی بحال ہی تو سبب میں اوکلی اور ذکر اوکلی

اور دین الہی بن بزرگ و وظیفہ کی اور کئی مرتبہ سبقت میں جلال الہی اور جود عا اور ذکر حبقت کی لہی
مقرر ہو سکا اور وقت پر ہی جی ہیہ وغالبہ وضو کی پڑھنا جی ہی استہان الہ الہ الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ و شہدان
محمد عبدہ و رسولہ اللہ صلی علیہ وسلم من التوابین و جانی من المتطہرین سبحانک اللہم و بحمدک استہان لا الہ الا انت استغفرک
و اتوب الیک و شہدایا ان حضرت فی حواس عاکو بعد وضو کی پڑھی آیتہ درازہ بہشت کے اوسکی لہی کہولی جاتی ہیں
جس دروازی سی جابی اندر آوی اور جواس عاکو پڑھیکا اوسکی علی خط نہونگی حصین حصین میں کہہنا ہی کہ وقت
پڑھنی اس عالی نظر طرف آسمان کری و سخت طایضہ فی طہارت ثیابک و طہارت الماء الذی تنوضا علیہ
احتیاطا لا یفتہ علیک باب الوساوس فان الشیطان یوسواس الطہارت یضیع اوقات اکثر العباد
و اعلی ان المقصود من طہارۃ الثوب و هو القشر الظاہر الخارجی و من طہارۃ البدن و هو القشر الغریبی
و طہارۃ القلب و هو اللب و طہارۃ القلب عن نجاسۃ الاخلاق اہم الطہارات کما ندک فی القسم
الثالث اور ہی احتیاط کری تو پاک ہوئی میں کپڑی کی اور اوس بانی کی جس سی وضو کرتا ہی سی احتیاط جس سے نہ کہلی
بجہ پر دروازہ و سوسہ کا تحقیق شیطان پاک کی و سوسہ سی خراب کرتا ہی اوقات اکثر آدمیوں کی اور جان تو کہ مراد
کپڑی کی پاک سی کہ جو ایک بہشت ظاہر باہر کا ہی اور بدن کی پاک سی جو بوسیت نزدیک سی پاک ہونا و کلام اور ہی
جو کہ منفی بطن کا اور پاک کرنا و کلام عادات و ذیلہ سی بہت ضروری قسم اوکا ذکر کرینگے تیسری قسم میں
ف مراد طہارت ظاہری سی طہارت باطن سی اخلاق و ذمیمہ اور اوصاف فضیہ سی جب باطن پاک ہو اور دل صفا
ہو تو پوری پوری طہارت ہوئی لیکن لا یبعد ان یکون الطہارۃ الظاہرۃ ایضاً تاثر فی اشراق نور علی
القلب نک اذا السبغ الوضوء واستشعر نظاً فطہارۃ صادفت فلیک انشراحاً و صفاء کنت
لا تضاد فی قبلہ و ذلک لیسر العکافۃ الی بین عالم الشہادۃ و عالم ملکوت فان ظاہر البدن من عالم
الشہادۃ و القلب من عالم ملکوت باصل الفطرۃ و اما مہبوط الی عالم الشہادۃ کالغریب عن جبلت و کما
یخبر من معارف القلب ان الی الجوارح فذلک قد یقع من احوال الجوارح انوار الی القلب و لذلک اص
بالصلوۃ مع ایضا حرکات الجوارح الی الی من عالم الشہادۃ و لذلک اعجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا
وقال حبیب من دینا کہ ثلاث الحدیث اور کیا دور ہی اگر ہو طہارت کو ہی تاثر چکنی میں نور کی دیر سو تو جو وقت کرگا
پورا پورا وضو اور پاک تو اپنی ظاہر کو پاک معلوم کرگا تو اپنی دلیلیں خوشی اور صفائی کو جسکو پہلی اس سی نہیں پاتا تھا
اور یہ خوشی بہید ہی و اس علاقہ کا جو درمیان عالم شہادت و عالم ملکوت کی ہے سلمی کہ ظاہر بدن عالم شہادت میں
سی ہی اور دل عالم ملکوت سی اپنی اصل پیدایش میں اور آنا و سکا عالم شہادت کی طرف جسی کوئی سفر کرے اپنی گہری
اور جب سطح اوترتی ہیں ان کی معرفت ہی نشانیاں ہات پاؤں کی طرف ہو سبط کبھی چڑھتی ہیں ہات پاؤں کی
احوال سی نور و لکی طرف سے اسی الہی حکم کیا نماز کا حالانکہ وہ کام ہی ہات پاؤں کا جو عالم شہادت سی ہیں اور اسی الہی مقرر کیا
او سکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دوست میں طرف میری ہتھاری زمین ہی میں چڑھنا و خوشبو اور عورتیں اور ہی
شہدک میری انگلیہ کی نماز میں **ف** عالم شہادت سی مراد عالم ظاہری اور عالم ملکوت سی عالم باطن یعنی ہات پاؤں

وبغیرہ کو علاقہ قیاس جہان سی سی اور دیکھو اوس جہان سی اور چپ سیرا کی مولا تو باطن میں ہی کہ ہو جائیگا اسلمی کی مولا
 صفائی باطن میں دخل ہی وکایت بعد ان یفیض من طہارة الظاہر فی علی الباطن ففی بدایہ صنیع اللہ
 امور اعجب من هذا الذی عرف بالحق من الخلق من حیال مباشرة لاد من النظر فی بعض مشرق او حشر
 فانیہ حق غلبت بک الصورت علی نفسہ کمال یون المولود فی ذلک اللون الذی غایب علیہ اوزیکہ
 وورہ میں اگر کوئی بھی ہمارے ظاہر کی اثر باطن پس اس کی نادر کا ریکرون میں وہ کام میں جو انوکھی میں میں سی
 ہی پہلی کہ چنانہ اتوں تجربہ ہی کہ تحقیق محبت کر مولا وقت مباشرت کی اگر بہت سادہ ہی سپید چمکتی ہوئی گویا
 گہری گویا ننگ کہ جم جاوی یہ صورت کی جین تو ہو جائی زینت چنی کا اوس ننگ جیسا جو جم گیا او کی
 جی میں ف کہ یہ یہ دلیل ہی پہلی مطلب کے یعنی ظاہر کو باطن میں دخل ہو جائی اسلمی کہ سپید سرخی کا کہنا
 ظاہر میں اثر کرتا ہی بھی کی رنگ پکڑی میں جو اسی قوت سی دخل میں نہیں آیا وہ انجین وقت مانتہ لک
 فی البطن تتیل صورتہ الی الحسن کان الام مشاہد فی تلك الحاله لصورۃ حسنۃ بحسب غایت تلك
 الصورۃ علی نفسہ ہا وذلک افسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیل المباشرة عند مباشرة ان بحضور قلبہ
 ارادۃ صلاح المولود وقد عو اللہ بذلک فیقول اللهم خبنا من الشیطان وخب الشیطان فما
 رزقنا حتی یغفر اللہ مہم ذالک الصلاح علی الذی خلقھا عند البذل فی محل الحشر بل الصلاح الغالب علی الذل الحشر
 اور تحقیق بجا وقت ہنسی مکی پیشین میل کرتی ہی صورت وکی حسن کی طرف گرد کہتی ہو اوسکی و سوفت کمی
 اپنی صورت کو اس طرح پر کہ کہہ جاوی یہ صورت وکی جین اور اسی ہی حکم کیا آنحضرت کی صحبت کر موال کو وقت
 صحبت کی کسات کا کہ شہر دی اپنی جین خواہش چھی ہوئی بھی کی اور امسی دعا مانگی اسی کی اور کہی ہی مامیری
 بجا بجا شیطان سی اور بجا شیطان کو اوس چیز سی جو دی توئی ہو کہ ہا ننگ کہ پونچا جا ہی سدا تین صلاح کی
 اوس طرح کہ جب کو پید کر گیا وقت الہی بیج کی کہتی کی حکم میں اوس صلاح کی سبب ہوئی والی پر غالب ہی ف
 اس عالم کی پڑہی سی شیطان دور ہو تا ہے اور اولاد نہ بنت پیدا ہوتی ہی ف ادب جماع ہیہ ہی کہ وقت
 صحبت کے قبل کی طرف و نہ نہ کری اور مرد و عورت کو لازم ہی کہ وقت صحبت کی اپنی اوپر پڑا اور ہی میں تقیہ اولیہ
 فی بستائین کہہ ہی کی ہی مری سی اولاد بجا پیدا ہوتی ہی وری صفت بستائین کہہ ہی کہ اگر کسی کو اخلاص ہووی
 اور وہ بی عمل کئی اپنی عورت سی صحبت کری تو لڑکا دیوانہ کیل پیدا ہوتا ہی کما یفیض اللہ تعالیٰ اللہ بواسطہ
 الملاء المحاذیۃ للیمس علی بعض الاجسام المحاذیۃ للملاء وھذا لان یقرع بابا عظمیٰ من معرفۃ عجائب صنع
 اللہ فی الملاء و المملکات والی قریب منہ الشفاعۃ فی الآخرۃ فلنجا وزہ فعرضا لان ذکر لاجمال
 دون المعارف و قد استھناک شیئا سیرا من رواح اسرار الطہارۃ الظاہرۃ فان کنت لا تصہا دق
 بعد الطہارۃ و اسباغ الوضوء شیئا من الصفۃ الذی صفناہ فاعلم ان الحسن الذی عرض علی قلبک
 من کد و رتہ شہوات الدنیا و شوافھا اقضی کلال حسن القلب فیما لا یحسن بالباطنات و الاشیاء الخفیۃ
 اللطیفہ لہو لہو بقی فی قوتہ ذلک الجمالیان ہی فاستغل بحیاء قلبک و نظریۃ ذلک واجب علیک

الحق و ہر کس کا اللہ قہر میں پوچھا جاتی ہے کہ روٹی کو بواسطہ اوس کینے کی جو رو رو افتاب کی ہے بعضی جہوں پر
جو رو رو ہین کینے کی اور اس کپڑی کا ہول ایسا تو ایک دروازہ ہر اللہ کی بنیالی کار کیر کوئی معرفت کا جو ملک و ملکوت میں
ہیں اور اسی کی قریب ہی بہیہ شناخت کا آخرت میں سوچوڑ دیا ہستی ذکر اوس کا ہر کرنی کی ہم اب اس اعمال کا نہ معرفت کا
اور ہستی میں سیکھا دی چھکو ایک تھوڑی سی خوشبو طہارت ظاہر کی بہیہ ہستی سوا کو تو نہیں پاتا چھی پاکی اور پورا پورا
کرنی وضو کی اوس صفائی کو جو بتائی ہستی سو جان تو بات کو کہ اوس کا وٹنی جو لگی تیری جی کو کہ ورتہ سی
شہوات دنیا کی اور اوس کی شغلون سی روک دیا و لگو پس ہو گیا دل کہ نہیں معلوم کر سکتا باریکیوں کو اور ایسی چیزوں
کو جو پوشیدہ اور باریک ہیں اور نہیں با اوس کی قوت میں مگر اداں کہلی چیزوں کا اور اگر باقی سی تو مشغول ہو رو وشن
کر نہیں دے اور اوس کی صفائی میں پس بہیہ بات بہت ضروری چھکو اوس پیر جی حین تو مشغول ہی ف جگہ تو
اوس صفائی کو جسکا ہستی ذکر کیا با وجود ادای شریطہ کو کہ نہ پاوی تو اسکا سبب یہ ہے کہ اشتغال اور شہوات
دنیا کی تیری و لگو اسقدر سیاہ کر دیا ہی کہ اب ہر چہ دریافت نہیں کر سکتا پس اسکی دوا یہی سی کہ تو تصفیہ باطن
اور تزکیہ قلب میں مشغول ہو الثانی ان تحافظ علی سنن الصلوۃ و اعمالها الظاہرۃ وادکارها ولبسها حتی
حتی تلحق فیہ بالجمیع السنن والا دیاب الہیئات کما جمعا ہما فی کتاب بدایۃ الہدایۃ فان لکل واحد منہما
سرور کہ تاثر فی القلب کما یقنع علیہ تاثر الظہارۃ بالشد و بلم و فسیح ذلک یصل و انت ذالذات بذلک
انتفعت بہ وان لم تعلم السرۃ کما یتفہع شارک و اءوان لہ یعرف طہارتہم اخلاطہ و وجوہہ منہما سرور
دوسری یہ کہ محافظت کی تو اوپر سننوں نماز کی اور اوس کی علموں ظاہر پر اور اوس کی ذکر و استرجاع پر یہاں تک
کہ بجا لاوی تو سب سننیں اور اواب و سکی جیسا کہ جمع کیا ہی ہستی اوسکو کتاب بدایۃ الہدایۃ میں سو تحقیق سراپا کے لئے و نہیں
سی ایک بہیہ سی ورتہ تاثر کرتا ہی و لین جیسا کہ آگاہ ہیں ہستی اوپر پانچین طہارت کی تاثر کی بلکہ اسکی تاثر بہت زیادہ
اور شرح اوسکی وراثتی ورتہ جو بجا لایگا اوسکو فائدہ پائیگا اوس سی اگرچہ نہ معلوم ہوں چھکو اوسکی بہیہ جی فائدہ
پاتا ہی دوا ہستی والا ورتہ و نہیں پچا تا طبیعت و سکی اخلاط کی اور سبب و سکی مناسبت بیماری سی و اعلیٰ علی الحکمت
ان الصلوۃ صوریۃ صوہا رب الارباب کما صورہ الحیوان مثلاً فروجہا النبیۃ والا خلاص حضور القلب
وبدنها الاعمال و اعضاھا الاصلیۃ الارکان اعضاھا الکمالیۃ لا بغاضف الا خلاص النبیۃ فیہا تجری
مجرى الروح والقیام والقعود تجری مجرى البدن والکون والیسجد تجری مجرى الراس البدن والجل والکمال والکون
والیسجد باطمینان و تحسین الہیۃ تجری مجرى حسن الاعضاء و حسن اشکالھا والوہا و ذکر اور التسلخ
المودۃ فیہا تجری مجرى آلات الحس المودۃ فی الراس الاعضاء کالعیون والاذن وغیرہما و معرفۃ معانی
الادکار و حضور القلب عندہا تجری مجرى قوى الحس المودۃ فی آلات الحس کقوة البصر وقوة السمع والشم
والذوق فی معادھا اور جان تو محلا سبات کو کہ نماز ایک صورت ہی بنایا اوسکو پروردگار نے جیسا کہ بنایا جانور
کو مثلاً سوا سکی روح نیت و اخلاص اور شہدائی ہونا و لگا ہی اور اوسکا بدن اعمال میں اور اوسکی اصلی اعضا ارکان
اور اوسکی اعضا کمالیہ خزاہین سوا خلاص اور نیت و عین قائم مقام روح کے ہے اور قیام اور قعود قائم مقام

بن کی مین در کوح اور سجود قائم مقام ہر اور بات اور باؤن کی مین اندر پوز پر رار کوح اور مجسہ و کونا و کوس
 سے اور اچھی صورت سی پڑھتا قائم مقام خوش صورتی اور رنگت و رنگ کیسی اور بود و ذکر اور تسبیح
 جو سوچنی گئی ہیں اوسین قائم مقام ہی اسباب حسن کی جو رکھی گئی ہیں سر میں اور اعضا میں جیسی
 آنکھ اور کان و غیرہ اور پانچا سنا معانی و ذکر دن کی اور حاضر ہوا و کوا وقت نماز پڑھنی کی قائم مقام ہے
 قوت حس کی جو رکھی گئی ہی کلابت حسن میں جیسی قوت و کینہ کی اور قوت سستی کی اور سوچنے کی
 اور چکھنے کی اور دن کی معدنوں میں واعلم ان وقت ربك في الصلوة كقرب بعض خدم
 السلطان باهداء وصيفة الى السلطان واعلم ان فقد اللبث هو الاخلاص من الصلوة
 كفقده الروح من الوصفه قول المحدث للحيمة المبتة مستهزئة بالسلطان
 فيحتي سفك الدم وفقد الركوع والسجود يجرى مجرى حبس فقد لا يعصنا وفقد
 الاذكار يجرى مجرى فقار العينين من الوصفه ووجدع الالف والا ذناب و عدم
 حضور القلب وغفلته عن معرفة معاني القرة والا ذكرا كفقده البصر والسمع
 مع بقاء جسم واحد فتدرك الاذن ولا يتحقق عليك ان من اهدى وصيفة لظنه الصيفة
 كيف يكون حاله عند السلطان جان فتمت نزدیکی و ہونڈ ناظر نماز کی سات ایسا ہی
 جیسی نزدیکی و ہونڈی کوئی خادم بادشاہ کا ایک لونڈی یہ بھی کہ بادشاہ کی پاس اور جان بخشین
 کم ہونا نیت اور اخلاص کا نماز سی مثل کم ہونی روح کی ہی لونڈی سی اور جو بھی کوئی مردہ مردار
 بادشاہ کی پاس وہ دل لگی کرنا ہی بادشاہ سی ہولایت ہوتا ہی مار ڈالنی کے اور کم ہونا کریم اور سجدہ
 کا قائم مقام ہی کم ہونی عصا کی اور کم ہونا ذکر دن کا قائم مقام ہی اندر ہی ہونی لونڈی کے
 اور کجانی ناک اور کان کی اور حاضر ہونا و کوا اور اسکی غفلت قراۃ اور ذکر دن کی معنی ہی ایسی
 ہی جیسی کم ہونا دی آنکھ اور کان اور باقی رہی گیر آنکھ اور کان کا اور ظاہر ہے جو کوئے
 پہنچی ایسی لونڈی کیا حال ہوگا اوسنی کا بادشاہ کی پاس واعلم ان قول الفقہاء فی الصلوة
 النافضة ابعاضها وستنہا اھا صحیحہ کہ قول الطیب فی الوصفه المقطوعہ
 اطرافها اھا حیاة ولیست عیبتہ فان کان ذلك كما فينا في التقرب بها الى السلطان
 ونبيل الكرامة منه فاعلم ان الصلوة النافضة صالحة للتقرب بها الى الله تعالى فبيل
 الكرامة وان اوشك ان يورد ذلك على الهدى ويزجر فلا يبعد مثل ذلك
 في الصلوة فافها قد تزد على المصل كالحرف في الحلقة كما ورد في الخبر واعلم ان اصل
 الصلوة العظیم والا حترام و احمال اداب الصلوة ینافض التعظیم جان بخشین کہنا نیت
 کا حق میں ایسی نماز کی کہ جسکی اور کان اور سنتوں میں نقصان ہی یہ بات کہ وہ نماز جمیع ہی مثل
 کہنی طیب کی ہی حق میں اوس لونڈی کی جسکی ناک کان ہات پاؤں کئی ہوں یہ بات

کہ وہ جسیتی ہی تیری نہیں سوا اگر یہ بات کافی ہی نزدیکی دہونڈی تین بادشاہ کی اور پونجی میں بزرگی کے
 سات اسی لوندی کی پس جان تحقیق نمازنا مقصود ہی اس لائق ہی کہ نزدیکی دہونڈی لو تو اسکی وسیلہ تیری
 بندگی پیر اور پونجی تو بزرگی کو اگر چہ تیر ہی کہ رو کجاوی یہ لوندی سچینی والی پر اور اٹھنا دیا جادی
 سو کچھ دور نہیں اگر یہی حال پیش آوی نماز میں اس لئی کہ وہ رو کجاوی نمازی پریشل پرائی کپڑی کی
 جیسا کہ حدیث میں آیا ہی اور جان تحقیق نماز کی تعظیم اور احترام ہی اور چوڑا ناو اسکی آداب کا خلاف
 تعظیم ہی **ف** حاصل یہ ہی کہ جس نماز میں آداب و شرائط اسکی سات حضور قلب کے ادا نہ ہو
 وہ نماز قبول نہیں ہوتی اور غرض نمازی تعظیم حق تعالیٰ کی ہی اوسمیں کسی طرح کا خلل آیا تعظیم فوت ہوئی
 الثالث ان تحافظ علی روح الصلوة وحوالہ خلاص وخصور القلب فی جملة الصلوة
 وانضاف القلب فی الحال بمعانیہ فالنسیج ولا ترک حال وقلبك حاضر خاشع
 متواضع علی موافقة طاهرک فان المراد خضوع القلب لا خضوع البدن تیر
 یہ کہ محافظت کر تیر نماز کی روح پر اور وہ اخلاص اور حاضر ہونا دل کا ہی تمام نماز میں اور متصف ہونا
 دل کا اوس گھڑی اوسکی معانی کی سات سو سنجیدہ کری تو اور نہ رکوع کری تو مگر دل تیرا تھکا ہی اور زو
 ہوا اور سر دھنی کر تیرا لا ہو موافق ظاہر تیری کی سو تحقیق غرض فرو تیری دل کی ہی نہ بدن کی **ف**
 حدیث شریف میں آیا ہی کہ اندیشہ میں کرتا اسی نماز کی طریقت جس میں دل حاضر نہیں ہوتا **ف** حضور دل
 اس سی عبارت ہی کہ مشغول ہو اور متفرق ہوا اللہ کی یاد میں اور خارج البال ہو غیر کی خیال سی اور دلبلیں
 اوپر شرط ہوئی حضور کی نماز میں بہت میں بچھاؤنگی یہ ہی کہ شرمایا اللہ صاحب ان حق الصلوة لیز کری
 کپڑی کر نماز میری ہی یا کو پس ظاہر میں امر مفید و جوب ہی اور غفلت اسکی بنانی ہی سو جو کوئی غفلت کری
 تمام نماز میں کہو نہ کہنا جا یگا واسطی اسکی کہ وہ مقیم ہی نماز پر اسکی یاد کی واسطی اور قول اللہ برتر کا ولا تکن
 ملین فلین نخس ہی اور ظاہر میں وہ مفید تیر ہی اور فرمایا اللہ صاحب فی ولا تقر بوا الصلوة ومنتظم
 شکاری مراد اس سی محبت دنیا کی اور کثرت بیخ و عشم ہی حتیٰ علی ما تقولون یہ تیس سکران کی
 جس سی ہی فی غرض اصل اصول اسباب میں حضور قلب و عمل باطن ہی اسی لئی بعض صوفیہ صنیہ
 رحمہم اللہ کہا ہی کہ جس نماز میں حضور نہ ہو اس سنی نہ پڑھنا بہتر ہی **ع** نماز کن اگر ت دریا زانہ دل
 نیاز کر ہو دے نماز باید بود کہہ ہی کہ پسند خداوند است کہ نماز باید نیاز کنی و اگر نشود قضائے نماز
 در ذکر دل در فکر خانہ بہ یہ حاصل زمین نماز بچکانہ بہ شد کہ مصحف دریش باشد چو دل در فکر گا و موثر
 باشد ولا تقول اللہ اکبر وقلیبات شے اکبر من اللہ تعالیٰ ولا تقول ووجه وجہ ہے
 وقلبك متوجه من کل جهة الی اللہ تعالیٰ و معرض عن غیرہ ولا تقول الحمد للہ الا و
 قلبك طاهر لتکر نعمته علیک فوج بہ مستبشر ولا تقول ایاک نعبد و ایاک
 نستعین الا وانت مستشعر ضعفک و عجزک وانه لیس لیک ولا الی غیرہ من الامر

شنی و کذاک و ج مبع الا ذکار و الاعمال و شرح ذلک بطول و قد شرحناه فی کتاب
 الاحیاء فجاہد نفسك فی ان ترد قلبک الی الصلوة حتی لا تتغفل من اولها الی آخرها
 فانه لا یمکن حب الخلیل من صلواتہ الا ما یعقل منها فان تغفل ذلیک لا حصنا ربوعا اراک
 الا کذلک فانظر فان کان قد زل الغفلة مقدار رکعتین فلا تغفل الصلوة و لا کراهیہ
 ان التوافل جلاء الفرائض فتغفل عباد ریض فیما القلب فی مقدار رکعتین فکلیا
 زادت الغفلة زاد فی التوافل حتی یحضر قلبک فی عشر رکعات مثلا بمقدار أربع رکعات
 و هو قد رخصک من رحمة الله علیک ان قبل متک جبران الفرائض بالتوافل فذلک ہی اصول
 المحاطة علی الصلوة اورست کہ تو انہ اکبر اور تیری دل میں کوئی چیز پڑی ہو اسے سی اورست کہہ تو وہ بہت
 و جی مگر تیرا دل متوجہ ہو ہر طرف سی اس کی طرف اور سو نہ پیری ہی ہو غیر انہ سی اورست کہہ تو اسے نہ
 مگر دل تیرا ہر احوں خوش ہوتا و ہوا کی منت کی شکر سی جوتہر کو دی ہی اورست کہہ تو ایاک الغیبہ و ایاک
 مستعین مگر تو جانا ہوا پی نا تو انا اور عاجزی کو اور یہ کہ بہنیں ہی بچھو اور تیری فکر کو کچھ ہستیا اور
 حکم کسی چیز میں اور سیطر چرب ذکر و ن اور علموں میں اور اس کی شرح دراز ہی اور ہستی کی ہی اوس کی
 شرح کتاب الاحیاء میں ہو کو شکر تو اپنی جی نہ پستیا کی لئی کہ پیری تو دل اپنی کو نماذ کی طرف یہاں تک
 کہ نہ غافل ہو وی تو اول سی چہر تک ہو تحقیق بہنیں لکھی جاتی نماز آدمی کی مگر اوسے قدر جتنی سمجھ
 پڑی ہی پس اگر شکل پڑی جوتہر حاضر کرنا و لگا اور میں بہنیں لگان کرنا بچھو مگر اسے سو خیال کر اگر ہی
 اندازہ غفلت کا برابر دور کھتوں کی تو مت پیری تو نماز لیکن سبہ کہہ سبات کو کہ تحقیق نقل پورا کر دیتی
 میں فرمون کی نقصان کو سونفل پڑہ تو اتنی کہ حسین دل حاضر ہو جاوی برابر دور کھتوں کی پس جتنی
 غفلت بڑھتی جاوی اوسے قدر نقل پڑھتا جا یہاں تک کہ حاضر ہو وی دل تیرا اوس رکعت میں مثلا
 برابر چار رکعت کے جو فرض میں پچہر پچہر میں اس کی رحمت ہی اگر قبول کر لی پچہر سی پورا ہونا فرمون کا
 نفون سی بہ میں اصول حفاظت کرن کی نماز پر الاصل الشالی فی الزکوٰۃ و اسے
 اصل دوسر بیان میں زکوٰۃ اور سہ کف جب نماز کی حکم سی فستہ ہائی زکوٰۃ کا حال بیان کیا
 کلام اللہ نصیر میں اسے صاحب فی زکوٰۃ کا مذکور نماذ کی سات بیالیس جگہ نہ پایا ہی بہ دلیل ہی نہایت
 انصال پران و دونوں کی اور زکوٰۃ دوسر سال حج میں پہلی رمضان المبارک کی فرض ہوئی اور وجہ ہوائی
 ہی علی الفور وقت تمام ہوتی سال کی یہاں تک کہ اگر تاخیر کری تو گنہ گار ہو اور نہ سب پر بالاجماع و جب
 نہ میں کذا فی الدر المختار اور صدقہ اوس مال کو کہتی ہیں کہ نکالی اوس کو آدمی اپنی مال سی اس کی رضا نہ
 اور شرب حاصل کرن کی خواہ و جب ہو خواہ نقل اور صدقہ کا ذکر اس لئی کیا تا معلوم ہو زکوٰۃ تو میں
 ہی ہی اوس کا دینا نہ ہو ہی چاہی مگر صدقہ ہی سب ہی چہنچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ ان المال
 حقا سوی الزکوٰۃ تحقیق مال میں حق ہی سوا زکوٰۃ کی اور ہی حدیث میں آیا ہی کہ ان الصدقہ لطف

غضب الرب حقیق حمد و ثناء و تبارک و تعالیٰ رب کی غضب کو یعنی دنیا میں باقیات سی سہا ہی اور کوئی بلا اور
 اوت اوس پر نہیں آتی کہ قال الله تعالیٰ مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کہ مثل
 جنتہ انبت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبة فرمایا اللہ صانی مثال اوتکی جو خرچ
 کرتی زمین اپنی مال اللہ کی راہ میں جیسی ایک دانہ اوس سی او گین سبب با لیں سربال میں خوشنودانی و
 یہ ہر امت حق میں زکوٰۃ دینی والوں کی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینی سی مال میں برکت اور زیادہ
 ہوتی ہی اور دینی والا مراد کو پوچھتا ہی فرمایا اللہ صانع و من یوق شح نفسه فاولئک ہم المفلحون جو
 اور جو بچا یا گیا اپنی جی کی لالچ سی تو وہی لوگ ہیں مراد پانی والی بی دین لوگ سمجھتی ہیں کہ زکوٰۃ دینی
 سی مال کم ہوتا ہی یہم بخانا کہ مذہبی سی اس سبب کم ہوتا ہی حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ستمانی سی
 رسول خدا کو کہ فرماتی تھی نہ ملی زکوٰۃ کسی مال میں گہری مگر تباہ کیا اوس کو یعنی زکوٰۃ جس مال سی جدا نہوی وہ
 مال احسن تباہ ہوتا ہی اور دینی سی برکت ہوتی ہی و زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلہ رزرا جو باغبان برد
 بیشتر و دنگور بہ اور اللہ صانی زکوٰۃ نہ دینی والوں پر غصہ فرمایا اور وعدہ نازل کی اور کہا والذین ینکثون
 الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فینفسہم لعذاب الیم جو لوگ گار کہتی ہیں سونا اور روپا اور خرچ
 نہیں کرتی اللہ کی راہ میں سوا و نکو خوش خبری سنا و کہہ والی مار کی و اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یہ
 ہی کہ زکوٰۃ دینی اور فرض اور حق دار کا حق و تبار ہی آخر میں اس آیت کی پہلے و فرمایا کہ یوم یحییٰ علیہا
 فی نار جہنم فلوکی بہا جہنم و جہنم و ظہور جہنم ماکثر ثم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکرہون جہنم کی دھماکا
 و نرگ کی پھر دغین کی اوس سی اگلی بات ہی اور کر وین اور پشیمین یہی جو تم گارٹی تھی اپنی وسطی اب چکا ہونہ
 اپنی گار نکاف کچھ جمع کرنا اور گارٹنا مال کا متع نہیں ہی بلکہ مباح ہی لیکن جب زکوٰۃ دینی تو یہ
 مال اوسکی حق میں و بال ہو جاتا ہی و قال الثبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلک الکفر و کثر الامن قال ابابال
 ہلک و ہلک و اور فرمایا انحضرت فی ورو اللہ کا و تیر اور سلام ہلاک ہوگی بہت جمع کر نیوالی مال کی مگر جس
 شخص نے کہ خرچ کیا اور اور و حیرت یعنی طرح پر اپنی آخر حدیث میں خود اوسکا بیان فرما دیا کہ اگلی
 اپنی پورچھی اپنی اور و سنی اپنی اور با میں سچے یہ حدیث اس مقام پر نہ تمام مذکور ہی راوی اسکی حضرت
 ابو ذر صحابی ہیں کہ خست یا کر گیا تھا او نہون فی فقر کو تو نگری پر حضرت اوتکی نے لے لی یہ حدیث بیان فرما
 اس سی معلوم ہوا کہ مال کا خرچ کرنا اور فقر کا اختیار کرنا بہتر ہی نقل کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم فی فاعلان لفاق
 المال فی النحر احاد ارکان الدین و انما سبب التکلیفہ بعد ما یربط بہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الخ و انت
 و اتفاقا ان المال محبوب الخلق و ہم مامورون بحالہ و دعوت الیہ یمنع لای مہان فجعل مال المال عبداً لکرم
 و امتحان الصدیقہم فی دعوتہم فان الحبیب کا کلا کلا لکمال الحبیب کا غلبہ حبیبہ علی القلوب فینقسم الخلق فی ثلاث
 طبقہ پس جان تحقیق خرچ کرنا مال کا نیکو نہیں ایک کن ہی بن کا اور نہیں و گئی تکلیف اوسکی سچی اسکی کہ متعلق میں
 اوس سی بناؤ کا مول بندوں اور شہرہوں کی اور تہ کرنا عادتوں اور حاجتوں کا مگر اسی لہی کہ تحقیق

مال پیاواری خلق کو اور حالانکہ وہ حکم کنی ہیں کہ وہ بیت کہیں آمد کو اور وعظائے بیت میں آمد کی دوستی کا
نری ایمان لائی پیرس پڑا یا خرچ کر گئی مال کو اندازہ دانی دوستی کا اور امتحان ادنیٰ حج کا ادنیٰ عوین سنی
کہ سب پاکیزہ ترین کھرج کر داتی ہیں دینی کی ایک محبت محبت غالب ہوئی ہی واپس ہو کوئی شایان میں طرح
ف مال کے خرچ کرنی کا حکم ایسی کیا ہی تھا کہ حال ہو کوئی محبت کا نسبت خدا کی معلوم ہو پس اگر کوئی کچھ خدا کی
محبت ہو تو یہ مال کو کہ بیت پیاواری اندازہ دانی راہ میں خرچ کر نیکی **ف** بخاری تیسٹ میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت
سی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ کی لو کان فی مثل احد وہبنا لشری ان الایم علی مثل لیل وعدتی منہ شی اگر مروتا میری لئے
برابر کوہ احد کی سونا بیتہ خوش آئی جھک ہو بیت لکھتے ہیں مجھ میں راتیں اور ہو میرا ہر اس میں سی کچھ اور یا وہاں
روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ کی یا ابن آدم ان تبدل الفضل خیرک وان تشارک شریک ای بی آدم کی خرچ کرنا
نیز مال کو جو زیادہ ہی حاجت سی بہتر سی تیری یعنی دنیا اور آخرت میں اور نہ کر گیتا یا اور کو ہر تیری یعنی
کی نزدیکی دلو کوئی کی نزدیکی کے یہ حدیث مسلم فی الطبقة ثلاثیہ لا قویا وہم الذین انفقوا جہم منا مال کو
ولہم بد خرو النفوسہم شیئا ففعلوا الذین صدقوا ما جاہدوا اللہ علیہم لکھک فعل ابو بکر رضی اللہ
عنہ اذا جاء باله فقال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذا البقیۃ لنفسک فقال اللہ ورسولہ کول العمر
رضی اللہ عنہ ما ذا البقیۃ لنفسک فقال مثلاً ای شاة البقیۃ بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما
کما ہیں کلمتہا پہلا کر وہ اقویا کا ہی اور وہ وہ ہیں جنہوں نے خرچ کیا سب مال اور نہ رکھی اپنی جان کی کئی کچھ
پیر سو یہ وہ لو کہ ہیں جنہوں نے حج کر دیا یا میرے قول کیا تھا اسدی باب دوستی میں جیسا کہ کیا ابو بکر کی راستی ہو
اوسنی اسد سورت کی آئی مال پنا فرمایا اوسنی آنحضرتؐ کی کیا رکھا تو اپنی ہی کی لئی بولا اللہ کو اور اس کی رسول کو
اور فرمایا آنحضرتؐ کی عمر رضی اللہ عنہ کی کیا رکھا تو اپنی جان کی لئی بولا اللہ کی لئی جیسا لایا میں پس شاد
کیا آنحضرتؐ کی فرق تم دونوں میں اوتنا ہی جتنا فرق تم دونوں کی بات میں ہے **ف** یعنی ابو بکر کی کہا میں اسد رسول
چھوڑ آیا اور عمر کی کہا میں دنیا مال چھوڑا یا اس کی کو یہ بہت سبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ وہ مال چھوڑا ہی میں
چھیت تھی کہ اس کو وقت ضرورت کی خرچ کر نیکی الطبقة الثانیۃ المتوسطین وہم الذین لہم بقدر روا
علی الخلاء الیہ عن المال دفعہ ولکن المسکوکۃ لا التمتع بل بالاتفاق عند ظہور محتج الیہم فہم یقتنعون
حق انہم بما یقویہم علی العبادۃ واذ اعرض محتج بما یأدوا الیہ من حاجتہ لہ یقتصر علی قدر الی الحب الی اللہ
وانما غرضہم لا ظہر فی الامساک تصاحب حاجتہ ورسول طیس کا ہی اور وہ وہ لو کہ ہیں جسے نہیں ہو سکتا
کرنا مثال سی کیا لیکن انہوں نے بند کر کہا ہی ان عیش و آرام کی لئی بلکہ دینی خرچ کر نیکی جس وقت پیدا ہو کوئی محتاج
او کو بیطرف سو وہ تو قناعت کی میں حق میں اپنی ہی کی وسیعہ چھوڑا یا تہا تو کو عبادت کی اور جب ظاہر ہو کوئی
محتاج شتائی کرتی میں ہر نہ کر نی حاجت و کسی کے اور نہیں ہر حاجی بقدر وسعت رکوتہ سی اور دانی غرض تو ظاہر
ہی نہ کر نہیں مال کی انتظار کرنا حاجتوں کا **ف** یعنی مال کو فقط اس شخص کی جب کوئی حاجت ہو اور وقت و سب کام
اوسنی کہ چھوڑتی ہیں اگر زیادہ کی حاجت بر لانی میں زیادہ اندازہ نہ کو کسی صرف ہو جاو الطبقة الثالثۃ الضرعفاء

وہم المتقون علی الذل والرجوع فلا یزیدون علیہا ولا ینقصون منها حتی یدر جہنم ویدل
کل واحد یدل علی مقدار حصہ طبقہ تیسرے صنف کا سی اور وہ بہر کسی میں قسطا واکرنی پر زکوٰۃ واجب ہے سو پہنچنا واد
دینی دس سی اور پہنچ کر قرق اوہین سی بہہ میں درجی اونکی اور خرچ کرنا بلکہ دلائی کے تاسی اور مقدار محبت اونکی کے
ت یعنی ہر کسی کی محبت کا حال کس کو زیادہ سی اور کس کو کم سی اس خرچ کرینہیں معلوم ہو جائیسی جو بہنی زیادہ خرچ
کیا او سکوت بہت محبت سی درجی کم کیا او سکوت کم سی ومارا لک تقدیر علی الدیخہ لاولی الثانیۃ ولکن اجتنہ حتی
تجاوز الدرہجۃ الثالثۃ الی الآخر طبقۃ المتوسطین فایزید علی الواجب شیئاً کسیراً فان جحد الوجل النجاء
قال اللہ تعالیٰ ان ینساکم وہا فیخفکم تجاوی لست یقتضی علیکم فتحوا وافتحہا لان ینقضی علیکم یومہ لا
یتصدق لیسیر وراء الواجب لو کسیر فخذوا فزتکم بذلک عن طبقۃ النجاء وان لم تمک شیئاً فلیست الصدقۃ
کما فی المال لکن کما طیبہ وشفائہ ومعونۃ فی حاجتہ وعیادۃ مریض تشیع جناحہ فی الجملة ان تبدل شیئاً
ما تقدیر علیہ من جادہ ونفس کلام لتطیل بمسئلہ فلیکتب جمیع ذلک صدقہ وحقاً فزکوٰۃ وصدقہ
علی خستہ امور اور میں نہیں گمان کرنا تھا جو کہ قادر ہو تو پہلی اور دوسری درجی پر لیکن کوئی شکر کر تو یہاں تک کہ بڑہ جاوی تو تیسری
درجی سی متوسطین کے درجی تک پس زیادہ کرینو واجب پر اگرچہ تھوڑی چیز ہو سو تحقیق ادا کرنا نری واجب کا کام بخیلون
کا فرمایا اسد برتری اگر مانگی تسی وہ مال بہر تنگ کری تو بخیل ہو جاوینی شدت کری بہتر میں بخیل ہو جاو سو کوئی شکر است
میں کہ نگذری تجہر کوئی دن مگر بہم کہ صدقہ کری تو کوئی تھوڑی چیز سو واجب ہے اگرچہ ایک تکرار وئی کا سو سو نکل
جائیگا تو او سکوت وبت طبقہ سی بخیلونکی اور اگر نہ تو مال کے کسی چیز کا سو نہیں ہے صدقہ کہ پہل سی میں بلکہ کلمہ طیبہ اور
سفر میں کرنا اور مدد کرنا حاجت میں اور پیرسش کرنا بیمار کی اور سات جانا جاز سی کی صدقہ سی حاصل کلام کا یہہ سی
کہ خرچ کری تو کوئی چیز اوہین سی جبکہ تو مالک سی مال سی اور جان اور بات سی تاکہ خوش سی تو دل یکسلمان کا
سو لکھا جاو جائی بہر تیسری سی صدقہ اور نگاہ رکھہ پنی زکوٰۃ اور صدقہ میں پانچ چیزوں پر **ت** کچھ صدقہ مال سی دینی
میں موقوف نہیں بلکہ جس کلام سی کسی مسلمان کو کسی طرح کا فائدہ پہنچی وہ حکم صدقہ کا رکھتا ہی حدیث شریف میں آیا ہی
سکرانا تیرا وروبر وہا ہی اپنی کی صدقہ اور حکم کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ سی اور منع کرنا تیرا بری بات سی صدقہ سی اور
علی اند القیاس **حلال** سب کا الزام کرنا اپنی جان پر کہ ہر روز کچھ کچھ سی کو فائدہ پہنچا دیا کری خواہ مال سی خواہ
زمان سی بہت بہتر سی اور بہت فائدہ رکھتا ہی اول الامر ان فی الخیر ان صدقۃ السیر تظفی غصۃ الرب والذی
یتصدق بیمیئہ بحیث لا تعلم انما الحد السبعۃ للذین یطاہم اللہ تعالیٰ یوم لا ینال الا طل ووقل تعالیٰ وان تحفوها
وتہوہا الفقر فہو خیر لکم وذلک ینخلص عن الیافانہ غالب علی النفس وھو مملک ینقلب فی القلب اوجہ
الانسان فی قہن فی صورۃ حیۃ ای یولہ ایدام الحیۃ والنحل ینقلب فی صورۃ عقرب مقصود الانفاق والاختلاف
من رذیلۃ الخلق فاذا امتنع بہ الیاء کانہ جعل العقر غداً الحیۃ فینخلص العقر ولكن زاد قوۃ فی الحیۃ اذ کل
صدقۃ من الصدقات المملکہ فی القلب انما غذا وھا وقوتھا فی جابتہ الی مقصدھا ھا ایک پوشیدہ دنیا مقصد کا پس
تحقیق حدیث شریف میں ہی کہ تحقیق جہا مقصد جہا دیتا ہی رب کے غصہ کو او جو شخص تیا ہی صدقہ اپنی دینی بات سی

اس طرح کہ نہیں جانتا ایمان اور سکا ایک ہی اور حیات کروہ میں کا جسکو سایہ دیکھا اللہ جل جلالہ کہ نہ سایہ ہو گا مگر سایہ اور سکا اور
 تحقیق کہاں نہ برتری اور اگر چہ بیا اور فقیر و گنہگار و پوچھا و نہ گنہگار بہتر ہی اور اسکی بدولت کیا پائی آدمی طایفہ مستحق راہب
 ہی جی پروردہ ملا کہ کر ثوابی ہی ہو جانی ہی میں جہ وقت کہا جاتا ہی آدمی اپنی گور میں شکل سائپ کی یعنی نایاب و جی
 ہی شکل ایذا دہی سائپ کی اور شکل ہوتا ہی شکیں پھول مدغض خیر کر مال سی رانی پائی گل کی تہی ہی پس جی
 اوس گل سی رانی گویا کہ ہوا پھر غذا و سائپ سورا ہی پائی تو ہی پھر ہی لیکن زیادہ ہو ہی وقت سائپ کی اسلکی جو صفت
 صفیون ملا کہ کر ثوابی ہی زمین سی غذا و اسکی اور وقت اسکی قبول کر نہیں ہی اپنی خواہش کے الثانی ان سخن میں
 و حقیقت ان تر نفسک حسنا الی الفیق و متغذلا علیہ علامتہ ان تنفق منہ شکر الودت متکررہ تصدیق
 فی حقک و ممالک بعد و استسکان از یاد علی ماکان فی الصلوات و قد ذلک علیک علی انک رایت لنفسک علیہ
 فضلا و علاجتان تعرفانہ الحسن الیک یقبول حق اللہ منک فان من سائر الزکوۃ تطہر القلب و تنیکتہ عن
 ردیۃ الخیال و خبث النعم و ان ذلک کا تب الزکوۃ طہر کا اذ بھا بحصل الطہارۃ و کما یغسل الی غیابہ و ان ذلک
 انفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اھل بیتہ من اخذ الزکوۃ و قال لھا اوسم لھما فی الدنیا من فی الدنیا الفقیر
 منک مما یطوہ تم لک فہ الفضل لیک رایت لوات فصدا فضلا و خجائنا و خج من باطنک الدم لک
 تختی صریح فی الخلق الذی کان الفضل الذی اھلہ فالذی یخیر من باطنک ردیۃ الخیال و جہ فی الخلق
 الاخری لک بان تر کہ متغذلا و دمری بہ کہ جی تو جان کہ ہی ہی او حقیقت و کی پیہ کہ و کی تو اپنی نفس
 احسان کر ثوابا فقیر ہی مہربانی کر ثوابا و سپر ما و کی بچان بہت ہی کہ ہو چکو اوس ہی سید شکر کی با برامانی تو فقیر
 کر ہی او کی کو تیری جہنم اور دوستی کو دشمن تیری ہی ایسا بلانا جو زیادہ ہی اوس ہی جو تہا پہلی صدقہ و ہی کی
 سو بہت و لا لک ہی ہی بہت پر کہ تو کہتا ہی اپنی ہی کی ہی او سپر پر اور او کی ملان جہ ہی کہ جانی تو بہت کہ
 اوس احسان کیا پھر جو قبول کر لیا تھی حق اللہ کا مستحق زکوۃ کی بہت ہی ہی ناکرنا و لک اور صبات کرنا و سکا
 بڑی ہی بخل کی اور ناپاکی ہی خستہ کہ اور ای ہی ہی زکوۃ پالی اسو علی کہ او کی سبب ہی حاصل ہو ہی پالی گویا کہ و
 و مؤون ہی بجا ست کہ اور ای ہی برترین رسول اللہ و اللہ کا ویر اور سلام اور زکوۃ اولاد و بیٹی تن زکوۃ کی اور فرما
 تحقیق وہ چکر کہ ہی کو گونکی مال کا پس بوقت یا فقیر ہی تہہ ہی و س تیر کو جو تیری جہنم پکی ہی سو او کی مہربانی موی
 تہہ تیری دیکھا ہی کہ اگر قصد ہی و الا فضل ہی تیری بیغامہ اور نکالی تیری اندر ہی ایسا خون کہ تو و تہا ہی او کی
 نقصان ہی زندگی میں دنیا کی ہو گا احسان تہہ او سپر جو شخص نکالتا ہی تیری اندر ہی برای بخل کی اور او سکا
 نقصان زندگی آخرت میں ہی حق تیری سبب کا کہ جانی تو او سکو مہربانی کر تو الالف کہ جسکو خدا کی ہی حق کہ پوچھا
 اور او ہی لی لیا تو بہت و سکا احسان او ہی والی پر سلی کہ اگر وہ ملتا تو تہہ کہ حق باقی رہتا گویا حقیقت میں
 دینی و الی کہ احسان نہیں اور جب تہہ دیوی تو کہتے تیرا کہ ہی کہ اس سے ثواب کہ ہو جاتا ہی فرمایا اللہ صانی یا مہربان
 اسمو لا تبطلوا ضد قائم بالحق و لا ذمی کا لہی حق مالہ راہ الناس و لا یومن بعد و الیوم لا یخلف لک لک صلوٰۃ علیہ
 انرا بجا صائب و بل فکر کہ صلہ لا یقدر ان علی تھی ماکب و او اللہ لا یھدی العورم الکفرین ای ایمان و الودت شائع کرد

اپنی قیمت احسان کہہ کر اور سنا کر جیسی ہو جو خرچ کرنا ہی چاہا مال کو گون کی دیکھا نیکو اور یقین نہیں رکھنا ہی البتہ پر
 اور پہلی دن پر سو کوئی مثال جیسی مان پتھر اور پتھر ہی ہی پیرا و سپر سبازور کا مینہ تو اسکو کر کہا سخت کچھ نہ تھیں
 لگتی ناگو اپنی کمائی اور اسدراہ نہیں تیا منکر لو گون کو **ف** مال کو کو کا آنحضرت پر اور انکو ال پاک پر کیا درست نہیں
 حدیث شریف میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا لی تحقیق نہ صدقہ سوا اسکی نہیں کہ سہل میں آدمیوں کی اور سختی وہ نہیں
 حلال محمد اور ثواب لا محضند کو **ف** مراد مال سی لکھا ہی کہ اس حدیث میں بنی ہاشم میں زکوٰۃ دینا انکو درست نہیں
 ہر چند خلاف ظاہر روایت کی بعض امام سی جواز زکوٰۃ کا اس زمانہ میں نقل کرتی ہیں لیکن جب علت حرمت صدقہ ذات پاک
 آنحضرت پر اور مال ظاہر انکی پر حرک اور میل ہونا اس مال کا معلوم ہو تو چاہی کسی زمانی میں صدقہ آل محمد کو حلال ہو
 کہ ہمیشہ بہرہ گروہ طہارت و بر شرف ذاتی ہیں نہ لو گون سی ممتاز میں اور یہ مال ہمیشہ حرک و میل کر موصوف ہے اور جو
 وجہ جواز کی عدم حصول محسوس نہ ہو اور وجہ احتیاج نہ ہو اور حضرت فی حصول محسوس غنائم کی جہت حرام نہیں فرمایا والا وقت عدم حصول
 محسوس غنائم جلال فرمائی التلاک ان حشر جنہ اطیب الموالک واجودھا قال للہ تعالیٰ ویجعلون للہ یکرمون
 وقال لا یتیموا الخبیث منہ تنفقون الا یہ وقال جعلی للہ علیہ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً یعنی الحلال
 فان المقصود من هذا ظاهر درجۃ الحب الانسان یوثق الاحب الیہ بالافضل دون الاخر فی تیزی بہ کہ
 کہ نکالی تو صدقہ کو اپنی اوس مال سی جو پاک و خوب ہو فرمایا اللہ بزرگی اور کرتی ہیں اللہ کا جو اپنا ہی بخا ہی اور فرمایا
 نیت نہ کہو گندی چیز نہ کہ خرچ کرو اور تم اب وہ نلوگی مگر جو انہیں موندلو اور جان کہو کہ اسدی پر وانی ہوئی الا اور فرمایا آنحضرت
 فی درود کا دینا اور سنا محقق البتہ پاک ہی نہیں کہ انکرا کہ کوئی حلال و مومن اس ظاہر کرنا اور محبت ہی ہوا تو اختیار کرنا ہی اسکو جو بہت ہی سیکڑ
 جائے نہ ہی فی فی خیر قبول ہو نیکی بہتر نظر ہی کہ مال حلال کمایا مومن ہوا و بہتر خیر اللہ کی راہ میں دیوی بہ نہیں کہ بری
 چیز خیرات میں گا دی کہ لینی دینی میں آپ سی خیر قبول نہ کری مگر ناچار ہو کر کوئی نہ اللہ ہی پرواہ ہے محتاج نہیں اور جو بیوں
 والا ہی خوب ہی خوب نیکو کرنا ہی اللہ العالی ان نفعی بوجہ طوع مستحب و انت یہ فوجان غیر مستحک کہ قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ رحمہ وانا ارادہ عیاً یعطیہ عن شاکستہ وطیبۃ نفس من افضل اموالہ واجودھا قال
 افضل من مائۃ الف صاع الکراہۃ چوتھی بہ کہ دیو سات گفندی اور خوشی کی اور تو اوس سی خوش ہو کر اسے نیوالا
 فرمایا آنحضرت فی درود اللہ کا دینا اور سلام بڑہ گیا ایک دستہ سونہر اور دستہ سوا اسکی نہیں کہ ارادہ کیا آنحضرت نے اس سے
 دنیا سات خوشی کی اور دل خوش ہو کر اپنی بہت اچھی اور سہری مال سی سوا ہی ہی بہت بہتر ہے سونہر سی سات کرنا
 کی **ف** ایک دستہ جو خوش ہو کر زیادہ لا کہہ درہم سی جو نا خوش ہو کر دی بہتر ہی الحاکمسان تختہ صدقہ فیک
 محلات کو بہ الصدقہ و هو المتقۃ العالم اللہ یتبعین لہا علی طاعت اللہ تعالیٰ وتقواہ والصالح المعبود والحق
 فان لہی ہم هذه الاوصیاء فترکوا الصدقۃ باحدھا انضار عایتہ الصالح اصل الاموزکان الدنیاء
 تخلق الابلغۃ للعباد و زادکم الی المعاد فلیضرب الی المسافرین الیہ المتخذین هذه الدار منزلاً من منازل الطریق
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأکل الا طعام نفع ولا یأکل طعامک الا بقیہ قال طعمی و طعامکم الا بقیہ و اولوا

معرفہ کے لئے متین پانچویں یہ کہ ہر آدمی کو اپنی صدقہ کی کوئی جگہ کہ پاک گوی تو اس سے صدقہ کو
 اور وہ پر ہیزگار عالمی جو دنیا ہی واسی الصدقہ برتر کی بندگی پر اور وہ سبکی فتویٰ پر اور وہ نیکو جنت و لا جہنم
 ہی سوا اگر نہ جمع ہوں نہ صدقہ نہ صدقہ کو ایک سے ہی اور خیال رکھنا اصلاح کا اصل ہے سبک دہن کی توفیق و نہین
 پیدا ہوئی مگر معاش بندگی لئی اور تشدد کی لئی آخرت کی طرف پس صرف کرتا وہین جو مسافر ہوں اس کی طرف اختیار کرتا
 سین اس کہ یعنی دنیا کو ایک منزل منزلان راوی فرمایا آنحضرتؐ فی درود و اللہ کا اوپر اور سلام توست کہا کہ اگر ہر ہیزگار کا اور
 کہا وہی تیر کہا نام کہ ہیزگار را در فرمایا کہ ہلا و انا کہ ناما میری نہ کا نہ لکھو اور وہی نیکل ایمان والوں کو **ف** یعنی
 سونہن کی سات احسان اور نیکوئی کرو حاصل یہی کہ صدقہ ہی خوش کو دی جو اس کو لیکر اللہ کے نہنیات میں صرف
 کری اور بی دین لوگوں کو دنیا کے فائدہ و نہین کہتا **الاصلاح الثالث** اصیام اصل ہے کہ یا نہین روزہ
ف اصیام اور صوم کی معنی لغت میں مطلق بندہ زنی کی ہین اور شرع میں اسی ہی عبارت ہے کہ بندہ ہی کہا فی ہین
 جماعت کی سی اور وہ عمل کرنی کی کسی چیز کی بدکن اندر جو کسی غروب آفتاب تک سات نیست کے اور شرط روزہ کی یہی ہین
 ہو اور پاک جو صین اور نفاس ہی اور بہرہ تیرہ کن ہی ارکان اسلام ہی اور فرض ہے ہر سہ کھف ہندو اس کا کافر ہی اور اگر
 اس کا بعذر فاسق ہی **قل یسئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ کل حسنة بعشر امثالها الا الصیام فانه ضعف**
الا الصیام فانه فی ما لا یجزی کہا رسول خداؐ فی درود و اللہ کا اوپر اور سلام کہ فرمایا الصدقہ برتر نے ہر نیک کی کا ثواب
 اس حصہ اس سے زیادہ ہی سات سو تک روزہ سو توفیق وہ میری لئی ہی اور میں اس کی جزا دیتا ہوں **ف** یعنی ہزار روزہ
 کہنی والی کی میرا دیدار روزہ کو اپنی طرف نسبت کیا اور کہا وہ میری لئی ہی اسلی کہ روزہ خلق صدی اور عمل ستری
 ہی ہو اسلی کہ روزہ میں کہا فی ہین اور یہ صفت اس کی ہی اور عمل پوشیدہ ہی اسلی کہ اس کو فقرتی ہی نہیں تیر
 نیست روزہ میں شہر طری اور وہ کام دل کا ہی خوشی کو کیا خبر کہ دل میں کیا ہے سبقتی نہ نواہت کی ہی کہ ایک شخص نے
 سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ معنی اس حدیث کیا ہیں کل عمل ابن آدم لا الا الصو ثم فائدہ لی وانا اجزی بہ خراب
 دیا کہ یہ حدیث صحیح ترین اور محکم ترین احادیث سے ہی اور معنی اس کی یہ ہیں کہ دن قیامت کی در میان آدمی کی اور
 اس کی دشمنوں کی محبت واقع ہوگا جو کچھ اس کی ذمہ خلق کی ہی نکلیگا اس کی اعمال نیک ہی دلو اورین کی یہاں تک
 کہ کوئی عمل نیک ہے نہ کیا جائے بت روزہ کی پونہی کے اللہ تعالیٰ روزہ کو عرصہ میں نیک کی نہیں لگا اور نہ رانیکا
 اس کو چھوڑ دے کہ یہ خاص سیر لئی ہی اور باقی مظالم کا آپٹھ مل ہوگا اور اہل حقوق کو ثواب یکدہ رضی کر دے گا پس
 روزہ اس بندہ کو اپنی شہادت میں لیجا لگا جیسا کہ فتح العزیز میں لکھا ہی اور بعضوں نے یہ وجہ بیان کی ہی کہ ہر
 نیک نماز اور تلاوت اور ذکر اور اعتکاف اور عبادہ و غیرہ کی لئی ایک صورت محسوسہ ہی اگر کوئی یہ سب کام دکھلائے
 سکتا تو کوئی تو ہو سکتا بخلاف روزہ کی کہ وہ صورت محسوسہ نہیں رکھتا کہ لوگ اس پر وقت ہوں مگر اس سے روزہ دار کی
 کہنی ہی کہ میں روزہ دار ہوں اور اس کہنی میں وہ تہم ہی شاید پستی سخی کی لئی جو تبول لا ہو پس یا اس کام میں
 تہمین اور خلق کو اس سے دھوکا نہیں دی سکتا و قال صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء باب و باب العبادۃ الصو
 اور فرمایا رسول خداؐ فی درود و اللہ کا اوپر اور سلام ہر چیز کی لئی ایک دروازہ اور دروازہ عبادت کا روزہ ہے

[illegible]

فوت خمس مول قاعده ہی کہ جو آدمی ہمیشہ وہ امتیازی اوسکو دوا اثر نہیں کران سکی اوسکا مزاج دواسی طرف ہوتا ہی
 واعلاہ انطباق قلب و سبب طبیب کا بیان دھوسہ جلد علی اللہ تسلط علیہ عبداللہ بن عمرؓ لما کان ببال
 عن الصوم حدیث یوما واضطر لم یفعل ربه افضل من ذلك فقال لا افضل من ذلك ولذلك لما قتل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ لان فلا ینا یدلہ ہر فعال کاصام ولا اضر حکم والتکشف رضی اللہ عنہما علی
 یعر القرآن لجدید بیان ہذا التفات مآثر القرآن ولا مسکت جان تحق ملاخ دیون کی نزدیک ہی بدنون کی عبادت
 سی اور ہی نیکو ہی آخرت کے قرانی کا عبد بن ہر کہ جب جہا او ہون کی آخرت سی روزی کو کہ نہ وزہ کیمان
 او فطرا کر ایک دن سو بولایم چاہنا مون اس سی بہتر نہیں فرمایا کہ نہیں اس سی بہتر اور اسید اسطی جب کہا گیا انحضرت
 کسی فلانا آدمی صائم الہری فرمایا آپ فی نہ روزہ رکھا اونی اور نہ فطرا کیا جسا کہ کہا حضرت عائشہؓ فی ایک آدمی سی
 جو برہنا ہوا ان جلدی جلدی کاس پڑی والی فی نہ پڑا قرآن کو اور نہ جب صائم الہری ہونا اور صوم
 وصال کہنا مکرہ ہی و صوم داوی افضل ہے بشرطیکہ اوسیر داوت کر ہی اما اللہ ہر جلدی متوسطہ فہو ان یصوم
 ثلثا لہ ہر مہما صمت الکمان والنخب واخرق البہا شہرہ ضما فقد صمت من السنة اربعہ اشہم واریق
 اباکر وھو زیادۃ علی الثلث لکلا بل وان یتکسر ہر فی ایام التشریق یرجع الزیادۃ الی الثلث ویتصور ان
 یتکسر فی العباد بن نومان فیکون ثلثہ ایام فزیادۃ الی واحد قتال حسابہ تعریفہ ولا ینبغی ان
 تنقص من هذا القدر صولات فانه خفیض علی المنسح لو ابہ جزیل اور لیکن یہ کہ اگر روزہ رکھی
 ثلث ما نہ کا اور جب وزہ رکھا تو فی دو شنبہ اور چہ شنبہ اور ملایا او سکی سات رمضان کو سو تحقیق روزہ رکھی تو فی سال
 میں سی چار مہینی چار دن اور بہ زیادہ ہی تین پر لیکن ضروری یہ کہ کم ہو جاوی کیان ایام تشریق میں ہو پہر ہی زیادتی
 تین دن کی طرف اور ہو سکتا ہی یہ کہ کم ہو جاوین دو نو عیدین دو دن میں ہون کی تین دن اور پہر ہی زیادتی ایک دن
 کی طرف و سوچ تو اوسکا حساب معلوم کر لیا اور کچھ خوب نہیں اگر کم کر تو اس انداز ہی اپنی روز کو سو بہر ہونا سناں ہی بر
 اور اوسکا ثواب بہت ہی و اما درجات اسرۃ فثلثہ اذا ہا ان بقیت علی الکف عن النظر وکلیف
 بخوارچہ عن الخک ان وذلک صوم العوام وھو قناتہا اسم اور لیکن درجی او سکی چھپا کی اور اوسکا بہر ہے
 کہ گفتا کر ہی اور باز رہی کی اولیٰ خیرون سی جو روزہ کہول دیتی میں اور نہ باز رہی اپنی ات پاولیٰ وغیرہ کہ مکرہات
 اور بہر روزہ عوام کا ہی اور بہت فایعت ہی نام پر عوام کا روزہ فقہ نام کا سوتا ہی سوا کہانی نبی کی کسی مکرہ
 اور مامشروع ہی نہیں ہی الثانیۃ ان یصیف اللہ کف الجوارح و یحفظ اللسان عن الغیبۃ والعبث عن
 النظر بالزینۃ وکذلک سائر الاعضاء ووسری یہ کہ باز رہی ات پاولیٰ وغیرہ کو یعنی گناہی اور نگاہ زکی زبان
 کو غیبت سی اور نگاہ کو کہی ہی زینت کے اور سیر جہت کو فادنا تیرہ یہ ہی کہ بجاوی آپکو دونوں تہوں
 سی یعنی شکم کی اور فرج کی اور باز رہی جہت کو کتاب جرایم سی حدیث شریف میں آیا ہی پنج چیزیں توڑ دیتی میں روزی
 کو یعنی اوسکا ثواب قصہ کم ہو جا تا ہی جو تہی اور غیبت ہی اور چٹھویں ہی اور چھٹی ہی اور نظر کا شہوت
 سی اور ہی حدیث شریف میں وارد ہی بہت روزہ وار میں کہ نہیں اونا کو سوا ہی ہو کہ اور یاں کے یعنی کچھ حاصل

مراد اس سے یا وہ بین جوافطار کرتی ہیں حرام چیزوں سے یا وہ بین جو تکلیف میں ہیں ان کی الثالثۃ الضعیف الیہ
 صیانۃ القلب عن الذکر وعن الوسواس ونحوہ مقتضی اور اعلا ذکر اللہ تعالیٰ وذلک صیوم مخصوص بالخصوص
 وهو الکمال نمبر ہی پہلے نماز کی اور پھر کھانا کھا کر اور سوئی ہوئی اور چھوڑ کر ہی و سکو اندر بترکی یا پر اور یہ روزہ
 بری خاص کو کھانا اور یہی پورا پورا روزہ ہی **فصل** کھانا دل کا ناسوا اندر ہی روزہ انبیا اور اولیا کا ہی اور حتی اس
 روزی کا بہر ہی کہ قوری روزہ ہونی سی اور یہ قبول کی اور جو کوئی اوسکو گالی دی تو کہی میں روزہ دار ہوں
 ثلثہ صیام الخاتمہ تھا ایک دن وہاں فیضی طعام حلال کا لایا شبہ ہوا ان کا سینہ کہ میں اکل الحلال بحیثیت اراک
 ما فانہ صحوۃ النهار فیکون قلیب جمع باین اکلین دفعۃ فقفلت معانہ وقوف شہوتہ واطلسہ الصوم وفائدہ
 یعنی ان میں کمال عن التجدد ورمہا لیسیت فی قبیل الصیوم وکل ذلک خسران کا دیار نہ فائدہ الصوم
 یہ روزہ کی ہی ایک شے ہی جس سے پورا ہو جائی ہی اور وہ بہر ہی کہ فطار کری اوپر کھانی حلال کی نہ شے کھانی پر
 اور یہ کہ کھادی نہت کھانا حلال اس طرح کہ کھادی دوپہر کی کھانی کی بدلی بھی سو ہو گا کہ حج کیا اونی وقت
 کی کھانی کو ایک بار پشیل ہو جاوے گا معہ اوسکا اور قوی ہوگی ثبوت اوسکی اور برباد جاوے گا بہر روزہ کا اور اوسکا
 فائدہ اور یہ سبب کا طرف کسل کہ تہجد میں اور اگر تہجد میں بیدار ہوگا پہلی صبح کی اور یہ بیان ہی بہن اوسکی برابر
 فائدہ روزہ کا **ف** انسا کھادی حسین طاقت عبادت کے ہی اور بہت کھادی اگر خیر طعام حلال سی ہو اور یہاں
 روی ہستامین ہے کہ ایک دن میں ایک بار کھادی اسی لمی حدیث شریف میں وارد ہی ان اکلین فی یوم من لیس
 یعنی دو دفعہ کھانا ایک دن میں ہر اکت فرمایا اندر حسابی الذین اذا انفکوا لم یسیروا ولم یفکروا وکان میں لکتوا
 اور وہ کہ جس طرح کرنی تگین نہ اور اذین اور تہنگی کرین اور اسکی بیچ ایک ہے لکن ان الاصل الرابع فی حج اصل
 چوتھی ہستامین حج کی **ف** شرع شریف میں حج ووقوف عرفہ اور طواف بیت اور شعبہ میان صفا اور مردہ کا نام ہی اور
 عمرہ کہتی ہیں طواف سعی کو اور احرام دونوں میں شہر کا اور یہ چوتھا کہ حج اسلام کا اور فرض عین ہی اگر اوسکی وجوب
 کی شرطین پائی جاوین اور منکر اوسکا کافر ہی اور تارک اوسکا باوجود شرائط وجوب کے فاسق ہی اور اسکا ایک بار
 کہ با فرض ہی اور جو شخص انیکار سی زیادہ کری ساقط ہی فرض ہوا سنہ نو ہجری میں یا پھر میں یا چھ میں حضرت نے
 سبب شغال تعلیم افعال حج اور تیاری ہستامین حج میں تاخیر کی اور نوین سال میں حضرت ابو بکر کو امیر حاجیوں کا
 بنا کر ملی کو بھیجا تا لوگون کو حج کر اوین پھر دوین سال خود حضرت نبات شریف ولفس نفیس حج کو تہ لیس لیگی اور عرفہ
 نام ہی ایک مکان مخصوص کا اور یعنی زبان ہی آتا ہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات بلقظ جمع ہستی مکان آتا ہی اور جمع
 باعتبار جواہر واطراف کے ہی اور عرفہ اوسکو اسلی کہتی ہیں کہ جب ام اور خواجست سی اور تری تباہی اسپین اسمکان
 میں تعارف واقع ہوا یا اسلی کہ حضرت جبریل حضرت ابراہیم کو افعال حج تعلیم کرتی تھی اور کہتی تھی عرفت بالفتح وہ کہتی تھی
 عرفت بالضم قال اللہ تعالیٰ علی النباش حج البیت من استطاع الیسبیل لا فرمایا اندر بترکی اور اند کا حق ہی
 لوگون پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی یا وای اس تک **ف** یعنی جبکو مقدور ہو اور شرائط وجوب تک جاوین جسکی ارادہ
 اور عقل ہونا اور بالغ ہونا اور حریص ہونا اولیٰ رضون سی جو منع کرتی ہیں سفر سی جیسی اندام ہونا اور توشہ موافق اپنی

واحا

[illegible]

کہی کہ راہ میں کہا گیا اور بھی بات کریں غصہ نہ اور کاروں کی **ف** یعنی ہر چہ بری آدمی کی بات میں شریعت کی
 پیش آوی راہ بیان یزید الوقت والجمال والتحدث بالفضل والموادل نیابل یقصر لسانہ بعد مہاجرت
 حاجات علی الذکوۃ القرآن چوتھی یہ کہ ترک کری شخص باتوں کو اور لڑائی دلی کو اور بائین کرنا بنیادہ اور دنیا
 کاموں کی بلکہ کوتاہ کری اپنی زبان کی چھی حاجتوں ضروری اپنی کی اتنی یاد پر اور قرآن کی پر مبنی **ف** حدیث شریف
 میں آیا میں نے جہنم پر فٹ لم عشق روح کیوم ولدہ امہ متفق علیہ جس میں حج کیا اللہ کی لہی سوزہ خوش کے بائیں کہیں اور نہ
 لہا کا کام کیا بہرہ ناسی اوسدن کی برابر کہ جنا اوسکو اوسکی ہائے یعنی جب حج کو خدا کی واسطی خالصا خلصا کیا اور حجاج
 اور خوش باتوں سے اور گناہوں صغیرہ اور کبیرہ سے بچا تو وہ ہر ایک ہو جائی جسی لڑکا جو مائی سے پیدا ہوا الحاحس
 از کو کبے ملے دون الحاحس ہوں شالہیتہ اشعت بغیر مہترین بل علی ہیتہ المسالین حتی لا یکتب فیہ منہ صق
 اللات فہین پانچویں یہ کہ سوار ہو زابلہ پر نہ کجاوہ پر اور ہو کثیف صورت پشیمان حال غبار کو وہ بغیر نیت کی بلکہ ہو وی
 محتاجوں کی شکل پر نہانک کہ نہ لکھا جاوی کہ وہ میں خوشحالوں کی **ف** زابلہ اوس وقت کو کہنتی میں کہ جیسے سنا اور تو شہر غفرہ
 بار کرین حدیث شریف میں آیا کہ سائل رجل سؤل امیر علی علیہ السلام فقال الحاج قال الشفت یقبل پوچھا ایک آدمی نے
 آنحضرت سے درود اللہ کا اونپر اور سلام کیا صفت سی حاجی کے فرمایا کہ غبار الوہہ پر گندہ بال بوائی ہو سبب پنی اور پیل کے
 یعنی ناکار نہ ہو السادس ان یزول عن اللہ اہیانا تر قہ اللہ اللہ و تطیب القلب لکماری و تخففیا
 للاعضاء بالتحریک ولا یصل اللہ اللہ فالایطیق بل یرفت بہا ما امكن چھی یہ کہ او تر لیا کری سوا ہی سے قصد او واسطی
 اسایش پوچھا نیکی سوار کی کو اور واسطی خوش کر نی دل مکر والی کی اور واسطی آرام عضد کی حرکت دینی سی پور نہ لاو سوار
 پر ایسی چیز کہ جسکی اوسکو طاقت نہ ہو بلکہ رحم کری او جیسے سنا ہو سکی السابغ ان یوں طیب النفس والنفق من نفق وہما
 اصداہ من نقب و خسران وان یرقی لا یمن انثار قبول الحیح فحسب الثواب علیہ ساتویں یہ کہ ہو خوش دل او پر
 جو رخ کری روزی اور جو پونجی اوسکو تکلیف اور زیان سی اور خیال کری اسکو نشانوں قبولیت حج سی اور بھی ثواب
 او سیر و اما السراں فکثیرہ بزمنہا الی فین احد ہما انہ وضع بداعن الہیۃ الی کانت الملل السابغہ وردیہ
 فجعل اللہ تعالیٰ الحیح رہا کہ **صلی اللہ علیہ وسلم** لوقر فی البیت یقوا ضا و نفسہ و نصیبہ العباد
 وجعلہم الی حرم البیت تنفیخہ لایمہ وجعل غرقہ کلید ان علی فنا حرمہ والاحرمۃ الموضع تجرہ صیدہ
 و تجرہ و وضعہ علی مناک حضرتہ الملک ليقصدہ الزوار من کل جنحیت و شعاعہ من مواضعین لرو البیت
 خضوعا لجلالہ واستکانہ لغزۃ معی لایستترہ تعالیٰ ان کتفہ بدت و یحویہ مکان لیکون ذلک
 ابلہ فی رفقہ و عبودیتہم و لذلک و ظف علیہما لغزۃ لایستطیع والعقل لیکون اقلہم
 حکم محض العبودیتہ و امتثال لامرہن غیر معاونتہ باعتہ اخر و ہذا سر عظیم فی الاستعجاب لولہ لذلک
صلی اللہ علیہ وسلم لیک بحجہ حقانیتہ اور قایلکن اوسکی بہیہ سوبہت میں پر ہم اشارہ کرتی ہیں او میں سی دو قسم
 کیطرت ایک یہ کہ وہ حج مقرر کیا گیا بدل میں اوس رہبانیتہ کی جو اگلے مینو میں مبنی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے پس شہر اویا
 اسد برتری حج کر نیکو رہبانیتہ واسطی است محمد کی درود اللہ کا اونپر اور سلام سوزہ رگی دی خانہ کعبہ کو اور نیت کیا

اور سوط ایسی ذات کی اور مقرر کیا اور سکو چلہ کی ایسی بندوں کی انکلیا و سکی گوا کرد و حرم ایسی نہا
 ایسی حکم کی اور گیارہ عزات کو میدان کرداگر دینی حرم کی اور مصطفیٰ کی عزت و حرمت کہہ کر سنا
 اور درخت کی اور بنیا اور سکو مانند رگاہ یا دشا ہوئی ناقصہ کرین اور سکا زیارت کرینوال
 مہمان پرانگشا بال کرداگر وہ فروتنی کرینوال وسطی پروردگار کہہ کی حاجری کرینوال اور سکی زندگی کی
 اور سکی عزت کی سبب ات اقرار کرنی سہایت کی کہ وہ پاکیزگی ایسی کی کہ گہیرل اور سکو گہر با سالی اور سکو کی
 سہایت نہا و تراوئی منہ کی اور عبودیت میں اور سیلی مقرر کی تاویس ایسی کا جو عینیت موافق زمین طبیعت اور عقل
 تا کہ خودی پیش قدمی کرنا اور نکاح اسباب میں محض منہ کی اور بچا لانی حکم کی راہی بغیرہ دیکسی سبب دوسری کی اور یہ
 ایک بڑا سیدتی بندہ بنائی میں نادری لئی فرمایا حضرت فی درود اندکا و نیز اور سلام تری جان سحر مون شری منتہ میں
 ایسکی سبب حتی جا ملک اور بندہ ہو کر اور فرمان تروا و تبرکات اسلام کی عبادت و توحید میں ہی زیادہ کوئی عبادت
 شایسته نہیں تسلیمی حضرت ان اسکو رہبانیت فرمایا اور اسکی لئی نامہ برتری کچھ ایسی اعمال عجیب مقرر کئی ہیں کہ وہ
 خلاف عقل میں اور تفصیل اسکی کتب مسوطہ میں تذکرہ سی بیان فرمیں حج کا یہ ہی احرام باندھی اور وقوف عرفہ
 کر می اور طواف الزیارتہ کر می کہ سکو طواف الاضاعہ اور طواف الکریم ہی کہی ہیں حرام شرطی اور باقی دونوں کرین
 اور وہی است حج کی یہ میں وقوف مزدلہ کا اور سی در میان صفا اور مروہ کی اور رمی جحار اور طواف الصدر کہ جسکو
 طواف الوواح بھی کہتی ہیں اتفاقی کی لئی اور صلح یا مال کنروانا اور جس چیز ترک کرینی خون و آب جو یعنی فرج
 جانور لازم کسی اور اوکی سوا جو ہیں توتین و اودا اب میں الفن الثانی ان هذا السنہ حضرت علیؓ مثال سفر
 الاخرہ لیکن لمرایہ کل عمل من الحرام من امور الاخرہ مواہی الہا فان فبہ تن کف اللذ کو عجرہ المستحب
 فتذکر فی اول سفر عند وداعک الہلک و داح الہلک فی سکرات الموت و من مفارقة الوطن الخ و
 عن الدنيا و من رکوب الجمال رکوب الجنازہ و من الالقاء بالاراکل الالقاء بالانفاک انفاک لکفن
 و من دخول البادية تالی الیقین ما بین الخ و من الدنبا الیمینات القیامہ و من حق قطع الطریق سوال
 منکر و نیکہ و من سب الہی و الخ و من القبر و بداندہ و من انفرادک عن الہلک و اقرارک و خشتہ القبر
 و وحدتک و من التلبیہ حاجتہ نداء اللہ تعالیٰ عند البعث کذاک من سائر الاحمال فان فی کل عمل مستحبہ
 رعن التذکرہ لکل عبد بقلم الاستعداد للتعبد بصفا قلبیہ قصور و عتہ علمات الدین و دیگر متر
 یہی کہ تحقیق نیز ناگیا ہی مانند سفر آخرت کی تیا د کری ارادہ کر نیو لاشات ہر عمل کے اور سکی علموں کی ایک کام کو امور دنیا و
 جو مقابل ہی و سکی تحقیق ایس میں سچوئی ہی جہنمی والی کو اور وضو ہی عقل الیکو سوا دکر توجہ شروع سفر ایسی کی
 رخصت کرنی تیری کی اپنی اہل کو رخصت کرنا لوگون کا سکرات موت میں اور وطن کی چھوڑنی ہی ٹکٹنی کو دنیا ہی اور
 سوار ہوئی ہی شتر تری سوار ہوئی جنازہ کو اور لٹینی ہی کپڑوں احرام میں لٹینی کو کپڑوں کفن میں اور داخل ہوئی ہی
 بادوب کی عیادت تک اوس خیر کو جو زمینان ہی ٹکٹنی دنیا ہی عیادت قیامت تک اور غوف ہی رہز فون کی ہواں منکر و نیکہ
 کا اور خشتہ کورندونی چھو کیری قبر کی اور ایسی تہائی ہی جو اپنی اہل و عاقل ہی ہی و شتر گور کی اور تہائی اپنی

اور طبعی سی جواب دینا اللہ کی پکار نکاح وقت دہنی کی قبروں سے اور یہ طرح سب کا مومن سو تحقیق ہر کام میں ایک ہی ہے
 اور وہ کسی شے کی اشارہ ہی کا وہ ہو جاتا ہے اوس سے ہر بندہ موافق اپنی استعداد کی اپنی دلی صفائی سے اور تم ہونی
 سے بہت اپنی کی دیر ضروریات میں کی ف تبلیغ کہتی ہیں لبیک کہتی کو اور مرد کو لبیک کہتا با واز بلند سے بلند
 نہ چلاؤ گی جس سے جی کو بچ پونہ جی اور عورت طرح پر کہی کہ فقط ایسی ہی سنی دوسر کو خیر نہ ہو ف حج عمرین ایک بار ضرور
 ہی اور جزا اوس کی جنت ہی فرمایا آنحضرت فی العمرة الی العمرة کفارة میں ہما و حج المبرور لیس جزا والا الحجۃ ایک عمرہ دوسر
 عمرہ تک کہتا رہی اون گناہوں صغیرہ کی لی جو درمیان اون دونوں میں اور حج مقبول نہیں اوس کا بدلہ مگر بہشت اور حج
 کر نیوالی تین قسم ہیں ایک مفرد دوسری قارن تیسری تمتع مفرد وہ ہی جو تری حج کا احرام باندہ ہی قارن وہ ہی جو
 حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندہ ہی تمتع وہ ہی جو والا احرام عمر کا باندہ ہی میقات سے حج کی مہینہ نو میں اور افعال عمر کی
 بجا لاوی پہر اگر بدی اپنی سات لایا ہی تو احرام باندہ ہی اور اگر بدی نہیں لایا تو احرام سنی کل کر کی میں جا بہشتی جہ
 موسم حج آدمی تو احرام حج کا حرم ہی باندہ ہی اور حج کر ہی بدی وہ جانور جو قربانی کو لایا ہی الاصل الخامس
 قراءۃ القرآن اصل پانچویں بیان قراءۃ قرآن کی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل عبادۃ امتی قراءۃ القرآن
 فرمایا آنحضرت فی درود اللہ کی اوپر اور سلام بہر عبادت میری اتے پُر منا قرآن شریف کا ہی ف دوسری حدیث
 میں آیا ہے کہ اقرؤوا القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ فیعالصحابہ پُر منا قرآن شریف سو تحقیق وہ آویجا دن قیامت کے
 شفاعت کر نیوالا واطی پُر ہنی والوں اپنی کی فضل کی یہ کہم و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کوکان القرآن فی احباب
 یا بستہ صامستہ النار فرمایا آنحضرت فی اگر ہو وی قرآن ایک چڑی خشک میں نہیں چھو لی کی اوس کو آگ ف
 جب قرآن کی بہرہ بزرگی ہو وی تو خیال کرنا چاہی کہ جس کو وہ یاد ہوا اوس کا کیا حال ہو گا اور وہ کیونکر دوزخ میں جاویگا
 ہر حرف پُر قرآن ایک ایک سنہ مقرر ہی حدیث شریف میں آیا ہے من قرأ حرفا من کتاب اللہ فہی حسنة و بحسنة بعشر
 امثالہا الا اقول الہم حرف الف حرف و لام حرف و میم حرف جو کوئی پڑھی ایک حرف کلام اللہ کا سوا و سلی الی نیکی ہی
 اور نیکی برابر دس نیکی کی نہیں کہتا میں کہ الہم ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک
 حرف ہی یعنی الہم کہنی سی تین نیکیاں لہی کسین فعل کی پہر ترمذی فی وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ما من شیء من
 افضل من ان تعبد اللہ یوم القیمۃ من القرآن لا بقی ولا ملک ولا غیرہ فرمایا آنحضرت فی نہیں کوئی سفارش
 کر نیوالا بہتر مرتبہ میں نہ دیک اللہ کی دن قیامت میں قرآن شریف سے نہ کوئی بنی اور نہ کوئی خشتہ اور نہ سوا لکی ف
 ترمذی اور ابوداؤد میں ہیایت ہی کہ فرمایا آنحضرت فی فقال صاحب القرآن قرأوا رتق ورتل کما کنتم ترتل فی
 الدنیا فان منزلکم عندا خراتہ تقرأ کہا جاویگی قرآن پڑھنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجوں پر اوپر ٹہر کر
 پڑہ جیسی کہ ٹہر کر چڑھتا تھا تو دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک خراتیت کی ہی کہ پڑھی کا تو حاصل یہہ ہی کہ تو قرآن
 ورتل سی پڑھتا ہی اوس کو بہشت میں درجات اعلیٰ ملنی و قال علیہ السلام یقول اللہ عزوجل من شغلہ قراءۃ
 قرآن عن دہاکا و مسئلۃ اعطینہ افضل ثواب اعطی السائلین فرمایا آنحضرت فی کہ کہتا ہی ما غلبت ک
 بسکو بازرگی پُر منا قرآن کا میری دعا ہی اور میری مانگی سی دیتا ہوں میں اوس کو بہتر اوس بہتر سی کہ دیتا ہوں میں

بقیہ صلوٰۃ وضو خمس عشرہ احسن صلوٰۃ و احسن وضو و فقہ حنفیہ دوسری ہیہ لڑھکان ہو تو
بستی و قنومن طرف نہایت درجون بزرگی کی اوسین اور وہ یہی کہ پڑھی تو نماز میں کھڑا ہو کر خصوصاً مسجد کی اندر
وقت شب میں پہلی کہ دل رات کو بہت صاف ہوتا ہی سوا سلی کہ رات میں کھڑے وقت ہی میں تحقیق تو اگرچہ غلو تک تھکا
کری و نگو سوانا جانا لوگوں کا اور اونکی حرکت و نکی شغلون میں حرکت دینی ہی تیری لگو اور زیادہ رکتی ہی چمکو خاص کر اگر کو
آر و منہ پستیا کا طلب کے بنو کی شغل شغلون میں ہی اور جطر ہی پڑھی تو اگرچہ لیسا بغیر طہارت کی نہیں خالی بزرگی کی
سختی سبک کی تقریب کے سب اور فرمایا وہ جو یاد کرتی ہیں اللہ کو کھری اور پستی اور کروت پر لٹی اور بیان کرتی ہیں
آسمان اور زمین کے پیدایش میں رب ہماری تونی یہ عبت نہیں بنایا تو پاک ہی عیب سے سو چو بجا و وزج کی عذاب
لیکن وہ بات جو ہم ہی سو بزرگی کی زیادتی کی ہی سوا کھری تو سودا گردن ہی راہ آخر کے سونہ آسان ہو گا کچھ
تو کرنا فضیلت کا اور کہا حضرت علی فی جو پڑھی قرآن کو اور وہ کھڑا ہو نماز میں ہوگی و سکو ہر حرف کے سات ہوگی اور
جو پڑھی و وہ بیٹھا ہی نماز میں و سکو ہر حرف کی بھی پچاس نیکی ہی و جو پڑھی بغیر نماز کی اور او سکو وضو ہی سو
او سکو پچیس نیکیاں ہیں اور جو پڑھی لی وضو او سکو دس نیکی ہیں الثالث فی مقدار القنۃ و لہ ثلاثہ درختا
ادنا ہا ان تختہ فی الشہرۃ و اقضا ہا ان تختہ فی ثلاثہ ایام قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من قرء القنۃ فی
اقل من ثلاث فلم یفقہ واعدل ہا ان تختہ فی الاسبوع و اما التختہ فی کل یوم فقہر مستحب و بالاطان تنصرت
بعقلک فتقول ما کان خیرا و انا فاکل ما کان اکثر کان نفع و ان عقلک لا یتدی لاسرار الامور الالہیۃ
و انما تلحق القوۃ النبویۃ فعلیک بالاتباع فان خواص الامور لا تدرك بالقیاس و ما ان کیف ما ھیت
عن الصلوٰۃ جمیع الزما و امرت بذکرھا بعد العصر و بعد الصبح و عند الطلوع و العز و الزوال ذلک مستحب
الی ثلاث لھا کیف و اثر الفساد ظاہر علی سبک ہنا فانہ کقول القائل الداء نافع لمریض فکل ما کان اکثر
فہو افع و انت تعلم ان کثرۃ اللہ و اور بقائل تیری نازہ پڑھی کا یعنی کتنا پڑھی اور او سکی تین درجہ میں کتر او سکا
یہی کہ ختم کری ہیشمین کیا اور زیادہ او سکا یہی کہ ختم کری تین دن میں فرمایا ان حضرت فی جنی پڑا قرآن کو تین دن
سی کم میں سو نہیں سہا او سکا و سبناہ روی اوسین یہی کہ ختم کری ایک سفتہ میں و ختم کرنا ہر دن میں سبب نہیں اور
خبردار جو غلطی اپنی عقل کو اور کسی تو جو خیر بہتر اور فائدہ مند ہی ہو وہ چینی زیادہ ہوگی او تناسی لغت ہی ہو تیری عقل میں
سمجھ چکی گی یہی دن امور الہی کو اور سوا اسکی نہیں کیا لیتی ہی و سکو قوت نبوی سو چو کما لازم ہی ہو وی میں تحقیق خاص
خاص باتیں نہیں سمجھ سکتا او سکو قیاس کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیوں نہ منع کیا گیا تو نماز سی ساری دن کی اور حکم کیا گیا تو
سات ترک کرنی او سکی بھی عصر کی اور بھی صبح کی اور وقت کلمنی اور دوسرے آفتاب کی اور وقت زوال کے اور
بہر حساب پڑھتا ہی طرف تیری حصہ دلی کیوں نہ نہیں اور اثر فساد کا ظاہر ہی تیری سمجھ پر اسکو یاد رکھ یہ بات مثل عمل
قابل ہی کہ وہ انعم بخشی ہی ہمار کو سو جقدر زیادہ ہوگی زیادہ نفع بخشیگی اور تو جانتا ہی تحقیق بہت کرنا واکا اکثر
مارڈالتا ہی و طریقہ ماورہ جو مصلوق خیر الامور و سطا ہی وہی ہی کہ کلام مجید اور قرآن حمید کو ایک سفتہ
کا ملہ میں ختم کری اور طرز او سکی ختم کا یہی کہ جمعہ کی دن فاتحہ ہی سورہ مائدہ نکات ہی اور شنبہ کو سورہ انعام

اور بغیر توبہ کے عمل کے لان ترتیل کے الظاهر میں ہے التبدیل فی التبدیل قال علی بن ابی طالب علیہ السلام لا خیر فی عبادۃ لا فحۃ
 فیہا ولا فی قوادۃ لا تدبر فیہا وایا لسان تضییع مشغوف ابغدا الخجائیک علی نفسک فلان تردد ایتہ واحد
 لیلہ بتدبیر ہا خیر لک من ختمتین فقدا قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم فرددہا عشرین
 مرۃ فقال ہو ذرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا لیلۃ فقام باقیہ بردها ان تعذبہم فافہم عبادک وقام
 تمیم الرازی لیلۃ بقولہ حصۃ اللبۃ اجتزو النسیا الایۃ وقام سعید بن جبیر لیلۃ بقولہ وامتا زوا الیوم
 ایہا المجرمون ولعل الالین لک ما قالہ بعض العارفين اذ قال لہ فی کُل جنتہ جمعونی کل شہر ختمتہ فی کل
 سنۃ ختمتہ ولخیمۃ منذ ثلاثین سنۃ ما فرغت عنہا بعد وذلک بحسب درجۃ التبدیل فان القلب فی بعض
 الاوقات لا یحتمل التبدیل الطویل فلیکن للتبدیل الطویل ختمۃ خفیفۃ ووسری بہ کہ پڑھی تو سوچتا ہوا او سکی معانی کو اگر ہی
 تو پڑھا ہوا اور جو کچھ پڑھا جاوی تیری زبان غفلت میں سو پہلے اوسکو اور نہ شمار کر تو اوسکو اپنی عمل سی اسی کہ پڑھ کر
 پڑھنا ظاہر میں ممکن ہی ہو جو فکر کرنی کی کہا حضرت علی رضی ہو اوسنی اللہ نہیں بہتری اوس عبادت میں جہنم
 نہیں اور نہ اوس قرآنہ میں جہنم فکر نہیں اور نگاہ رکھ تو آپ کو استباسی کہ ہو جاو تو فرقتہ شمار کریشی ختمون کے
 بنی نفس پر سو تحقیق سوچ کر پڑھنا ایک ایک بات میں بہتر ہی تیری لئی و ختم کر فی سی سو تحقیق پڑھی شخص حضرت
 بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر تکرار کی اوسکی میں بار آور کہا ابو ذر فی کثری ہوئی انجستہ درود اللہ کا او پھر اور سلام نماز
 ات ایک رات سو پڑھائی یہ میت ویر تگاسان تقدیر ہم فافہم عبادک اور پڑھتی رہی تیم رازی ایک رات اس آیت کو
 حسب اللہ بن جبرئیل استینا الایۃ اور پڑھا کی سعید بن جبیر ایک رات یہ آیت وامتا زوا الیوم ایہا المجرمون اور شایع
 جہک و وہ ہی جو کہا بعضی عارون فی جوفت کہا میری لئی ہر جمعہ میں ایک ختم ہی اور ہر مہینہ میں ایک ختم ہی اور ہر سال میں
 ختم ہی اور سیکر لئی ایک ختم ہی تین میں ہی نہیں حضرت پائین اوس سی بتا کہ اور یہ وہ موافق درجوں فکر کی ہی سو تحقیق
 بعضی وقت نہیں اوتھا سکتا بڑی فکر کو پس چاہی کہ ہو وسطی فکر و رازی ایک ختم خاص کہ حاصل یہی
 ہر جمعہ میں ایک ختم کرتا ہوں اور ہر مہینہ میں اور ہر سال میں اور میں تو ہمیشہ ختم کرتا ہوں بیش برس سی اور ذرعت
 ن ملتے اوس سی اتک تسبی اذن آیتوں کی جو نہ کو ربوبین یہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کی نام ہی جو پڑھا
 ان ہی حرکت والا ان تقدیر ہم فافہم عبادک اگر تو اوتو کو عذاب کری تو وہ بندی تیری میں ام حسب اللہ بن جبرئیل
 بتا ان مجاہدہ کا لہین اسنوا وعلوا المصالحات سوا حیا ہم و ماتہم سارما یحکون کیا حال کہتی ہیں جنہوں کی کمائی
 ات کہ ہم کر دین کی اوتو برابر اوتو کی جو تین لائی اور کئی پہلی کام ایک سا اوتو کا جینا اور مرتا بڑی دعویٰ میں جو کرت
 وامتا زوا الیوم ایہا المجرمون اور ہر ملک ہو جاؤ کج ای گنہگار و الثالث ان ختم فی تدبرک تمار المعرفۃ
 عنہا تھا وقتبیسہ ما من وطا ہا ولا تطلب لایزاق من حیث یطلمہ اللہ درولا الجوہر من حیث
 ب منہا المساک والعود فان کل ثمرة عصنا وکل جوہرہ معدنا وانما یتیسر ہذا لک بان تعرف الایۃ
 اللہ حصرت فیہا اقسام القرآن فی عشرۃ معادن فسات علی من القرآن باللہ تعالیٰ وصفانہ وافعالہ
 منہ معرفۃ الی الا والعظمۃ وما یتعلق بالاشاد الی الطرف المستقیم فافہم من معرفۃ الرحمة

اور ان دو بلاؤں میں مبتلا ہیں اکثر لوگ لیکن عبادت کے نوال اور نہ چاہتی والی اسیر کی راہ کی روک جائیں اور دو طرحی
 ایک دوسرے جو ہر دنیا ہی لے کر طرف فکر کرنی کی تبت میں کہ کیونکر مومن وہ نیست شریع میں اور کیا باقی ہی وہ تبت
 اور کیا وہ خالص ہے اب بھی یہ وقت ہوتا ہی جب ہوتا ہی نماز میں اور وہ دوسرے جو ہر دنیا ہی لے کر طرف فکر کرنی
 محزون حروف کی اور شک کرنی کی اور میں اور پھر عبادت کرنا اور اس کی سبب سے اور یہ دوسرے جو ہر دنیا ہی نماز میں اور ہوا
 اس کی اور کیونکر دیکھ لیا کہ کتے بہید و نکو وہ دل جو صرف ہے دیکھنی میں دونوں لبوں کی اور کیفیت میں اس کی ملتی کی
 ہوز زبان اور تالو کی اور کیفیت ملتی ہوئی دو نوے ملتی ہی اور یہی معنی میں قطع حروف اور اس کی تصحیف یعنی
 بعضی آدمیوں کو بہر دوسرے پیدا ہوتا ہی نیست نماز کی کیونکر کی وہ خالص تبت مومن یا نہیں اور بعضی آدمیوں کو دوسرے
 کائناتی حرفوں کا ہوتا ہی کہ وہ اس سبب سے بار بار پڑتی ہیں اور ان کو خیال اپنی زبان کا ہوتا ہی کہ حروف کیونکر ادا ہوتی ہو جو
 لوگ ایسی ہوں اور ان کو ہر اسرار باطن کے کیا معلوم ہوں البتہ الثانی التقلید لفظی اور معانی القرآن والجمود علیہ
 وذلك حجاب غلیظ عن الفہم ولست اعنی بالتقلید الباطل التقلید المستدعی بالتقلید الحق ایضا فان الحق
 الذی کلف الخلق اعتقادہ لاہ دنیا ولہ مہلک ظاہر وھو کالقشر والمثال لہ غور وباطن وھو کاللباب
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للقرآن ظہر وباطن وھو کالقشر والمثال لہ غور وباطن وھو کاللباب
 وراہ مرقی یعنی الیہ کیف یتصور ان نیکشف لہ الامور کلف الخلق مثال ان یعتقد ان اللہ تعالیٰ
 یروی لکن الرویہ ظاہر ومن اعتقد ان رویتہ اللہ تعالیٰ ناسب الرویۃ الی بالقرآن الانسان فی هذا العالم
 کیف یتصور ان یظاہر لہ قولہ البیّن برانی فکیف یفہم ان ذلک ممکن فی هذه الجہۃ الدنیۃ فی هذه العین
 الموقوفۃ علی الرضۃ هذه الجہات والا فطار وکیف یفہم قولہ لا تدركہ الابصار مع قولہ وجوہ یومئذ
 ناضجۃ الی ہر جا ناظرہ ویکفیک هذا المثال والحاصلنا نقصد فی هذه الاصول الالہیۃ حیات ہمادی
 الالہیۃ تشوہا للستورین حال الیہا دوسری قسم تعلیم کرنا ظاہر ہے قرآن کا اور اوچھیم رہنا اور یہ ایک بڑا
 حجاب ہی چھینی ہے اور میں نہیں ارادہ کرتا اس سے تشبہ لیل کو مثل تعلیم کرنی اہل جنت کی بلکہ ارادہ کرتا ہوں تشبہ
 حق کا ہی جو تحقیق اس بات کہ حکم کی گئی لوگ اس کی اعتقاد کرنی کا اس کی لہی درجی ہیں اور اس کی لہی ایک شروع ظاہر
 میں ہی اور وہ مانند پست اور مثال کے ہی اور اس کی لہی ایک فکر باطن کی ہی اور وہ مانند مغز کی ہی فرمایا انھیں
 فی ورود الیہ کا اوپر اور سلام تحق قرآن کی لہی ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ہی اور ایک حدی اور ایک جگہ خیرہ
 ہونی کی سوچیم جانو الا ظاہر معنی پرکمان کرنا الہیۃ شبا کا کہ نہیں اس کی سوا کوئی جگہ ترقی کی کہ ترقی کری اور کیسے
 کیونکر ہو سکتا ہی کہ کہل جائیں اور یہ سید جو تحقیق لوگ حکم کی گئی مثلاً اسبات کریشک اللہ برتر وکیما جابلیگا
 لیکن دیکھنی کی لہی ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ہی پس جو شخص اعتقاد کری سبب انکا کہ تحقیق دیکھنا اسد برتر کو مہیا
 اوس کہنی کی ہی جس کو پاتا ہی اوس ہی اس جہان میں کیونکر ہو سکتا ہی کہ مطلع ہو جاوی بہید پر اس کی قول کی جو
 لہن ترانی ہی پس کیونکر چھینکا کہ بہر رویت محال ہی اس دنیا کی زندگی میں سات اس کٹھن کی جو ہر ہی ہی دیکھنی
 بران حرفوں اور جانوں کی اور کیونکر سمجھ لیا اس کی قول کو جو لا تدركہ الابصار ہی سات قول اس کی جو وجود

یومئذ ناظره الی بہا ناظرہ ہی اور جو کما فی ہی یہ ایک مثال سو ہم نہیں دیکھ سکتے کہ ان اصول میں کما اشارہ کرنا طرقت
 مشرعیہ ہر بیرون کی واسطی شوق دلائی اور کسی غرض نہ ہوگی اور کس طرف تعلق نہ ہوگی کہ ہستی میں ہر تامل کے اور
 میں ڈالنی کو اور اہل شرع کی نزدیک پیروی کرنا ایک شخص غرضت ہم کی بلا دلیل شری کی جو جو لوگ تقلید ظاہر معانی قرآن
 کی کرتی ہیں ان کو معافی ہٹن ہی کچھ بہرہ نہیں اور وہ ہرگز اس راوی کی نہیں سمجھ سکتی پہلی کما ہدایت ہی معلوم
 موتا ہی کہ آدمی کو طاقت نہیں کہ خدا کو دیکھ سکے حالانکہ وہی آیتیں دلائل اور دیکھی جاتی خدا کی کرتی ہیں جنہی قول
 اندہ بزرگ کا کہ من ترانی ہی معنی تو مجھ کو ہرگز نہ پہنچے تھے اس آیت کا پہرہ ہی کہ جب اندیشہ ہی حضرت موسیٰ ہی کی یہ وہاں کلام
 انکو شوق پایا کہ وہ دیکھ رہی ہو دیکھوں اس ہی کلام کہ تھکا کر دیکھنا ہی ہو سکتا ہی کہ نہ کہہ نمودار ہوا تھا پہاڑ کی طرف لیکن
 دنیا کی وجود کو برداشت نہ ہی اور وہ ٹوٹ گیا اور آخرت میں برداشت ہوگی اور وہ ان کو دیکھنا یقین ہی اور یہ سب ظہر آیت
 شریف کہ لاندہ کرنا البصار نہیں ہلکتیں اور سکو آئینہ میں یہ توفیق نہیں کہ اس کو دیکھنا ہی گراہ لوگ منکر میں جو او
 دکھاوی تو ہو سکتا ہی اور جس ہی آیت کہ صاف دلالت رویت پر کرتی ہی وجہ یومئذ ناظرہ الی بہا ناظرہ کتب ہی
 موندہ و سدن نازی ہن اپنی ہر یک طرف دیکھتی ہی دنیا معلوم ہوا کہ آخرت میں آندہ کو دیکھنا ہی گراہ لوگ منکر میں جو او
 انصیب میں نہیں اور وہ اس راوی کی ہٹن ہی آگاہ نہیں اور سب کما شامت قیام ہی کہ جو خطا ہونے پایا
 اور بر قناعت کر لی ہے سبھی اور یہ نہ سمجھی قرآن کی پہلی شمار اور باطن دونوں میں جنہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو او
 نہ کہ ہر موی تفصیل معنی حدیث کی یہ ہی کہ مراد ظاہر ہی ہے کہ سب اہل زبان اس کو سمجھتی ہیں اور مراد باطن ہی ہے
 کہ مذکورگان خاص حق تعالیٰ کی ہر طرف میں اور حدیث ہی طرف اور نہایت کی یعنی ہر ایک ہی ہر باطن تک ایک حد اور نہایت ہی اور
 ہر حد اور نہایت کی پہلی ایک مطلع ہی معنی مقام کہ اوپر چرخی ہی معنی اس کی حاصل کرینی آدمی مطلع ہوا ہی اور اس
 حد اور نہایت پر اس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہی اور اہل علوم کا کما ظاہر معنی قرآن کی ساتھ اس کی تعلق میں اور
 معرفت سب باترول کی ہر طرف اور نہایت کی ہر طرف اس کی اور مطلع باطن کا نہایت ہی اور باطن ظاہر کا اور اس کی کرنا ہر طرف
 پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دیکھا اور اس کی نہیں کہ عجمی اس کی حاصل کرنے کی ہیں قرآن پر مطلع ہوا ہی اور اہل علم ہی
 فی عالم انتر بل میں کہا ہی کہ ظہری مراد لفظ قرآن کی ہی اور باطن ہی مراد باطن اس کی اور مطلع ہی مراد نہایت ہی سمجھ
 اس کی کہ فکر کی نوالی پر باطن اور معانی اس کی جیسی کہ ہستی میں اس کی غیر پر نہیں کہ ہستی الحاکم کا نقص علی اعتبار
 الاقوال و حقیقتا لایہ اعتبار لایہ الاقوال و لا یرو ذلک ان لا یقر انہ الا ان تصیر بصفتہ فایکون لک بحسب کل
 فہم حال وجود غناء ذکر الخ و عا لم غفر نستبشر انک تطیر من الغرہ و عند ذلک الغضب و شب و العقاب
 متصفا لک موت من الغرہ و عند ذلک اللہ واسماہ و عظمتہ متطاطا و تصیر عرا لک تنجہ من مشاہد
 الحاکم عند ذلک الکفا و ما یستحیل علیہ من ولا حیثا تنک و تقض الصلح لک تطہر من الحیا و لک ذلک فی
 کل صنف من اصناف العشر و شہر ذلک بطورک لیک اظہر ان ذلک علی جوارحک من یکا عند الخوف و عرق جبین
 عند الحبا و اقنہ ارجاء و ارتعاد فراصن خدا اللہ لک لاجلاک انبساط فی الاعضاء و اللسان و الصوت و غناء
 الاستبنا و انقباض فیہا عند الاستبنا فرا و انقباض ذلک اشتراک فی نیل مخط القرآن جمیع اعضا لک

وقاضیت انا القراءۃ علی عوالمک التلک لعلنی عالم ملکوت وعالم الجبروت وعالم الشہادۃ واعلم انک مرکب
 من العوالم الثلاث وفیک من کل العوالم پانچویں یہ کہ یہ کائنات کی تپنی پر نور و نیک زیادہ کری تو اوپر چٹا احوالوں اور
 نشانیوں کا اور یہ سطح کی نہ پڑی تو کوئی آیت مگر ہو جاوی تو اس کی صفت پر پس ہو گا جو موافق ہر جہہ کی ایک حال اور وجہ ہو
 نزدیک ذکر حمت اور وعدی شمس کے خوش ہو تو گویا تو اور اجاتا ہی خوشی سی اور وقت ذکر غصہ اور شدت جذبات کی غمگین ہو تو
 گویا تو مر اجاتا ہی خوف و فریادی اور وقت ذکر اسد کی اور اس کی نالوں کی اور اس کی بڑائی کی فروتنی کری تو اور حقیر ہو تو گویا تو
 گشتا جاتا ہی دیکھنی مجال سی اور وقت ذکر کا فزون کی اور چیز کا جو محال ہے اور اس کے لا اور ساتھ الکی شکتی خاطر ہو تو اور بار بار یک
 کر ہو تو اور گویا کہ تو متا جاتا ہی شہیم اور سطح ہر قسم میں دس قسموں سی اور اس کی شرح لہی سی اور چاہی کہ خطا ہر موثر
 اسکا تیری ت یا دن پر وئی سی وقت ورنی کی اور اور پشانی کی پسینی سی نزدیک شہم کرنی کی اور بال کبریٰ ہونے
 پست سی اور پشانی رگون سی وقت ورنی کے اور شاد کی بات پاؤں اور زبان را اور اسی وقت خوشی کی اور
 شکی و سہین وقت ورنی کی پس جس کبریٰ کر کا تو بسا نزدیک ہو جائیگی یا مین قرآن کی نری کی سبب تیری
 اور پوچھنیگ شانی پڑی قرآن کی تینوں جہان تیری پر مراد اس سی علم ملکوت اور عالم حروت اور عالم شہادۃ ہے
 اور جان تو بتایا گیا ہی ان تینوں جہان سی اور تین جہان سی ایک خبری **ف** ول عالم ملکوت سی ہی اور سینہ
 عالم حروت سی اور بات پاؤں وغیرہ عالم شہادۃ سی واعلم ان محض انوار المعرفۃ تنقیض من عالم ملکوت
 خفیضہ من القلب نہ ایضا من ملکوت اما انارہا من الخشیۃ والخوف والسرور والہیۃ وسائر الاحوال
 فاذا کھبط من عالم الجبروت فتھبط بالصدر والذی ہون عالم الجبروت وهو عالم اخر من عوالم کتبنا
 عنہ بالصدر کما کتبنا عن الاول بالقلب لکن عالم الجبروت بین عالم ملکوت و بین عالم الشہادۃ کما ان الصل
 بین القلب والجوارح واما البنکاء والشرفۃ والافتقار وارترعاد الفرائض فتزل من عالم الشہادۃ وکھبط
 الجوارح لا فی من عالم الشہادۃ واما انک تفہم من القلب غیر اللحم والصبوری الشکل من الصدر غیر
 العظام المحیطۃ بہ فانک لا تدرك من کل شیء الا خلافاً وقشرہ وما ابعاد فان هذا یوجد للہیت والنہیۃ
 ولا تنزل علیہ انوار المعادۃ والعلوم ولا انارہا من الخشیۃ والہیۃ والسرور وان اردت ان تستش
 شیاً من رولہم هذا الاسرار وما ارادک تریہ فقد اخذ الشیخا فحققک بحال الشہوات فعلمک بنبا التوجید
 من اول کتاب الکوکل ان اردتہ جان تیری نور معرفت کی پوچھتی ہیں عالم ملکوت سی سوا و سکا پچانی والا بہین
 ہی سہلی کہ وہ ہی ملکوت ہیں سی اور اس کی شانیاں دُر اور ترس اور خوشی اور دشت اور باقی حال وغیرہ سی وہ
 اور تری میں عالم حروت سی پس جگہ اس کی اترنی کی سینہ جو عالم حروت ہے اور یہ دوسر جہان ہی تیری جہانوں میں
 سی تعبیر کی معنی اوس سی تہ سینہ کی جیسی تعبیر کی تھی ہمیں پہلی جہان سی تہا ولی سہلی کہ عالم حروت درمیان عالم
 ملکوت اور عالم شہادۃ کی ہی جیسی سینہ درمیان دل اور اعضا کی سی اور لیکن ونا اور فریاد کرنا اور بال کبریٰ جہان
 اور رگون کا پھر کنا سوا و ترنا ہی عالم شہادۃ سی اور اس کی اترنی کی جگہ بات پاؤں وغیرہ ہیں سہلی کہ یہ عالم شہادۃ
 سی ہیں اور میں گمان کرتا ہوں کہ سبھی دل سی سوا کی گوشت صنوبری کل کی اور سینہ سوا کی ہڈیوں کی

جو کبریا می بین او سکون و تحقیق و زمین بپا چرخ می چرخد و او سکون و خلوت و پست کی او کبریا می و در پی تو پس تحقیق و پیرایه با
ای مرد و او را تو زمین بهی او زمین نازل موی او را و او را تو بر تو معرفت و بر علون کی او را و او کی آثار و نور
او در پشت او و خوشی او را و او را چای تو که تو نگهی که بر تو نشیند ان سراسی و زمین زمین خیال کرتا بهنگو که اراده کردی تو
بس با کما تحقیق و کبریا شیطان فی کلا تر است و تو کی کسی سی پس لازم سی بهنگو و کبریا باب التوحید کا اول کتاب الکرل
سی اگر و کبریا چای تو او سکات ظاهر من سی سیه اعننا و عوب و کشت و پست کی زمین پراپن و عجب
اسرار الهی بر پیشه زمین او را و او معرفت و در علم ان پو تحقیق من ظاهر والی و کی فقط کشت پست پستی زمین نیمه زمین چای
که اگر فقط اسی پر در تو تا تویم نامت او در و فکری سی پست حاصل سی او پیر کون زمین او را و تو ترقی پیر حشمت کما
که اگر تو اسکی کیفیت سی وقت و چای بهای تو باب التوحید و کبریا کما اوس سی بخولی حال معلوم و با کما و اعلان التوحید
کالتشیم و فیضان اسرار المعرفة منه علی القلب کفیضاً انوار الشمس علی الارض سرائ انوار الخشب و النور
والجیسط و سائر الاحوال منه علی الصلوات کما انوار الشمس فی اطن الارض باعلاء اسرار الانوار فان الخشب
انوار المعرفة فانما یخشی الله من عبادہ العلماء و انوار الحکمت و التعلیم الی الخراج من الکما و العرق
والا قشر و الارواح و انوار الخشب و سائر الاحوال کما انوار الشمس علی الارض بمضاعف الا بحج و الادخه
منها یتمتعید حوائج الشمس فلیحکمت تنعم الحیة و الحوائج تنعم النور و التوریت و فوج الحیاد ذات بین الشمس
و الارض فاجتهد ان تخذی وجهه فلیک شطرس القرآن و تستضی بان فان کذلک فان له تطلی ثلث
فایضی الی الابد الاله من الطور الایمن فان انت من حوائج انوار الخشب و سائر الاحوال منه سائر الاحوال منه
نیک و کما دینی و ولوله غشمت نایم فاذا استیلت النور انبعث منه الضیاء و وجبت علی النار هدی و کام فی
حقک حقاً الشمس للشمس لا شمس الا شمس و الضیاء السلام جان تحقیق قرآن شریف نایم آفتاب کی سی او پیر و پنجا بهیون
معرفت کما اوس سی بل پر شل و تحقیق و روشنون آفتاب کی سی زمین پر او کمر نشانایون خورشید و در پشت او و ریس
او در سبیل ان کما اوس سی سینه من مثل کرسی حرارت آفتاب کی سی اطن من زمین کی و در حالیکه پیر و سی حرارت سبیل
بهیون و انوار کی سو تحقیق و در اثر سی نور معرفت کما اوس سی نور سی زمین او کی سندی من جنگو بهیون سی انور شمس و
حرکتون و در لغات کما بیتا و ان کسرت ولی و اوس سی او بال کبریا می و او کی پیر کرسی سی او را لیکه پیر او پیر
زمین بهیون نایم نایم خوف کی او را و او کی سبیل شل شمس کرنی اجزاء زمین کی سی سات چرخ جباریت او و او کی
او کسب سبب و کرنی حرارت آفتاب کی سی حرکت تلح سی حرارت کی او در حرارت تلح سی نور کی او در نور تلح سی واقع
موی مقابل کما در میان آفتاب و زمین که پس تو کوشش کر که مقابل کی تو اپنی دل کی سونیمه کو طرف آفتاب قرآن کی او
روشنی لی تو او کی نورون سی سبیل هر پیر اگر تحقیق شاکت نهیوس کما انوار کان اوس آقا پیر جوا کی طور کی دینی طرف
سوا اگر ای تو او کی اس نایم آفتاب پس لی او پس سی مایک چنگاری و در جلا اوس سی مایک چرخ پس گری تلح سبیل
انگشتی کی سبیل و دینی ای نه لی جواد سبیل کی سبیل لی او سبیل کی اوس سی روشنی او را یی کما تو او سبیل کی
راه کما پیر او کی یو دینی حق من بجای آفتاب مکنی والی و زمینون و نور کی الاله سبیل اوس فی ذکر الله

فی کل حال حتی صلح یافتم اندک ذکر کی بر حال من **ف** فضیلت ذکر کی بات قرآن شریف ہی فرمایا اصحاب نے
 فاذکرونی اذکرکم پس یاد کرو مجھ کو یاد کرونگا میں تمکو سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 میں نے اپنی بندوں کو ایک ایسی چیز دی ہے کہ اگر میں وہ چیز میں کا مل اور برابر ایل کو دیتا تو تحقیق ایک نعمت بزرگ دیتا میں اوکو وہ
 یہی ہے فاذکرونی اذکرکم صفت قدس سرہ فی حیا العلوم من ثابت ثانی سی نقل کیا ہے کہ کہا اوہنوں نے میں جانتا ہوں
 جو وقت خستہ تھا مجھ کو یاد کرتا ہی یادوں نے تعجب کیا اور پوچھا تو کیونکر جانتا ہے کہا میں اوکو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی
 جھمی یاد کرتا ہی شیخ علی متقی نے کہا ہے کہ ذکر یہی ہے کہ زمانی یا دخی غفلت اور بیاسی ساتھ دوام حضور قلب کے حق
 کی سات اور اللہ کا نام دل اور زبان سے لیوی اور فضل یہی ہے ذکر دل اور زبان دو نون سے کری اور اگر ایک ہی کثرت
 کری تو دل سے ہی کہ یہی فضل ہے اور یہی لودی فی شرح مسلم کہ کہا ہے اور برابر ہی خواہ ذکر جلالت کا یعنی اسم
 ذات کا یا صفت کا صفات الہی سے کسی حکم کا حکم او سکی سے یا کسی فعل کا افعال او سکی سے کری پس حکم اور صفت اور مدبر
 اور مفعول اور درو غطا اور جواب او سکی عظمت اور جلال میں وہ بیان کرتا ہی ذکر ہی قال اللہ تعالیٰ واذکروا اللہ کثیرا تعلمون
 اور یاد کرو اللہ کو بہت سناؤ تمہارا بہلا ہوا **ف** حدیث شریف میں آیا ہے ان رتد ملائکہ تطوفون فی الطرق

یہ سنو اہل لہ ذکر فاذا وجدوا فتوبوا یدکرون اللہ عزوجل تنادوا بلوا الی حاجتکم قال فیجوزہم باجنتہم الی السماء الدنیا الحدیث
 تحقیق اللہ کی اپنی فرستہ میں بہر فی بین رامون میں دہونڈہی میں ذکر کر مینوالان کو پس جب باقی میں ایک جماعت
 کو جو یاد کرتی ہیں اللہ بزرگوں کو پکارتی ہیں اسپس انکو تمام طرف سے حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت نے پس گہری میں بین اوکو اپنی
 بیرون سے آسمان دنیا کے اہل کی یہہ بخاری اور سلم اور ترمذی فی تمام حدیث یہی کہ جب شہی جناب تعالیٰ
 میں جاتی ہیں تو پوچھتا ہی اونی پروردگار عالم اور حال یہی کہ وہ دانا تیری ان سے کیا کہتی ہیں منی میری ملائکہ
 در جواب عرض کرتی ہیں کہ یاد کرتی ہیں تجھ کو سات پائی اور برای کی اور تقریب کے فی میں تیری در ساتھ بزرگی کی
 یاد کرتی ہیں تجھ کو پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی اوہنوں نے مجھ کو فرشتی عرض کرتی ہیں قسم ہی اللہ کی نہیں
 دیکھا اوہنوں نے تجھ کو پس فرماتا ہی بے لغت کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتی ہیں فرشتی اگر وہ دیکھیں تو بہت عباد
 کرتی ہی بہت سیان میں بزرگی تیری اور بہت کثرت چیز تیری فرماتا ہی اللہ کیا کہ میں عرض کرتی ہیں فرشتی مانتی ہیں شہی فرشتہ ہی اللہ بزرگیا
 دیکھی ہی اوہنوں نے بہت فرشتی عرض کرتی ہیں قسم اللہ کی امی بھاری نہیں دیکھی اوہنوں نے بہت
 فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ بہت عرض کرتی ہیں فرشتی اگر دیکھیں اوکو ہون بہت اوسق
 عرض کرتی والی اور بہت طلب کریں اوکو اور بہت غمت کریں اوہیں پھر فرماتا ہی اللہ جس چیز سی پناہ مانگتی ہیں وہ
 عرض کرتی ہیں فرشتی پناہ مانگتی ہیں دوزخ سے فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اوہنوں نے اوکو کہتی ہیں فرشتی قسم
 اللہ کی ای نہیں دیکھا اوہنوں نے اوکو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں اوکو فرشتی عرض کرتی
 ہیں اگر دیکھیں اوکو ہون بہت پہاگنی والی اوس سے اور بہت ڈرنی والی اوس سے فرماتا ہی اللہ کے پس گواہ
 کرتا ہوں میں تمکو تحقیق میں نے میں نے گناہ اوکی پس عرض کرتا ہی کہ میں نے فرشتہ رشتوں میں ہی کہ فلاں شخص نے بیٹھا ہے
 ذکر کر مینوالوں میں نہیں ہی ذکر کر تو اسوا اسکی نہیں کہ آیا تھا کسی کام کی لہی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وہی یہی دینی والی

[illegible]

چون رسیدی گفت که یعنی وقت رحلت کی این کیفیت بهم نماند من گفتم اینی که تا عمل بهیست بیاوی جزو یک اندکی
فرمایا آنحضرت این که بر تیرا و احوال من که زبان تیری ترجمه اندکی و کرسی نقل کی بهیست جان برانظران فی الثالث
ان یجوز ان الذکر القلب یتولی بهیست یحتاج الی تکلف فی حدیثه عن الذکر کما یحتاج فی الثاني الی تکلف
فی قوله معه و دوام علیه تیری بهم که قرار بر جاوی ذکر دین و غالب جاوی سطر حسی محتاج به طرف تکلف که
او کی میرنی من دی طرف غیر او کی که حسی حاجت پرتی ہی دو سه بر طرف تکلف کی او کی بهیست من کی سات و او کی
همیشگی او سیرف استدر ذکر کری که اگر انقض حای کی کسی وقت دل او سی غل و جاوی تو بهیست کی فی مودیت
نمانشی بکفین بنده خدا شکر ازین باش و پس حدیث شریفین بیاوی که ایک آدمی فی یار رسول نهان شکر الاسلام
قد کثرت علی فاشی بنی شکیب قال انزل لسانک طباس فی الی رول خدا کی تحقیق احکام اسلام کی بهیست غالب موی
بین مجر کپس خبر و مجر کسات ای چیز کی که بهر و ساگردن من او بهر فرمایا همیشه ہی زبان تیری ترجمه اندکی و کرسی مراد
تیری زبان سی سهولت و آسانی و در روانی زبان کی سی و در زبان سی یا زبان قلبی مراد کی کیونکه بهیست زبان همیشه
تر نیست و بهیست یا زبان بهالته فرمایا یا مراد بهیست کی جتنا مو کی ملجوع و دو من که دل و در زبان سی مویس بهیست نور علی
نوری الرابع وهو اللسان یتکلم فی الدن کوثر القلب یتکلم فی الدن یعنی وهو اللسان المطلوب و ذلك
بان لا یلتفت الی الذکر و لا القلب یلتفت فی الدن فلو جعلته و ما یطهر فی انشاء ذلك الاتفاقی
الی الذکر فاذک انت کاشا غل و هذا حاله فی التي بعد العار فون عنها بالفناء ذالک بان یفتی عن نفسه
حتی لا یحس شی من ظهور حارحه لانه انشاء الخارج عنه لانه العارض الباطن فیقل فی عن جمیع
ذالک و فیما بعد جمیع ذالک و هذا بالی بنی و لا یزدها فی آخر ان حشره انشاء ذالک انه فی عن نفسه
بالکلی فاذک شکیب کرد و بل الحال فی ان یفتی عن نفسه بالکلی و یفتی عن الفناء ایضا فالفناء عن الفناء
غایت الفناء و هذا فی لیس الفقیه المسمی انه طامع فی معنی لیس لک بل هذه الحالة لهم بالاصناف
الی محبوبهم کالتک فی اکثر احوالک بلا ضار الی محبوبک من جاک و امالی و معشوق فاذک تصیر مستغرقا
لشد الغصه بالفکر فی عذک و لشد من عذک بالفکر فی معشوقه فمحتک لیکون فیما قسمه لشد اصلا ففناط
ولا نفهم و یجانبان یدیک عذک فلا تراه و عینک مفتوحه و عینک عندک فلا تسمع و ما با ذک صمد فمحتک
هذا الاستغراق غافل عن کل شی و الاستغراق ایضا فان الملتصق الاستغراق معر عن المستغرق به
و اما سحر هذه الحالة فناء و ان کان الشخص الظل لایق بالان لا طحال و لا شفاصل بل مایه المحسوسات لیس لها
حقیقه الوجود بل الوجود الحقیقی لیس لک الملوک و لاهم القلبین علی کل لاهم لشد ففی فی الروح معن و ربی و الفناء
من عالم الخلق و اعنی بالقلب اللطیف الذکر العارقه التي محبطة الاوار الالهیه و ذالک القلب لظاهر فان لک
من عالم الخلق و لا تفهم من هذا انشاء فی و قد الم الروح و شفا و القایل لیس لها جمیع احادان و اما اعنی الخلق
ما یقع علیه لشد التقدی و لیس لها صفتها و اعنی لاهم لاید طر القی لاهم و اما العالم الحسوس لیس
وجود حقیقی بل من ذالک العالم لک الظل من الاجسام و لیس لک لک انسان حقیقه لک انسان فلیس الشخص حقیقه

الوجود بل جو ظل الحقیقتہ النور من جسمہ لله ولله سبحانه فی السموات والارض طوارقاً وظلالاً بالقدرة
 والاحوال ووجود عالم الامر لله طوعاً وخبواً لا لک وحقہ سربالہ سرازیر کما اولیہ سلسلہ المجاہدین والکف
 خضراء من اواخرہ فلنجا وزنه فقد اقمناک مما اراد وہ بالعداء فدفع عنک العینة والتکذب بالکمال فخطبناک بما
 قال الله تعالی انک بوابنا لم یخط ابعاده وقال الله تعالی اذله فیتدوا به فیسبقوا هذا فک ویم جوتی مات
 اور وہ ہی خلاصیہ قرار پر جاوی مذکور یعنی ذکر کیا گیا جو اندہی میں اور یہی جاوی ذکر اور چپ جاوی اور یہی خلاصہ مقصود
 اور یہی طرح پر ہی کہ توجہ کر ہی ذکر کی طرف اور نہ دل کی طرف بلکہ مستغرق ہو جاوی مذکور میں ہمہ تن اور جب ظاہر ہو
 اوسکی یعنی اس میں میان میں التفات نہ کر کی طرف سو پہنچا یک جاب ہی باز کر ہی والا اور یہی وہی حالت ہی کہ تغیر کرتی ہیں
 اوس ہی عادت لوگ سات فنا کی اور یہی طرح پر ہی کہ فنا ہو جاوی اپنی جی سے یہاں تک نہ کہی کوئی چیز ظاہر
 اپنی بات پور وغیرہ ہی اور اول چیز کو جو اوس ہی خارج ہیں اور نہ اول عوارض بل جن کو جو اوس میں بلکہ چپ جا
 ان سب ہی اور چپ جا میں یہی سب اوس ہی اور جاکہ چاہیو الا ہو پہل بار پہر جانو الا ہو اوس میں دوسری اپنی کی طرف
 سوا کر گذری ہو سکی جی میں اس در میان میں یہ بات کہ وہ فنا ہو گیا اپنی جی ہی بالکل پس یہی ہمہ تن اور کہ ورت ہی
 بلکہ کمال اس میں ہی کہ فنا ہو جاوی اپنی جی ہی بالکل اور فنا ہو جاوی فنا ہی ہو فنا ہو فنا ہی نہایت فنا ہی اور
 اسکو تحقیق گمان کرتا ہی فیفسر ہی کہ یہ مقامات یہ وہ ہیں اور یہی یہاں نہیں یعنی جیسا کہ گمان کرتا بلکہ یہاں کو کہتا
 اپنی محبوب کی ہی جی میں تیری حالت اگر احوال تیری میں بہ نسبت تیری محبوب کے جاہ اور مال اور معشوق سی ہوتی ہی سو
 تحقیق ہو جا تا ہی تو ت غرق نسبت ت غصہ کی بیج فکر دشمن اپنی کی اور نسبت ت شہوت کی بیج فکر معشوق اپنی کی
 یہاں تک کہ نہیں ہوتی تجھ میں گنجائش کسی چیز کی نہ کہ تو بہر کو خطاب کرتی ہیں اور تو نہیں سمجھتا اور گذرتا ہی تیری سوا
 سی تیرا غیر سو نہیں دیکھتا تو سکو اور حالانکہ دونوں ہمیں تیری کہی ہو میں ہیں اور کلام کرتی ہیں پس تیری اور تو نہیں
 سننا اور نہیں تیری کان کچھ نہیں اور تو اس استغراق میں غافل ہی جہر پیسہ اور غافل ہی متغراق سی ہی سکو تو
 التفات کرینو الا استغراق کی طرف اغراض کرتا ہی اوس ہی حسین مستغرق ہوا اور سوا اسکی نہیں گنام رکھا اس حالت کا فنا
 اگرچہ آدمی اور جسم ہی اسکی کہ آدمی اور جسم بلکہ تمام محسوسات نہیں اتنی ہی حقیقت میں کچھ وجود بلکہ وجود حقیقی
 عالم امر اور ملکوت کی نہی ہی اور دل عالم امر ہی فرمایا اللہ صاحب فی تو کہہ روح ہی میری رب کی حکم سی اور قالب
 عالم خلق سی ہیں اور مراؤ میری دل سی وہ لطیفہ ذکر کرینو الا پہچانوا لا ہی جو جگہ اور تری تو زون الہی کا ہی نہ یہ
 دل ظاہر کا سو تحقیق یہ تو عالم خلق سی ہی اور تو مست سمجھنا اس سی اشارہ طرفت یم ہونی روح کی اور حادث ہونی
 قالب کی بلکہ وہ دو لوحات ہیں اور سوا اسکی نہیں کہ مراد یعنی ہم عالم خلق سی وہ چیز جس پر واقع ہوتی ہی پیمائش او
 اندازہ اور وہ جسم اور اسکی صفات ہیں اور مراؤ ہماری عالم امر سی وہ ہی کہ نہیں راہ پاتی اوسکی طرف تقدیر یعنی
 اوسکا اندازہ نہیں کیا جاتا اور عالم جسمانی کو نہیں ہی وجود حقیقی بلکہ وہ اس عالم سی بنظر لہ سایہ کی ہی جسمانی
 اور نہیں آدمی کی سایہ کی ہی حقیقت انسانی پس نہیں اسکی شخص کی حقیقت وجود کی بلکہ وہ سایہ ہی حقیقت کا
 اور یہی سب اسد کی کاریگری ہی ہی وراستہ کو سجدہ کرتا ہی جو کوئی ہی آسمان اور زمین میں خوشی ہی اور زور

اور او کی پرچہ انیان صبر اور شام اور سجدہ کرنا عالم لکھنا اندکی ہی خوشی اور فرمان بری ہی اور سجدہ کرنا پرچہ انیان صبر
 سی ہی سی جو اسد پرعتین لائی خوشی سی سرگرمی میں او کی حکم پر اور پرعتین لایا آخر او سپر او یکا حکم جاری ہے
 اور پرچہ انیان صبر اور شام انیز میں پرستار ہیں ہی او کا سجدہ عیساکہ صبح القرآن میں لکھا ہی اور او کی غمی ایک
 بہرہ ہدی بلکہ بہت ہے کہ ہائی ہی اندہ او کی دیوانوں اور حقون کی سلسلہ کو نہ کہ انتہا او کی یعنی کی دل کا
 بہ حال موت او کی آخر کا کیا حال ہو گا سو ہم او کی میان سی درگاہ کی ہیں پس ہستی بجا دیا چنگو جوار او کی سیاہی اور
 فی فنادی سو چوڑی تو عینیت اور چنگو کی کو چنگی بچہ پر قابو نہیں پاتا فرمایا اسد صاحب کو ہی نہیں پرچہ انیان لکی
 جین کی بچہ پر قابو نہ پایا اور فرمایا اندہ صفا اور جبہ ہر نہیں لائی ہی بتائی سی تو یہ کہیں کی یہ جوت ہی مدت کا یعنی
 ہمیشہ لوگ ایسی ہی باتیں کہا کرتی ہیں **ف** تا ناچائی کہ یہ سلسلہ سکلرین سیل سلوک سی ہی فنا اظہار کہ چنگو باطن
 سی بہرہ نہیں وہ کی نگرین کہتی ہیں کہ یہ بہت بل فانیہ وہی بتائی باتیں ہیں اچا کہ اعتبار نہیں سو منشا اسکل مر کا
 تاوانی اور عدم واقفیت ہی اگر کہ چوہر ہی بصیرت کہتی ہوں تو یہ بات کہتی اسد صاحب رانامی کہ جبہ ہر نہیں پاتی او کی
 طرف تیرا سو کی اصل کہتی لگتی ہیں اور یہ قاعدہ ہمیشہ ہی ہے کہ آدمی جس سر حال ہوتا ہی او کو سدوشن رکھتا ہی
 تو مثل الی آدمی اطر کی لوگوں کو مدد و رجاتی ہیں اور یہ بات کہتی ہیں کہ **س** منعم ملکن جنت تو ای مشی دیان معدود
 دارست کہ تو از اندیدہ **ف** آدمی کو سبب کثرت اشغال واذکار کی جیسی ہے کہ کو اور خالصا مخلصا اندیدہ موتو ایک
 سر تبار وراثت فانی ایسی ہے کہ ہوتی ہی کہ وہ او میں اسوا اندہ کو عدم محض جانا ہی یہاں تک کہ فانی ہی فنا ہو جانا ہی
 اور یہ منصب احض الخوص بند و گاہی جیسی انبیا اور اولیاء میں آدہ جام مل دروست ہدیان میں یہ مقام شہر مردست ہے
 پروانہ بعشق شمع جان آدہ زہار گسستیان آدہ صیقلی یہہ ہی کہ اگرچہ صاحبون فی انہی نظر کو فقط ظاہر مقصود کہ
 رکھا ہی یہہ ہی کہ کثر ثمرت کجہ خردست دروشون اور فقر و حقیقت اندیش باطن چنگی حاصل نہیں ہوتا اور حقیقت
 خلاف مشیت کی نہیں کہ یہ باتیں جہالت اور فکر ہیں بلکہ ہی شریعت خدمت میں فقر کی رنگ و سیر پیدا کرتی ہی جبکہ
 دل لعلی سی و علی سی جو ائمہ ماسوا اندہ کی تہا پاک ہوا اور ذائق اوس سی درموی تہہ نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور شریعت
 او کی حق میں ہائی و باہر موحاتی ہی اور یہہ نماز او کی لکھنے نزدیک کہہ اور ہی تعلیق پیدا کرتی ہی اور یہہ دور عینیت بہرہ
 لاکہ رکعتوں سی ہوتیں ہیں اور یہی معنی ہیں کہ سبک جو حضرت فی ظرا کہ اگر کوئی تم میں سی برابر کوہ جہد کہ خواہد
 کی راہ میں خراج کری برابر ایک سیر ملا دی سیر جو کی جو صحابہ فی راہ خدا میں لی ہوں گا **س** یک نکتہ ایست اگر
 شعور است در نہ چو چراغ پیش کوہ است پس آدمی کو لاف ہی اپنی سمیت قابیہ نگر کی اور حاصل نہیں درجہ فناء اور
 اشتراق کی کو شریعت سرحد کان نور میں لادی اگر توفیق الہی جسد ستہ ہی تو حصول اوزکا اسان ہی **س** چشمل
 کار فرما سی دوست بہ خوشین ہم مہین جزدی دوست بہ چند باقی در تقابل اعتبار ہے این صدف اشک جو گوہر راہ
 گر جو وہی برینسی پست ہے ورنہ خود بینی یہی پستی است **ف** عوام شریک جنون کہتی ہیں اور جنون کو شراب
 شرابی ہی کہ قند خوشی کا خم دل میں جوش ماری تبار اگر کہ سبب کجہ گل میں وہ ارباب لکھوتی ہیں اور یہہ سجدہ
 ساقی قلعة در کاری او کو ساقی بر درو گارس ای صایم و ہر قائم اللیل چیکہ در شراب ہم کلن سیل

ان يادوك تصاف لزال استه ان مي كبر شمع هم ظلال است يادوكه لي نما باشد به ان نشه كيه يا يدار باشد به ان
 يادوكه درو سبب به ان مي كبر نشه كيه يادوكه ان مي كبر باشد از غماق به در شمع نه صال نه تغريبه كبر جبره زان لك بوم
 ريزي به در شمع كبر مست نيزي به و السلام و اذا فهم الفناء في المذنب فاعلم انه اول لطيفه وصوله هاء الله
 تعالى و انما الهدى بعد و اعني بالهدى هاء الله كما قال الخليل صلوات الله عليه ذاهب الي سبي الدين فاول
 الامر هاء الله ثم ذهاب في الله وذلك هو الفناء ولا تستغرق به لكن هذا الاستغراق او كما يكون كبرق
 لحاطف قل ما يثبت يد و من كان ذلك و صراحة راحة و هيبه و ثبات عرج الى عالم الاعلى طالع الوجوه
 الحقيق في الاصفى وان طبع فيه نقش الملكوت في جلال القدس الالهوت و اول ما يمثّل له من ذلك العالم جواهر
 الملكة و ابراهيم الانبياء و الاولياء عليهم الصلوة و السلام صور في جميله يفيض الله بواسطتها بعض
 الحقائق و ذلك في البداية الى ان تغلور حجة عن المثال في كبر بصير الحق فكل شئ و ذلك هو حقيقة الهاء
 فاذا رد الى هذا العالم المجازي التي هي كل الظلال نظر الخلق فترجم عليهم كبرها فتم عن طاعتهم جمال
 حضرة القدس و تعجب منهم في قناعتهم بالظلال و الخداعهم بعالم الغرور بعالم الخيال فيكون معهم حضرة
 شخصه غلبا بقلبه متعجبا هم من حضورهم و تعجبون من غيبه فلهذا شرة لياب الذكر و انما مبداها ذكر
 الثاني ذكر القلب كلفا ذكر القلب بعبارة استنباط الذكر و انما الذكر هذا سر قوله صلى الله عليه
 و سلم من احب ان يتلوه باذن الجنة فليكن ذكر الله بل سر قوله صلى الله عليه و السلام يفيض الذكر الحفي على الذكر
 الذي يسمي الحفظة سبعين صنعة و اعلم ان كل ذكر شعيرة قلبك فيسبح الحفظة فان شعورهم لا يفارق
 شعورك و فيه شرك خفي حتى غاب ذكرك عن شعورك بذهابك في المذنب كورباكية فيغيب ذكرك عن شعور
 الحفظة و ما دام القلب شعيرة الذكر و يلتفت اليه فهو معرض عن الله و غير منفك عن الشرك الحفي حتى يصير
 بالوحد الحق و ذلك هو التوجه و لكن لا يقبل في المعرفة فصر طلبة المعرفة للمعرفة فقد قل بالثاني و في جها
 كانه لا يجد هابل يجد المعروف و هاهنا هو الذي استمكن من حقيقة الوصول حل بحسنة خطيرة القدس فان قلت
 فالرخصه هي المكاشفات بحال الفناء فاعلم ان هذه قصه يطول فيها نظر الناظرين و لكن اذا ما ملت
 لم تقص عن ذلك كون الحواس و عوارض النفس شروها كما جاذب الى هذا العالم المحسوس عالم الزور
 و العز و و ان ذلك ينكشف صريح الحق بالموت بل طلاق سلطان الحواس و الخيالات المولدة لوجه القدر عالم
 السفلى فان قصر عند سلطان الحواس بالانوم طالت شئ من الغيب فانه استعدادك و قبولك و ههنا
 و لكن بمثل اختيار التعبير و ما عندك انك لم تصاد من نفسك و راي صا دق اطلقها على امر مستقبل لكن الخيال
 لا يفان في النوم و ان ركبت الحواس فيك لا يصفى الا طالع ولا يخلو عن شوب المثال و اما الفناء فعبارة عن
 خال تركه فيها الحواس فلا تشغل و يسكن فيها الخيال فلا يشوش فان بقيت في الخيال بقيت مغلوطة لا توشك في محاكاة
 ما يتجلى من عالم القدس حتى تبتلى الانبياء و الملكة و الامراء المقدسين في قول الخيال فلهذا امور نهيت عليها
 لتكون متشوقا الى ان تصير من اهل الذوق بها فان لم تكن من اهل الذوق فمن اهل العلم فان لم تكن من اهل العلم

لھا فضل لھا لھا لھا و بقرہ اللہ الدین امنوا منکم والذین اولوا العلم و حجاب و ایاک ان نکون من المنکرین
 لھا فضل فی العذاب الشدید اذا کونتم فی الجحیم سکران الموت الی الی کنت من متحذین قتل الشک لقد کنت فی
 عقلی من هذا فکنتنا غنا عظماء فی صولک الیوم حلاله اوجیب بجمہر چکا تو فاما ہو نیکو مذکور میں مبنی خدا کے
 ذکر میں میں جان کہ وہ پہلا نظر تھی اور وہ جانا اسد برتر کی طرف و سوسا کی نہیں کہ مری بعدا و کی ہی اور مرد و ستر مری
 سی مری سکر ہی مبنی راہ بتلا خدا کا جندہ کو حسیا کہ کہتا تھا حضرت پر خلیل اللہ درود اسد کا اوپر میں جاتا ہوں
 رکب طرٹ و وہ جو ہر کو راہ و لیا سو پہلا امر جانا تا اسد کی طرف پھر جانا ہی تسلیں مبنی او کی فاکت کی نہیں مین مجموعہ جانا
 اور بہرہ دی فنا اور ستر غن مبنی او کی فاکت مین بہرہ ستر غن ہلی بار مونا ہی شل بجلی اور جک لیجا مونا کی کے ستر قرار
 اور مین کی مکر تابی پھر اگر مین کی مکر جاوی یہاں اور جو کا ایک عادت مضبوط اور صورت ثابت خرد جاتا ہی اسکی سبب
 عالم کی کی طرٹ اور مطالعہ کرتا ہی و جو حقیقت مین کو اور جرم جاتا او مین نقشہ ملکوت کا اور کمل جاتی او کی لئی پاکی
 لاسوت کی پاکی پھر جو ہر دار مونا او کی لئی اس عالم سی جو قریشہ تون اور روحوں نیا اور اولیا کا ہی اول سبب درود
 اور سلام اسد کا ایک صورت خوب مین پونجی مین طرف او کی دوسری او کی بعضہ خفیت مین اور بہرہ حال ہوتا ہی
 تہ مین یہاں تک بلکہ مونا ہی در جاد و کا مثال سے سو درود ہوتا ہی مری حق کی ہر چیز مین اور بہرہ خفیت سے
 ہی کی ہر جب ہر تابی طرف مین جان مجازی کی جو اندیشہ ہی دیکھتا ہی طرف خلق کی سو رحم کرتا ہی اور سبب
 محروم مونی او کی دیکھتی جلال الہی ہی اور عجب کرنا ہی دینی او کی قناعت کر نہیں یہاں اور فریب کہ جانی پر ستر
 عالم مری کی جو عالم خیال ہی پس مونا ہی او کی ساتھ حاضرانی جسم غائب اپنی ل سی وہ شجب و حیرت کرتا ہی او کی
 حاضر مونی ہی اور وہ عجب کی مین او کی غائب مونی ہی سو یہ پہل مین خلاصہ کر کی اور سوا اسکی نہیں لکھا غاڑا و سکا ذکر یا بجا
 ہی پھر ذکر و لکھت سی پھر ذکر دل کا طبیعت سے کہ غالب آتا نہ کو کر کا اور شحاما ذکر کا اور یہی فکرت سی انفس کی فرمایا
 درود اسد کا اوپر اور سلام جو عیاری ہو یہاں تک کہ چری باغ مین شہسے پس چاہی کہ بہت کری یاو اسد کی بلکہ یہہ نکتہ
 سی اس قتل کا ہی کہ بزرگی ہی جی ہی یاو کر نیکو کمل یاو کر نی پر جسکو سنتی مین کرام کاتین تر حقتہ اور جان تحقیق جو ذکر کا لگا
 سی اس سی ل تر اور سکو سنتی مین شری نگہبان وادائی آگاہی ملی ہو ہی ہی تر سے آگاہی سی اور او مین ایک پیہہ سے
 یہاں تک کہ جب چپ گیا ذکر تر مری آگاہی سی ایسہ تیری گم ہو جانی کہ مذکور مین باطل سو چپ جاو لیا ذکر تر آگاہ مونی
 سی و شتون نگہبان کی اور جب تک ل کارنی کر سی و التفات کرتا ہی او کی طرف پس وہ پہلا مونا ہی اسد سی اور بہرہ ہر
 چہی شکر سی یہاں تک ہو جاو ہی خرف واحد مین ہو یہہ مری توجہ ہی ہی اول اس طرح کلام ہی معرفت مین جو شری طرح
 کیا معرفت کو دوسری معرفت کی نسبت مین قابل مواد و لیا و سبب مین لیا و سکو گیا کہ وہ نہیں لیا او سکو بلکہ پاتا ہی معرفت کو
 یعنی معرفت سی کہہ مری مین بلکہ ما او سی ہی کی معرفت شامل مونی پس یہہ وہ شخص جسکی پالیا حقیقت لکھ
 او نزول کیا ویران شہسے کہ اگر کسی کو دوسری خاص موی یہہ کا خفی سات حالت فدا کی ہو جان تحقیق یہہ ایک فتنہ ہی
 یعنی مونی ہی او مین نظر نظر کرنا و لون کی مگر حقیقت کہ یہاں کر لگا تو نہیں عاجز ہو ویکا نہت باسی کہ جان کی تو مونی
 حوالہ و عوارض فتنہ و او کی شہادت کو جاوہ طرف اس عالم عروس کی جو جهان مکر اور غور کا ہی اور اسی لئی کہ لکھا تا ستر

راجح موت ہی بسبب تلب ہو جانی بادشاہ حواس و ادوار و خیالات کی جو پیر و پی میں موند نہ لگا عالم مسئلہ تلبت پس
 جسوقت کہ باصرہ منہاں ہوتی بادشاہ حواس کی خواب میں دیکھ لیتا ہی تو کچھ غیب سی موافق اپنی استعداد اور فہم اور سمیت
 کی لیکن سات مثال کی جو محتاج ہی کچھ تلبت یعنی اوس مثال کی بیان کی حاجت ہے اور پھر ہی نزدیک یہ بات ہی کہ
 تحقیق تو نہیں پاتا ایسی جی سی سچی خواب کے مطلع ہو جاوی تو اوسکی سبب سے ایک امر متعلق لیکن خیال نہیں ڈالتا کچھ فہم
 خواب میں اگرچہ جسم حواس سو سلی نہیں صاف ہوتی طلوع اور بہتیں خالی ہوتی نیز ش مثال ہی اور لیکن مثالیں
 عبارت ہی ایسی حالت سی کہ ہم جانی ہیں جسم حواس و نہ باز رہ اور تلبت جاتا ہی اوس میں خیال سونہ پڑتا ہی ہوگا اگر بہت
 رہیگا تو خیال میں مغلوب ہو کر نہیں اثر ہوگا مگر حکایت کر نہیں اوس کی کہ جو نمودار ہوتی ہی عالم قدس سی یہاں تک
 کہ نمودار ہو نوین ہی اور فرشتی اور روحین پاک کا بدن خیال کی پس یہ نمودار ہیں چہرہ تلبت کی ہستی تاکہ ہو جاوی تو
 صاحب شوق یہاں تک کہ ہو تو اہل ذوق سی ساتھ اوسکی پس ہو جاویگا تو اہل ذوق سی پس ہوگا تو اہل علم سی پھر
 ہو جاویگا تو اہل علم یعنی اوسکی جانی اہل علم سی پس ہوگا تو اوسکی ایمان والوں سی امداد بھی کری اوسکی جو ایمان
 کرتی ہیں تم میں اور علم بڑی درجی اور جہدار جو ہو تو اوسکی انکار کر نیوالاں سی پس ہوگا تو عذاب تحت جب کچھ انجیا
 پھر حق وقت تلبت موت کی جس سی تو مل رہا کرتا اور پھر ہی کھنکی تو پھر رہا مان سی اب کہو لہی ہستی پھر سر
 تیری اندھیری اب تیری نگاہ آج تیر ہی واعلان الامیان والعلیہ والذوق وثلث شہادۃ متباہاتہ فاز العاشین
 مثلاً یصور ان ایصالہ بوجود شہادۃ التواہد لغیرہ بان یقبل ذلک من عین ظنی بہ ولا یتہم بالکذ وذلک الامیان
 ویتصور ان عین اللہ جہاد وجودہ لغیرہ وہو علی کچھ قیاس ذلیط الی شہادۃ الطعام مثلاً یفقیس شہادۃ التواہد
 وکل ذلک بعید عن ادراک حقیقۃ الحق لوجودہ حالہ وکل ذلک المرصنہ فی الصیحۃ للعنا و یمنہ وذلک
 ایضا و یعرفہ الطیب الصیحہ بالذوق و ہو علیہ و ما لہ فی صلیبہ لہ یحصل الی الذوق وکل القول فی القناء و التوب
 فالذوق مشاہدۃ والعلیہ قیاس و الامیان قبول بحسن الظن مع الایضال عن التہمتہ فاجتہاد یکن من اہل
 المشاہدۃ فلیس الخیر کالمعاشرۃ جائز تین ایمان اور علم اور ذوق تین درجی مخالفت میں یعنی جہاں ایک دوسرے
 پس تحقیق نامر و مثلاً ہو سکتا ہی یہ کہ صدق کر سات ہونی شہادۃ جماع کی اپنی غیر کی واسطی طور پر کہ مان لی اوس شخص
 سی جسکی سات نیک مان رکھتا ہی اور اوسکو تہمت جہوت کی نہیں لگاتا اور یہ ایمان ہی اور ہو سکتا ہی یہ کہ جان
 دلیل کی ساتھ اوسکی ہو نیکی اپنی غیر کی ہی اور یہ علم ہی اور ناخذ اوسکا قیاس ہی اسی کہ وہ پاتا ہی خواہش طعام کی
 مثلاً اوس قیاس کرتا ہی اوسچراہش جماع کو اور یہ تہمت درجی شہوت کی حقیقت جان لینی سی سبب پائی جانی شہوت کی اوسکیلی
 اوسیکم چہر حال ہی بیماری کا کہ چہاں تا ہی اوسکو پہلا چکا اور یقین لانا ہی اوسپر یہ ایمان ہی اور جانتا ہی اوسکو
 طبیعت سات دلیل کی اور یہ علم ہی اور جب تک نہ ہوگا بیمار نہیں حاصل ہوگا اوسکو ذوق اور سی مہم کی گفتگو سی
 مقدہ غمار فی التوحید میں پس ذوق مشاہدہ اور علم قیاس ہی اور ایمان قبول کرنا ہی سبب ان نیک کی سات جہاد ہوگی
 تہمت سی پس تو کوشش کر کہ ہو جاوی تو مشاہدہ والو نہیں سی سونہ نہیں ہی خبر شہوت دیکھی کی **ف** ح آدمی اہل شادی
 ہو تو گویا اوسکا یقین نہایت کامل ہو اور جب تک فقط اہل علم سی نہایت بلی خبر تھا ہی لہی کہا ہی العلم حجاب الابر

[illegible]

و فرقی که بین حق نام محمد بن ابی طالب و رازی بن تمیز کبریا بین که عبادت کی بین درجی بین پیداد درجه بهر حق عبادت
از می آمدن طبعی سی ثواب که در درجه عذاب سی اوراس درجی که نام عبادت سی اور بهر درجه باطنی اعتباری است که معبود
او کا حقیقت بین سی ثواب و عذاب بود اورا و سی حقیقتا گو گویا وسیله پیرایه و سطی پونجی پانی کی مطلوب که سوختن شخص پیرایه
کسی پیرایه احوال خلق سی مقصد بالذات اور حق کو او سیکو وسیله مقرر کمری سوره خبر خیرین دوسر درجه بهر حق عبادت کمری است
اورا و سطی که شرف و ممتاز بود او کی عبادت کمری سی یا جزو حاصل کمری او کی تا لیکن قبول کمری سی یا جزو او س سی
حاصل کمری سوره درجه فضل و راعلی سی پیرایه درجی سی مگر بهر حق کمری کامل نه بین سلی که همین سی مقصود غیر الله تبارک و تعالی
که عبادت کمری سلی که در خالی جان کمری او پیرایه پیکو او کا بنده جان کمری او را نهیت ثابت کمری سی و شرف عبادت کمری او در عبادت
جای سی سی فرونی اور ذلت کمری در بهر بهر ترین درجیا اور شرف مقامات سی اور اس رجه که نام عبادت کمری او کمری خوب کمری
حضرت لسان النبیه جان فخر شیری از قدس سوره فی س ۵ تو بهر کمری که در ایان شرف و مکرر کمری که خواجه خود در و شرف بنده پرورد دانه
محمد صلی الله علیه و آله و سلم کمری که در ایان شرف و مکرر کمری که خواجه خود در و شرف بنده پرورد دانه
تسلیم و راز کمری شرف الماوی شیرین تر اهل الخیر مشغولان بالعباده و اهل النار مشغولان بالانحراف و اهل النار مشغولان بالانحراف و اهل النار مشغولان بالانحراف
بود و بخانه کار و دوری فان قلت ای لا ذکارا افضل فاعلم ان لا افضل کما ذکرناه استیلا الذکر و عمل القلب و هو
واحد لا اکثره فیه خیر من غیره و لا یستحق ان یقال له افضل من غیره و لا یستحق ان یقال له افضل من غیره و لا یستحق ان یقال له افضل من غیره
مقام الذکر باللسان و القلب و عینا هذا قد یقسم الذکر الی الا فضل و غیره افضل و فضل بحسب الصفات التي یعبیر
عنهابه لا ذکارا و الصفا و لا ایما و لا ارادة فی حق الله تعالی فیه قسمان احدهما حقیقی فی حق العباد ما قول فی حق الله تعالی
و الشکر و الحیم و المستقیم و اولی ما حقیقی فی حق الله تعالی فیه قسمان احدهما حقیقی فی حق العباد ما قول فی حق الله تعالی
هو الحق الیوم فان فیه اقسام لا یحکم فی حق الله تعالی فیه قسمان احدهما حقیقی فی حق العباد ما قول فی حق الله تعالی
ولا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا
و معنی الوضوح ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا و لا یشترک ان لا فی هذا
فان معنی الحق هو الله تبارک و تعالی و یعلم ذاته و المیتة هو الله تبارک و تعالی و یعلم ذاته و المیتة هو الله تبارک و تعالی
و القیوم یشعر بکونه قائما بل ان کل شیء قیامه و هو ایضا کما لا یوجد لغيره بل لا یصور لغيره و ما عدل فله الاشیاء
الذاتة علی الافعال کما یجزم و المقسمة علی غیره فله دون یدل علی الصفا ان محض الافعال هو الصفات
و الصفا اصل الافعال و ما عدل فله الاشیاء الذاتة علی الافعال کما یجزم و المقسمة علی غیره فله دون یدل علی الصفا ان محض الافعال هو الصفات
فذلک ما یظهر ان الثابت لثبوتها مظهرها و هیها فان المقوم من ظهورها امور تبین صفات الانسان کما لا
وقد یزعمون و یصحب بل لها حقان یستعمل ثبوتها للانسان مستخرج من هذه الاسامی بنوع من التاویل فلهذا
ینتبه علی ما یجزم فیها من اختصاصها هذه الکلمات بکونها اعظم فیه منه قولک سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله
الا الله و الله اکبر ان سبحان الله یستعمل فی حق الله تبارک و تعالی فان یقول فی حق الله تبارک و تعالی سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله
باضافة النعم کما الیه حقیقی فی حق الله تبارک و تعالی فان یقول فی حق الله تبارک و تعالی سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله

واصل اولاً لا شريك له في افعاله افعاله البتة كما لا شريك له في مقامه الكائن في استحقاق العبادات غداً حسن الخط واعلم
 ان كل من سواه من زمري منته فخره وخبره كالقلم وهذا ما لا ينبغي ان يفرد به باحقاق الحمد وقوله لا اله الا الله فقد عرفنا بالتفرد بالحق لا حقيقة فانا اورثناه وقوله والله اكبر لم يرد ان الله اكبر من غيره اذ ليس معه
 غيره حتى يقال اكبر منه بل كل اناء قد يكون من اوزن قدرة ولا ليس انوار الشمس من الشمس تنبأ للمعنى حتى يقال الخالق
 من اجل رتبة التبعيت بل معناه انه اكبر من ان ينال الخواص ويدرك سلاله بالعقل والقاس بل اكبر من ان يدرك
 كفضل الاله غيره بل اكبر من ان يعرفه غيره فانه لا يعرف الله الا الله فان منتهى معرفه عباده ان يعرفه انه لا يخفى
 منهم معرفه الله بالحققة ولا يعرفه الا ايضا بحاله الا اني اوصاه تمام النبي عليه الصلوة والسلام فيعبر عنه قيقو
 لا يصح ثناء عليك كما انت اشد حلفاء واما البصير فيقول العجز عن درك كلاله اعداد ارك وازن قس
 الى زيادة تحقيقه في هذا المعنى فاستمكن قولنا لا يعرف الله الا الله فالحق مع حقيقة بالبرهان كما ان القاص
 الاقصى في معاني اسماء الله الحسنى بكيفية اعلان هذا القدر من الموزن الى المثل الذي فضل الاذكار ومنها
 يراد ان كل من سواه من زمري منته فخره وخبره كالقلم وهذا ما لا ينبغي ان يفرد به باحقاق الحمد وقوله لا اله الا الله فقد عرفنا بالتفرد بالحق لا حقيقة فانا اورثناه وقوله والله اكبر لم يرد ان الله اكبر من غيره اذ ليس معه
 غيره حتى يقال اكبر منه بل كل اناء قد يكون من اوزن قدرة ولا ليس انوار الشمس من الشمس تنبأ للمعنى حتى يقال الخالق
 من اجل رتبة التبعيت بل معناه انه اكبر من ان ينال الخواص ويدرك سلاله بالعقل والقاس بل اكبر من ان يدرك
 كفضل الاله غيره بل اكبر من ان يعرفه غيره فانه لا يعرف الله الا الله فان منتهى معرفه عباده ان يعرفه انه لا يخفى
 منهم معرفه الله بالحققة ولا يعرفه الا ايضا بحاله الا اني اوصاه تمام النبي عليه الصلوة والسلام فيعبر عنه قيقو
 لا يصح ثناء عليك كما انت اشد حلفاء واما البصير فيقول العجز عن درك كلاله اعداد ارك وازن قس
 الى زيادة تحقيقه في هذا المعنى فاستمكن قولنا لا يعرف الله الا الله فالحق مع حقيقة بالبرهان كما ان القاص
 الاقصى في معاني اسماء الله الحسنى بكيفية اعلان هذا القدر من الموزن الى المثل الذي فضل الاذكار ومنها

[illegible]

[illegible]

کسب سی کہاں تھی اور حضرت ابی خلیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہاری حضرت سی مقرر ہی کہ فرمایا آپ
 فی ہذا ہی کیا کردہ اسی کہ باب تہار ہی اہل نیم ہذا ہی کرتی تھی اور حضرت سی علیہ السلام خوشہ چینی کیا کرتی تھی شیخ عبدالحق
 دہلوی رحمہ اللہ نے فیہ فیہ ہی مائی ہیں کہ جولاہوں کو عت مت کرو اسی کہ پہلی سب سی جی بنی ابی ہارم آدم علیہ السلام
 تھی انتہی فصل اللہ اللہ میں کہہا ہی کہ حضرت شیت علیہ السلام جو کہ تھی اور حضرت اسمعیل صیادینی شکاری تھی قال اللہ تعالیٰ
 کلی امن الطیبین وعلی الصالحین فرمایا اللہ صبا کی کہہا وسترین چیزیں اور کام کرو بہلاف سب سولوں کی دین میں
 یہی ایک حکم ہی کہ حلال کہاں حلال راہی کی مکار اور نیکی کام کرنا نیکی کام خب لقی جاتی ہیں واکرام خبیث لیس
 بطیب فقد قرن کل الطیبین بالعبادہ اور حرام خیر ناک ہی و پاک نہیں بخنقین نزدیک ہو کہہا ناما ستری چیز و کجا عبادوں
 کی ساتھ فہمین شادی و فہمین کی کہہا کام اور عبادت کرنی کی مکاری روزی حلال چاہی اسی کہ اللہ تعالیٰ حلال روزی کی
 ذکر ساتھ اعمال صالحہ کی کیا جیسا اوپر کہہا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طلب الحلال فی رضیۃ بعد العزیزۃ ہی بعد فریضت
 الاہلبان الصلوٰۃ فرمایا انحضرت فی اوپر درود اور سلام طلب حلال کا فرض جی بھی فرض کی یعنی بھی فرض جی کی یا
 اور نماز کی و سب پہلی ایمان لانا فرض ہی پھر نماز کا فرق بین المؤمن و الکافر ہی اسی بعد روزی حلال طلب کرنا
 فرض ہی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من اکل الحلال ربیعین یوم ما توفی اللہ تعالیٰ فیہ اجرہ تلبیہ الحکمۃ من
 قلبہ و فی روایتہ نزح اللہ تعالیٰ الدنیا فرمایا انحضرت فی اوپر درود اور سلام جو شخص کہاوی حلال کہاں جاپس
 دن تک وشن کر دی اسے بزرگ اوکی دل کو اور جابی کر ہی جی حکمت کے اوکی دل سی اور ایک روایت میں سی زنا کر کہ
 اوسکو اللہ برتر و یامین و قال صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ مملکا علی بیت المقدس نادی کل یلیلہ من
 اکل حراما لای یقبل منہ صرف ولا عد الا لخصہ النافلۃ العدل فی رضیۃ فرمایا انحضرت فی تحقیق اللہ کا ایک شریعت
 ہی بیت المقدس پر پکارتا ہی ہر ات جو کہاوی گرام نہیں قبل ہوگا اوس سی صرف نہ عد صرف کے مرادنا فلم ہی اور
 عد سی فرضیہ ف اس سی بہر نظر کہ جو عبادت حرام کا مال کہا کر ہی وہ قبل نہیں پس عبادت کی ہی ل حلال شرط
 ہی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من اشتری ثوبا بعشرۃ درہم و فغشہ درہم حرام لای یقبل اللہ صلوٰۃ
 منادام علیہ صلوٰۃ فرمایا انحضرت فی جی خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوکی قیمت میں ایک درہم حرام کا ہی نہیں قبل
 مولیٰ اوکی نماز جب اوپر او میں سی کچھ ہی ف یعنی خب اوکی قیمت میں کچھ ہی حرام مال باقی ہی بت تک و
 نماز نہیں قبل ہوگی قال عبد اللہ بن عمر لوصیۃ حق تبارک و تعالیٰ واکملوا ما وصیتم حتی تکونوا کالانار و لای یقبل
 اللہ تعالیٰ ذلک منکم لادور عاجز و قبل العبادۃ ممل کل الحرام کا لیسنا علی الشرعین کہا علیہ السلام
 اگر نماز پڑھو تم یہاں تک ہو جاؤ تم مانند کمان کی اور خاموش ہو تم یہاں تک کہ جاؤ تم مانند زہ کمان کی نہیں قبل کر لیا
 اللہ کو تھی اگر تاجہ ایسی بریرہ کاری کی جو منع کر لی کل حرام ہی کہہا ہی کہ عبادت کرنا سات اکل حرام کی مثل بنیاد کرنی کے
 ہی کہہا بر فیصل علم الطب للطعم لخاصیۃ عظیمہ فی تصفیۃ القلب و تنوین و تالک لیس استعدادہ یقبل
 انوار المعرفۃ و فیہ سمیحتہ الکتاب ذکرہ و لکنہ یغفلان تفہم ان درجہ الوہب ان معہ جان تحصیل شہر کہاں ہو
 ایک بڑی سیستہ صفا اور روشن کر نہیں دل کی اور مضبوط کر فی میں اوکی استعداد کی راہی قبول کر فی نوزوں معرفت

والرافعة ورع الجسد يشان من احد رعن في الايراد منها وله القوة في طاعة الله تعالى اذا كان قد نظر
 الى بعض اسبابها مبصية ومن ذلك حكم ان ذلالتن لمصوى رحمته الله كان محجوسا جانا فبعث اليه
 امرأة صبا الحمر من طيبها اطعما ما على يدي السجدة في غير ذلك منه لم يعتد ربا به جاني على طبق ظاهره
 يدي السجدة ومن ذلك ان يشر الحماقي لا يبريها من الاغذاء التي حضرها السلاطين واطفا بعضهم سراجا
 اشعله قاروه من بيت ظاهره وشر بعضهم الدواليه فاشادت اليه امراته بالبشر والترك فاقال هذه مشيتك اعرف
 لها وجها وانما الحاسبت نفسي على جميع حركاتي وهذه رتبة قوم ذوق القول في حال الله فذكره في خوفهم ليعلموا
 خزايا كل ما يكون لله حراما وليس هذا من عيشك وعش ناصحك في ادرهم واجتهدي انني بوسع العدل الذي يفي
 به الفقهاء فيستخرجون قضيتهم اليه مشينين جوهرا ودرهمين كاي باووه وبجاني مرواوس جيز كثر اوده كجاوله
 او كل كجاني في طلاقه اوروانا الى اسدي فزان جري من السلي كجوي راو با جاني في طرف بعض اسباب او كل كجاني
 يعني تاواني اوراسي سبب كجاني كجسي ذوالنون سري سري كجوه سري خذ من بهو كجسي بهو او كل كجاني
 ايد عورت كجني في ابي سري كجاني قايده والون كجاني سرت كجاني او تين سري اور عذ كجاني كجوه لاني سري كجاني
 طبق بر ظالم كجاني ذوالون او اسير طر جري بشر جاني كجني سري جاني او ن سري كجاني كجوه او باو شاه من
 في اور كجاني كجاني في اوس جاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 اشار كجاني او كجاني في عورت كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 حساب كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 او تاري سري جوي او كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 تير اور تير في قضيتهم كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 عن موافق عذرهم ولا ينفقت الى قاهر من وجه اخر السنة ماله من زوجته واستوهبتهم في الملباس قطع
 الزكوة عنها فافهم ان عنوانه الى السلطان كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 الفقهاء وفتاهاهم ذكر ما يتعلق بالظواهر في كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 الصلوة اذا اتممت الفرض عن السلطان كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 السلطان في السياسة في تنظيم امر العبد الذي يولي كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 الى ان ينفعت عند جوار الجبابرة عند وسط السلطان كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 ازالة ردالة الخلفائه محال كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 الزكوة رجلا در الزكوة جعل الشريعة كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني
 لله في الجمل المعبر به وبالله تعالى ان كان الفقيه في سقوط الحكم حجة الا بالبرهان ان الله تعالى يقول فان ظلم
 اكثر من شئ منه فليكن حجة كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني كجاني

لان شفعه بقطع الحجة بمات الظاهر والحجة وشهد العفاء بالشفاع لا يطبق على النفس بل يطبق به القلب و
 كذلك كل ما ياباه الطبع ويريد العقل الصلحي في العاقبة وهذا باب طويل ضل به ان لا تستحل مال غيرك الا برضا
 مطلق صاحبها كونه في ان لا تأكل من سوالك نسالت فاحذر ان تستال على الملاءة فمنها يعطى بالحياء وذللك ليس
 مقرونا بالرضا فان المستحى يوزل الازالة الملك على الحياء ولا فرق بين ان تأخذ ماله بضر ظاهر بسوطة يدين
 ان تضره بباطنه بسوطة الحياء فالكل مصرادة واحدة ايضا ان يعطيك بالدين وذلك بان يعطيك لظنه انك
 ورع تبقى فبالدين ويكون من شرط حله ان لا يكون في كطناك ما لو اطمع الله يعطى لا منتعم عن العطاء ولا
 فرق بين ان ياخذ بالتصوف والفقوى هو ليس متصرفا به باطنا وبين من يزعم انه علوى يعطى وهو كاذب فكل
 ذلك حرام عند ذوى البصائر وان افتى الفقيه بالحل بناء على الظاهر ايك بهه كجى نوانكى غوركى بجهون سى
 اور نه پروا كرى او كلى قول كى طرف جو بهه كجى شيا وقت تمام مونی سال كى مال اپنا اپنى بى بى كواور مانگ لیا اوس سى مال
 او كجا سا حفظ ہو كى زكوة دونوں سى معنی میان بى بى سى سوا اگر او تنوں نى قصد كیا ايس سى سببا كو ك تحقیق بادشاه طبع كجا
 اودن دونوں سى زكوة كوا سوا سلى عمل نظر اؤ كجا ظاهر ملك سى سوبه پان كجى سى اور در خبر فقها كا هى ورا وكجا فتوى اوسى سببى متعلق
 بطاهر ميس سى كجى كوفى پان بهه كجى كرى كى زكوة سى جو وقت كى ساقط موبواوى طلب كى ناساعى كا اور حكم كوفى پان ساتهه صحیح
 مونی نماز كى جو وقت كى منع موفى اوش كساتهه جارى مونی صورت نماز كى سلى كى نهين اؤ كى ما تون مین سوا اوس قانوں كى
 كه جارى كرتا هى اوسى شاهه سياتس كلى تاكه منتظم موبواوى امر دنیا كا خوايك منزل سى منزلون راءه سى حبس اوپر كذا اور
 ليكن جو وقت كى نظر كرى اوس كجى كجى جوفع ديوى شجوة نوك بروت سبت سبتون كى كل كى روز اور بادشاه
 بادشاهون كى سوت پروا اور توجه كوا سبب طرف اور جان كى تحقیق مغض زكوة و سى سى دور كرتا بى عادت بخل كا هى كه
 وه ملاك كى نوا لاسى حبس كه فرمايا آنحضرت نى دود اید كا او پیر اوس سلام تین چیزین ملاك كى نوا لاسى تین ايك كجى نوحى طاعت كى
 كجى دوسرى خوش نفس كا مطمع مونا قیسرى غور كرتا اودى كا اپنى نفس پر اؤ كجى نوا مان كوة كا و سلى نوا لاسى زكوة كى هى
 نوا بخل كو بطلع يعنى طاعت كیا كیا كجى شوق وه موبواوى طاع سبب قبول كرى او سبب كى اوس چیز كو جى خوش كرتا هى
 اور كیا كیا كى كه بهه نهه تها مطمع پس كو نكر موبو كجى نجات دینی والا اور سبب موبو شخص جو بى طرح كرتا هى كذا ان اپنى
 بى بى سى بهانسا كه چه موبو سى هى موبو كوسل موبو نهين حلال مونا اوسكى اور اید كى در میان اگر چه فقیه فتوى سى ساقط
 موبواوى موبو پرا و صحیح مونی ابرا يعنى پاك ذمہ مونی پرا و سلى كه اید تعالى فرماتا هى پیر اؤ وه اوس كجى چه چور وین تم كو
 دل كى خوشى سى توده كیا اور چتا پچا يعنى عورت موبو كا موبو پرا خوشى سى ادا كرو پیر اؤ وه خوشى سى چه چور ودى تود و اؤ
 اور نهين هى بهه خوش نفس كى بلكه سى خوشى ل كى در فقیه نهين فرق كرتا ان دونو امر مین سببى كه وه فرقیه سى ساتهه
 فضیل كى خصومات ظاهر كى اور حجامت پینا كروى دوا كا نهين خوش كرتا نفس كو بلكه خوش موبواوى اوس سى ل اور
 سبب پر حال سى اوس چیز كا جسكى مخالفت كرتى تى طبیعت اور چا پنى سى اوسكو قتل كسى مضلحت سى عاقبت مین اور بهه
 ايك باب سى لنبى اور اصل سلى بهه هى كه نه حلال كى مونا لاسى غیر كا مگر ساتهه خصامت مطلق صاف كى اور چا پنى كه نه كها و
 تو سوال كى پیر اؤ سوال بهى كى بتو توج اس سى كه سوال كرى تود وه مین پس سبت سى كه دكجا شرم سى اور بهه مین

مشکل متواتر کی مومنہ والی پر جس شخصیت جب تک نہ ہو کہانی قبول و سکا ساتھ اعتقاد یا کی لازم ہی اور پھر سری ہی پر رہتا
 اور پھر کر پڑھا اور یہ ایک قوم ہی کہ مشکل ڈال انہوں نے اپنی جیون پر جس شکل اور جتنی کر لیا اتنا اور نیز اور سٹ جائیں گے
 سبب اپنی پڑہنی کی جیسی کہ فرمایا آنحضرت نے اور نیز درود اور سلام ملا کہ ہو گئی تشریف دے کر نبوی پس اس طرح ہی حلال میں
 تو مانہ کرتا ہی اپنی ایک ساتھ اور جس کے کہ طینان بکری او کی طرف ہی تیرا نہ اور پھر کافوتی و تیا ہی مفتی سوتو پوچھنے
 فتویٰ ہی ہی ہی **فصل** انا لا اشتهاء فقولوا لا لایا کھا حرام و قد اشتهرنا
 الایدی العادیة والمعاملات الفاسدة فاقسم فی الخشیش ترهبا و اتناول من الجسد من متوشعلا
 اخصل فیہ ین حلال و حرام بل علم قطعا ان الحلال و الحرام بین و بینہما امور متشابھتا کذا کان
 من معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کذا لای یکن ابد الدهر و استعمل من اللہ الذی کون انا فانا غیث عبد
 باہور و نفسہ حلال بل باہور اعتقاد حلال لای تعرف سببا ظاہر فی شریعہ فقد توضح رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من فزادہ مشرک و توضحہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من جرحہ نضرا لہ و لو عطشوا الشربوا منه و شرب الماء
 النجس حرام و لکن یستحبون یقین الطہارة و لو لم یکنوا متوہم النجاسة فکذا کل ما صرنا قد فتی یدرجل
 محمول عندک حالہ فکذا کان تشتری منه و ان تاكل من ضیافته یحسد اللطیف بالمسکون الاصل ان ما
 یدرجل هو حلال و ما تضاد قد فی یدرجل عرفہ بالبصر بالاحقر فھو اولی بان تعتقدہ خلا لا نعم الحد یجب
 فماتضاد قد فی یدسلطان ظالم اور جل عرفہ بالربا و بیع الخمر فھو الحد منہ حتی تنال و لتستقضي تعرف
 انہ من ابن حصار ان ظھرك جھنہ اصل و انہ حلال فکذا اخذہ و الا فاعتماد علی العالۃ الظاہرہ وھو قریب
 حالہ وھذا اذا کان اکثر الہ لک و ان کان اکثرہ حلال فکذا ان تاكل منه و ان ترکہ فکذا و رر فقد
 کتب بعضہ کذا ابن المبارک بالبصرۃ من البصرۃ الیہ یسألہ عن معاملہ ررجل یعامل السلطان فقال ان
 کان لا یعامل غیر السلطان فلا معاملہ و ان کان یعامل غیرہ ایضا فعاملہ و فی الجملة الناس فحقا سئلہ
 اقتسام خبر وارجو توئی شخص کی اپنی ہی پر جس تو سبب دنیا کی حرام میں اور تحقیق ناپاک کر دیا او سکوتا توں گردان فی
 اور معاملوں میں سو میں قناعت کرتا ہوں سو کہی گہاس پر یا کیا تا ہوں سبب میں سی کشادگی کر کی میں نہیں فرق کرتا
 او میں حلال اور حرام کا بلکہ جانتا ہوں یقین کہ حلال کہلا ہوا الخی طوم کہلا ہوا الخی او میں توں و میان بیت شیعہ کی کام میں
 ہی طرچہ تھا حال زمانہ میں آنحضرت کی اور پس رہیگا ہمیشہ کو اور انکہہ کہول دیکھہ تو اوس بہید کو جو ذکر کیا ہی سو تحقیق
 تو نہیں متقد ہی او کا جو حقیقت میں حلال بلکہ او کا جو تیری اعتقاد میں حلال ہی تو نہیں جانتا کو سبب ظاہر میں او کی
 حرام ہو نیگا پس تحقیق وضو کیا رسول اللہ نے تو تیرے والں سی ایک شرک کی اور وضو کیا حضرت عثمان ایک بدہنی ہی جو نصرتی
 عورت کا تھا اور اگر پائی ہوتی تو پی لیتی اوس ہی اور پنی سبب نانی کا حرام ہی لیکن کر لیا او کی ساتھ یقین پائی کا اور
 نہ ترک کیا او سکوتا ہی ناپاک کی پس ہی طرچہ جو پاوی تو مات میں ایسی شخص کے کہ نہیں معلوم حکم جو حال او کا سو حکم جو جائی
 کہ نزدیک اوس ہی اور یہ کہ کہاوی تو او کی مہمانی ہی و اسی نیک گمان کرنی کی ساتھ یہ گمان کی پس تحقیق اصل
 ت بہر ہی کہ جو او کی مات میں ہی وہ حلال ہی اور جو پاوی تو مات میں ایسی آدمی کی کہ جانتا ہی تو او کی نیکی تو

پس در اولی ای مسأله ای که اعتقاد کردی تو او سکوحلال ان بخیا و حبیبی اوس میزی جگمادی توانست بین پادشاه
ظالم کی با اوس آدمی کی جگمکان نامی تو سر و غمرا و شربت یحیی والاسود حبیبی اوس می بخیا بهانگ کی پوختی تو او را
خوب پوختی تو او جان لی تو کرد اوس که بان ای حاصل یکایس اگر ظاهر بود جگمادی و جگمادی حصول کی آورده حلال می پس تو
او سکو او زمین تو بخیا او را بر سر است ظاهر کی او بر سر است او کی حال کاری او بر سر است او کی حبیب تو او را خال او سکوحلال
بر او را بر او را خال حلال بر او کما او بین می بهر اگر جگمادی و جگمادی او سکو نیم بر سر است او کی بین شخص ملکاتنی بر کیلن
ابن المبارک کی بصیرت او سکو طرف تو مهتابا اوس می معامله کر تکیو مسأله ای آدمی کی جو معامله کر تکیو با پادشاه
سی پس کی این المبارک کی اگر ده زمین معامله کر تکیو اوس می سهای با پادشاه کی تو مست معامله کر او کی بی مسأله
او را کر تکیو معامله کر تکیو کسی اوس می بی پس معامله کر تو اوس می او را کی بحسب ملک لوگ تیری حق بین تیری
طرح برین آحادها از کون مجبولا فکل من ماله والحد و لیس بواجب بل
هو محض و ریع والثانی ان تعرفه بالصالح فكل صاه ولا تورع والورع فيه وسوسنه فان آدمی
الايداء والايجات فی حق معصية فحرام لما فيه من الايداء ولما فيه من سوء الطين بالرجل الصالح والتناكب ان تعزم
بالطير والرواحی علیه ان کما اله او اکثر حرام کالسلطان الظلمه و غیر هم قما لهم حرام والولیع ان تعزم
اکثر ماله حلال ولا یخلو عن حرام کر جل العجاف و میرات و هو مع ذلك فی عمل السلطان فذلك لا یخل
بلا غالب لیکن التراف من الورع الملم و الخاسر ان یکن یبحر لا عندك حاله ان بری طبعه علامه لظلمه کالقیما
والقلنسوة و حینه الامتراك والظلمه فله علامه ظاهره یوجب الحذر فلا تأکل من ماله الا بعد التفتیس
والسادس ان نری له علامه الفسق علامه الظلمه کطل الشارب وانقسام اشوار الیس قوما و وراثه یتم
غیر و یبطل الایمارة فان علمت له علامه وراثه التجار فله محرم ماله بذلك فان کان امره مجربا عندك
هكذا فیه فیکون علامه الفسق ضعف دلاله من علامه الظلمه و لیکن لا یطهر عن ذلک انه لا یحرم ماله لان الظلم
المذکر لا یطهر من المذکر دلاله ظاهره فیه من دلاله هذه العلامة على التحريم وليسست هذه
الدلالة اقوی من دلاله البیسیة والنحو علی نجاسة الماء و لم یلینفک لیها رسول الله صلی الله علیه وسلم
ولا عسر الله علیه و ما ماء الاية الظلمه فیه ما اذا ارادنا طبعه بموتی ماء فیه وجبنا الماء متغیرا و لم یکن
ان یكون من طول الملك و لیکن ان یكون من البذل فانه یحتسبه حاله علی السبیل الظاهر فیه و ان هذا
علیه ان یتفتی قلبه فاذا وجد قلبه خزانة فلیحتمه فالا فخر لرات القلوب و حکما کما ان الصبر و
ولکن هرسانا دقیقه یفعل عنها اقل الورع و هو راته حشمت یكون التراف من الورع او من خواردة النسب
فلا یجوز التراف و السؤال بحیث یؤد فی الجهم و اذا قدم الباطل طعاما فان سألته انه من ان منی حشمت
وتادی و الا یذله حرام و سوء الظن حرام و ارسالتی عن غیره بحیث یدکر اذا الايداء فان سأل
بحیث لا بدری فقد تحسنت و اسیات الظن و بعض الطین اقر و تهنیت بالغبیة و التهمة و کذا ذلک
حرام و نراه الورع لیس یجرم فلیس الا السلیط بالترک فان لم یکن الا الايداء فعلیک ان تأکل فان طبعه
طلب السلیط و صیالته عن الاذی اهم من الورع فاذلک ان یکن من القوم المغرورین الذین یدرکون

475

الحکم الیہ الہدایا قاری سیال نعیمال فی اول تدویم الی المدینۃ عما حمل الیہ اہل ہدیۃ اوصافہ لا فی لک
للسیفیہ ایدہ ولان قرینۃ الحال کان یقتضی الامکان فی الصندق الہدایۃ لہما علی تہنہ واحدہ وکان
بدی الہدایۃ فی وجہ وکالیال ولہ نقل السوال لانا درانی محل الریۃ فان قلت فلو وقع طعامہم
فی سوق فہل یشتری من ذلک السوق فاقول ان تحقیق الحرام ہوا لکث فلا تشترک لہ بعد التفتیش
وان علمت ان الحرام کثیر ولیس لک اکثر فک الشری والتفتیش من اوصافہ ولقد کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واصحابہ یشترون فی اسفارہم من الاسواق مع علمہم ان فیہم اهل الربوا والعصر واهل
الغلول فی الغنیمۃ وکانوا لا یترکون المعاملۃ معہم وھذا الباب لست بدک شرجا طویلا فان رغبت فیہ
فطالع کتاب الحلال والحرام من کتب الاحیاء لست ہد عندہ طالع بیانہ لہ یصنف فیہ مشکۃ المحقق
والتحصیل والا حاطۃ بجمیع التفاصیل ایکہ بیہ کہ ہونا معلوم ہر کس کی اوسکی مال سی اور پنا وجہ بین بلکہ بیہ نرا
فقوی سی دوسری بیہ کہ تو پچھتا ہوا و سکو ساتھ صلہ حجت کی پس کہا اوس سی اور پنا پر پیر کر اور پیر کرنا اسی میں
ہی پیر اگر مودی ہو طرف ایسا اور وشت کے پس وہ گناہ اور حرام سی اوسکی بہت بچا و میں ہی نڈا سی اور سبب و سکی جواب
ہی بدگمانی سی ساتھ مردنیک کی ستری بیہ کہ جاننا ہوتا و سکا ظلم اور سود خوار سی یہاں تک کہ جو کو معلوم ہو کہ سب مال
اوسکا یا اکثر حرام کا ہی سکا یا نہ ہون ظالم کی در سوا انکی سوال انکا حرام سی جو تہی بیہ کہ جاننا ہوتا تو کہ تحقیق اثر مال اوسکا حلال
ہی اور نہیں ظالم حرام سی مثل اوس آدمی کی کدا و سکی لسی تجارت اور میرٹ سی اور وہ باوجود اوسکی عمل میں بادشاہ کی سی پیر
جو کو لینا چاہی ساتھ غلبے لیکر ترک کرنا بڑی پر پیر کاری سی یا چون بیہ کہ ہونا معلوم نزدیکی تیری حال اوسکا لیکر فی
دیکھتا ہی اور پنا فی ظلم مثل قبا اور کلاہ کی اور سکی ترکون اور ظالمون کی پس نشان ظاہر سی جب کرنی تہی بچی کو
سو کہتا تو اوسکی مال سی مگر بعد روایت کرنی کی چینی بیہ کہ دیکھی تو اوں شیری فتن کی نہ نشانی ظلم کی مثل نسبی ہو چوں
اور قسیم کرنی مال سکی کا کل بطور باید دیکھی تو اوں سکوا گالی دینی ہوئی کسی کو یا دیکھتا ہی کسی عورت کے عیث پس اگر نہ ہو
معلوم کہ کسی اوسکی مال موروثی یا سوداگری تو نہیں حرام ہوتا اوسکا مال سبب سی اور اگر ہی حال اوسکا نا معلوم نزدیکی
تیری سو میں مل ہی اسی کہ نشانی فتن کی بہت ضعیف ہے دلالت کی نہیں نشانی سی ظلم کی لیکر بھٹ ظاہر تیری دیکھ بیہ
کہ نہیں معلوم ہوتا مال اوسکا اسو اسی کہ ظاہر مال اور سلا لالت کہتا ہی ملک پر ایسی لالت ہے بہت ظاہر سی لالت کرنی سی اس
نشیجے حرام ہونی پر اور نہیں بیہ لالت تو تیر دلالت عورت مجوسی اور نصرانی کی اور پنا خباست پانی کی کہ نہ پروا کی اوسکی
رسول اللہؐ اور نہ حضرت عمرؓ یعنی جبکہ حضرت نے ایسی صاف علامت پر خیال کیا تو ہمہ علامت فتن کے اوس سی کہیں کہیں
ہی اور سکا لالت فی ظلم کی پیش ہر ہی اوسکی جیسی جو ت دیکھتا ہی ایک ہر فی کو کہ پیشاب کرتی ہی پانی میں پھر یا پانی کو
متنہ اور نہیں پر غیر کچھ بھری تہی پانی سی اور ہی پیشاب کی سبب پس پنا اوس سی وجہ کے حوالہ کرنی کہ اور سبب
ظاہر کی پھر اس سبب کی بھی لازم ہی اوں کہہ فتویٰ پوچھی اپنی دل ہی سبب کہ پاوی اپنی ولین سوزش میں چاہی کہ
پچی اوس سی سو گناہ سوزش ہی ولون کی اور پنا ہی سینون کا لیکر سبب کہ پرا یک بار یکایت ہی جس میں غافل
ایں فتویٰ والی اور وہ بیہ کہ اس حیثیت سی کہ ہی ترک کرنا پر پیر کاری سی یا اوس سوزش سی جو می میں ہی پس

نہیں جائز ہی ترک اور سوال اس طرح پر کیا یاد دلاؤ گی پس معلوم جب وہی مایوس تیری کہاں سوا کر پوچھی تو اوس سے کہ
 کہاں ہی حاصل کیا خوش ہوئی اور ایذا پایگا اور ایذا تو دنیا حرام ہی اور جگہ کی حرام ہی اور اگر تو پوچھی گا کسی کو
 سو تحقیق نہ مانیں کہ لگا اور یہ لگا کی کر لگا تو اور نصیحتی لگان گناہ ہوئی تین اور شک کر لگا تو سنا نہ غیبت اور قیمت کی
 اور یہہ جسم ہی اور چہوڑنا پر ہینہ کاری کا حرام نہیں پس نہیں چاہی چھو کر مکرہ ہائی چہوڑی تین پہر اگر نہ مکن ہو
 مکرہ سنا ایذا کی پس چھو کر لازم ہی کہ کماوی تو پس تحقیق خوش کرنا دل ایک لگان کا اور بچا ناؤ کا ستانی ہی
 ضرور زیادہ ہی چہرے کا سو گناہ کہہ تو آپ کو اس سے کہ جو اول دن فار یون غرور اولون سی جو نہیں جانی مایوس
 پر سیز گاری کی در جان کہ تحقیق رسول اللہ کی کہ یا صدقہ ہی برہہ کی اور نہ پوچھا حال صدقہ دینی والی کا اور نہ ہی
 جانی تھی آپ کی مایوس حق ہی ہو نہیں پوچھتی ہاں پوچھا تھا پہلی بار اتنی ہی میں مدینہ کی طرف اوس خیر جہاں لگی تھی
 آپ کی مایوس وہ صدقہ یا یہ پہلی مکرہ نہیں کہ پھر سنا تا نہیں اور اس لہی کہ قرینہ حال کا چاہتا تھا ہونی صدقہ اور یہ
 کو اور یہ ایک ہی سہی کہ اور تھی کہ حضرت کہ مایوس جہاں سنا دے عورتوں کی بس قبول فرمائی اور نہ پوچھتی اور نہیں قبول
 ہوا پوچھتا کہ حضرت ہی مگر نادیم ہی بہتہ کہ شک کی جگہ میں پس اگر کہی کہ جو واقع ہو کہاں حرام یا زار میں نہیں کہتا ہو
 سو کیا خرید کر دین میں بازار سی پس میں کہتا ہوں کہ اگر ثابت ہو کہ حرام اکثر ہی تو مست خرید کر تو مکرہ و دریافت کی اور اگر
 معلوم ہی ہوتی کہ حرام نہیں اکثر نہیں ہو چھو اختیار ہی خرید لیا اور دریافت کر لیا پر سیز گاری ہی اور تحقیق ہی
 رسول اللہ اور صحابہ کی خبر خرید کرتی تھی اسی مغرور میں یعنی حالت سابقہ میں بازاروں ہی حالانکہ وہ جانی تھی کہ ہر
 اور میں وہ خوار اور غضب کر نہ والی اور خیانت کر نہ والی قیمت میں اور تھی کہ دشر کہ کرتی تھی معاملہ کرنا اذنی ساتھ
 اور یہ بات چاہتی ہی ایک شہر دراز کو سوا اگر رعیت کر تو او میں پیش لے کر نہ یا بحلال و احرام کتاباں جہاں العیون
 تاکہ کواری دی تو وقت مطالعہ کرئی او کی سب سے کہ نہیں تصنیف کی گئی اوسکی فن میں یعنی جن مسلمین وہ ہی
 اوسکی تحقیق اور فیصلہ و احاطہ میں ساتھ تفصیل کے **الاصل الثامن فی اقامتہ حقوق المسلمین و حسن**
الصفتیہ اصل آٹھویں بیان میں مستعد ہو کہ داخل حقوق مسلمان لوگوں کی اور اچھی صحبت رہنے کی اذنی
 ساتھ وہو کن من ارکان الدین اذا الدین معناه السفر الى الله ومن ارکان السفر حسن الصحبة فی
 منازل السفر من المسافرين والخلق کا وہ سفر بمعنی العبد من السفیر و الکفا اور یہ ایک برکتی میں کی
 ارکان میں ہی سہی کو دین کی معنی سفر کرنا لے کہ طیرت اور سفر کی ارکان ہی مری اچھی صحبت اور دیکش کہنا
 منزلوں میں سفر کی ساتھ مسافروں کی اور حسب حق مسافر ہی تھی تیری اور کو زندگی مثل لہی پہر ہی گشتی کے
 اپنی سواروں کو و اعلم ان الانسان فی الدنیا اما ان یکون وحده و مع خواصہ من اهل و ولد و قریب
 و جارا و یکن عجم من الخلق فخذہ ثلثة احوال و علیہ حسن الصحبة و اداء الحقوق فی جمیع هذه الاحوال
 اور جان تحقیق آدمی دنیا میں یا یہ کہ مری اکیلا یا ساتھ اپنی خواص کے اہل اور اولاد اور سرستہ اور عسائیہ میں یا تہ
 تمام خلق کی پس بہترین حالتیں میں اور لازم ہی آدمی پر اچھی صحبت اور او کو ناحق کا ان سب حالوں میں الحال
 اولی ان یکون وحده فیکمل انہ یسقط بمعنا لہ وان باطنہ مثل علی الصفا من الخلق مختلفی الطبائع

[illegible]

اور مصلح کو دنیا کی سپین مسلمانوں کی اگرچہ سب سے زیادہ زیادتی کلام کی فرمایا آنحضرتؐ نے وہ چہاں میں صلی کرادی
 در میان دو دویسون کی پہر کی پہلی ابتدا فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہ خیر و دل من زمین اس کی جو بہتری نمازا اور روزہ اور
 صدقہ کی درجہ میں بولی مان دینی فرمایا صلح کرادینا پس میں اور خدائی دالنا اس میں یہ ہی حالہ یعنی شانہ والا نیکو کر
 فسادیت تفریق میں ایک ہی کہ نہیں درخت ہوتا مگر تین چیزوں میں ایک جو ہوتو ہوتا مرد کا اپنی بی بی سی تاکہ اسنی
 کر دی اسکو یعنی متلا بی بی سی محبت میں کہتا اور اسکی خوش کرنی کی لئی کہدی کہ میں کبھی بہت جا ہتا ہوں اور
 اسطر جاوے دیت میں بی بی کو بھی غامدی جو ہوتو ہوتا جائز آہی یعنی دو نو کو طہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف قدر
 ہوتا کہ محبت والے غیبت ہوا اور دوسری جو ہوتو ہوتا لڑائی میں یعنی چہاں میں مثلاً کہی کہ اور شکر جلا آتا ہی ہماری مدد کی
 لئی یا دشمن سی کہی کہ دیکھنا چھو کی بھی سی کوئی مار نیو آیا اگرچہ خلاف واقع ہو یہ کہنا جائز ہی اور سیری جو ہوتو ہوتا
 آپس میں صلح کرادینی کی لئی یعنی مسلا و خصلت میں عداوت ہی اور یہہہ لیکسی کہتا ہی دوسرے کی طرف سی کہ وہ ہوتا
 تفریق کیا کرتا ہی اور تسی بعض مہین کہتا تاکہ وہ ملجا وین ہر حدیث مشکوہ میں ہے اور ان جگہوں میں جو ہوتو ہوتا جائز
 ہوا اگر میان وقتی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جو ہوتو لڑائی میں فتنہ فرو ہوتا ہی آدمی دروغ صحت میں ہر سستی
 فتنہ سیر و منہا ان کا صلح بلا عاتلناکس بعضہم علی بعض ولا یعلم بعضہم ما سبغ من بعض
 قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الخیۃ قتال وقل من لا الیک فعدک اور مصلح اسکی یہہہ کی کہنی چھو یا لوگو
 بعضی انکی کا بعض ہوا ورنہ پونچا وی بعض انکی کو جو سنا بعض سیس یا آنحضرتؐ نے زمینیں شل ہوگا حبیب میں
 سخن چین اور کہا گاہی جو چلوڑی کر کی تیری یا پسینی کیسی چلوڑی کر لیا تیری یعنی کیسی ایس سے کہ عیب
 دگران میں تو خواہ آورو بی گمان عیب میں اگر ان خواہد ہر د فتنہ میں وہ ہی کہ دو شخصوں میں عداوت
 ہو یہ لیک کی بابت دوسرے کو پونچا یا کر سی عداوت برسی یا جا کہ کی آلی چنیاں کہا یا کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کر سی
 ورنہ فتنہ و فساد مسلمانوں میں بسبب چلوڑی کی پیدا ہوتا ہی اور منافق عہد ہا یوں مہد آنحضرتؐ کی یہی بہی کی
 ہی کہ جنرک مسلمانوں کی کا فون کو پونچا یا کرتی اور فتنہ انگیزی منظور رکھتی اور چہہہ چوڑا آدمی کو خوار اور فظوں سی
 حقیر اور فظوں سی دور کر دیتی ہی اور لوگ ایسی آدمی سی متفر موی نہیں فتنہ و فساد مسلمانوں کا بوندید البھجۃ
 عند الوحش علی ثلثہ ایاہ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یحل المسلم ان یصحی اخاه فو ثلثہ ایاہ و قل
 لہ الصلوٰۃ والسلام من اقل شلکات ثلثہ اقل اللہ عشرہ یوم العیامہ اور مصلح اسکی یہہہ کی کہ زیادہ کر سی
 یدائی وقت شست یعنی اگر کسی سی کہہ چہہہ ہو تو اس سی بخت سی جدائی اختیار نہ کر فرمایا آنحضرتؐ نے زمین
 رست ہی سا تاکہ یہہہ کہ جوڑی اپنی بہائی کو میں دن سی زیادہ اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص معاف کر دی مسلمان
 ی اسکی تفریق کو معاف کر دینا اسکو اسکی تفریق کو وق قیامت کی و منہا ان محسن کل الحکام احادیث
 ان اھل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنع المعروف ان لہ یصلی لہ فائہ لہ اور مصلح اسکی یہہہ کی کہ ان
 دی کہی ہی خواہ دودا کی لائق ہو یا نہ لائق ہو فرمایا آنحضرتؐ نے نیکی کر بس اگر زمین پونچی کی اپنی اہل کو ہوتو نیکی
 لفت نیکی کرنا چاہی اگرچہ نا اہل کی ساتھ ہو سلی کہ وہ اگر اسکا اہل زمین ہی تو نہ ہو بریک کر نوا لا تو اہل ہی

۱۰ جمع جمیل اولونی غیر موضعہ و لا صبیح جمیل نماز رعا یعنی نیکی کر اگر چہ اپنی محل پر پہنچے مگر نہیں صلح
 ہوتی نیکی جہاں کہیں کجاوی مشغول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پاس
 آیا اور کہا کہ کچھ مال رکھتا ہوں سوای مال زکوٰۃ کی اور اسکی مال کو نہیں جانتا ہوں کہ کون ہی پس اس پر یضدق
 کروں میں فرمایا یضدق کر تجھ پر اسکی خواہ اہل مہربانیا اہل تائبانہ کو بھی حقیقی وہ چیز دی کہ تو اسکا اہل ہی اور وہ
 چیز کہ تو اسکا اہل نہیں منہا ان یخلاق کل صنف باخلاص فاما یلقی من الجاہل الغنی ما یلقی من
 من الورع العالم قال داود صلی اللہ وسلام علیہ اللہ کے لئے ان بھی الناس سلف فیما بینی و بینک
 فادعی اللہ تعالیٰ الیہ خالق اہل الدنیا باخلاق الدنیا و خالق اہل الاخرۃ باخلاق الاخرۃ سچا اسکی بہر ہی
 کہ خلق کر ہی ہر گز وہی او کی خلاق کی موافق پس التماس کر ہی ایک جاہل سولی سمجھ والی سی جو التماس کر ہی ایک
 پر ہنر کار عالم سی کہا و اودنی او پڑا اسکی دزد و اور سلام ہی الدبیری کیونکر سو کہ دوست کہیں مجھ کو لوگ او میں
 سلامت ہوں اور میں جو میری تیری درمیان ہے سو سندینا پہنچا اسدن او کی پاس کہ مل دنیا والوں میں و ان کی
 طرح اور مل آخرت والوں میں آخرت والوں کی طرح ہر کسی سی اسکی طرز اور طور کی موافق ملنا چاہی و منہا
 ان یزول الناس من انزلہم فیزید فی انکم ذی المنزلتوان کانت منزلتہ فی الدنیا فان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بسط رداعہ بعضہم و قال اذاجاہلکم لکم ثم قوم فاکرموہ اور منجیا اسکی بہر ہی کہ او تار ی لوگون کو او کی
 مرتبہ میں یعنی جبکہ جتنا مرتبہ ہو اسکی اتنی قدر کر ہی پس بہت ہی کر ہی بزرگی مرتبہ والی کی اگرچہ ہو بہر مرتبہ و اسکا دنیا
 ہی میں سو تحقیق رسول اللہ در و والد کا او پڑا اور سلام پہنچا دی چادر اپنی وسطی بعضی وقت کی اور تشریف
 جب آدمی متہاری پس کوئی بزرگ عزت والا کسی قوم کا پس بزرگی اور او بہت کر و اسکی و منہا تشرعوات
 المسلمین قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یزیر امر من اخیر عورۃ فیسائرھا علیہ لا دخل الحجۃ وقال صلی اللہ
 علیہ وسلم یا معشر من آمن بلسانہ و لم یدخل لہ ایمان فی قلبہ لا تغتلبوا المسلمین ولا تلغوا عورتہم
 فان من تلغ عورۃ اخیرہ المسلم یتبع اللہ عورۃ و یتبع اللہ عورۃ یفصحہ و لو فوجوہ بیتہ اور منجیا
 اسکی بہر ہی کہ چہاوی عیب کما تون کا فرمایا آنحضرت فی بہن و بیکتا کوئی آدمی اپنی بہائی سی کوئی عیب پر
 چہا تا ہی و اسکو او پڑا کہ یہ کہ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا آنحضرت فی ای گروہ اوں لوگون کی جو ایمان لائی
 اپنی زبان سی اور نہ داخل ہوا ایمان او کی و میں مت غیبت کیا کرو مسلمانوں کی اور نہ پڑا و انکی گناہوں کی دہ
 پس جو شخص کہ در پی ہوتا ہی عیب اپنی بہائی مسلمان در پی ہوتا ہی اسکا و اسکی عیبوں کی اور جبکی عیب کی در پی ہوا
 اسکا رسوا کرتا ہی و اسکو اگرچہ ہو وہ اپنی گہر میں یعنی چہا پناہ ہوا ہوت اور حدیث میں وارد ہی سنی دیکھا عیب کا
 پہر ڈا پڑا و اسکو ہوگا ثواب اسکو مانند اسکی کہ زندہ کیا سو وہ کو ف مو وہ اسکو کہتی ہیں کہ ایام بہت
 میں جیتی پتی کو کار دیتی تھی اور جبکہ ماعز جو زمانہ آنحضرت میں بعثت تا مبتلا ہوا تھا زنا کی خبر دی فرمایا کہ اگر چہا تا تو
 اس عیب کو تو بہتر موتا اور ہی پڑہ پوشی کی لہی علانی کہا ہی کہ تو نہ گناہ پوشیدگی پوشیدہ کر ہی اور تو بہ گناہ آشکار کی
 آشکار کر ہی اور جبکہ پردہ پہنچا ہی عیب کی لازم ہی تو عیب پہنچا اور مسلمانوں کو بھی لازم ہی سبب ہی اسلام کو و ان پر کہ نہیں

انکا کی جنگ حرشہ اور فسادین ہوتا ہی اس کی پہلی تہری کہ نبوت زما میں اپنی صیاط کی ہی کچا کر اور پھر
 ثابت ہوا اور اگر ثابت نہ ہوتی کہ حدیث یعنی بہتان زنا کی ماری جاوی اور صفحہ ستاری خاصہ خدا کا ہی سے
 پس وہ جیسے علمای مدینہ حمان پر وہ لوہہ بالائی خودہ و صفحہ ان تہمتی مواضی الختم صفا القلوب بالناس
 عن سوء الظن ولسا فہم عن سوء الغیبة قال صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا مواضع الہم وکلم ہو صلی اللہ علیہ وسلم
 احدی منہا کہ فہم بالرجل فقال فلان ہذا زوجتی صفیۃ فقال رسول اللہ من کنت اظن فیہ فی لا
 اظن فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان لیجری من ابن آدم مجری الدم اور بخلاؤ کی یہی کہ
 اگرچی بدنامی کی جگہ ہی واسطی نکاد کہ بہنی ل لوگون کی بہ گمانی ہی اور اون کی زبان کو نصیب ہی فرمایا آنحضرت ان کو چہ بجا
 کی جگہ سنی اور کو چہ باتن کی آنحضرت ان کی بی بی کی پس گنداسا تہ اون کی ایک ہی سو فرمایا ان کی ہی غلامی یہ
 ہی بی بی میری صفیہ پس بولا وہ ای رسول اللہ انکی صغیر ک کو گمان بدی ہی متیق بین نہیں بد گمانی کرنا پا کی جن میں
 پس رہا یا آنحضرت ان کی صغیر شیطاں ابنتہ تہرا ہی ولاد آدم میں جگہ خون کی ف میسی جسی خون ہر سرگین ہر سر
 ہیتر جسر شیطاں آدم کی بدن میں ہر سرگین گشت کرنا ہی اوس ہی مدہ ہونا پنا ہی اور حضرت عمر اکثین پر گندہ ہی
 کہ وہ سارہ ایک عورت سی تین کر رہا تہا پس انہوں نے اوپر ڈرہ کو اوٹھایا وہی کہا یا امیر المؤمنین یہ میری بی بی
 ہی فرمایا کہ میں نہ ہی جگہ باتن کی تو نے نہ تیرے گناہ کوئی اور گمان بد نہ لجا یا و صفحہ السبع فی فضائل حوالہ
 المسلمین ولو شفاعۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفعوا وانی اریہ الامم فاقترعہ کی یسفعا فی
 فغیر و او قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من شی فی حاجۃ الخیاء من لیل او فاضاھا اولہ فیضہا کا
 لہ و المصلی عنکافشہم و قال صلی اللہ علیہ وسلم قیامک مع احیاء سالہ خیر من اعتکاف فی سبتہ او یخیر
 او کی یہی کہ کسی کری حاجت والی میں مسلمانوں کی اگرچہ ہوسا تہ سفارش کے فرمایا آنحضرت ان سفارش کرو
 میرے طرف ثواب باو کی تم اور میں ادا د کرتا ہوں یا یک کام کا پھر ڈویل کرتا ہوں تاکہ سفارش کرو تم میرے طرف پس اجہ
 پاؤ تم اور فرمایا آنحضرت ان جو علی ابنی بہرائی کی حاجت یہ لڑی کی لئی ساعت بہرات اور دن ہی برلاؤی و کو
 یا نہیں یہی ہی تر او کی لئی دوسری کی اعکاف سی اور فرمایا آنحضرت ان کہڑا ہونا تہرا سا تہ پہلی تہری کی ہی واسطی
 حاجت روا ہی و کی کلاست بہر تہری ہیال کی اعکاف سے فرمایا آنحضرت ان جو کوئی ہوئی اپنی بہرائی کی حاجت
 روا ہی میں ہوتا ہی اسدا و کی حاجت روا ہی میں اور جو کوئی دور کرتا ہی کسی سامان ہی سختی دور کر لگا ابلہ و س سی
 سختیوں کو دن قیامت کی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ مدد کو اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم جو حق کیا صحا بہ فی
 کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہی فرمایا سا تہ شمع کرنا ہی ستم یعنی او کی یہی ہی کا و سکو ظلم ہی باز رہی
 و صفحہ از یادہ السلام علی کل مسلمہ و یصا فہم لیکون لہ فضل الیدایۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا التفتہ
 المسلمان فقہا فحقا فتمتبتہما سبعین رحمۃ قسم و ستون کلاسمہ ما یلداء اور بخلاؤ کی یہی ہی شتابی کی
 سلام کرتی تین ہر سلمان پر او صاف کہی تاکہ ہووی او کی لئی بزرگی ابتداء کرن کی فرمایا آنحضرت ان جب ملین دو
 مسلمان آپس میں صاف کرین تقسیم کجائی ہی او کی درمیان تیرے متین و تہر واسطی و کی جوابی ابتداء کری

ف سلام کرنا سنت و حقوق اسلام سی ہی نہ حق شنائی اور محبت سی اور جواب دینا فرض سی اور سلام اور جواب
 بعینہ جمع کسی اگر چہ محتاط یک ہوا سی کہ او سکی ماہر کی فرشتہ سی آسمین داخل ہو جاوین غلامانی لکھا ہی کہ فضل سلام
 بہر ہی کہ ہی اسلام شیکم و عتہ اللہ وبرکاتہ اور سی ہی جواب سکا اگر چہ و علیکم السلام ہی کافی ہی اور حاجہ سی کہ
 وقت سلام کرانی کی جبکی کہین کہ حدیث میں اس سی شیخ آیا ہی سیبی فی فی سنی سنی نقل کیا ہی کہ جگہ ناما پشت کا مکروہ سی
 سبب وارد ہوئی حدیث صحیح کی اسکی سنح میں اور مالک و منین میں سیبہ ابو بصیر سی نقل کیا ہی کہ اگر پشت تھری کر ی
 یا سر خٹکاوی کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار سی سنی کہ متصووسیم یہ عبادت اور بعضی مشائخ فی تشدید بہت کی ہی اور کہا
 کا والا بخناران کیون کفر لکھا ہی کہ جگہ ناما قریب کفر کی ہر ف مصافحہ کرنا سنت ہی حروف کہ دو مسلمان ایستین میں
 اور چاہی کہ دو نو ہاتھ سی ہوا و سر ہر سنون یہ ہی کہ وقت مصافحہ کی ہتھیلی ہر کی اور سر و انگلیوں کی ہر کی
 کہ بدعت سی و منها ان ینصر لخاصہ فی عقیبتہ و یدین عن عرضہ و مالہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ما من امر ایتھم
 مسلمان فی موضع ینذک فیہ من عرضہ و ینتقل خرمۃ الا ینصرہ اللہ تعالیٰ فی موطن یحب فیہ نصی و امن
 احاذلہ اسلام فی موضع ینذک فیہ من خرمۃ الا ینذک اللہ فی موضع یحب فیہ نصی او بمخلد او سکی یہ ہی کہ مدو کر
 اپنی یہائی کی ہو سکی پر شیت او سکی آبر و او مال سی فرمایا آنحضرتؐ فی نہیں کوئی آدمی کہ مدو کر تار ہی ایک مسلمان کی
 ایسی جگہ میں جہاں جانی ہی آبر و او سکی اور ہوتی ہی بی خرمی او سکا ہر مدو کر لگا اید او سکی جگہ میں کہ دوست چھٹا
 او میں ہوا ہی اور نہیں کوئی کہ چور دی ایک مسلمان کو ایسی جگہ جہاں جانی ہو او سکی حرمت مگر یہ کہ چور و لگا اید
 او سکا ایسی جگہ میں کہ دوست کر تار ہی او میں مدو کر و منها ان یدار الی الشریب لھم فاکت عا نشہ
 رضی اللہ عنہما استاذن رجل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لئن نوالہ فیس حل العشرۃ قال
 دخل الی القوا لخطبت ان لا عندہ منزلة فاما لخرج لاجعۃ فی ذل او فقال لای عا نشہ ان منزلة الناس
 عند اللہ منزلة یوم القیامۃ من تزکۃ الناس اتقاء للفتنۃ و قال علی الصلوۃ و السلام ما و فی بہ الہ
 عرضہ فی لہ صحت و قال صلی اللہ علیہ وسلم خالطوا الناس بعمالہم و زایلوہم بالقلوب اور سکی او سکی یہ ہی کہ
 مدو کر ہی فتاد و لون سی کہ سلامت ہی اولن سی کہا عا نشہ فی راضی ہو او سنی اید و ان چا نا ایک مدو کر آنحضرتؐ
 سی یعنی انی کا پیرن یا کہ آنی دو او سکو سو کیا برای مدو کر کہ کا پس بودہ آیا نرم گفتگو کی او میں سی یہاں تک کہ سنی
 گمان کیا کہ او میں مدو کر ہی کچھ ترسے پاس آنحضرتؐ کی موجب وہ کل گیا او چہا میںی آنحضرتؐ سبب میں یعنی کہ تال
 تھا کہ پہلی آہی او سکو مکروہ رکھا اور جب آیا تو ہر طرح آپؐ میں آئی فرمایا ای عا نشہ تین بہت برا آدمی اند کی نزدیک مرتبہ
 میں دن قیامت کی وہ ہی جسکو چور وین لوگ در کر او سکی خوش سی اور فرمایا آنحضرتؐ انی جس چیز سی کہ بجالی آدمی اپنی
 آبر و کو وہ او سکی لہی صدقہ اور فرمایا آنحضرتؐ لہی بلو بلو لوگوں سی او سکی کاموں میں اور چور و دو او نکو و لون سی فت
 طاہر میں اہل شر سی مدو کر تار ہی سلامت ہی کی لہی اور دل سی او نکو و در کہی اور سچی ہی کہ یہ لوگ نا اہل ہیں
ع اسلشیں دو گیتی تفسیر ان دوست بہت بہ یادوست با دشمنان ارادہ اور یہ ہمہ نفاق نہیں ہی بلکہ
 یہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ اہل خیر کی طرف سی دلین برای رکھی اور زبان سی نرمی کر ی ابو در و اسنے

کہا کہ ہر شخص اگر اپنی قوم کی صورت پر اور دل ہماری محبت کرتی ہیں تو پھر اور کہا میں عباس بن تغیر میں اس سے
کی ویدوں کی محبت سے یعنی مسلمان دور کرتی ہیں غرض اور دنیا کو ساتھ سلام اور عمارت کی خدمت اہل محترم
مخاطبہ لاکھنیا دیکھ کر خلیفہ المسلمین قال صلی اللہ علیہ وسلم یا اے وہ مخاطبہ الموتی جیل میں ہمارا لاکھنیا
وقال اللہ احنی سکتنا و امتی سکتنا و خیر فی ہر من المسلمین و کان سکتنا کما سکتنا لکھنیا و سلامہ
علیہ اذا دارت مسکتنا فی السجاء جالس و قال مسلم بن جالس سکتنا و قال سکتنا ابی اطلبک
قال عند اللکھنیا قلہم انہ سکتنا و سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا سکتنا
اسی فرمایا انحضرت فی ہر دار جو ہم ملی علی ہر دہون سی کہا گیا وہ کون لوگ ہیں فرمایا تو نگاہ فرمایا انحضرت فی ای میری
اسد علا جو کہ محتاج اور ہر جگہ محتاج اور اوٹھنا جو کہ گروہ میں محتاج ہوں کی اور تھی حضرت سلیمان جب کہ کسی کسی
سکین کو مسجد میں بیٹھی ہوئی پاس اور کہی سکین بیٹھا ایک سکین کے پاس اور کہا حضرت موسیٰ بن ای میری اندہ
کہا ان دہونڈو میں جنکو کہہ شکستہ لوئی آپس کہتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو کوئی نام بہت پیارا نہ تھا کہ کہہ جانا یا سکین
یعنی سکین کہتی کو بہت دوست کہتی تھی کہ سب سبنا نقل کرتی ہیں کہ ہاں قرآن میں یا ہاں الذین انوا و اقرعہ
بجای اوکی تو رات میں یا یہاں سکین آیا ہی اور حیدر میں ضیال فقر اور سکین میں بہت وار دین انانجہ بہر ہے
اف فرمایا انحضرت فی ہر ہاں سکین بیٹھتے ہیں ہر دینی سنی اکثر دینی ہوالی اوکی محتاج اور داندی کہ داخل ہونے فقیر
جب سن پہلی تو نگاہوں سی پاسو برس کہ اوٹھان سی یعنی قیامت کی بعضی موضع گزیر برس کا دن ہوگا اور نہ فرمایا
حضرت فی دہونڈو جو کہ بعضی معتقدوں میں پس سوا اسکی نہیں کہ رزق دی حالت ہو یا دی جائے تو سبب انہی ضعیف
کی برکت کی اور فرمایا انحضرت فی ہر تو ابی پات کو چین سی پس حق بندی اللہ کی زمین موتی چین والی خوشنما ان
روایات سی بزرگی فقر کی اور نہ مست غنا کی ثابت ہوئی پس ہر حال آدمی کو ان کی محبت سے احتراز اور فقر کی نصیحت
سی الفت چاہی ہر چند کہ ہر ظاہر میں غفلت میں سرگراہ میں جو انکو غنا حاصل ہی وہ کب کسی دوسری غنی ہے
آری خوش میدان فقر ناخدا ایم ہمہ بردیم گرچہ باخدا ایم جانا چاہی کہ بہر وہ لوگ میں جبکی حق میں حضرت
فرمایا میں رب اللہ غنی غیر غنی بالابواب او قسم علی اللہ یا ربہ یعنی پریشان بال غبار آلودہ وہی دیکھ نکالی
کئی ہر دروازوں سی اکثر کسب پیشین اللہ پرستی ہنما دکر کی البتہ چکر و کہا وی او سکوا ایلہ و مراد فقر اسی وہ ہیں
جو اللہ کی راہ میں فقیر ہوئے نہ وہ لوگ جو ظاہر میں دروزہ گری کرتی ہیں اور نہ کب صغائر اور کبار ہر کی ہوتی ہیں
جیسی ہماری حق کی سیرزادی کہ مستند نکمہ لگا کر بعضی موتی کپڑی پہن کر دین اور فقری کی پردہ میں خوب مال مالان
میں اللہ کی بندی ہرگز ایسی نہیں ہوتی اور دوستی کہی اگرچہ او نہیں کوی جان سی ماری اور ذبح کری سرخلاف
صادق نہیں مونا اور حدیث میں جو مذکور ہیں وہ یہی ہیں کہ ظاہر اللہ بہت خراب سے یعنی نفسی اور تنکی تحلیف میں
بہر کرتی ہیں اور رات دن سوای اپنی پروردگار حقیقی کی کسی کی کچھ غرض نہیں کہہتی اگرچہ ظاہر میں غفلت میں لیکن باطن
میں تو نگہری کی راہی سے زیادہ امیر ہر آری ہاں چشم ز نعیم دو جہان ہر دوشیم نہ دولت مانی و ملک دولانی
آن است بی سہواں مین مارا کر در ملک تو کون ہر سر و سامان کہ بدی از سر و سامان است

ومنہا ان لا یجالسکم بغیرہ فی بین فائدہ اوستغنیہ عنہ فاما اهل الغفلة فخذ منهم قال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یجد فیہ من الجالیس المسوء والجلیس الصالح خیر من الواحد واذا اکثرتم فی التہاہل الغفلة
 فلیتقص من دینہ بکل جلیتہ شی فیلقدر ان کل واحد منہم لو کان یأخذ منہ کل جلیتہ سلکنا من ثوبہ
 اوستغنی عنہ کیجئے کہ کیف یحذف خیف ان یصیر القربا فودعا یا فالحذر لاجل الدین اولی اور مجاہد کی یہی
 کہ نہ بیٹی مگر اوس شخص کے پاس کہ بنیادی اوسکو کوئی فائدہ دین میں یا فائدہ دیو سی اوس سی لیکن غفلت والی سپر
 حذر کری اوسنی فرمایا انحضرتؐ نے یہاں بہتر ہی بڑی یاری اور اچھا یا بہتر ہی تنہائی سی اور جب زیادہ موقوف نہشت
 غفلت والوں کی ساتھ پس کہ جو جاتی ہی اوسکی دین میں نہشت سی ایک چیز سو چاہی شہرادی سطح پر کہ اگر سر کو
 اوبین سی لہری ہر جلیت میں ایک ناگاہ اوسکی کپڑی سی یا ایک بال اوسکی وارسی سی کیونکہ حذر کر گیا اس دوسری کہ سو
 جاوی کہیں غفلت پر یعنی بی وارسی اور عاری یعنی تنگ انہیں پادین کی سی بہتر ہی دینہا ان یعودہ ہر صیغہ
 ولینسجنا ثوبہم ویزورقورہم ویدعوا لہم فی الغیبة ولینسجت العاطس وینصہ الناس من نفسہ
 وینصہ اذا استنصم الی غیر ذلک من حقوق وکثرت فیہ الاخبار انہ فاقہا الاختصار وجعلت ان یعمل فی
 حقہم ما یجلی یعمل فی حقہ من احسان اہتمام کف اذی اور مجاہد اوسکی یہی عبادت کری وکل بیمار دن کے
 اور سا بہتر جاوی خجاردن کی اور زیارت کری وکی قبروں کی اور دعا کری مئی خمیس پست اور جواب مئی چہنیک کا اور
 انصاف کری لو گن کا اپنی جی سی اور نصیحت کری جب نصیحت چاہی کوی اور سو اوسکی اور حق میں کہ وازد ہو بین و سیم
 حدیثیں بہت اور مئی اختیار کیا اختصار کو اور محل اوسکا یہی کری اوسکی چھین وہ کام کہ دوست کہتا ہی یہی کری اوسکو اپنی
 لمی حسان اور کوشش اور بارز کہنی تکلیف اوستغنی ف یعنی ہر کام میں ملاوٹ کا شریک رہی اور عبادت سی یہی
 کہ بیمار کی پاس بہت بیہی مگر یہ کہ بیمار صنی ہو بہت بیہی سی اور حال اوسکا بہت پوچھی اور اظہار رقت کا کری اور
 اوسکی لمی دعا کری اور اوسکی صبیون کیط مشر نظر مگر یعنی جیسی انکھ سوچی ہو یا موہنہ اور حدیث شریف میں آیا ہی
 کہ پوری عبادت مریض کے یہی کہ اپنا ہتھیمار کی پٹائی یا ہتھیم پر رکھی ابن عباس رضی ان کہاہی کہ عبادت ایک بارست
 اور زیادہ اس سی نفل اور عضون فی کہا کہ عبادت بعد میں دن کی کری لیکن یہ قول قابل عطا وکی نہیں اور نہ نزدیک
 محدثین کی عبادت اول مرحل میں ہی نہ بعد گذرنی مین دن کی اور اگر علما سپر مین کہ عبادت مقید کسی وقت پر نہیں
 ہی جب چاہی کری ف حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی مسلمان کی جنازہ پر حاضر ہوا اوسکو ثواب ہے بڑا ایک قیراط کی ہوتا
 ہی اور تیسرا اظہار مذکورہ احد کی ہی اور مقصود جنازہ کی حاضر ہونی سی اور اگر ناجح ہست کا اور عبرت پکرنامی اور اواب تقریر
 سی یہی کہ غلین ہو اور اواب کہ کری اور سیم مگر ہی اور مصیبت زدہ کو تسلی دی ف زیارت قبور سنت سی اور مقصود
 اوس سی دعا اور نرمی ان کی ہی حضرت عمر جب زیارت قبروں کی کرتی اتنا روئی کہ ریش مبارک ترمو جاتی اور سیم
 کہ مینی سنار ہی انحضرتؐ کو کہ وفاتی ہی قبر اول منزل ہی آخرت کی منزلوں سی اگر اوس سی نجات ہو سی تو کار اوسکی
 بعد ان سی اور اگر اوسہیں نجات نہوی تو وثار ہی اور اواب زیارت قبر کی یہی کہ گہر مین دو رکعت پڑھی اور نہ رکعت
 مین سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اور مین بار سورہ فہما ص پڑھی اور ثواب سکا پست کو بخشی بعد اوسکی راہ پیش مگر ہی

[illegible]

مارا توئی اپنی پڑوسی کی بی بی پر متیقن نہ آیا توئی اوسکو اور کہا کیا آنحضرت سی کہ فلا نا شخص روزہ رکھتا ہی تمام دن پور
 نماز پڑھتا ہی تمام رات اور ستائا ہی بی بی پڑوسی کو فرمایا ورنہ میں ہی اور فرمایا آنحضرت شان کیا تو جانتا ہی کیا حق ہی پڑوسی
 اگر مدد چاہی بہت ہی مدد کرو کی اور اگر قرض چاہے حتیٰ قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو جاوے شیش و پیر و درگرجا و بھو
 عبادت کرو اوسکی اور اگر مصلوبی تہہ جاوے کی جنازہ دل اور اگر کوئی بھی اوسکو کچھ بہتری بہار کیا دی اوی اور اگر کوئی بھی
 اوی کوئی مصیبت آئے پڑوسی کو اوسکی اور اپنا مکان اتنا بلند نہ کرے کہ ٹٹکی ہو اوسکی کسی کے مگر اوسکی اجازت ہی اور اگر خرید
 کر بیو کوئی بیوہ سودیدہ بیوہ اوسکو پس اگر نگر ہی تہہ اوسکو چاہا اور نہ کلنی دی اوی لیکر اپنی اولاد کو تاکہ ہٹ کر
 اوس سی ولاد اوسکی اور ستائا اوسکو ساتھ کہانی اپنی دیگ کی مگر یہ کہ دی تو اوسکو اوسین ہی تم جانتی ہو کیا حق ہی
 پڑوسی کا قسم اوسکی جلی تہہ بن ہی جان سری نہیں پوچھتا پڑوسی کی حق کو مگر وہی شخص کہ رحم کری اوسپر اسداور لیکن
 بیان بہائی ہندی کا تحقیق فرمایا آنحضرت کی کہ فرمایا اللہ صاحب فی من ہون حسن اور یہہ ہی حرم مشق کیا یعنی کا
 سینی اوسکی بی بی ایک نام اپنی نام سی پس جو کوئی ملاوی اوی ملاؤن میں ساتھ اوسکی بی بی جو سلوک کری نانی والون سی
 سلوک کرون میں اوس سی اور جو کوئی کالی اوسکو قطع کرون میں اوس سی فرمایا آنحضرت فی سلوک کر نانی والون
 زیادہ کرنا ہی عمر کو آنحضرت کی پائی جانی ہی خوشبوشت کی باپنوسکی راہ ہی اور نہ بین باپنگا اوسین کے
 خوشبو کو نافرمانی کر نوالا باب کا اور کاشی والانانی کا اور فرمایا آنحضرت فی نیکی کرنا باب سی بہتری نماز اور روزہ
 اور حج اور سسرہ اور جہادی جو اسد کی راہ میں ہو اور فرمایا آنحضرت فی حق کا بیٹی پڑوسی سے یعنی نسبت باب کی
 اور فرمایا آنحضرت فی برابر سی رکھو اپنی اولاد میں نہ جھگڑا کی یعنی سب کو برابر دو اور لیکن حق مملوک کی پس تحقیق کہا
 اونکی حق میں آنحضرت کی درو اسدی اونکی حق میں جنگی ملک ہو ہی ہتھاری ہاتھ ہلاوا و نکو جسمین سی تم کہانی ہو اور
 ہنوا و نکو جس میں سی تم بہت ہی ہو اور نہ کلنی و نکو اوس کام کی سبکی طاقت نہیں رکھتی پس تحقیق اللہ کی مملوک کیا
 اونکو ہتھار اور اگر چاہتا مملوک کر دیتا نکو اونکا اور نہ فرمایا آنحضرت فی جوقت کہ کفایت کری ایک تم میں کا اپنی مملوک کو
 کہانی کو سوغایت کری اوسکی پوشش اور دھوین اور علان اور اوسکی نزدیک ہو نکو اوسکی طرف پس چاہی کہ سب سے
 اوسکی ساتھ اور کہناوی یا لہوی ایک نوالہ سودیوی اوسکو اور چاہی کہ رکھدی اوسکو اوسکی مہمین اور کہی کہا اوسکو
 اور پوچھی گئی آنحضرت کہ انکے شیش ہم مملوک سی ہر دن تین فرمایا ستر مہمین محل حق مملوک کا یہہ ہی کہ شریک
 کری تو اوسکو اپنی کہانی اور پڑوسی میں اور نہ تکلیف دی اوسکو زیادہ اوسکی طاقت سی اور نجندی اوسکی ہول جوک کو
 اور نہ لہی اوسکی طرف غرور اور حشرت کی نظر سے اور سکھاوی اوسکو ضروریات دین اوسکی اور لیکن حق بی بی کے
 سو زیادہ ہیں اس سی سلی کہ وجہ ہی سہتہ قیام کرنی کی ساتھ و احیات اوسکی کے چہی طرح صحبت اور عشرت کرنا
 اور فرمایا آنحضرت کی بہتر تم میں وہی جو بہتری تم میں ہے اہل کے ساتھ اور میں بہتر ہوں تم میں ساتھ اہل اپنی کی اور پتی
 آنحضرت بہت خوش طبیعی کر نوالی لوگون میں ساتھ عورتوں اپنی کی اور حدیثیں اس سی زیادہ ہیں کہ شمار کیجاوین
 ف مصنف فی اول حق پڑوسی کا بیان کیا پھر نانی والون کا پھر مملوک کا پھر منکوہ کا اس میں بیشہ راہی کہ حق ہسا
 کاسب سی زیادہ ہی اور اوسکی بعد مرتبہ اول شہادت کا ہی پھر اوسکا خواہی ملک میں جو جسی لونڈی غلام ہر بی بی

۱۱. مرد و بیستی و سیاهی که حق اسیر می باشد می که بسیار بین سکی اعدا و سیاهی بین کثرت دارد و این معجزه هم که
 کمین من جمیع عسایه سیاهی که ابتدا بسام نری او اوس بی نه نری اندواری می چهره چکرانگری و اوس که
 حال است نه بختی خصوصاً در سقیت من که مد فکر سکی اهل بی نیا و سکوشم آویگی و این تکلیف کی بیان کنین اندر حسب
 به مد فکر سکی که او در بلا سبب بخند موگا اور غم و راحت من ای سکا شریک ہی اور او سکی خطای در گندی اور او سکی
 قصه و صفت گرمی اور کوئی سکی گرمی اندکی اور اگر او سکی بر نالی سی پانی آوی تو نری اور او سکی راقه رنگ نری
 اور او سکی لونری بر نظر مد گرمی اور اگر سیاهی که من بیاوی تو او سکی سبب که محافظت گرمی است و یک بزرگانی لوگون که
 آلی جو من کی به نهایت کی حکایت کی لوگون کی کما که بی کیون منین که منی که کم چو بی جانی رسن که ما من در تابون
 که بی کی او اوس نکر سیاهی کی که منین جلی جاوین من جو که کی منین بی بی دستند کردن دوسری کی که بی کیون
 پس نکر و این در حق سیاهی که فقط دفع کرنا اینا کا او سکی من بی بلکه او سکی است و نفقت گرمی اور او سکی اندر تحمل ہو
 آبی کی که فردا می قیامت من سیاهی فقیرانه غنی کی جگر می کا که کیون نه او سکی سانه جسان کیافت محل حقوق اهل ارب
 کی یہ من معلوم کرنا حاصلی که صله رحم ایک واجب ہی بخند و جواب من کی یعنی اگر اقربا او سکی محتاج ہوں اور او سکی
 دوس من جو تو خبر گرمی او کی نان و نفقہ ہی سبب اور در رحم اوس قرابت کی کہتی من کی بو اسطه پیش کی مگر اگر چه دور تو
 اسکی قرابت اسطه کی مگر درام ہو او سکی پنج تو کو ذی رحم کی منین سکتا کی ایک شخص که رحم ہی اور محرم ہی اندر دایا و او بر دای
 او بر دای او سکی او سکی او سکی کی ایک شخص من جو لیکن ذی رحم و منین من بانی او دہ شریک و سکتا ہی که ذی رحم ہو اور
 محرم منو منی حیا اور خالہ کی سستی اور رعایت حقوق اقربا اور در رحم من حدیثین بہت وارد موی من بانی کی که اگر ام
 باب کی دوستوں کا او سکی حق زیادہ من سبب بقوتی سبب مہربانی اور خبر گرمی کر نیکی علانی لکھا ہی که سلوک کرنا
 نالی وارون سی و سبب که نانا دارا اوس سی انقطاع کرتی جاوین اور بہرہ سلوک کرنا ہی اوسنی اور بہرہ صله رحم و سبب ہی
 اگر بہرہ دیدار و دعا و سلام ہو اور کہی کہی ان کی ملتا رہی کہ ہمین الفت زیادہ ہوتی اور چچا اور بری بانی اور امان
 کو بجای باب کی سچی بود خالہ اور پوچی کو بجای مان کی سچی توقیر اور خدمت و اطاعت من حقوق والدین سی ہی یہ کہ
 عنق گرمی او سکی خدمت کی سبب کہ زندہ ہوں اور او کو برنج ندی اگر چه توڑا ہو اور اپنی آواز کو انکی آواز پر بلند
 مگر فرمایا اللہ صانی و قائل لھا اوفیت کہ او سکی یعنی بجا کر کلامت کہ بعضی بزرگ باب کی ساتھ کہانا نہیں
 کہا ہی کہی کہ مبادا کچھ بی ادبی واقع ہو اور حضرت ابوہریرہ صبح کی وقت اپنی مان کی دروازی پر جانی اور کہتے
 سلام ہو کچھ پیرای مان میری اور دست اندکی اور او سکی برکاتین جزادی تجھ کو اللہ محبتی نیک جیسے کہ پرور من کیا توئی
 تجھ کو چوئی عمر میں بس جاب تین او کو مان او کی کہ تجھ کو بھی جزادی اللہ محبتی نیک جیسے سلوک کیا توئی ہی
 بڑی ہو کر بہر نکتی ابوہریرہ اور پیرائی اور کہتی مانند سکی اور چاہی کہ بڑا جانی باب کی حکم اور فروزی گرمی
 ساتھ او سکی خدمت کی گرمی اور پر موقوف نہ کی اور علو گرمی او سکی خدمت سی اگر چه مشرک ہوں اور صاحب ہوا و کا
 دنیا میں اچھی طرح فرمایا اللہ صانی و کسا خدہائی الہ تبارک و تعالیٰ اور بعد موت کی بھی حقوق کی رعایت رکھی گفتاوی
 او و خدا ہی بندہ عالم کی او نہر جبکہ ہوں وہ کا حرف ملک کی دو چمن من ایک ملک نکاح ہی کہ او سکی ملک شکر کی من

دو مری مکرر قہر اور سکو علیہ میں کہتی ہیں پہلی قسم کا بیان الیٰ سکو مکرر کا اور دوسری قسم کی ہی حقوق میں کہ اوی عابت و جب
 ہی محل حقوق کی وہی میں جو مسند جہاں بیانی کی ہستی کہلانی پلانی پہنانی میں حضور نگر اور ایداندی اور خطا کو
 معاف کری اور حالت غضب میں تحمل کری آنحضرتؐ کی فرمایا سی کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ تم سب تمہارا راع ہو اور تم سب
 پر ہیں جاؤ گی اپنی رعیت سی مستحالی سکو تو فتن نیک کام کی دی **ف** مرد کو لایق کی اپنی بی بی سی خوش گذران
 کری اور حسن اشفاق سی پیش آوی اور اسکو آرام میں رکھی اور اسکی نان و نفقہ کی خبر اور لباس وغیرہ کی بھی اپنی اوپر
 لازم ہائی اور حتی المقدور انکو رنج نہ پہنچاوی اور تفصیل اس کتب مبسوطہ میں مذکور ہے **فصل** من الاصول فی امر
 الصیحة اتخاذ الاخوان فی الله تعالى قال الله تعالى لبعض انبيائه اما اذهبا في الدنيا فقد استعجلت
 الراحة واما انظرا عا الى فقد تعزرت بي فهل وليت وليا واهل عادييت في عدو و قال النبي صلى الله عليه وسلم
 يقول الله تعالى يوم القيمة اين للتخاؤون في جلال اليوم اظلم في ظلي يوم لا ظل الا ظا و اوحى الله تعالى الى
 عيسى صلي الله عليه و آله ان اذ عبدك بعبادة اهل السموات والارض حجب الله ليس بغض في الله ليس ما اغنى عنك
 ذلك شي وقال صلى الله عليه وسلم ان حول العرش منابر من نور عليها قوم لباسهم من نور و وجوههم من نور ليسوا
 بالنبيا ولا شهداء يعظم النبيون والشهداء فقالوا يا رسول الله صفهم لنا فقال للتخاؤون في الله المتخاؤون
 في الله والمتزاورون في الله مصاحبت کی قاعدون میں سی اختیار کرنا ہی بہائی اور دوستوں کا اسد کی لئی فرمایا اسد صبا
 لی بعضی پیغمبروں اپنی سی لیکن زید تیرا دنیا میں تیری راحت کی لئی ہی یعنی بی رغبت رہنا دنیا کی چیزوں سی باعث آرام کا
 ہی کہ اسکی طلب میں ہسی اور شفقت کرنی نہیں پڑتی بخلاف طالب غیش کی کہ بڑی مشقت میں رہتا ہی اور انقطاع تیرا سب
 اور رجوع کرنا میرا طیف تیری عزت کی لئی ہی ظاہر ہی کہ جتنی رجوع الی اسد کی عزت پائی اور جو در بدر پہنچا ہی وہ خواری
 سو کیا دوستی توئی کی ہی میری لئی اور کیا دشمنی رکھی توئی میری لئی یعنی خاص میری لئی یہ ہی کہ دشمن رکھی تو میری
 دشمنوں کو اور دوست رکھی تو میری دوستوں کو فرمایا آنحضرتؐ کی کہیںکا اسد بزرگ قیامت کی کہاں ہیں دوستی رکھنی والی
 آپس میں سب بیکر بزرگی کی انکی دن میں سایہ دوں گا انکو اپنی سایہ میں سہن کہ نہیں سی سایہ مگر سایہ میرا اور جو بھیجی اللہ تعالیٰ
 فی طرف عیسیٰ علیہ السلام کی کہ اگر عبادت کرتی ہو میرا عبادت آسمان اور زمین والوں کی اور دوستی اسد کی لئی اور دشمنی اسد
 کی لئی نہ رکھی تو تو یہ میرا پیغمبر تیری کام نہیں ان کی اور فرمایا آنحضرتؐ کی تحقیق بخشش کی اس پاس منبر میں نوز کی و سپر اکیتم
 ہی او کا لباس نوز ہی اور او کی موہنہ نوز کی بین نہیں وہ نبی اور شہید حسد کر نیگی او پیغمبر اور شہید پوچھا صحابہ کی یا رسول اللہ
 کہیں حال دنیا کا ہسی فرمایا دوستی رکھنی والی آپس میں اسد کی لئی اور شہینہ والی پاس ایک دوسری کی اسد کی لئی اور ملاقات
 کر نیوالی آپس میں اسد کی لئی **ف** اسد کی خوشی کی لئی اچھی لوگوں سی محبت رکھی اور بڑوں سی غضب اور دشمنی حدیث پیش
 میں وارد ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسی سی اسد کی لئی اسکو بہشت میں لے جاوے جہاں ہی کہ کسی عمل سی وہ درجہ
 نہیں پہنکتا اور یہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ دعا کی حضرتؐ فی امی اسد مت کہہ چہ فاسق کا احسان اور نہ اسکی محبت
 دی مجھ کو و اعلم ان کل حجة تصور دون الايمان بالله واليوم الآخر فهو حجة في الله ولكنه على مرتبتين
 احدهما ان تخجه لتناول منه في الدنيا تضديا يوصلك الى الآخرة كحياك استاذك وشيخك بل تليدك

اور قوت کی اوس سیطرہ پر دشمنی رکھتا ہی ضرور کہ اوس شخص سی جو دشمن نہ کہست ہے اوسکو اور مخالفت کرتا ہی اوسکی حکم کی
اور اسکا اثر ظاہر ہو جاتا ہی اوس سی کنارہ کہ نہیں اور اوسکی چوڑ دینی میں اور چھپائی میں موبہ کی وقت اوسکی دیکھنی
کی اور اسی ہی فرمایا انحضرتؐ کی ای میری نسبت رکھہ اوپر میری کسی جہر کا کچھ نہ کہ اپنی دوست کہ ہی اوسکو دل میں پہنہ
کہا حضرت بنی ڈر کر اس سی کہ کچھ نقصان پونہ چاوی پہنہ بعض تہ میں اور با کچھ جو شخص نہیں بنایا اپنی جی میں جب کہ
اور بعض میں ساتھ ان سبب کی پس نہ کہست ایمان ہی اور اسکی اپنی ایک تختین اور فیصل سے تطلب کہ اوسکو کتاب الصبحۃ
والاخوة فی الدینی ف دوسرا درجہ ہے کا یہ ہی کہ اوس میں کوئی وسیلہ آخرت اور دنیا کا منظور نہ ہو اور یہ بہت
درجہ ہی کہ دعویٰ اوسکا ہر کسی سی ممکن نہیں اور سیطرہ چہ بعض ہندی کہ تو سیکو دشمن کہی سلی کہ وہ گناہ اور مخالفت کرتا
اوسکی حکم کی اور اوسکی درجہ متفاوت ہیں یعنی بعض کا فراورثہ کسی بہت کہی اوس سیطرہ اوسکی جو بدعت والی ہیں اور لوگوں کو
بدعت کی طرف بلاتی ہیں پس ایسی شخص سی سلام نہ کری اور اوسکی سلام کا جواب نہ ہی اور اوسکی تعظیم نہ کری اور اوسکا مخالفت
اور منکر ہی اور اوس سی شستی اور نرمی نہ کری اور اوسکی ملاستہ اور زہر کا پھوڑی کہ سکی ترکیب میں بہت فی الدین ہوتی ہی اور
علی بن القیس ہر کسی ہی اوسکی حال کی موافق بعض کہی لاسل التاسع فی الامم المبعوثہ والنہی عن المنکر
نورین اصل بیان میں امر معروف اور نہی منکر کی ف امر حکم کرنا اور معروف شرع کی امور اور نہی منع کرنا اور منکر خلاف شرع
ف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر متجملہ فرایض دین کی ہی حکم آیات اور احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیکن
فرض کفایہ سی فرض عین نہیں اگر ایک شخص ہی مسلمانوں سی بجالاوی تو اور وہ سب ساقط ہو جاتا ہی فرمایا اللہ صاحب
السنۃ خیر امت خیر جہت للنا من ابرون بالمعروف ونہون عن المنکر تم ہو بہتر نہ تنوں سی جو پیدا ہو میں لوگوں میں جس حکم
کرتی ہو اچھی باتوں کا اور منع کرتی ہو بری باتوں سی پس اچھا و ناس امت کا بیان کیا ساتھ امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کی اور یہ بہ ہی فرمایا ہی تعا و اعلیٰ البسر والقہو ولا تعا و اعلیٰ الاثم والعبدوان مدد کر دیکھی اور فتویٰ پراور
مدد کر گناہ اور سب پر اور حدیث شریف میں وارد ہی کہ سب کلام سی اذکر کا باعث ضرر ہی مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
اور یا حق تعالیٰ اور ضعیف میں دن لوگوں کی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور جب ملتا و شخص لہذا
کہنتی ہیں حدیث شریف میں آیا ہی کہ وہ بہت کی بالا خانوں میں ہونگی کہ وہ اوپر میں شہدائی بالا خانوں سی اور راجحہ
کے تین تین لاکھ دروازی ہونگی یا قوت و زرم دی اور سہرا کا انیس تین تین ہو جو روں سی کلج کیا جاوی گا جب
وہ انکس ف دیگی گا یہ کہیں کی کہ بجھی یاد ہی کہ لونی فلانی وقت حکم اچھی بات کا اور منع بری بات سی کیا تھا ہم خا
میں اوسکی قال للہ تعالیٰ ولکن منکرۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم
المفلحون وقال المؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف ولا ینہون عن المنکر وہو علی کاف
لا یتناہون عن المنکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون فرمایا اللہ صاحب اور چاہی رہیں تم میں ایک جماعت بلانی تنیک کام
پراور حکم کرتی پس نہت کو اور منع کرتی ناپسند کو اور فری پونہچی مراد کو فرمایا کہ ایمان والی مرد اور عورتیں ایک دوسرے
مدد میں سکھاتی ہیں نیکیات اور منع کرتی ہیں بری ہی اور فرمایا اللہ صاحب ایسے میں منع نہ کرتی بری کام سی جو کر ہی
ہتی کیسا بڑا کام ہی جو کرتی ہی قال ابودکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی خطبۃ الیہا الناس لکم تقرون ہذا الا کیۃ

و تا ولو فدا علی خلاف تا و یا یا یا الہ الذین فاعلی الہ انفسہ لا یضری من ضل الذہن و یتیم و ان سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قوم علو بالباعصی و من یقعد ان ینکر علیہم فلم یفعل الا برشاہ
 ان یتیم اللہ بعد ان من عندہ قالے ثلثۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا ہل فزیفہا کما تہتم عنہا
 اعماک الہم اعالی انبیاء کما لولیا رسول اللہ کیف ذاک قال لم یکنوا یغصبون اللہ و لا یامرون بالمرئ و لا یمہنون
 عنہ للذکر کما حضرت ابو بکر صدیق ان رضی ہوا و سی السید بنی ظہیر بن ابی لک و کوثر بن ہبسی ہوا و تادیل کرتی
 ہوا و سکی رخصلاف او سکی سنی کی ای ایمان و اتو تمکو لازم ہی فکر اپنی جان کا متہار کچھ نہیں بجاؤ تا جو کوئی بہکاجب
 جرم ہوئی راہ پر اور تحقیق مینی نہ ہی آنحضرت کے فرمائی تھی انہیں کوئی قوم کہ بری کام کرتی ہوں اور انہیں وہ شخص ہی جو
 طاقت ہی پہلی کہ منع کری او تمکو سو نہیں منہ کرنا متنا ہی قریب ہی کہ گرفتار کر لی راہوں سبکو اسدیک اپنی پاس کی عذر
 سی بکرا حضرت عائشہ کی کہ فرمایا آنحضرت کی عذاب کی بلانگے لوگ ایک گاؤں کی کہ اوسین انہا ہزار آدمی ہو گئے ان کو
 مانند اعمال اسپیا ہو گئے عرض کیا صحابہ ان یا رسول اللہ یہ سنی ہو گا فرمایا وہ تھی کہ غصہ کرتی اندک لسی اور نہ حکم کرتی
 پہلی چیز و نکاح اور نہ منع کرتی بڑی باتوں سی **فصل** کل من شاہد منک و نسکت علیہ فہو شہید علیہ
 فالمتبع شہد القتاب بحری خذانی جمیع المعانی حتی فی حال التسمی جلیس التبیح و جلیس الذہب جلیس
 علی الکوری و فی الجاوس فی دار و احوام علی خط لکنا صور لو فہا اوان من ذہب فضتہ و فی الجاوس فی مسجد
 لیس الناس المصلو فیہ فلا یمنون الی و عو الجود و الجاوس فی مجلس عظیم بحری فیدکر البذخ و لو فی
 مجلس منظرہ و عجلہ بحری فی کلبہ اذہا و لا یحاش بالسنہ و لا یحاش من خالط الناس کثرت معالیک
 وان کان تقیاً فی نفسہ کان ذلک المداہنۃ فلا یأخذ فی اللہ و لا یفعل لہم و لا یستغل بالحبسۃ و بالمنع و اما یقسط
 عند الجود یا من بن شخص و مکی کوئی امر خلاف شرع اور چپ ہی ہو سپر و دہ شریک ہی و دین پس سنی والا شریک ہی
 سنیہ کر نوالی کا اور جاری ہوتا ہی یہ قاعدہ سب ہوں من یہاں تک کہ باس بیٹنی من اوس شخص کے جو بیٹنا ہی و یا
 اور انکو ٹپی ہوئی کی اور بیٹنا ہی حریر پر اور جاری ہوتا ہی یہ بیٹنی من اندر سی کہ اور حمام کی جبکی دیوار و ن پر رقتو برین
 ہوں یا او سکی نذر برتن ہوں ہوئی چاندی کی اور بیٹنی من باسی مسجد کی کہ بڑی طرح پڑمین لوگ نماز اوسین پس اذہا
 کرین کوئی اور سبہ کو اور بیٹنا ہی و خط کی مجلس من یہاں خ کر چلتا ہی بعت کا مجلس من منظرہ اور مجاہد کہ کہ کہ جہین ہوں
 انہا اور دشت ہو قونی اور گالی گشتہ ہی اور باجگد جو بہت ہی ٹپلی گا لو کون سی بہت ہوئی گناہ او سکی اگر یہ وہ پر نیز کار ہو
 اپنی جی سی کہ یہ کہ چوڑی دین من یمن سستی کر نکو اور نہ زوکی و سکو اندک راہ من ملاست ملاست کر نوالی کی اور شہر
 ہوا احتساب و من من و را سکی انہیں کہ ساقط ہو جاتا ہی اوس ہی جو سبب و ام کی لحد ہی ان یعلم انہ لوانکسر
 لہ لیتفت لہ و لہ بدیک المذکر و نظر الیہ نعاہن کلاستہ لہ و ہذا فی الغالب من متکرات یذکرہا الفقہاء
 و من یزعم انہ من الدین فہو دنیا بجز لا سکون و لا یستحب الخرج باللسان ظہار الکشعار الدین و محمد مالم
 یقعد علی الخرج باللسان کجانب یقارن ذلک الموضع فلیس بجز مشاہدۃ المعصیۃ بلا اختیار و فی جلیس
 فی مجلس الشرب ہذا سق وان لہ شرب من جلیس مغتاب او لابس حریر او اکل حرام فہو ہذا سق فلیقہ من موضع

[illegible]

کئی دوسری ہین اسلی کہ مقصود اس سی ہی کی تیکو گناہ کرنی سی نظام میں منع کری سوا اگر یہ سہل پطاف اور نرمی اور
وعظ اور نصیحت کی میسر آوی تو حاجت جنگ جہل کی نہیں ہے چوکاری برائید پطاف خوشی ہے چہ حاجت تہنہ
و گردن کشی ہے درجہ اول حساب معرفت سی یعنی جاننا معصیت گناہ کا اسلی کہ جنگ اموسی نجاننا ہوگا تو منع کرنا
نہیں ہو سکتا لیکن اسکو تحسب معلوم نہ کری کہ تحسب حرام ہی دوسرے درجہ تعریف ہے یعنی تہانا اور جہادینا شکر کا دوسرے
جسیر حساب کرتا سی اسلی کہ ہو سکتا ہی کہ دوسری جرئت گناہ کی سبب پیل کی کی ہو اور لایق ہی کہ جہاد میں شیوہ حلم
اور خلق کا مرنی کہ اس سی کا فعل آتا ہی اور تر جہ تو بیچ میں ایذا ہوتی ہی اور ایذا دینا کسیکو علی الخصوص مسلمان کی جہت
حرام ہی ہے مباہلہ دینی آزار و ہر چہ خواہی کن ہے کہ در لغت یا غیر ازین گناہی نیست ہے اور دوسرے درجہ نہیں ہی یعنی
منع کرنا سہل و عطا اور نصیحت کی اندر دانا خدا کی عتاب اور بیہ طریقی جاری ہی حق میں جاہل اور متجاہل کی یعنی جو کہ گناہ کو جاہل
اور بیہ و سپر ہر کر سی جیسی ظالم اور شرابی اور زانی اور سخن چین انکو اسطر چہ نصیحت کری کہ آیات اور احادیث اور
اقوال صحابہ وغیرہ کو جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں بیان کری تا انکی دلیل اسکا کچھ اثر ہو چوتھا درجہ ہر شرک
ہی یعنی جہت می اور لطفت سی تب بھی تہش روی اور مدعز کی اور غصہ سی سبھاوی اور یہہ درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی قصہ سی سبھا جانا ہی کہ او ہون کی اول نصیحت کے اور نرمی اور لطفت سی سبھا یا جب یکہا یہہ کچھ اثر نہیں کرتا
تب فرمایا اے لکھ و لما تعبدون من دون الله فلا تعقلون اور مرد و ساری بڑا کہنی سی شخص بکنا نہیں ہی کہ کسیکو نہ
زنا وغیرہ کی کری بلکہ کچھ سطح سی بڑا کہی کہ خالی سچسی نہو مثلاً کہی سی فاسق اور اسی جاہل اور ای احمق خدا ہی ڈر
اور اپنی آپ کو اپنی ماتہہ سی ہلاک مت کر اور مثل اسکی اور اسمین سچ پون ہو کہ جو کو ی فاسق ہی احمق پہلی ہی اگر احمق
نہو تا تو گناہ کیوں کرتا اور قدر ضرورت سی زیادہ بڑا نہ کہی اور پانچواں درجہ تغیر ہی یعنی گارڈینا خلاف شرع کا ماتہہ
سی جیسی توڑ ڈالنا نماز وغیرہ کا اور بہا دینا شراب کی منگی کو اور اوتار لینا لہجی کہہ ونگا اور یہہ طریقی غیر زبان اور
ولین تصور ہی اور جو گناہ کہ زبان و دل سی ہو اسکا بگاڑنا ماتہہ سی نہیں ہو سکتا اور اسمین ہی قدر ضرورت
زیادہ نہ ہے اور چہا درجہ تہدید کا ہی یعنی ڈرنا اسطر چہ کہ کہی اگر تو چور ہا ہی تو چور دی نہیں تو تیرا سر توڑ ڈالو گنا
اور تیری گردن مارو گنا اور تہدید قبل از فعل کری اسلی کہ اگر غرض اس تہدید کہ نہیں حاصل ہو جاوی تو مار کر ٹک
حاجت نہیں اور ساتواں درجہ مباشرت ضرب کا ہی ساتہہ مات اور پاؤں وغیرہ کی اوس چیز میں کہ جسید حاجت متیار
اور مددگار کی نہو اور یہہ ہر شخص کو بشرط ضرورت جائز ہی اور اسمین ہی شیوہ سہولت کا لازم ہی اور ایسی جگہ تہاری
کہ خوف مرجانی کا ہو آتھواں درجہ استداد کا ہی جتی آپ تہا فاد و نہو اور حاجت معین اور ناصر کی ہو لوگون کو اور
ہا بہن بعضی قایل ثبوت کی ہیں اور بعضی نہیں واسد اعلم العمدۃ التانیۃ ان یکون المحتسب لبدلہ بنفسہ
فہذا هو لا ولی حتی نیفہ کا لا ہو لا استھرائی بہ ولیس ہذا شرعاً بل یجوز الاحتساب للعاصی فی حال
نس رضی اللہ عنہ قلنا یا رسول اللہ لا تا مر بالمعروف حتی نعمل لہ کلامہ قال بل مر بالمعروف وان لم

تعلو ما به کله والضرع المکرم ان لم یختبئ به کله وقال الحسن البصری یرید الناس ان یظلموا الشیطان
میأخذ به لخصمه و هو ان لا نام المبرور حتی ینال به کله یعنی ان هذا یؤدی الجسیم باب التستیع
ذی المدی یعلم عن المصطفیٰ دوسری عہد و بات حسابین یہ کہی شروع کرے محتاج ہو سکوا ہیں جی سی سوار بہ کرئی سکوا
اور چہرہ دی موسکو جو نہی یعنی قبل از احتساب ہی غصب کو کرتے بہر وقت کری کہ جس صبری فی جبکہ تو حکم کری کہ یہ
نیک کام کرنا کہ سوہ تو بہی اختیار کر تو ای لوگوں سی ساتھ و سکی اور نہیں تو تو ہلاک ہو جاوے گا اور یہ بہت اولیٰ طریقہ ہی
بہا تک کہ کفہ دیوی ہو سکتا ہے اور نہیں تو سحران کریں گے اوس سی یعنی جی پٹے ہ کام نہ کیا اور دوسرے کو اور سکا
حکم کیا تو اوس سی سحر کر اور شہنشاہ کریں گی کہ خود فضیحت دیکھان ان فضیحت و پرہیز بات کہچہ شرط نہیں بلکہ جائز ہی ہے
اور کیا کہ کر کہ یہی کہا افس کہ کہا ہی انحضرت ہی کیا نہ حکم کریں جسے کہ کجا جب تک کہ نہ عمل کریں ہم اوس سب پر فتنہ
نہیں بلکہ حکم کر کہ تم ملی کا اگر نہ بجا لاؤ تم اوس سب کو اور منع کر دے برای سی اگر چہ نہ جو تم اوس سب اور کہا جس صبری
لوگ چاہتی ہیں کہ فتح پانچائی شیطان ہم سی ساتھ جس حالت کہ اور وہ یہہ ہی کہ نہ حکم کریں جسے کہ کجا جب تک کہ نہ کر لیں
ہم اوس سب کو مراد یہہ ہی کہ یہ فضیلت ہو دی ہو ہی طرف منقطع ہو جالی دروازہ سی احتساب کے سوگون سی یا شخص
جو پاک ہو گناہوں سی ف بعض فی حسابین عدالت کو شرط کیا ہی اور دوسرے دلیلین عقل اور نقل لائی ہیں
شیخ و سکی یہہ ہی کہ فرمایا اللہ جیسے انامہ و اناناس باہر و متون انشکام کیا حکم لوگوں کو کرنی ہو نیک کام کا اور بہو
ہو آپ کو اور فرمایا کہ تم لوگوں لاغفلون کیوں کہتی ہو جنہیں کرنی اور حدیث میں ہی کہ انحضرت فی شب معراج میں
ایک قوم کو دیکھا کہ فتنہ سی اذکی وانی آگ کی مقررہ نری کا شنی ہیں پوچھا کہ تم لوگ ہو کہا ہم وہ جماعت میں
کہ لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کران ہی پاپ کچھ نہ کرے ہی اسکا جواب یوں دیا ہی کہ یہ نہ تھا و سب ترک
کرئی عمل کی ہی نہ ملی کہ اور دن کو کوین حکم کیا پس حاصل یہہ ہی کہ جیسی لوگوں کو حکم کر دے آپ ہی دیکھ کر وہ یہہ کہ اگر
آپ نہ کرو تو اور دن کو یہی نہ ہو اور مجاہدہ دلائل عقلی کی یہہ دلیل سی کہ مستدیر پر احتساب کا نہ کا یہی مسلمان پر جائز ہو سکتی
کہ کہنا کا نہ فرما مسلمان کو کہ نہ مات کرنی نفسہ حق ہی اور کہ تا اس کا کہ کو کو سنائی اسکی نہیں ہی حالانکہ علما اسکی منہم جو آقا
اقبال ہیں جواب ہیں دلیل کا یہہ ہی کہ منع ہونا احتساب کا نہ فرما مسلمان پر اس جہت ہی نہیں ہی کہ کلام مسلمان فی حد ذاتہ
حق نہیں بلکہ اسکی کہ احتساب شخصین کا یہہ حق کی حکومت اور حکم کو ہی اور کا فر و کمان پر حکومت ہی نہیں و ہاں القہر
الکافرین علی المؤمنین سبیلان نہیں مقرر کی اللہ کی کافرون کی ایسی مسلمانوں پر راہ اور فاقہ چونکہ مسلمان سے
فی کسم لہ حق حکومت کا ہی اور یہہ ہم نہیں کہتی کہ کافر ایسی ایش کے منع کرنی برا خود یا معذب ہو گا اور سوا اسکی اور
ہی دلائل میں جو کتب مبسوط میں مذکور ہیں جو چاہی و نہیں دیکھ لی الاصل العاشم فی شیعہ استہ
اصل دسویں بیان میں سنت کی پیروی کرنی کی ف طریقہ اور روشن اور عادت انحضرت کو سنت کہتی ہیں پس
اسکی پیروی کرنا اسطر چہر ہی کہ جو کام انحضرت فی خواہ از قسم عبادات ہوں یا عادات کہی آپ ہی سیا ہی حتی المقدور
کری اور جو کام کہ انحضرت فی نہیں کہی یا وہ انحضرت کی کام کی مخالف ہیں اسکو چھوڑ دی سولہ وہ کام کسی دین
یا مہولوی یا قضاہ یا دین کی یا کسی لائہ سببی دین کا چہر اسکو سنت مخالف ہوئی تو وہ لائق رد کی ہی

رسولی فصل نویا استاد و پیر یادی نویا که پیش و فخر زنده و مرموده و میا تزیو یک دور و خرق عادت کرامت بود
 ظهور بد و بر سر لایکه بود که کتاب بد و خند و میا فتنه و سحر و جادو و جادو کی موافق بودی و و در عمل و سحر و سحر
 که بود و در مروت او سحر و اتفاق و چو روی او سحر و در کاشف و قیاسی خطای پیروی که از خطای پیروی پیروی
 سیکمی عطا و اعلان مفتاح السعاده اتباع السنه و الاقدام بر رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فی جمیع
 و موارد و حرکات و مسکنات و حتی کله و قیامه و نواف و کلام و سنن و اذکار فی العبادات
 فقط فانه لا وجه لاجمال السنن الواردة فیها لاذلک فی امور العبادات و فی جمیع الامتثال المطلق قال الله تعالی
 قل انکم تحتون الله فانبعون بحب الیه و قال الله تعالی انکم لرسول فحن و ما کنتم عنده فانتم
 فعلیکم ان تلبسوا بلباس عدل و عزم فاما و شتمک بالیمن فی تنعاک و فاکل لیمینک و نقل الطفا رک
 و بتدویم سحره الی الیمنی و خذیمه الی الیمنی و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک
 فی جمیع حرکات و مسکنات فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک
 علیه و سلم فی و سهی احدیهم فلبس الخف و انبذ بالیسر فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک
 فنقول هذا جمیع ما یحتاج الیه فی العبادات و فی جمیع الامتثال المطلق فی جمیع الامتثال المطلق فی جمیع الامتثال المطلق
 حاجت کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی کیستی
 اور موافق حرکات و مسکنات و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک و فاکل لیمینک
 اورین نہیں کہتا کہ پیروی فقط عبادت ہی میں کر لی اسلی کہ نہیں کوئی ویر چوڑ دیتی اور سنتوں کی جو وارد
 ہوئیں سب میں بلکہ پیروی کی عادت کی کاموں میں بھی سہم حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ صاحب
 اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہی یعنی جو کوئی کسی کی محبت کا دعا کری تو او سرطرح محبت
 کری جو سطر محبوس چاہے جو سطر اپنا چاہی اور او سطر چاہی تو محبوب کو سکو چاہی اور فرمایا اللہ صاحب
 اور ہودی تم کو رسول سولی لو اور جس سے شکر کری سو چوڑ دو سو بجگو لازم ہی کہ پہنی تو ازار کو بیٹھ کر اور پکڑی باید ہی
 تو کھڑی ہو کر اور شروع کر تو دہنی طرف سے جوتی پہنی میں اور کہانی تو دہنی مات اپنی سے اور زراستی تو اپنی مات
 اور شروع کر تو دہنی مات کی ونگلی سے جو سطر یعنی سب میں اور تمام کری تو او سلی بہام پر اور پاؤں میں شروع کر تو
 دہنی خفس اور تمام کر تو بائیں خفس پر اور سطر چاہی سب حرکات اور مسکنات میں تحقیق تھی محمد بن اسم کہ نہائی
 ہی بطیح اسلی کہ نہ منقول ہوئی طرف اوئی کیفیت کہانی رسول اللہ کی او سکو اور بھول گیا ایک وین کا سوہن لیا ہو
 بائیں طرف سے پس فر دیا او سکا ایک کر گیون پس ہنن لاین تجھ کو کہ سستہ کری تو ایسی کاموں میں اور کہی تو کہ ہم
 بتیل ہی ہی جو متعلق بعدات ہیں اور امین پیروی کر کی کیا معنی سو بیہ بات ہند کر دیتی ہی تجھ پر ایک ہی دروازہ
 دروازوں سعادت سے روش آنحضرت خواہ بر سبیل عبادت ہو یا عادت او سکی پیروی کرنا منجست و سحر
 برکات و رفاتح ابواب سعادت ہی یہ نہ سمجھنا چاہی کہ عادت کی پیروی ہی کیا حاصل شعلی کہ یہ باعث فساد سعادت
 ہوتا ہی فصل لعلک لستہی الوقوف علی السبیل المرغبت فی الامتثال فی هذه الافعال و لست بعد ان یکون

راسخہ فی قلبک واستوی صورۃہ وباتساعی قبول صورۃ السعاده ولدک قال اللہ تعالیٰ فاذا سويت
 رنخت فیہ من روحی فروم اللہ سبحانہ وتعالیٰ مفتاح ابواب السعاده ولم یکن یفحم الالعیل الترتیہ وسعی
 السنویہ ترجع الی التعلیل ووراء هذا سطر کشفہ وانما یزید فی الیصلہ فان کنت لا تقویٰ فی ضم
 حقیقۃہ فالکتابۃ تنفعک فانظر ان من تعود الصید وکیف یصرف رویاہ غالباً لان الصید حاصل
 فقلہ ہینہ صبا کدۃ بتلقی الیمر الغیب فی الترم علی الصبح وانظر کیف یکذب رویا الکذب حتی رویا الشیخ
 الادی یعود الخیالات کما ذتباعی حیران لک صورۃ قلبان کنت زیدان بلہ حاد القدرین فان ترک ظاہر
 الاثر وابلجہ وانزل الفواجن ما ظہرہا وکما بطن ترک الکذب حتی فی شغل النفس الضاہلہ ہینہ ہی کہی کجی
 اکادہ ریا ہی بہت جگہ اوس علاقہ پر جو در میان ملک اور ملکوت اور در میان اعضا اور دل کی ہی اور اثر قبول کرنا و ملک
 اعضا کی اعمال ہی اور دل مثال ایک آئینہ کی ہی کہ نہیں ظاہر ہوتین او میں حقیقتین حق کی مگر اوسکی عقل اور روشن
 اور عدل کرنی ہی سبب کرنا اوسکاسات دور کرنی ناپاکی شہوتوں اور کہ ورت ہی عادتوں کی ہی اور لیکن روشن کرنا
 اوسکا سوسانہ نورون ذکر اور معرفت کی ہی اور مقرر ہوتین او پیر عبادتین خالص جب کہ او اگر ہی تو پوری حرمت ہی موفرت
 حکم سنت کی اور لیکن بعد لی وکی سوسط پر ہی کہ جاری ہون ب حرکتین اعضا کی اور قاعدہ عدل کی اسکی کہ ماہر ہوتین
 پونچھا دل کت فکرت کرن او تک تعدیل پس پیدا ہو جاوی او میں ایک صورت معتدل صحیحہ کہ نہیں کجی او میں اور حواسک نہیں
 کہ تصرف ولین ہوتا ہی ہوا طہ تعدیل اعضا کی اور تعدیل اوکی حرکتوں کی اور اسی لہی ہی دنیا کثیت آخرت کا اور اسی لہی
 بڑی ہوتی ہی حشر اوس شخص کی جو مگر یا پہلی تعدیل کی سبب نہ ہو جائی راہ تعدیل کی موت ہی جبکہ منقطع
 ہو گئی علاقہ وکی اعضا ہی پس جو وقت کہ ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خاطر ون کی تو لیکن ساتھ ترا و عدل کی
 پیدا ہونگی دین ایک صورت عدل والی برابر کہ مستعد ہو و اسکی قبول کرنی حقیقتوں کی اور صفت صحت اور سہ قامت کے
 جیسکی مستعد ہوتا آئینہ معتدل و سطر حکایت کرنی صورتوں صحیحہ کی بغیر کجی کی اور معنی عدل کی کہنا چن و گاہی ہی عقل
 پر اور مثال اسکی دین ہی کہ تحقیق طرفین چاہتین اور خاص کر لیکنی او میں ہی بہت قبلہ کی سات بزرگی کی پس عدل سپہ
 کہ مومنہ کرنی تو وقت ذکر اور عبادت اور وضو کی او سیکطرف و پر پیر لہی مومنہ کو او سیکطرف ہی وقت یا خانہ پیر ہی
 اور ستر کہونی کی و سطر ظاہر کرنی بزرگی او سچہ کی حکمی بزرگی ظاہر ہونی اور دین کو زیادت ہی بائین پر اگر بہت بزرگی
 قوت کی پس عدل بزرگی دنیا او سکا ہی بائین پر سوسو استعمال کر تو دین کو اچھی کامون میں مثل دینی قرآن اور کہانی کی
 اور جو بزر کہہ لیکن کو پہنچ اور چونی ناپاکیوں کی لہی اور ترش ناناخن کا مثل پاک کرنا ہی سات کا سودہ بزرگی ہی
 پس لائق ہی کہ شروع کری تو سنانہ فضل کی اکثر نہیں شہکانی ہونی عقل تیری ساتھ معلوم کر لیکنی ترتیب اوکی
 لی اور کیفیت اوکی شروع کرنی کی سو پوری کر اسیں سنت کی اور شروع کر سید سات کی سجی سلی کہ بات فضل ہی ہون
 سی اور دینا فضل ہی بائین ہی کا سودہ وہ ہی جس ہی اشارہ کرنی ہیں کل توجید میں اور وہ فضل ہی سبب بکلون سی پیر
 اسکی بعد دور کر تو دینی سات کی سجی او سبب کی لہی ایک پشت اوس جہت کو جو اوکی مقابل ہی پس جو وقت کہ کر گیا
 تو سبب کی طرف سات کی ہونگی مین سجی و سطر کی جانب سی ہو شہ او و نو ناتون کو مقابل ساتھ دو نو مومن او سبب

اور پھر انھیں کہہ کر گواہ و شاخص میں پس دور کریں متعلقہ سبھی یہاں تک کہ تمام ہو جائیگی ساتھ یہاں بھی کی کیا
کیا ہی حضرت فی زور و الدعا کا ویرا و سلام اور حکمت اس میں ہی جو حق تو کر کے جس صورت کی تو عادت کر لیا حالت عدل
کو پھر چرخ سبب کیوں حرکات کی ہو جاوے گی عدالت اور حکمت ایک صورت مضبوط تیری دین اور برابر ہوگی وہ صورت
اور اس کی سبب مستند ہوگا تو واسطی قبول کرنی صورت مساوت کی اور ہی فی زور و الدعا میں فی پھر جب تھیک بنا چکر
پھر اس میں ایک ہی جہاں میں صبح اس کے کی کبھی ہی مساوت کے و راز و نکی اور نہ تھا پہونکنا اس کا لکھ بھی برابر کرنی کی اور میں تیر
کی پھر تین تبدیل کی طیف و اس کی بعد ایک یہیدی کہ و راز ہی بیان اس کا اور ہم نہیں ارادہ کرنی مگر اشارہ کرنا
اس کی اصل کیفیت پس اگر تجو طاققت نہیں اس کی حقیقت سمجھنی کے تو تجربہ یعنی انوشن قسم و کی تجو پس خیال کر کہ جس نے عا
دلی سج کی کیونکر ہی ہوئی ہی خواب اس کی کہ اس لکھ ہی کچھ فی سپا کردی اس کی دین ایک صورت صادقہ کہ باقی ہی
چمک غیب کی سوئی میں ہی طرح ہی اور دیکھ کہ کیونکر جوئی ہوئی ہی خواب ہوئی کی یہاں تک کہ خواب عموماً حسن
عادت والی ہی ہوئی خیالوں کی سوچ ہوگی اس سبب ہی صورت اس کی دلی پس اگر ہی تیر ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدر
میں سوچ ہوئی ظاہر گناہ اور باطن کو اور چور و دلی شش کا منو ہو گئی ہیں اور جو ہی میں اور چور و دلی جوہر کو
یہاں تک کہ اپنی ہی کی بات میں ہی اللہ تعالیٰ ان تمام الاشیا الموثوقہ فی بدلت بعضہا یعقل تاثیرہ بنوع من
النسابة الى الحكمة والبرودة والظن والیسبقه كقولك ان العسل يضر المحرور وينفع البارد فارجو
ومنهما ما لا يدرك بالقياس بعينه بالخواص تلك الخواص لم يوقف عليها القياس بل مبدأ الوقوف
عليها بالحق والالهام والتجربة فالمقتضى طبع محض بالحركة والتفتيها بخرب خط الصنف من اعماق العروق
لا على القياس بل خاصية فقه عليها اما بالالهام او بالتجربة واكثر الخواص عرف بالالهام واكثر التأثيرات
فی الادوية وغيره من قبل الخواص فكذا الانواع علم ان تاثيرات الاعمال فی القلب تنقسم الى ما يفهم ومنها سببته
لعلماء بان ابتداء الشهوات يتركها فتنم مع هذا العالم فخرج من الدنيا من انشأوا كما وجب الى هذا العالم اذ
فيه عجبي وتعلمك بان المداوة على ذكر الله تعالى لئلا تنس بالله سبحانه وتعالى ويوجب الحجب حتى يعظم
اللذة عند فرار الدنيا والقدم على الله اذ اللذة على قدر الحجب والحجب على قدر المعرفة والذكر ومن الاعمال
ما يؤثر في الاستعداد السعادة الآخرة أو شقاوتها بخاصيته ليس على القياس بل يوقف عليها الانوار النبوة
فاذا اراد النبي صلى الله عليه وسلم قد عدل من احد المباهين الى الآخرة اذ هو عليه السلام اذ علم انه اهل علم نبوة
النبوة على خاصيته فيه وكشفه من عالم الملكوت كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى انزل اليها الناس ان
الله عز وجل امرني ان اعلمكم ما علمني وادبكم بما ادبني لا يكسرنا حدكم الكلام عند الجماعه فانه يكون منه خسر
الولد لا يظن احد على فرج امرته اذ اخرجها معها فانه يكون منه العي ولا يقبلن احد كراهة اذ هي جامعها
فانه يكون منه صمم الولد لا يثبت احد كراهة النظر في الماء فانه يكون منه ذهاب العقل وهذا مثاله ما اردنا ان
نعرفه من طلائع على خواص الاشياء بالاضافة الى الموالد من المقيس الى المراه على ان في الاشياء الخاصة في السعادة
والشقاوة وافر من غلبات ان تصديق محمد بن زكريا الرازي المتطيف كما يذكر من خواص الاشياء

اولاً حجار و اولاد و تہذیب و تمدن سید سائر البشر محمد بن عبد اللہ متعالیٰ علیہ السعادة فی الدنیا و الدین علیہ السلام کیا بخشہ عنہ انتقام از مکار شافعی عالم الا علی مجسمہ انسانیت و ہذا لہذا علی لا یتابع فیکل انھم و لہذا علی ماکذناہ فی السکر و لہذا علی معلوم کر تویہا کہ تو کہ تحقیق وہ خیرین جو انکر زنی ہیں تیری بخیر معلوم ہو جاتی ہے تیر بعض اونکی کی ساتھ ایک قسم کی مناسبت سی طرف حرارت اور برودت اور رطوبت اور بیوست کی مثل قول تیری کی کہ تحقیق شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج کو اور نفع بخشنا ہی سرد مزاج کو اور بعض اونکی ہی وہ ہیں جو ہمیں معلوم ہو متین قیاس سی اور اسکو خوب کہتی ہیں اور یہ ہم ایسی خواص ہیں کہ ہمیں فوق ہوتا اور نیز قیاس سی بلکہ فضل اوپر وقت ہونے میں وحی اور الہام یا تجربہ ہی پس متناطیس کہنچتا ہی لوہی کو اور توتو نیا کہنچتی ہے خلط صفر کو رگون کی اندری نہ قیاس نہ بلکہ سبب و خاصیت کی جو موقوف ہی اور نیز الہام سی یا تجربہ ہی اور اگر خواص معلوم ہوتی ہیں الہام سی اور اکثر تاثیرین و داؤن میں اور غیر اوکی میں از قسم خواص میں پس اسطر جان کہ تحقیق تاثیرین عملوں کی وہ میں منقسم ہوتی ہیں اکثر اوکی جو سمجھی جاتی ہیں و جو اوکی مناسبت کی تیری علم کی ساتھ اسطر کہ ہر طرف کرنا خواہی ہوں اس کا مضبوط کرنا ہی اوکی علاقہ کو ساتھ اس جہان کی پس نکلتا ہی دنیا ہی اونہی سرگرمی ہوتی ہونہ پناہ طرف اس جہان کی اسلی کہ ہمیں ہی محبوب و سکا اور مثل تیری علم کی ساتھ اس بات کی کہ تحقیق ہمیشگی کرنا اللہ کی ذکر مضبوط کرنا ہی اس کو ساتھ اس پاک کی اوثانیت کرنا ہی محبت کو یہاں تک کہ بہت فرماتا ہی وقت چوتھی دنیا کی اور انکی اندر طرف اسلی کہ مزا بقدر محبت کی ہوتا ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کی اور اعمال میں سی وہ میں جو اثر کرتی میں پس بقدر ہونہ میں و اسلی سعادت و رفعت و آخرت کی و خاصیت سی جو ہمیں موافق قیاس کی وہ ہمیں معلوم ہوتی مگر نور نبوت سی پس جبکہ دیکھا ہوتا ہی حضرت کو کہ تحقیق پھر گئی ایک دو صاحبوں سی طرف دوسری کی و اختیار کیا او میں سر کو باوجود قدرت حضرت کی و پر اختیار کرنی ان دو لونکی سو جان کہ تحقیق مطلع ہوئی حضرت نور نبوت سی و خاصیت پر جو اونہیں ہے اور کہنا کہ آپ پر عالم ملکوت جیسا کہ فرمایا حضرت فی امی لوگون تحقیق اللہ غالب بزرگ فی حکم کیا جبکہ کہ سکھا و دن میں تمکو جو سکھایا مجھ کو اور اب دون میں کہ جو ادب یا جھگڑا بہت باتیں کری ایک تم میں کا فت حجت و ادب کی اسلی کہ اس سی پیدا ہوتا ہی لڑکا کو گناہ و دیکھی ایک تم میں کا طرف شیخ عورت پانی کی حقیقت کہ وہ جماع کرتا ہو اس ہی اسلی کہ اس سی ہو جاتا ہی لڑکا اندھا اور نہ کوسہ ایک تم میں کا پانی عورت کی حقیقت کہ جماع کرتا ہو اس سے اسلی کہ اس سی ہو جاتا ہی لڑکا بھر اور نہ بہت دیکھا کری ایک تم میں کا طرف پانی کی کہ اس سی عقل جانی سستی جو اور یہ تو ایک مثال ہی کہ ارادہ کیا ہی اس سی پہنچتی تیری کو او کی مطلع ہوتی سی خواص شہا پر نسبت انہو دنیا کی تاکہ قیاس کی تو اس سی اونکی اطلاع کو اس چیز پر جو اثر کرتی ہی ہتھ خاصیت کے سعاد و اسقاوت میں اور تو منت راضی ہو پانی جی کی لمبی استبا پر کہ تصدیق کری تو محمد بن زکریا رازی طبیب کے اوسمیں جو ذکر تابی خواص سی چیزوں اور تہرون اور داؤن کی اور تصدیق مکرئی تو تمام لوگون کی سہارا کی جو محمد بن عبداللہ مشہور الی اہل سعادت میں دین بن و رواد اللہ کا اوپر اور سنام اوسمیں کی خبر دی او ہون فی اور تو جانتا ہی کہ او ہون فی کہولی میں عالم علی سے سبب پیدا ہو یہ بیان آکاہ کر دیکھا مجھ کو او پر سردی کر نیکی او خیرین کہ تو ہمیں سمجھتا کو ہی سببیت کا اوسمیں موافق اوکی

[illegible]

[illegible]

شائیں و جب پس کو نگر جرت کر کے جی مسلمان کا اوسکی ترک کر لی پر غیر غدر کی ان مور کا سبب اس میں با جماعت با غفلت
 اس طرح پر گزرنے وہ بیان کرے اس برائی فوق میں اور جو شخص کہ تہمت جانتا ہی نہ تھی غیر کو جب وہ اختیار کر لی ایک کو دوسرے
 کیونکہ نہیں اچھی جاننا اپنی جی کہ جب وہ اختیار کر لیا ایک کو شائیں پر خصوصاً اوس خیر میں جو متون میں کا ہی اور کجی
 ہی حادثہ ہی کی دلیلین کہ مر سوده ہی یہی کہ گذری اوسلی جنین بہر ت کہ یہاں یہاں نہیں ہی یعنی جماعت میں انسا نوات
 بیان کیا نہیں ہی اور سوا اسکی نہیں کہ ذکر کیا اوسکو و اسلی تر سبب لانی کی جماعت میں اور نہیں تو کیا مناسب ہے
 در بیان جماعت کی اور در بیان اس عدو مخصوص کے سبب دون میں ہی اور یہ کہ کفر ہی چہاں موا کہی جانا ہی و سپر
 اور اوسکو جی و الا نہیں جانا اور کیا بڑا حق ہی و شخص جو قصہ میں کرنا ہی بخوبی او طیب کے اولن کا مولن میں جو بہت بسید
 میں جس سنی ہی اور نہیں بقصد میں کرتا آنحضرت کی جو کہ لونی والی میں سپید دن ملکوت کو پس اگر بخوبی کہی تجہ کی جب
 گذر جائیگی شائیں دن شروع بحول طالع تیری ہی بخوبی کی چھو کہ چھتھی اور آزار سونچ اس دن ہی اور بہت بار ہی گھر
 پس ہمیشہ اس عت میں دن تار ریگا تو اور چوڑ دیکھا تو سب کا نام ہی اور اگر پوچھی تو بخوبی ہی کیا سبب ہی کہ البتہ
 کو کیا تجہ ہی کہ سوا اسکی نہیں کہ کہا میں سپہ سل کی اور در بیان موضع رحل کی شائیں و جب
 میں پس متاخر ہوئی ہی سختی سہایت درجہ کی ایک دن یا ایک جہیز اور جب کہ کہا جاوی چھو کہ یہہ جو سس اسلی کہ نہیں
 شائیں سکی ائی موت تصدیق کر تو سکی اس نہیں جائیگا تیری دسی اور اور تو کہیگا کہ اسلی کا مولن میں عجائبات ہیں
 کہ ان کی مناسب نہیں معلوم ہوئی اور شاید کہ اپنی شائیں میں جو سمجھ میں نہیں آتے اور تو ہی پہچان لیا ہی تجہ ہی
 کہ تحقیق بہر کرنا ہی اگر چہ نہ معلوم ہو تجہ ہی مناسب بہر جب بہر یا بہر طرقت بہر ہی کی زیب انکار کیا تو ہی اسکا
 او طیب کے تو ہی مناسب ہی ہے نہیں ہی مکی لئی کوئی سبب مگر شر کہ چہاں موا بلکہ کفر ہوا اسلی کہ نہیں کوئی اصل اس
 الی ہوا اسکی اور سبب اس سبب ہی کہ یہہ کی کہ نہیں غلین کہ تہمت کو امر آخرت تیری کا یعنی چھو کہ پھر آخرت کا اندیشہ نہیں
 ہی اس تحقیق آخر تیری دنیا کا ہر گاہ کہ غلین کرنا ہی چھو کہ حوسہ یا طرنا ہی تو اوس میں بخوبی کی کہی ہوا و قال ہی
 پر اور اون کا مولن پر جو نہایت بعید میں مناسب ہی اور تو فرمان بہر تو ما ہی گما اون بعید کا اسلی کہ مہربان
 سات بدگمانی کی فرقیہ ہی اور اگر وہ میان کوئی تو تو چھو کہ معلوم ہو جائی کہ یہہ احتیاط اندیشہ آخرت کی لئی لائق تر
 ہی پس اگر کہی تو کس طرح کی کا مولن میں ملان ہی بیروی کرنا نسبت کس میں کہتا ہوں جس خیر میں وارد ہو
 سنست و تیرین شائیں بہت ہیں فرمایا آنحضرت فی جو حجامت کر بگا دن ہفتہ اور چہاں شمس ہو جائیگی اوسکو بیماری
 برص کی سونہ ملاست کری مگر ابی جی کو اور تہمت حجامت کرانی بعض محدثین فی دن ہفتہ کی اور کہا بہر حدیث
 تصنیف ہی ہو مگر اوسکو بیماری برص کی اور شکل پڑی او پسرسن بلکہ آنحضرت کو خواب میں اور نکایت کی
 اس بیماری کی ہو فرمایا اپنی کیون حجامت کی لونی بولا راوی صنیف تھا فرمایا کیا نہیں نفل کی ہتی ہی لہر
 آخر یہ منع ہیں ہی تو اوسنی نفل کہا تھا بہر کیا وہ ہی اوسکی نہ مانی کی سو بولا تو بہر کی یعنی ای رسول اللہ پس
 دعا کی آنحضرت فی آرام ہو جائی کی صبح کی اوسنی آنحضرت رایل ہو گئی ہتی بیماری اوسکی اور فرمایا جو حجامت
 کراوی دن سہ شنبہ کی ستر ہوں ہو دوا ایک سال کی اور فرمایا جو شخص کہ سووی بعد عصر کی رایل ہو جائیگا

عقل وکلی سونہ ملاست کمری گراہی کی کو اور فرمایا جس وقت کہ ٹوٹ جاویں ستمہ تہاڑی جوئی کا سونہ چلی ایک جوئی پہن کر
یہاں تک کہ درست کمری وکلی ستمہ کو اور فرمایا جس وقت کہ جتنی عورت پس چاہی کہ کہاوی سب سی پہلی طب کو پہر کر یہ
سبستر آوی تو تر کو گشتیں اگر ہوتی کوئی چیز بہتر اس سی نو کہلانا اوسکو اندر حضرت مریم کو جس وقت کہ جنا و ہون فی
عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جس وقت کہ لاوی کوئی تم میں کا علو یعنی شیرینی کو پس چاہی کہ لی لی زمین سی اور جس وقت
کہ لائی خوشبو کو پس چاہی کہ سونگہ لی زمین سی اور نزل ان حدیثوں کی عبادات میں بہت ہیں اور بہنیں کوئی چیز
اور زمین سی خالی کسی بہت سی نہیں ہر ایک میں کچھ کچھ یہی **خاتمہ** فی ترتیب کے اور نہ غلط ہے
الاصول العشرۃ اہل ان هذه العبادات التي مضى لها ما يمكن الجمع بينها كالصوم والصلوة
والقراءة ومنها ما لا يمكن الجمع كالقراءة والذكر وكالقيام بحقوق الناس والصلوة فينبغي ان يكون
من هو امورك توزیع اوقاتك على اصناف الخیرات من صباك الى مساءك وتعلم ان مقصود العبادات
تاكيد الاسس بنكر الله تعالى لا نابة الى دار الخلود والتجافي عن دار الغرور ولین تسعدك دار الخلود لا من قوم
على الله تعالى العباد ولا یكون عباد الله الا من كان عارفا لله مكنه الذكر ولا یحصل المعرفة والحواس الا بالقراءة
والذكر والایحیون بدوم الذکر القلب لا بالمذكرات وفي العبادات المستعرة للاوقات على التعاقب
ولا خلاف صحتها زيادة تاثير في التذكیر من الملاك سقوط اثره على القلب بالادام الذي يتهی الى المجد
الاغتيا دنعمان كنت ذاهبا في الله مستغرقا به لم تفتقر الى ترتیب الا ورا بد ورا دك واحد وهو ملازمة
الذكر وما راك تكون كذلك فان ذلك من اعلا مورفا الذکر والها مستحضرة فعليا ان ترتب ورا دك
واحد الا ورا د هو وقت انتباهك من النوم الى طلوع الشمس وينبغي ان یجمع فی هذا الوقت الشرقي بعد
الفراغ عن الصلوة بین الذكر والادعاء والقراءة والتفكير في كل واحد اثر اخر في تنوير القلب وتعرف نقيض
ذلك وتفضيله من كتابك اية الهداية او من كتاب ترتب الا ورا د من الاحياء وكذلك يفعل بين الطلوع والاداء
وبين الزوال والغروب بين العشاءين فانه من اشرف الاوقات لان النشاط انما يتوفر ان تبرز ورا دك وقت
لتكون في كل وقت عبادة اخرى تنقل من بعضها الى بعض وهذا ان كنت ليعا فارك كن معا لا متعلا
او والينا فلا اشتغال بذلك في بياض النهار فاضل من العبادات البدنية بل اصل الدين العلم بالدين الذي
به یحصل التعظيم لام الله والنفع الذي یجهد عن الشفقة على خلق الله وكذلك ان كنت معا فارك فافا للقيام
بحق العيال الكسب الحلال فاضل من العبادة البدنية ولكنك في جميع ذلك لا ينبغي ان تنفك عن ذكر الله
بل تكون كالمستمر متعشقا له المدفوع الى شغل من لا شغال الا ضرورة وقت فهو يعمل بیده وهو فای عن عمل
حاضر بقلبه مع معشوقه وحكي عن ابي الحسن الشروانی انه كان يعمل بالسخاة دایم وكان یقول عطينا الی اللسان
والقلب فلید العمل واللسان للخلق والقلب للحق ولنقتصر على هذا القدر فی قسم الاعمال الظاهرة ففیکان انشاء الله
خاتمة بیان ترتیب یفہون کی جوارج ہوتی ہیں در اصول پر جان یہ عبادتیں کہ جنکی تفصیل کہ ہم نے بعض اہمین سی
وہ ہیں کہ ممکن سی ہم در میان ماورکی جیسی روزہ اور نماز اور قرأت اور بعض اہمین سی وہ ہیں کہ بہنیں ممکن سی جمع

در بیان اولیٰ فصل قدرت اور ذکر کی اور مثل مستعد ہوئی واصل حق کو گون کی اور نماز کی اس وقت سی یہ کہ ہر روزی بہت دور
کا ہون تیری ہی نصیب کہ نا تیری وقوں کا اور طرح طرح کی نیکیوں کی صحیح سی یہ کہ شام تک تیری ہر وقت ہر طرح کی
اسی مقرر ہوا اور جانی تو کہ تین مقصود عبادت سی مضبوط کرنا اس کا سی اچھے ذکر اس کے واسطیٰ رجوع کرنی کی طرف تیرے جیسا
اور کارہ کر کے تیری ہی مقرر ہوا اور تیری ہی دنیا ہی اور تین مہر سید گھر جیسا کہ میں تیری قرب میں مگر وہ شخص جتنا اللہ کی اس اور
وہ دوست کہتا تھا اور سکو اور تین ہوتا دوست تھا کہ مگر وہ شخص جو پہنچا تھا ہی سید دوست کرنا ہی اسکی یاد اور تین
حاصل ہوئی صرفت اور دوستی مگر فکر سی اور ذکر سی جو ہمیشہ ہوا اور تین ہوتا ہمیشہ ذکر دل میں مگر ساتھ مذکر اب کی اور
ہر عبادت میں جن جنوں کی کہ یہ سی ہی وقتوں کو فوجت ہوئی اور اسکی اقسام کی مختلف ہوئی کہ زیادہ تاثیر کی میں اور تیرے
میں ملال کی اور ساقط ہوا جانی میں اسکی شرکی دسی ساتھ اور میں چپٹکی کے جو متہی ہوئی عادت کی ششتران اگر
ہی روحانی والا اللہ کی ذات میں اور مستغرق اور میں نہیں حاجت تجا و ترتیب وظیفوں کی بلکہ یہ وظیفہ ایک سی
ہی اور وہ ہمیشہ کرنا تو کہ ہی اور میں نہیں گمان کرنا تجا کہ ہر وہی تو ایسا جو تین بہت تین بہت تین بہت تین بہت کہ ہر وہی
تو وقت تیرے شریفہ شریفہ شریفہ شریفہ کہ نہ تیری ہی تو اپنی وظیفوں کو اور ایک وظیفہ وہ جب وقت کی جگہ تو ابھی نہیں سی
یعنی آفتاب تک اور لائے ہی جمع کر کے اس وقت بزرگ میں بعد فراغ کی ہادی درمیان ذکر اور دعا کی اور قرأت اور فکر کے
اسکی ہر ایک تین سی ایک دوسرا تیری دلی و تین کر تین اور معلوم کر تو اسکی غیب اور فیض کتاب باب الہدایہ سی اور کتاب
ترتیب لا وادی جو تیرے کتابت احبار العلوم کی ہی اور اسبطر پر کری تو درمیان طواف آفتاب اور زوال کی اور درمیان مال
اور غروب کی اور درمیان دو نوٹا کی میں بہ بہتر اوقات سی میں پہلی کہ خوشی ہوا اسکی نہیں کہ زیادہ ہوئی ہی سیاب نیز
کر ہی وظیفہ ہر وقت کی تاکہ ہر وہی صرفت میں ایک عبادت دوسری مشتعل ہو بعض اسکی طرف بعض کے اور بہر وقت
ہی جسک ہر وہ عبادت میں سب کے ہی متقدم تعلیم با والی میں مشغول ہونا ساتھ اسکی روشنی میں دلی فتنل ہر عبادتوں میں
سی کہ پہل میں میں دے علم دینی ہی کہ جس سی حاصل ہوئی ہی ہڈی تہ کی حکم کی اور وہ شخص جو صابر و عوامی مہربانی کے
راہی میں ہر وہی ایسی ہی اگر سی تو صبا غیب ال پیشہ والا میں تمام کرنا ساتھ حق عیال سی ساتھ کہ مال کے فضل سی
عبادت سی لیکن یہ کہ ان سب میں میں لائق ہی کہ جہاں تو تہ کی ایسی بلکہ ہو تو مانند عاشق کی ساتھ معشوق اپنی کی
مشغول کسی شغل میں سبب جزو وقت اپنی کی پس وہ کام کرنا ہی بدن سی و غائب سی اپنی کام سی حاضر ہی اپنی دسی
ساتھ معشوق اپنی کی حکایت کی گئی ہی تالی حسن خفائی سی کہ وہ بنایا کر ہی ہی سچا اور کڑی نہیں ہر دلی میں ات
اور زبان در دل ہر بات واسطیٰ کام کی ہی اور زبان واسطیٰ لوگون کی اور دل واسطیٰ تہ تعالیٰ کے اور ہم قصار کر ہی میں
اور یہ معتقد کہ قسم میں اعمال ظاہر کی پس میں کفایت سی اگر چاہا اللہ فی فضل اسل و جہر وظیفہ نہیں ہی کہ وہ شغل
نہ کر مگر اگر چہ ظاہر میں کچھ کام کج کرنا ہو سی کہ ہی بہت بکار دل خیار سچا و ایک آگہ ہر وہی کہ جس سی آئی وغیرہ
کو ابنان میں دلتی میں انقسم الثالث فی تزکیۃ القلب عن الماخلاق المذمومۃ قسم شریان میں
ناک کر ہی دلی مری عادتوں سی انا اللہ تعالیٰ فی فضلہ من ذکر کیا قرنا یا اللہ تعالیٰ میں ہر وہی کہ کو کو بھیجی جسے او کو
سوارا و التزکیۃ هو التلطیف فی اصلاح اللہ علیہ الطہور و شرط الامکان فافہم منہ ان کمال الامکان

[illegible]

اور فوت روزہ کی بھی حاصل نہ ہوتی اور بعض کے نزدیک یہ فرض ہی لکھانی اللہ عزوجل کے واسطے رفتنی
اپنی سالانہ کیا خوبت کہی ہی کہ جو آدمی نہ ستم خان پر قتل ہو اور اس کیستان پر خزان یعنی دنیا میں صبر نہ کرے جو
کو اسے بزرگی ہی انسان دے جو موصوفے صاحبہامادی عوام و ترطیں تسلیم کی عبادت کی سیکھی اور مرتبہ وصال کی اوس ہی
سند کرے اسکی کہ اگر ایک نماز پڑھے تراش لین اور اوسکو کسی خزانہ پر کہدین پیر اور ہمالین اور کسی دیرانہ میں
دین پر روزہ ختم ستمان ہی دروند اور وصول گنج فراوان ہی ترسند اور اسکی گم ہو جاتی ہی اندوہ مند نہ ہو گا اور
اسکو مال مرتبہ تسلیم ہوتی ہیں اس آدمی کی سنگدل ہی باوصفان و طون کی شرائط بندگی میں ہم سنگدلیگی
نہیں سکتے چگونہ کو نیستی آدمی کہ اس نے اگر کج عبادت سنگدلیگی ہی فصل العبادت تشریح
ان تعالیٰ اللہ تعالیٰ بطریق الاخرة فاعلم ان الیہ فوائد کثیرہ و لکن ترجم
اصولها السبعة شاید کہ کج عبادت ہی معلوم کرنی ہو کہ بڑی شہرائی میں بہوک کی اور وجہ اسکی نہایت ہی
راہ آخرت کی ہی پس جان کر تحقیق اسکی ہی بہت ہی فائدہ ہیں لیکن بہر ہی ہیں اسکی اصلیں طرقات ہی ستم
خف یعنی بہوک کو جو بہت بہتر بالشان اور اعظم تسلیم ہوتا ہے کہ عین کیا کہتے اور بہر ہی ہو کہ اسکی فائدہ سات
طرح ہیں احدھا صفا القلب فنفاد البصيرة فان الشبه يورث البلادة ويعيب القلب
صلی اللہ علیہ وسلم من اجاء بطنه عظمت فكلت و فطن قلبه لا يخفى ان مفتاح السعادة المعروف
ولا تمالك الا بصفا القلب فلا شك ان الجوع فرع باب الجنة ايكاد يمين صيا فبوزا و لکھانی و ترسونا
نظر کار ہی پس تحقیق یہی پیدا کرتی ہی کہ نہ ذہنی کو اور زانیہ کر دیتی ہی ہو کہ فرمایا ان تحقیق فی جنتی ہی کہ اس
اپنی بہت کو بڑھائی فکر اسکی اور دانا ہو گیا دل و سکا اور نہین پوشیدہ ہی کہ کجی نیکنجی کے سرفش ہی اور وہ
نہین ملتی مگر دل کی فضا بہی ہی پس ہی ہی ہی بہوک ہو کہ دروازہ جنت کا الشانۃ رقت القلب
يد لك به لذه المناجاة والثاثير بالذکر والعبادة قال المجتهد رحمه الله يجعل الحد كمدنية ودين
الله مخلاة من الطعام ويريد ان يجعل حلاوة المناجاة ولا يخفى على احوال القلب من الخشية
والخوف والرقب بالمناجاة والانشاء والهيبة من مقامها باب الجنة فان كان باب المعزة فوفه فالجوع
فرع لهذا الباب ايضا اثر قلبا بکتاب کسرة الشهوان من كتب الاحياء ففقيه بضية الفضائل بالانضباط
دوسری رقت ہی دلی ہی ہاں تک پای جاتی ہی اوس ہی لذت مناجات کی اور اثر ذکر اور عبادت ہی کہا جانیہ بعد از
رحمہ اسدلی کہ تہی ایک تم میں کا در میان اپنی اور در میان اللہ کی انک توبرہ کہانی ہی اور جانتا ہی کہ پاوی مرزا
مناجات کا اور نہین پوشیدہ ہی کہ تحقیق اصل دلی ترس اور ڈر اور رقت ہی تہ مناجات کی اور انکاس ہی ساہتہ
کی کجیوں ہی دروازوں جنت کی ہیں پس گری دروازہ معرفت کا اور اسکی بہوک کا ہی ہی واسطی ہو کہ
اس دروازہ کی بھی بہر نہ ہو کہ لازم ہی مطالعہ کرنا کتاب الشوقین کہ کتب حبار ہی سوا و میں با فضائل ہی
میں الثالث ذل النفس و زوال البطر الطغيا منها و کیکس النفس شئ کا الجوع والطغيان منها داع الی
العفلة عن الله تعالى و هو بالکحيم والشقاوة والجوع اغلاق لهذا الباب في اخلاق باب الشقاوة

[illegible]

عبادت سی پس تحقیق شرطیکه بتجربہ عمری اور بیند کم کرتی ہی عمر کو اسکی کمیت کرنی ہی عبادت سی اور اصل اس مینہ
 کی بہت کمائی ہی کہا ابو سلمان دارانی جو پت بہر کمائی ہی داخل ہوتی ہیں اوسپہنیں کم ہوتا ہی مانت
 عبادت کی اور شکل ٹپائی ہی یاد کرنا حکمت کا اور جدا ہونا مہر کی کا خلق سی پہلی کہ جب پت بہر لگان کرنا ہی شہین
 کو بستر کم اور گران ہونا سادہ کا اور زیادہ ہونا شوگون کا اور عقین کہ سب مان بہر ہی ہین کرو سجدہ کی اور بہر بہر تاکہ
 کرو پاخانوں کی ف جب یاد کمائی کی کہ بیشک زیادہ بیگیا اور جب حاجت ہوگی یا خانہ کو ہی ضرورت جانیگا اور جو کم
 کمائی ہی وہ کم کمائی ہی اور جب کم حاجت کی کچھ ضرورت نہ ہوئی تو وہ خانہ بیشک اگر لگا خواہ مخواہ مجیدین جانیگا
 اور عبادت کر لگا **فصل** علیک تقول قد صا الشبع الاکتا من الاکل لئلا تادہ فلیک بترکھا فاعلم ان
 خلک فی کل علی من اراد بالشد بہر وہی قصص کل ہم من طعامہ لقمہ حقہ یقصص عفا فی حدار شہر فلا
 یطہر فی نرہ ویطہر التقلیل عادیۃ ثم اذا غلبتہ التقلیل فکذاک نظر فی القید والوقت والحسن اما القدر فکذاک
 ثلث درجہ اعلاھا وحی درجہ الصدیقین والاقتضار علی حد القوام وهو الذی یخاف من النقصان
 منہ علی العقل والحویۃ وهو اختیار سہل الشہر رحمہ اللہ وکان یرئی ان صلوٰۃ قاعد الضعفاء بالحویۃ
 من الصلوٰۃ قائم مع قوۃ الاکل لئلا یانق منہ بضعف کل دیم وهو لم یالط وذلک کان عادیۃ عمر جانی
 من الصلوٰۃ لذلک کان یخوض فی الایام صبا عامر شہر الثالث لشد الولد ما جا وزلک ذلک فی جو مشاکرۃ
 سہل اصل العادیۃ ومنیل عن طوبی السالکین الی اللہ وقد یون فی المفاذ یا خلاک لاجوال والاخصاص وغیر
 ذلک فلا اصل فیہ ان یمد الیہ اذا صلی وجہ کف فی جو بعد صا ذی الاشہار وعلاۃ الصلۃ للحویۃ
 لانی شہر ی خجرا کان من غیر آدم واذا الشغل الاکل بغیر آدم فہل حلاۃ الشہر شاید کہ تو کہی تحقیق بہر
 شیر کی اور بہت کمائی عادت میری ہو کیونکہ ترک کروان میں واسکو پس جان کہ یہ سال ہی واس شخص ہر چار اوہ کی
 آہستہ آہستہ چوبہر نیکو طرح پر کہ کم کری ہر دن اپنی کمائی ہی بکعتہ بہانیک کہ کم کری اوس سی ایک وانی ایک بیہشک
 مدت میں سو نہیں ظاہر ہوگا افراد و سکا اور ہو جانیگا کم کمائی عادت پر جبکہ رغبت کری کہ کمائی میں پس جبکہ حاجی نظر
 لڑا اندازی اور وقت اور جنس نہیں لیکن اندازہ سواو سکی تین مرتبہ ہیں علی و سکا درجہ ہی صدقہ لقا کفایت کرنا ہی
 بقدر قوام کی مادی قوام وہ ہی کہ در گنا ہواوٹن ہی کم کو نہیں قفل کا اور زندگی کا یعنی اگر اوس ہی ہی کم کمائی تو عقل
 حواسی یا مہر حواسی اور بہر بخاری سہل شہر کا اور ہی وہ لگان کرتی کہ تحقیق نماز پڑھنا اور کجا بیہشک کہ سببت توانی کی
 ہو کہ کسی بہتر ہی نماز پڑھتی ہی کہی ہو کہ کمائی کی قوت سی دوسرہ یہ کہ قناعت کر تو آدمی نہر بہر روز اور مد ہوتا ہی
 دوتہائی طول کا اور بہر ہی مادی حضرت عمر کی اور ایک جماعت کی اصحاب میں سی ایسی کہ تھا قوت و نکاح سر غنہ میں
 ایک صباغ خوشی تیری پورا ایک مادی جو اس سی بڑا سادہ شاکر ہی عادت الوان سی اور بہر ناسی راہ سی لکین الی اللہ
 کی اور کہی اثر کرتا ہی سعاد میں مختلف حالون اور لوگون کا اور اسکی ہوا پس سہل زمین یہی کہ بڑا وادی ہاتھ کہانیکو
 جبکہ بھی جو بہر و سکی یعنی جبکہ شہر کامل ہو نہ کس علی نا اور یہی ہو کہ کسی اور پرجان خوب ہو کہ ہون کی یہی کہ
 تو ہر شہر کی جس وانی کی کہ موغیر سر کی اور شہر کہ گران بار ہو جادی کمائی والا بغیر سر کی تو یہ بہر پرجان سی

میر شکیں کہ کہاں کہاں میں تین درجہ میں ایک یہ کہ اتنا کہاوی کہ جس میں سب تباری اور عقل بھی سلامت رہی
دوسری یہ کہ آدم کہاوی تیسری یہ کہ پورا ایک کہاوی اور چونکہ حال لوگوں کا مقدار میں تشدد ہوتا ہی اسلی یہ کہ
کہ جب خوب بہو کہ ایک تہ کہاوی اور بھی بہت نہیں بڑھتا کہ اوٹہ کہڑا اور اگر سوکھی روکھی روٹی کو بھی بہت بہر کہ کہاوی
تو بھی مکہ میں سیرگون ہی کی راف ہد ایک پیمانہ ہوتا ہی دو رطل کا یا ایک رطل کا یا پری دو نو کھٹ اور
کی جب کہ دو رطل کی کہ پہلا دی و کسی چیز بہر لی اور صاحب قلموس کہ تباہی کہینی امتحان کیا پس یا پری دو کھٹ کو
موافق پیمانہ مذکور کی اور رطل کہتی ہیں آدمی میں کو جسکی بارہ اوقیہ ہوتی ہیں اور اوقیہ ہوتا ہی چالیس درم کا اور صلح
چارہ کا ہوتا ہی اس الوقت فقیرہ جات انا اھا ان یطوی ثلثتا یا م فضا فوقھا فقد کان الصدق وحقی اللہ
عند یطوی سنتہ ایام وبراہیم بن ادریس الثوری سبغہ بعضہم انتہی ان یعین یوما وقیل من انطوی
اربعین یوما ظہر لہ لاجالہ من عجائب ملکوت کلین ذلک الا بالذکر اما الا وسط فان یطوی مائین
والادنی ان یاکل فی الیوم مرة واحدة فمن کل مہرین کہیں حالہ جو مہرین یفلون قدرہ وفضیلہ
الجمع اور کیا وقت ہو او میں درجہ میں علی و سکا یہ ہی کہ کہاوی تین یا اس او پر پس تحقیق ہی حضرت ابو بکر
صدیق کہ تھا ہی چہ وقت اور برابر ہم میں او ہم اور عقیان پوزی سات دن اور بعضی روز کی پورا کیا ایک چلہ اور
کہا گیا ہی کہ جو کہاوی ایک چلہ طائر ہوا و سکی لی ضروری یکیش ایک بہید عجائب ملکوت سی اور یہ نہیں ممکن مگر سائنہ
تیرج کی لیکن میانہ روی سو یہ ہی کہ کہاوی دو دن اور کتر یہ ہی کہاوی ہر دو میں ایک بار پس شخص کہ کہاوی دو
ہوگی و سکو حالت بہو کی پس ہوگا کہ چھوڑا و سنی بہو کی فضیلت کما اما الحسن فاذا خیر البرص الا دام
وادناہ خیر الشحین غیر ادام والمداوۃ علی ادام مکہ جلا و قال عمر ولده مرة خیر وکما و مرة خیر
وسمنا و مرة خیر و لیسنا و مرة خیر و مرة خلا و مرة خیر و زیتا و مرة خیر و ملح و مرة خیر و اقفا و ا و هذا
تنبیہ علی الحسن فی اهل العادة فاما الساکون للطریق فقد بالغوا فی ترک ادا م بل فی ترک الشہوات
جملة حتی کان لیشہی بعضہم الشہوة عشرین و عشرین سنة و هو یخالف نفسہ یمنع شہواتہ و قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یشر امتی الذین غدا بالنعیم و بتغلیہ حسام و اما ماہنہم الوان الطعام و انواع اللباس
تیشد قون فی الکلام و قد شہر حنا طریق السلف فی ترک الشہوات فی کما کہیں الشہواتین لیکن بعض سوہترو
روٹی بہون کی ہی مع سال کے اور انا او میں روٹی جو کی ہی بغیر سال کے اور ہمیشگی کرنا سالن بہ بہت مکروہ ہی کہا
حضرت عمر بنی بنی ہی کہا ایک بار روٹی اور گوشت اور ایک بار روٹی اور گہی اور ایک بار روٹی اور دود اور ایک بار
روٹی اور سر کا اور ایک بار روٹی اور روغن اور ایک بار روٹی اور نمک و ایک بار خالی روٹی یعنی بغیر کسی چیز کے
اور یہم گاہ کرنا ہی او بہت اچھی طریقہ کی عادت والوں میں لیکن سالکون راہ کی ہوا و ہون فی مبالغہ کیا ہی
ترک کر نہیں سالن کی بلکہ ترک کر نہیں سب خواہشوں کی یہاں تا کہ ہی بعض اونکی کہ خواہش ہوتی او نکو ایک بار و ستر
رس میں برس میں اور وہ مخالفت کرتی اپنی جی کی اور روٹی او کی خواہش کو اور ستر ماہ حضرت بنی بری لوگ
بری بہت کی وہ میں جو غذا دی گئی ہون سات نعمتوں کی اور غرہ گئی ہون او ہر قسم کچھ اور سو اسکی نہیں ہتھ

۱۱۱ طرح طرح کی کیا ہے اور طرح طرح کی لباس اور سیونق ہی زبان کو بونی میں اور ہستی بیان کیا ہے اور یہ کہ
کا کردی کو نہیں تو انہوں نے کیا ہے کہ انہوں نے میں وہاں سے پیش میں انہاں ہی کہ لفظ غدا کا بڑا ہلکا ہوتا ہے صوت
میں بہت سی ہونگی کہ صبح کی آواز ہوں لی اور بڑھ گئی انکی جہت شوق کی مٹی تجلجھت میں کہنا **الاسئل الثانی فی**
بیشتر ذوالکرام اس میں بیان میں ذاتی حکام ف ایکی دوسری میں یا کہ بہت باتیں کری یا یہ کہ جو بات یوں اور
یہ ہونے اور نہ ہونے میں جہت شوق میں وادی میں کہ وہ بہت باتیں بہت زیادہ اس کی تحقیق بہت باتیں کرنا نیز فکر اس کے
سبب سختی کا ہی اور بہت دور کو گون میں اس کی سختی اور فرمایا ہی تحقیق میں خبر وار جو تو جو بات یوں کہ انہوں نے
جو بات راہ بتا ہی گناہ کی اور گناہ راہ بتا ہی وینچ کی و ذلک کلہ من قطعان الجوارح کھا تو ذرا عا کا و القتل
ولکن اللسان خص لان یودی عن القلب مافیہ الصور فیقتضی کل کلمہ صوره فی القلب کما یحیایا فلان
اذا کان کاذبا جہت القلب صورۃ کاذبہ و اعوج قبا و القلب و اذ کان فی شی من الفضول مستغنی
اسود و جہ القلب اطلحتی شہی کشف الکلام الی اماتۃ القلب و ذلک عظمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امام السیاح فقال من یکفل لہ ما بین یحیدہ رجل الکف لہ بالجنہ و سئل علیہ الصلیو تو السلام عن کثر ما یدخل
الناس النار فقال لا خوف ان المقم الغرور و قال و لیک البأس الثار علی من اخرجہ لہ احصا کاید السنہ و قال
من صمت کما و قال الثمعا ذی اعمال الفضل فاخرجہ صلی اللہ علیہ وسلم لسانہ و وضع علیہ یدہ و قال ان اکثر خطایا
ابن آدم فی لسانہ و قال من کان یومن باللسان یومہ لا خوف لہ فی اخرہ و لیس مہ فی کایس کثر کلامہ کثر سبقتہ
و من کثر سبقتہ کثر ذنبہ و من کثرت ذنوبہ غلنا و لی یہ و لہذا کان الصلیاتی یضی اللہ عنہ نصیم
جسٹری فیہ لیمہ نفسہ من الکلام اور بہت کلام کا ہنر و سی جہت ناچا ہی پس تحقیق اعضا یا فکر میں میں اعلیٰ اعمال میں
لیکن زبان خاص ہی بہت سی اسلی کہ یہ بیان کر لی جو دوسری صورتوں میں جو ہمیشہ کہتا ہی ہر کلمہ ایک صوت
کی ہونی کو دین جو حکایت کری او کی پس لی ای جہت کہ ہوتا ہی آدمی جو ثابت جاتی ہی دین ایک صوت جو سنے
اور ہر کلمہ جاتا ہی او کی پس ہی ہونہ چلی کا اور جب کہ ہوتا ہی آدمی بیان کر نہیں کہچہ بہت زیادہ بات کی جسکی حاجت بہت
تو سیماہ زد ہو جاتا ہی ال و تار کیا یہاں تک کہ شہی ہوتی ہی زیادتی کلام کی طرف تارنی دلی یعنی دل مایہ و کلام
مخاطباتی اور سیو طلی پڑا شہر یا رسول اللہ زبانی کا اور فرمایا جو کوئی ضامن ہو میری ہی زبان اپنی کا اور شہر ہی
ضامن ہو گا میں او کی لی جہت کا اور وہی لی آخرت میں چہری جو بہت اعل کر لی کو گون کو اگر میں فرمایا و غالی
چہر میں میں شہر اور فرمایا نہیں و لی کو گون کو تاک کی بل مگر سیماہ بہ باتیں او کی زبانوں کی اور فرمایا جو کوئی
چہکار یا یعنی جہی باتوں اور بہت دوسری نجات پالی اور کہا معا و لی آخرت میں کوئی اعل جہت بہتر ہی پس اعلیٰ تحقیق
لی زبان اپنی اور کہا اور سیو طلی اور فرمایا اکثر قصیدہ بنی آدم کی او کی زبان میں میرا یا کہ اگر ایمان لایا ہو اللہ پر اور
آخرت پر ہو جا ہی کہ کسی بہت بات یا چہی ہی اور فرمایا جسکا بہت ہو کلام بہت ہو لی بہت چوک او کی او کی بہت چوک
بہت ہو لی نہت ہو لی گناہ او کی او کی بہت ہو لی گناہ پس اگر کلامی تہی ہو تو او کی اور سیو طلی تہی حضرت ابو بکر
حذیفہ بن یمان بنی مومنین ایک کلمہ کری بہتر کی تا کہ یہ نہ کر ہی او کی ہی کو بات کر لی ہی **فضل** اعلم ان اللسان

عشرین آیت میں جماعتی کتاب آفات اللسان و بطول ذکرها و کیفیک لان العمل بآیة واحدة قال الله تعالى
 لاخیر فی کثیر من مخرجهم لایة معناه ان لا تکلف فی لایة عنیک و یقتصر علی الهم ففی الخاتمة وقال ابن السیسی عن اہل
 منادی و مراد فوجد علی طینة صخرة مربوطة من الجور فمستحاة التراب عن وجهه وقالت هیند الک الحنفی
 یابنی فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم وما یدیک لعلہ کان یتکلم بما لا یغیب صومیتہ ما لا یضری و حدیث
 یعنی ہوا الذی لو ترک لم یفت بہ ثواب لہ بجزئی ضرر و من قصیر من الکلام علی ہذا قل کارہ فی سحاب
 العبد نفسه عن کرم ما لا یغیبہ انہ لو ذکر الله تعالیٰ بکلام ثلاث الکلمات لکان ذلک کثرا من کثور
 السعادة فکیف یسمی العقل بترك کثرا و اخذ من ذلک الی کمین فیہ اثرا وان کان فیہ ضرر فہو کثر
 کثرا و اخذ شغلہ من نادر من جملة ما لا یغیب حکایت احوال الناس و احوال الاستیفاء و احوال الطعمة البلاد
 و عاداتہم و احوال الصناعات و التجارات و هو ما من الناس بخوضک فیہ جان کہ تحقیق زبان میں نہیں آتین
 این بیان کیا ہستی او سکو کتاب آفات اللسان میں اور درازی ذکر او سکا اور کفایت کرتا ہی تجھ کو اس گہری عمالیت
 آیت پر فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کچھ پہلی نہیں کرتا و لی مشوریت سے ہی اس آیت کی یہہ میں کہ نہ کلام کر ہی تو او میں جس ہی کچھ
 قالہ بہتین تجھ کو اور کفایت کرتا ضروری بات پر کہ ہمیں نجات ہی اور کفایت میں حاضر کیا گیا ایک لڑکا ہم میں ہی
 دن احد کی سویا گیا او سکی سپت پر ایک پتھر بندنا ہوا بہو کی پس پر پتھا او سکی بالی خاک کو او سکی ہونہم ہی اور کہا گوارا
 ہو تجھ کو جنت ہی سبھی سیری سو فرمایا انحضرت لی بختی کیا معلوم شاید کہ بات کی ہوا و خبی مفایدہ اور منع کیا ہوا و
 چیز کو جو نقصان نہیں کرتی اور تعریف مفایدہ بات کی یہہ ہی کہ اگر چہ چور دی جاوی نہ فوت ہو کوئی ثواب و نہ ہو کچھ
 ضرر اور کوئی الکفار کی کلام ہی است پر ہوا و موگا بات کرنا او سکا پس چاہی کہ حساب ایوی بندہ ہی ہی کا وقت
 ہو لہی او سکی کی مفایدہ بات کہ اگر وہ ذکر کرنا اللہ کا عیوض میں اس کلمہ کی تو ہوتا یہہ نہ نہ خزانوں مساوت
 ہی پس کہو کہ جنت کی کل عقل چورنی پر خزانہ کی او سکی چورسیلوں کی یہہ و سوقت ہا کہ اگر نہ ہو کچھ گناہ اور اگر موا و ہمیں
 گناہ ہیں بندہ چورنی تیری کی ہی خزانہ کو اور مانندہ لہی ہا کہ شعلہ کی ہی الگ ہی اور ہجملہ باتوں مفایدہ کی حکایت کرنا
 ہی لوگوں کی احوال کی اور ضرر کی احوال کی اور شہر و ملک گمان کی اور ان کی عاداتوں کی احوال کی و صنعتوں
 اور سودا گریوں کی احوال کی و یہہ وہ کہ جہین دیکھتا ہی تو لوگوں کو گہسا ہوا **فصل** العمل بآیاتہ تعرف
 تفصیل بعض هذه الآفات فاعلم ان غالب علی الناس من جملة العشرین آية خمسة الكذب والغيبة
 والمارات والملاح والبراسم الا فلة والکذب قد قال صلی الله علیه و سلم لا یرال العبد کذب و یخری الکذب
 حتی یمیت عند الله کذا و قال صلی الله علیه و سلم لا یرال العبد کذب و یخری الکذب حتی یمیت عند الله کذا و قال صلی الله علیه و سلم لا یرال العبد کذب و یخری الکذب
 ان فی المؤمن سبیل قال قلیکون ذلک فقیل لیکون قال لایا فیزی الکذب الذین لایؤمنون وقال لایا فیزی الکذب
 بالکبر الکبار لا شرا لہ و عقوق الوالدین ثم کان متبیا ففقد فقال لا و قول الزور و کل خصلة
 یطعن علیہ المؤمن لا الخیانة و الکذب شاید تجھو خوشن ہو کہ معلوم کر ہی تفصیل ان آیتوں کی جو جان کہ حقیر
 غالب بالی پر خلیہ میں کے پانچ آیتیں ہیں جہوت ہی اور غیبت ہی اور جھگڑا ہی اور تعریف ہی اور دل لگی ہی

کسی اور منہ کی جو سخت تر ہو جو ہوتی ہو سب کچھ ہوتا ہی جیسے کہ مباح ہوتا ہی ہر جہت کہ مودی ہو ترک اسکا طرف کسی اور
 منہ کی جو سخت تر ہو مردار کی کہانی سی اور وہ فوت ہونا روح کا ہی کہام کلثوم نے نہیں حضرت نے کسی چیز
 میں جو ہوتی مگر میں بات کہی آدمی اور مردادو کی صلح کیا دینا ہوا اور کہی آدمی بات لڑائی میں اور آدمی بات بناوی اپنی
 عورت سی اور یہ سب اسی درست ہوا کہ تحقیق یہی لڑائی کی اگر وقت ہو جائی، ایک تو جو ت کرے دشمن اور یہی مرد کی اگر وقت
 ہو جاوی اور یہ عورت تو یہاں ہوا وہی سی فساد جو یہاں ہی جو ہوتی کی فساد سی اور یہی ہی دو جہت کرنا لی کہ ہمیشہ رہتی ہی ہمیشہ
 دشمنی پس ہر سبکی ہو صلح جو ہوتی تو یہاں ہی یہی ہوا وہی ہمیں وارد ہوئی حاشین اور اسکی حکم میں ہی جو ہوتی آدمی کا
 واسطی چہاں مال غیر اپنی کی حکم اور اسکا واسطی چہاں مال غیر اپنی کی یعنی مال چہاں ہی اور کہی کہ میں مال غیر
 نہیں چہاں مالکہ انکار اسکا اپنی نفس کے معصیت لئی پس تحقیق کو شش ساتھ مشق کی اور ظاہر کرنا اسکا حرام ہی اور انکار
 اسکا اپنی نفس کی خیانت کا اپنی غیر یہ کہ خوش کرے ہی اسکا اور انکار اسکا اپنی عورت سی یہی کہ سبکی اسکی اور ہوتی
 طرف اسکی اور یہ سب کچھ ہی طرف دفع ضرر کی اور نہیں مباح واسطی کہینچی زیادہ مال اور جہاد کی اور میں ہوتا ہی جو ہوتی
 اگر آدمی ہو چاہے نشان ہو تیر جو ہوتی کی تو چاہی کہ جو ہو کرے طرف معارض کے جتنا ہو سکی یہاں تک کہ نہ عادت
 پکڑی نفس اسکا جو ہوتی کی ہی ہر سب کچھ کوئی بلاتا اوٹا اور وہ ہوتی گہرین کہتی لوٹدی ہی کہہ دی اس شخص کو کہ ڈنڈہ
 ابراہیم کو مسجد میں دینے ہی کہینچی ایک دائرہ اوٹدی لوٹدی ہی کہہ میں لکھی اور کہہ دی وہ نہیں ہی ہاں اور یہی
 بعض آدمی غدار کرتی یہی کہ بلانی کا سطر چہ کہتی جب چہوڑا میں نہ کو نہ اوٹیا یا میں پہلو اپنا زمین سی مگر جتنا چاہا
 اسدی اور یہی بعض آدمی کہ انکار کرتی اپنی کہی کا اوٹدی کہ تحقیق بتا جانتا ہی جو کہہ کہ میں کہہ ہی یہاں میں
 پس وہ جہاں ہمیشہ سننے والوں کو نفس کا ساتھ حرفت کی اور وہ اسکی سوا ارادہ کرتا تھا اور مباح معارضت کسی غیر شخص کے
 ہی ہی تہی تہی قول حضرت کی نہیں دخل ہوگی بہت میں بوڑھیا اور ہم سوار کریں گی تجا کو اوٹدی کی پکی پراور تیرے شاوند
 کی آگاہ میں سفیدی ہی سہی کہ یہہ کلمی دھستے میں خلاف معصود کی پس مباح ہی تہی اسکی لڑکوں اور عورتوں کی
 ساتھ اوٹدی غل خوش کرنا ساتھ تہی کی اور یہی ہی جو باور ہی کہانا کہانی سی پس نہیں لائن کہ جو ہوتی بولی اور ہی
 بھی ہوئے نہیں ہی اور اسکو ہو کہ لئی ہو بلکہ جو ہو کرے معارضت کی ایک عورت سی جسکی کہی تہی یہی
 جمع کر تو جو ہوتی اور ہو کہ کو ف حتی المقدور جو ہوتی نہ بولی اور جسیر اسکی کا نہ چلی تہی جمع معارضت کرے
 معارضت میں جو ہوتی کہتی میں جو یہاں رہتی میں ہوا ورنہ مال اسکی کتاب میں لکڑی الکافۃ الثانیۃ الغیبۃ
 قال اللہ تعالیٰ ایچ حد کہ ان تا کی حکم خبیہ مبتا وقال صلی اللہ علیہ وسلم الغیبۃ اشد من الزنا واولی
 سبحانه وتعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام من مات تائب الغیبۃ فہو اخر من یدخل الجنة ومن مات مصرافہو
 اول من یدخل النار وقال صلی اللہ علیہ وسلم من ہرت لیلۃ اسری الی علی قوم یحیشون وجوہہم باظفارہم
 فقتل ہو لہ الذین یعنایون الناس علی ان حد الغیبۃ کما یدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تذل کر خالہ
 ہا کہ یہ ہوں بلغوا انکنت صہا دقا سہو ذکرہ نقصہ فی نفسہ او عقلا وفعلا او قولہ او نسبہ ودارہ او ذرا
 او شیئا مما یعلق بہ حتی قولہ العائۃ واسم اللہ وطویل الابل وحين ذکر رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی تاجن سی پس کہا ہم یہ وہ لوگ ہیں جو غیبت کرتے ہیں لوگوں کی اور جان کے تحفظ لغویت غیبت کی جیسی کہ بیان کی ہے
 آنحضرتؐ کی یہی ہے کہ ذکر کری تو اپنی بہائی کا واسطہ کہ نہ مانا اگر کوئی بھی یہ خبر اسکا اگرچہ بہت بجا رہی ہے کہ ذکر کری تو کسی
 شخص کا اسکی نفس میں یا اسکی عقل میں یا اسکی کام میں یا اسکی ذات میں یا اسکی گھر میں یا اسکی جان و میر
 یا اس خیر میں جو اسکی سمیت متعلق ہو یہاں تک کہ یہ کہتا ہے کہ وہ کتا و بکشا و ستین یا دراز دهن ہی اور جب کہ ذکر کیا گیا
 ایک آدمی اپنی آنحضرتؐ کی اور کہا گیا کہ کیا بڑا عاجز ہی وہ فرمایا تم کی غیبت کی آؤ شاہد کیا عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہت
 سی طشتہ ایک عورت کی وہ ٹھگنی ہی پس فرمایا آنحضرتؐ کی کہ غیبت کی توئی اسکی پس اس کی معلوم ہوا کہ کچھ غیبت تو تو
 زبان پر نہیں بلکہ تیرے ذہن میں حاصل ہو جاوی لغتیم ساتھ ساتھ تیرے ذہن کی یا بزرگی یا اشارہ کی یا حرکت کی یا حکایت کی یا تیرے
 جو بھی جانی مثل کہنی تیری کی کہ تحقیق بعض آدمین کی جو کہ ذریعہ تیرے یا بعضی دوست میری ایسی ہیں اور جان کہ آنحضرتؐ
 بہت بڑی غیبت غیبت قاریوں کی ہی کہتی ہیں سب تعریف ایسی اللہ کی سب سے نہ مبتلا کیا بلکہ ساتھ دخل ہونی کی
 بادشاہ پر طلب نیکی لئی اور پناہ مانگتی ہیں ہم اللہ کی کہ ہونی نہ ہم ہی اور وہ سمجھتی ہیں مطلب کو اس کی اور کہتی ہیں کیا
 اچھا ہوتا حال دنیا کا اگر نہ مبتلا ہوتا وہ ساتھ اسکی حسین مبتلا ہیں اجمعی اور وہ کی خبر کی ہی سو ہم سوال کرتی ہیں
 اللہ کی کہ بچائی ہو اور غرض اسکی کہنی ہی غیبت ہی صحیح کرتی ہیں غیبت اور یا کو اور ظاہر کرنی مشابہت کہ ساتھ چھوڑ
 انجی میں غیبت ہی اور نہ پاکیان میں پہر وہ غور کرتی ہیں اس کی اور گمان کرتی ہیں کہ اوہوں کی چوڑ دیا غیبت
 کو اور ایسی ہی کہی غیبت کرتا ہی کیا آدمی اور غافل ہونی میں اس کی حاضرین اس کہتا ہی پاک ہی اللہ کی عجیب بات ہے
 یہاں تک کہ ہوشیا ہونی ہی قوم سی کی لئی سو کرنی لگتا ہی کہ اللہ کا اپنی خیریت کی ثابت کر نیگا اور کہتا ہی میرا دل کا ہوا ہی
 فلانی میں قبول کری اللہ تو بہ ہماری اور اسکی اور نہیں ہی حق اسکی عالمکے تعجب ہی دراز کہ مضد کہ ناوہ دعا کا تو چہ پاتا
 اسکو اور اگر کہتا ہی اسکا اسکی لئی البتہ چہ پاتا اسکی عیب گناہ کو اور ایسی ہی کہنی ظاہر کرتا ہی تعجب کہ کلام ہی غیبت کرنا
 کی یہاں تک کہ بہت خوش ہوتا ہی وہ غیبت میں اور سی والا ایک غیبت کرنا لوں ہی ہی لے فرمایا ہی آنحضرتؐ کی پس کہنیا کہ جو
 کہ حرکت کری اسکی خوشی تعجب ہی ایسی ہی کہی کہتا ہی چوڑ لوگوں کی غیبت اور وہ اپنی دین نہیں مکر وہ جانتا غیبت کو
 سو اسکی نہیں کہ غرض اسکی ہم ہی کہ تعریف کیا جاوی ساتھ بہرہ گاری اور یہ کہنا نہیں بچا لٹا اسکو گناہ ہی غیبت کی جستگ
 نہ مکر وہ جانی اپنی دل سی اور ڈالتا ہی گناہ میں یا کی بلکہ نکالتا ہی گناہ ہی یوں کہ مکر وہ جانی دل میں اور جیٹکا و غیبت
 کرنا لئی کو سوز و اندین کری اسکی اپنی دل سی سلمی کہ وہ فاسق ہی لایت جہنم کی اور سلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتھ
 غیبت کی مستحق ہی کہ نیک گمان ہو ساتھ اسکی فرمایا آنحضرتؐ کی کہ تحقیق اللہ کی حرام کیا سلمان کی خون اور مال کو
 اور یہ کہ کیا جاوی اسکی ساتھ بدگمانی پس غیبت لئی اسکی جیسی کہ ان ہی حرام ہی مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اسکی کی اس طرح
 یہ کہ نہ اسکی قابل اور اسکی نہیں کہ رخصت ہی غیبت میں چہ جگہ ایک مظلوم کہ ذکر کری ظلم ظالم کا پاس بادشاہ کی اسلامی کہ دفع
 کری اسکی ظلم کو اور لیکن پاس غیر بادشاہ کی یا اسکی جو نہیں بدو کہ سکتا دفع پر غیبت ہی ذکر کیا گیا حجاج نزدیک
 بعضی سلف کے یہ کہنا کہ بیشک اللہ بلا لیک حجاج کی لئی اس کی غیبت کی اسکی جیسی کہ بد لایکا حجاج ہی اسکا جیسے
 ظلم کیا وہ شکر و شخص کہ مدد چاہتی ہیں اس کی جگہ اپنی یہ خلاف شرع کی درست ہی کہ اسکا ذکر کر نہ تیری

فتویٰ پوچھنے والا جب محتاج و محروم ذکر کرے سوال کی جیسا کہ پہنچنے کو تحقیق باسفیان ایک میر و کجیل سی ہمیں دیتا
 مجھ کو کفایت کری مجھ کو اور یہ سب کجایت ہی لیکن یہ یہ جیست ہی کہ جب جیست کچھ قائم ہو چوتھی وڑا مسلمان کا بیکو
 فیر کی جبکہ جانتا ہو اگر ذکر کرونگا البتہ قبول کچھ جاکو کی کو اتنی او کی جیسی کہ ذکر کرنا ہی نہ کی یا کچھ عالم کری یا کج کج کرنا ہو
 ابدادوں سی کچھ ضرور پوچھی پس کر کر دی او سکواو کی لئی کہ اندیشہ ہو ضرور پوچھنی کا او سکواو فطرت پوچھنی یوں کہ مشہور ہو اوس
 نام ہی جیست کچھ عیب ہو جیسی چند او لنگر اور پیر زاد و مرئی کم کسیر فطرتی جو اچھا ہو بہتر سی جیست سیکہ موطا پر ساتھ اس
 عین کی نہ برنامی او کی کج جیسی منتشا اور شراب الا کہ اس کی میں میں کہ نہیں عینت و کی لئی ہو اوس میں لا او فاسق منت
 کرنا فطرت میں اور نام جو والا اور یہ سب پہلا کجی کرتے ہیں پوچھنی ذکر کر سی اوس میں دیسی ذکر فاسق کا اوس گناہ کر کہ حکو
 چھپاتا ہی اور یہ مانتا ہی او کی ذکر سی نہیں ہر دست بجز ضرورت و عذر کی **فصل** علیہ السلام فی غیبتہ عن
 عن الغيبة ان یتفکروا فی العید الوارد فیہ و فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغیبة کاسر فی حیات العبد
 من المنار فی اللیس وورد ان حسنہ اللغات تنقل الی ذیوان المظلم بالغیبة فینظر فی قلبہ الحسنة و کثرة
 غیبتہ و الہ منہ و الا لاسی علی القہر یثبیت فکر فی غیبتہ و ان کان فی غیبتہ تغیر فی غیبتہ عن غیرہ
 و ان کان فاقہ صغیرۃ فعیلم ان ضررہ من غیبتہ نفسہ کثر من ضررہ من کثیرہ خیرہ و ان لم یکن
 فیہ غیبتہ ان جملہ بغیرہ نفسہ عظم غیبتہ ہی الخ الانسان من غیبتہ ان خلاصہ فلیست لک الا بک عن الغیبة
 فان لک الناس و کل لحم الیست یمن عظم العیور فلیکون ذلک منہ ما کتب لک ان الغیبة فینبغی ان یتغفر اللہ
 و یلج الی الغیبتہ یقول ظلمت انفا عن غیبتہ فلیست لک ان لہ صیاد فلیکثر من الشناء علیہ و من الیاد علیہ
 و لک الحسنة حتی اذا نقل بعضہا الی ذیوان المظلم بقولہ لک فینبغی کفارة الغیبة علی نفسہ او کی
 باز کس میں غیبت سی یہ ہی کہ وہ بیان کری اوس کو عید کو جو او کی حق میں ہوا رہی اور اس قول میں آنحضرت کے کچھ
 غیبت بہت جلد سی بندی کی نیکیوں میں کہ کسی غیبت میں اور ابی کہ تحقیق نیکیاں غیبت کرنا کی نقل کی جائیں ہزار
 طرف دیوان مظلم کی ساتھ غیبت کی پس یو کی ہی میں ابی نیکیوں کی اور زیادہ میں غیبت کی و شہد ہوتی ہوا کی افکار
 ایک طرف غیبت پر چاہی کہ وہ بیان کری ہی نفس کی عیون میں سو اگر ہوا میں کو کی غیبت و شہد ہوتا ہوا غیبت پر
 اپنی غیر سی یعنی غیر کا عیب کہ ہی اپنی عیب میں مشغول ہوا و اگر لکھا ہو کو لکنا چھوٹا تو جالی نقصان ہو گا اس اپنی
 نفس کے چھوٹ گناہ سی بہت ہی او کی نقصان سی او کی غیر کی بڑی گناہ سی یعنی یوں ہی کہ میرا صغیر گناہ اور کی
 کثیرہ سی بہت بڑا ہی او کا ضرر او کی نسبت زیادہ سی اور اگر ہوا میں کو کی غیبت پس چاہی کہ جالی کہ جالی ہو گا او کی
 نفس کے عیون سی بڑا عیب ہی آپ میں عیب سمجھنا یہ ہو و ایک بڑا عیب ہی اور کہ ان خال ہونا سی آدمی عیب سی
 بہر اگر خالی ہو اوس سی تو شکر کری اللہ کا بدلہ غیبت کی تحقیق کہ غیبت لوگوں کی اور کہنا اگر شہد در کار ہی عیون
 سی ہی سو کجی اوس سی بہر جب کجی ہی تو نہ ہی غیبت تو لال ہی کہ شہد چاہی اسی اور جالی اس او کی جبکی غیبت
 اور کجی غیبت کی غیبت پر شہد کہ عیب سی چاہی کہ شہد کری اور اگر نہ پادوی او سکواو بہت تعریف کری او کی اور بہت دعا
 او سکواو بہت کری نیکیاں یہاں تک کہ جب لال کی جادوں بعض او کی غیبت و دیوان مظلم کی ہی رہی او کی کجی کج

کری اوسکو سبب کفارہ ہی غیبت کا وقت جب غیبت غیبت الی کو پہنچ جائی تو بعضوں نے کہا یہی کہ ضرور ہی بیان کرنا ہوگا
 اوسکی نخواستی میں اور بعضوں نے کہا یہی کہانی ہی کہ کہی مبنی غیبت کی ہی تیری خوشنویس اور وارثوں کی بخشش
 کا اوسکی موت کی بعد کچھ اعتبار نہیں اور اگر غیبت اوس تک نہیں پہنچ پونجی کو نکالتی ہی موت اور استغفار اللہ تعالیٰ سے اپنی
 الی اور اوسکی الی ہی سبب کہ گناہ میں کمی ہو جاوی اور حیرت شریف میں یوں آیا ہی کہ نہیں شرف کی غیبت کرنا الی کی
 یہاں تک کہ بخشش اور سکو وہ جسکی غیبت کی ثالثۃ المرء والمجادلة قال صلی اللہ علیہ وسلم من ترک المرء وهو حق فی الہدیت
 فی اعلی الجنة من ترک وهو ظل فی الہدیت فی رض الجنة وهذا لان التزک علی الحق اشد من حال صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یستكمل عبد حقیقۃ الا یؤمن حتی یدع المرء وهو حق وحل المرء هو الا غفر اذن علی کلام الغیر داخل فیہ
 اما فی اللفظ واما فی المعنی والباغی علی لیلۃ الرفع باظهار الفصل وسببہ ما خبثت وعبہ واما فی السبعۃ التي
 فی الطیم المستوی فی التفتیل الغیر وبتجلیلہ وقرۃ فالمرء والمجادلة تقوتہ لہا من الختین المفلکین بل الواجب ان
 یصدق بما سمع من الحق ولسببک علی ما سیمہ من الخطا الا اذا کان فی ذکرہ فائدۃ دینیہ وان کان لیسیمہ
 منہ فینذکرہ برفق لا یغفرت تیسری آیت لانا جہگاہی فرمایا انحضرت نے جو کوئی چھوڑی جہگاہ اور وہ حق داری بنایا جہگاہ
 اوسکی الی جہشت کی وپراور جو کوئی چھوڑی اور وہ باطل ہو بنایا جہگاہی گا اوسکی الی کہ فضیل بہشت میں اور پیمہ الی سے
 کہ چھوڑنا حق داری پر و تھاری اور فرمایا انحضرت نے نہیں پورا کرتا بندہ ایمان کی حقیقت کو جب تک نہ چھوڑی جہگاہ اور
 وہ حق داری پر و تھاری جہگاہ الی غرض کہ کہی غیر کی کلام پر ہاتھ داخل کرنا غفل کی اور میں باللفظ
 یا معنی میں اور میں اسکا کہی ہے کہ موتی ہی ساتھ ظاہر کرنی فضل کی اور اوسکا سبب ناپاکی خوردگی ہی یا سبب
 جو طبیعت میں ہی جسکو شوق ہی طرف فضل اور جاہل تہران پھر کی اور اوسکی فحشہ کے پس لڑنا جہگاہ فوت ہی ان دنوں
 یا کیوں کی الی جو ہلاک کرتی ہیں بلکہ واجب یہ کہ تصدیق کری اوسکی جو سنا حق بات سی اور چپ ہی و سپر جو سنی
 خطا سی لیکن اگر موائی ذکر میں کوئی فائدہ دین کا اور اگر سنی و سکو تو ذکر کری نرمی ہی نہ نہر نش سی الی العجۃ
 المزاج والا فراط فیہ یکثر الضحاک ومیبت القندیل ورت الضعیفۃ ویسقط المرأۃ والوقار والخوف قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل یتکلم بالکلمۃ یضحک فیہ طسائہ فیہوی بہ بعد من الذیاء وقال صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تمارا خالک ولا تمارا خا وعلی اللیس منہ فی بعض الاوقات یاسنہ لا یتامم النساء والصبیات تطیبنا القلوب ہم
 نقل ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنہ قال فی لافہر وہ لا اقول الا حقاً وبعسہم علیہ غدرہ ضبط ذلک وقد
 روی نہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق عائشہ رضی اللہ عنہا فی العاد ووقال العجوز لا تدخل العجوز الجنة ای لا یبقی عجزا
 فی الجنة وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یصیبنا باعین ما فعل النعیر والنعیر وہ العصفور کا ذیل علی الصبی فقال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم الصبی وہو تامل النمر تامل البیروانہ رعد فقال تامل بالبقۃ الا حرقہ فیسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فخذ وامثالہ من المفاہیہ لاس ہا بشرط ان لا یخند عا دۃ جو تہی خوش طبعی ہی اور اوسکا منہ نہ کرنا زیادہ کرنا ہی
 ہنسی کو اور مار ڈالنا ہی لگو اور سبب تو ہا ہی کہ نہ کا اور کہو دتا ہی موش اور ورقا را و ڈر کو فرمایا انحضرت نے انہ آدھی
 بولتا ہی اکیات ہنستی ہیں اوس سے ہنشین اوسکی سوگرا ہی سبب و سکی دوز تر ترا ہی اور فرمایا انحضرت نے نہ جہگاہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اپنی صاحب کے گردن کو بہرہ کہاتیں یا باکرہ و ضرور ایک مہتمماری کو مع اپنی ہولناکی
کی سوچا ہی کہ کبھی گمان کرتا ہوں میں خلائی کو اپنا اور نہیں پا کر تا اندیکہ یہ کہ حساب کر نہ والا اسکا اتندی اگر ہی کہیتا
کہ تحقیق وہ سچا ہی چوتھی بہرہ خوش ہو معروج اوس اور اکثر ہوتا ہی ظالم و گنہگار ہوتا ہی مع کر نہ والا ساتھ دخل کر
خوشی کی اوسکی دین فرمایا آنحضرت انی اللہ غصتی ہوتا ہی جب تعجب کیا جابی فاسق اور گناہگار بن جو کوئی وعدہ فاسق
کو زندگی کی تحقیق خوش آیا و اسکو بہرہ کہ تا فرمانی کری اللہ تعالیٰ نہ کر کی پس تحقیق کہ ظالم اور فاسق لائق اسکی ہیں کہ برا
کہا جاویں و نہ کہ انقضائے پذیر ہو غیب او کی ظلم اور فتن میں اور لیکن معروج پر سوا ایک ان دو فتن میں سی بہرہ کہ
سید ہوا و میں غور اور تکرار اور بہرہ دو تو ہلاک کرتی ہیں اور سی لی فرمایا آنحضرت انی کہ کا تا تو لی اپنی صاحب کی گردن
کو دو سہ بہرہ کہ خوش ہو گا اوس سی پس بازرگیا عمل سی اور راہنی ہو گا اپنی نفس کا ساتھ مگر کی فرمایا آنحضرت
اگر جاویں کوئی آدمی طرف کسی آدمی کی ایک تیز چہری لیکر تو بہرہ ہے جو اسکی ای سہیات کہ تعریف کرے اسکی و سکی موندہ
لیکن جب محفوظ ہو تعریف ان فتنوں سی ملو ح اور معروج میں تو اسکا در نہیں اور اکثر اچھا کہتی ہیں اوس فرمایا آنحضرت
انی اگر تو لا جابی ایمان بوبکر کا ساتھ بیان جہان والوں کا البتہ غالب آویں اور فرمایا آنحضرت انی اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو سب
ہوتا تو ای عمر و آخرت میں کہ تعریف کی آنحضرت انی کہ اگرچہ جانی ہے جب معلوم کر لیا کہ بہرہ زیادہ کر کی او کی خوشی کو اور نہیں
سبب کی او کی غور کا ف ظالم فاسق کی تعریف درست نہیں کہ میں و نو گنہگار موتی میں مگر شبہ مذکور یعنی جب
ماو ح اور معروج دونوں آفات سی محفوظ ہوں **فصل** علی اللہ روح ان بتا صل فی خطہ الخاتمہ و دو قایق
الریاء و افاقہ اعمال و بتدک و صایہ و عن نفسہ القیام فی الباطن لا سیما فی افکار و وحید بقسمہ و الوعظ
المتاح کف علی المدح و مینعی ان یتظہر کہ اذہ المذموم و بکرہ بالقد و الیہ الاشاک بقول صلی اللہ علیہ وسلم
احضوا التراب لوجہ المذاحین و قال بعضهم لما اُتِیَ علیہ السلام علیہ السلام ہذا بقولہ عقلت ان اللہ شہدک علم مقہ فاعلم
رضی اللہ عنہ لما اثنی علیہ اللہ غفر لی صلا علیہ من ولا تو اخذ فی بما یقولون و لعلنی خیرا ما یظہر انک
تعلیم و ہم لا یعلمون حق سی معوج پر یہ کہ نام کی خامتہ کی اندیشہ میں اور پاک بکار کیوں میں اور کاموں کی فتنہ
اور یاد کو کی کہ جس نے کو پہچانتا ہی ہی نفس سے برا ٹوں پوشیدہ سی خصوصاً اپنی فکروں میں اور اپنی نفس کے باتوں میں
کہ اگر جان جالی او سکو ماو ح تو با زری تعریف کر نی سی اور لائق ہی کہ ظاہر کر کی کہ استہشاح کی اور مکر وہ جانی جی سی اور
اسی کی طرف میں اشارہ ساتھ قول آنحضرت کی انو خاک کو موندہ میں تعریف کر نہ والاوں کی اور کہا بعض افکی فی حب بیت
او کی ای میری تقدیر بہرہ تیز اندو کی ہو مجھے سی تہ او کی جس سی بیزار ہی تو اور میں گواہ کرتا ہوں مجھ کو اسکی
بیزاری پر اور کہا علی فی حب بیت کی او کی ای تقدیر کی بخش مجھ کو نہیں جانتی اور ت پکڑتا مجھ کو ساتھ و سکی جو کہتی ہیں
اور کہ مجھ کو بہتر اوس سی جسکا گمان کرتی ہیں تو جانتا ہی دور وہ نہیں جانتی **ف** اور اپنی تعریف آپ کرنا مذموم ہے
اور اندھ صانی منع کیا فرمایا و لا ترکوا الفسک لیکر ان کوئی شخص نہ ہوا ہو اور اپنی تعریف سلٹی کر کی کہ لوگ اسکی پیروی
کرین روا ہی جی کہ آنحضرت انی فرمایا اناسید و لا ادم و لا فر یعنی میں جیسا مجھ کو فخر نہیں فخر اوس پر کرتا ہوں جی مجھ کو
بہرہ یا بہرہ سی فرمایا کہ لوگ پیروی کریں اور کہا حضرت یوسف انی احسن من خزانہ الارض انی حفظ علیہ

عینہ و انتفاخ اوداج و جگر من ذلالتہا فلیصلح تحک بالارض و هذا الشارح الی الخمین اعن
الاحتماء فی الخوض لکن الذکر فاته الذکر اعظم فی الغرض لیس لہ فیہ ذلیل غالی لیتوبہ الذکر
قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیرک بالحدیہ درجۃ الضمائم القیامہ وانہ لیکتب جبارا و ما یملک
الاہل بلیتہ و قال صلی اللہ علیہ وسلم من کظم غیظا و لوشا بان یمضیہ مضایہ ملاء اللہ قلبیہ یوم القیامۃ امنا و
وایمانا و قال ما من بر خیر لہ تعالیٰ من جر غرغیرا یکظمہا عبدک ما کظمہا عبدک لاء اللہ خوفہ ایمانا
تجہو لازم من غصہ کویف و و فطینہ ایک توڑنا و سکا راضیت اور نہیں ہر ادھاری توڑنی سی کہو دنیا و سکا اہلی کہ اسکی
اسل نہیں جاتی اور نہ جاویگی بلکہ اگر جاتی رہی تو وہ ہے حاصل کرنا و سکا اہلی کہ وہ ہتیار لڑائی کا ہستی تہہ کافر و
کی اور منع کر نیک اخلاص و شریعی اور نہ ہستی نیکو لگا اور وہ کتاہی شکاری کا سوا اسکی نہیں کہ راضیت و سکی ادب بینی میں
اسی بہانہ کہ مطیع ہو جاوی غفل کا اور شرع کا اپن خوش مارسی ساتھ شاعر غفل اور شرع کی و سکا کن ہو جاوی اور نہیں دو کو
اشارہ سی ورنہ مخالفت کر لی و ن و و نوکی حبیبی مطیع ہونا ہی کتا شکاری کا اور یہہ ہو سکتا ہی کوشش سی ویرہہ غلوت
و انسا ہی حلم اور بر و بار کی باوجود نقص کی نیکی ساتھ منغضات کی دوسرے روکنا غصہ کا وقت جویش کی ساتھ فرو کھانی غصہ
کی ویرہہ سپرد کر تی میں علم اور غل لیکن علم سپرہہ جانی کہ نہیں کوئی سبب اسکی غصہ کی اسی مگر یہہ کہ اوسنی پسند نہ کیا جاری
ہونا چیز کا موافق اللہ کی خواہش کی نہ اسکی خواہش کی ہوائی اور یہہ بڑی نادانی ہی دوسری بہہ جانی کہ اللہ غصہ لگا
اور سپرہہ اسکی غصہ سی ورنہ ہائی اللہ کی بڑی ہی اسکی مہربانی سی اور کتنی بار نافرمانی کی لندگی اور مخالفت کی اسکی
حکم کی سونہ غصہ کیا اسپرہہ و اگر مخالفت کر لی و سکی و سکا غیر سو نہیں زیادہ لازم ہی امر و سکا اسکی ہندی و رائل اور رفیق
پراسد کی حکم سی اسپرہہ لیکن عمل سو یہہ کی کہ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ سی بدی سی شیطان راندی گئی کی اسکی کہ جانتا
کہ یہہ غصہ شیطان کی طرف سی ہی پیر اگر سکا کن ہو پس بہہ جاکو اگر کہہ ہو و سکا جانی اگر یہہ ہو اسی ہی وار و ہو حدیث
سو مختلف ہونا احوال کا اثر کتاہی شکیں میں پیر اگر شکیں ہو تو وصف و کوری فرمایا آنحضرت البشطان پیدا کیا گیا ہی اگر سکی اور
نہیں بھائی جانی اگر مہربانی سی پس اگر غصہ کر لی ایک تم میں کا سو چاہے کہ وضو کر لی اور فرمایا کہ اللہ غصہ ایک جنگاری
ولیں ابن آدم کی کیا تم نہیں کہہتی طرف سے ہو جانی دولو کہنوں و سکیکی اور پھول جانی رگون گردن اسکی کی سو
جو کوئی پالی آسمین سی کچہہ تو چاہی کہ چپٹا لئی پی خسار و ن کو زمین سی اور یہہ شاہہ سی طرف جگہہ پی لفتیل اعضا کی
بدترین جگہوں سی کہ ٹوٹ جائی غرور اسکی کہ یہی بڑا سبب ہے غصہ میں اور تاکہ جانی کہ یہہ ایک سبب ہے دلیل پس نہیں لائق
اسکو غرور فرمایا آنحضرت ان تحقیق آدمی پلٹتا ہی ساتھ حکم کی درجہ نادری اور روزہ دار کا اور وہ لکھا جاتا ہی مشکہ اور وہ
نہیں لکھ ہوتا مگر اسپی گہر والوں کا اور فرمایا آنحضرت ان جسنی کہا یا غصہ کو اور اگر چاہتا کہ جاری کر لی اسکو تو جاری
کرتا اسکو بہرہ و لگا اللہ اسکا دن قیامت کے اس راہ ایمان سی اور فرمایا آنحضرت ان نہیں کوئی کہ نہ تبت دوست طرف اللہ
غصہ کی کہ نہ تبت سی کہ ہوئی و سکو بندہ اور نہیں پتا اسکو کوئی بندہ مگر بہرہ و لگا اسکا و سکی پتہ کو ایمان سی **ف**
ابن عباس سی آیہ اذفع بالقیاس حسن کی تفسیر میں منقول ہی کہ اوہ صبر ہی تہر و یک غصہ کی اور محاف کرنا وقت برای

پس بر کشتی رکاب ایستاد و کلمات حق را در حق سوار گشت و چون رسید به جایی که در کشتی بود و دو سوار بر کشتی
 آمدند و شریعت بر کشتی ایستاد که جو کوئی را در کشتی ایستاد و کلمات حق را در حق سوار گشت و چون رسید به جایی که در کشتی
 کیطرت قبول کرتا وی را در کشتی ایستاد و کلمات حق را در حق سوار گشت و چون رسید به جایی که در کشتی
 الحسد ناکل الحسد کما بآکل النار الحسد ناکل النار الحسد ناکل النار الحسد ناکل النار الحسد ناکل النار الحسد ناکل النار
 و نسا حاکم بالحسد من لا عاذا طنت فلا تحق و اذا طنت فامض اذ الحسد فلاتیم و قال علیه السلام
 دبت البکر دابة الا هم قبل الحسد البغضاء الحاکفة و قال زکریا علیه السلام قال الله تعالی الحاسد عدو
 لغنمه متخط القضا فی غیر ارض لغنمته التي قسمت بین عباد الله و ما یا آنحضرت فی حسد کما جانا ہی نیکون کو
 جیسی کما جاتی ہی آگ لکری کو اور فرمایا تین چیزیں میں نہیں بجاتا یا اوستی کوئی گمان ہی اور فال بد ہی اور حسد
 اور میں بتائی دیتا ہوں تم کو اوس سی کشتی کی راہ جب تو گمان کری تو رست ثابت کر اور جب فال بد تو عطا مذکور اور
 جب تو حسد کری تو رست ہوند اور نہ یا آنحضرت فی اتی ہی شتر بہتاری بیماری کٹی متون کی کہ وہ حسد ہی اور
 وشی جزا کو کثیر نوالی دن کی ہی اور کما زکریا علیہ السلام کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی حسد کو نوالا دشمن ہی میری نعمت کما نوال
 ہی میری حکم سی راضی نہیں میری نعمت کے جو کہ بدی یعنی بند و کور میان اعلم الحسد عوام و خواص و اشراف و
 الغنم من غنم لا و تحب زواله مصرتبہ ولا یجزم المناقصة و هی ان تعبط و تقسم فی نفس و غنم لا تحب زواله
 منه و یجوز ان یحذف زوال الغنم من مستغنین بها الظلم و المعصية لا تزل زوال الغنم و اما ان یزول زوال
 الظلم و علامته ان لا یزول الظلم و المعصية یزول الغنم و سبب الحسد الذل و اما العدا و اما ما خبث
 النفس ان یبغض الله تعالیٰ من غیر عرض لثیفہ او جان کہ تخمین حسد عام اور وہ بہت کہ دوست کی تو زوال
 نعمت کو انی غریب یا دوست کی تو نازل ہوں کسی مصیبت کو ساتھ و کسی در علم نہیں فرمائی کہ حسد کو تو اور غم نہیں
 کہ تو انی نہیں کی کسی غم کی تو اور نہ دوست کی تو اور کسی نوال کو اوس سی اور جا تری بہت کہ دوست کی تو نازل ہوں
 نعمت کو اوس شخص سی جو مدد چاہتا ہے نعمت سی ظلم اور گناہ پرستی کہ تو نہیں یاد دہ کہ ترا زوال نعمت کا اور سوا کسی نہیں
 کہ ارادہ کرتا ہی تو زوال ظلم کا اور پیمانہ کی ہدیہ ہی کا اگر وہ چھوڑ دی ظلم اور گناہ کو تو نہ دوست کی تو زوال او کی غم نہیں
 کا اور حسد کا با زور ہی نہیں ہی خست نفس ہی سلی کہ کزل کرتا ہی ساتھ نعمت کی انی غیر بریگری فی غم کو جو او سک
 او کی ساتھ تو **فضل** اعلم الحسد من لا یراض العظيمة للقلب من القلب لا یوی الا یجوز العلم
 والعلم فاما القاریح العلم و فوان یعلم ان حسد یض و لا یض حسد و نہ یفعل اما ما یض فہو ان
 یطل حسنا و یعزضہ لیسخط الله تعالیٰ اذ یخط قضا الله یض یمنہ التي و معہ خزائنہ علی عبادہ هذا
 ضررہ فی بطنہ اما ضررہ فی دنیا کہ انہ لا نال فی غم و لا یزول و ذلک مراد عدوہ منہ فان اھم
 اغراض الحسد و اكل الغنم قبله یحزن الحاسد فقد کان یوای الحنہ لعدوہ فخصاله و الحسد
 فکلا لا یجوز عن الغم الحنہ اذ لا نال عدوہ او واحد منہم فی نعمتہ و اما انہ ینقم عدوہ و لا یض فی ان الغنم
 لا نزول بحسد و انما یض کف حنہ اذ ینقل الیہ حسنا الحاسد لیسما اذا طول اللسان فیہ فانه مظلوم

اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور نہ جہنم جو کہ بخل کرتی ہیں ایک چیز کہ اللہ تعالیٰ اور فرمادی ہی اپنی منزل سی کہ یہ بہتر ہی اولیٰ ہوتا
 میں بلکہ یہ بہتر ہی کہی ملی طوق پڑی کا اوکی سپر بخل کیا تھا و ان قیامت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ وہ جو بخل کرتی ہیں
 اور کھائی ہیں لوگوں کو بخل فرمایا آنحضرتؐ نے بجا و تم اپنی آپاؤں سی سواؤں سی ہلاک کیا اور جو پہلی تم سی ہی اور فرمایا
 سخاوت ایک جنت سی ہاں ہی جنت میں و نہیں کسی کو جنت میں گزنی اور بخل کیا و جنت سے آگاہی کہ میں جو نہ جابجا ایک
 میں بخل کیا اور فرمایا میں بہترین ہلاک کر نیوالی میں ایک بخل ہی طاعت کیا گیا اور ایک خواہش سنائی ہی سیردی کی گئی اور خیر
 ہونا آدمی ہ ساتھ اپنی نفس کے اور یہ خصلت بہت بری سی اور فرمایا بہت بر خصلت جو آدمی میں ہے ایک بخل ہے جہنم سے
 کر نیوالا اور نامردی جہنم سے آدمی بہت بخل کرے اوکی زندگی میں اور کو وقت اوکی موت کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے نبی جابل
 دوست ہی ہوا اللہ کی اور عابدی بخل ہوا اور فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں جمع ہوتی ہماں میں دو خصلتیں بخل و بردباری
فصل اعلان الخصال و ہوا مذہم آدمی کا مال لایطرح و خالہ لکنہ یظہر حبہ لئلا یرب حبل
 منی لکنہ یحب المال لیسیتخی بہ فیدکر بالسخاء فذلک ایضا مذہم لہذا الحبل الیہی عن ذکر اللہ و یصرف
 وجہ القلب الی الدنیا و یحکم علاقہ فیہا خفی علیہ الذلک فیہ لقاء اللہ قال اللہ تعالیٰ لکم موالکم
 و لا اولادکم عندک لہ و قال انہما موالکم و اولادکم فتنہ و قال تعالیٰ لکم التکاثر و قال صلی اللہ علیہ
 لا تتخذوا الضیغ فتنہ الدنیا و قبل الدنیا امتاک شہ قال لا غنیاء قال علیہ السلام من اخذ من الدنیا فو ما یلغیہ
 فقد اخذ حنفہ و ہوا لیسہر قال حبل لایسول اللہ فی لایح الموت فقال لہل الاعمال فقال نہم قال قد علم لک
 فان قلبہ یوکل مہ مالہ ان قدرہ احب ان یلحقہ و ان اخوہ احب ان یتخلف و قال اذا ما العباد قال الملک لک
 ما قدم و قال لک ما خلف و قال لنفس عبد الدنیا لنفس عبد الدنیا نفس و انفس و انفس و انفس و انفس و انفس
 جان کہ بخل کے محبت مال کے ہی دروہ ہر سی اسلی کہ جسکی مال نہیں تہیں چاہے ہونا او بخل لکے وہ طہر کر تہی انہی محبت
 مال کی ملی اور بہت سی آدمی سختی دو کہ تہیں مال کو تاکہ سخاوت کریں ہو ذکر کسی جائیں ساتھ سخاوت کے سو بہر ہی بد
 اسلی کہ محبت مال کی غافل کر دیتی ہی اللہ کی دسی اور پھر دیتی ہی موبہ دل کا طہر دنیا کی اور مضبوط کر دیتی ہی اوکی
 علاقہ دنیا میں یہاں تک دشوار ہوتی ہی و موت چہرین بدایہی اللہ کا فرمایا اللہ صبا نی نہ غافل کریں تلو مہتاری مال او
 اولاد اللہ کی باید اور فرمایا سوا اسکی نہیں کہ مہتاری مال اور اولاد فتنہ میں اور نہ مایغفلت میں کہ تلو مہتاری مال او
 فرمایا آنحضرتؐ نے موت پلو تم کہتی باع نفس موت کہو تم دنیا کو اور کہا گیا آنحضرتؐ نے کہ امت پاک ہی فرمایا تو نگرا اور فرمایا
 آنحضرتؐ نے جسی دنیا را وہ جسی حلی او سی موت پنی اور وہ نہیں جانتا اور کہا ایک آدمی فی یا رسول اللہ میں نہیں
 دوست کہتا موت کو سو فرمایا کیا ہی اس تیری کچھ مال بولا مان فرمایا آگے بہر مال تپا تحقیق دل آدمی کا اوکی مال کے
 ساتھ ہوتا اگر آگے ہی آدمی دوست کر گیا یہ کہ ملی و اس سی و اگر کچھ چھوڑا و سی دوست کر گیا یہ کہ کچھ ہی آدمی اور
 فرمایا جہر جاتا ہی بندہ کہتی ہیں فرشتی کیا آگے ہی جاتا ہی اور کہتی ہیں لوگ کیا چھوڑا فرمایا ہلاک ہو بندہ و دنیا کا اور بندہ
 درہم کا ہلاک ہووی اور سترنگون ہووی اور بخل کا تہ چہرین نکاحا و
فصل اعلان الخصال و ہوا مذہم آدمی کا مال لایطرح و خالہ لکنہ یظہر حبہ لئلا یرب حبل
 منی لکنہ یحب المال لیسیتخی بہ فیدکر بالسخاء فذلک ایضا مذہم لہذا الحبل الیہی عن ذکر اللہ و یصرف
 وجہ القلب الی الدنیا و یحکم علاقہ فیہا خفی علیہ الذلک فیہ لقاء اللہ قال اللہ تعالیٰ لکم موالکم
 و لا اولادکم عندک لہ و قال انہما موالکم و اولادکم فتنہ و قال تعالیٰ لکم التکاثر و قال صلی اللہ علیہ
 لا تتخذوا الضیغ فتنہ الدنیا و قبل الدنیا امتاک شہ قال لا غنیاء قال علیہ السلام من اخذ من الدنیا فو ما یلغیہ
 فقد اخذ حنفہ و ہوا لیسہر قال حبل لایسول اللہ فی لایح الموت فقال لہل الاعمال فقال نہم قال قد علم لک
 فان قلبہ یوکل مہ مالہ ان قدرہ احب ان یلحقہ و ان اخوہ احب ان یتخلف و قال اذا ما العباد قال الملک لک
 ما قدم و قال لک ما خلف و قال لنفس عبد الدنیا لنفس عبد الدنیا نفس و انفس و انفس و انفس و انفس و انفس
 جان کہ بخل کے محبت مال کے ہی دروہ ہر سی اسلی کہ جسکی مال نہیں تہیں چاہے ہونا او بخل لکے وہ طہر کر تہی انہی محبت
 مال کی ملی اور بہت سی آدمی سختی دو کہ تہیں مال کو تاکہ سخاوت کریں ہو ذکر کسی جائیں ساتھ سخاوت کے سو بہر ہی بد
 اسلی کہ محبت مال کی غافل کر دیتی ہی اللہ کی دسی اور پھر دیتی ہی موبہ دل کا طہر دنیا کی اور مضبوط کر دیتی ہی اوکی
 علاقہ دنیا میں یہاں تک دشوار ہوتی ہی و موت چہرین بدایہی اللہ کا فرمایا اللہ صبا نی نہ غافل کریں تلو مہتاری مال او
 اولاد اللہ کی باید اور فرمایا سوا اسکی نہیں کہ مہتاری مال اور اولاد فتنہ میں اور نہ مایغفلت میں کہ تلو مہتاری مال او
 فرمایا آنحضرتؐ نے موت پلو تم کہتی باع نفس موت کہو تم دنیا کو اور کہا گیا آنحضرتؐ نے کہ امت پاک ہی فرمایا تو نگرا اور فرمایا
 آنحضرتؐ نے جسی دنیا را وہ جسی حلی او سی موت پنی اور وہ نہیں جانتا اور کہا ایک آدمی فی یا رسول اللہ میں نہیں
 دوست کہتا موت کو سو فرمایا کیا ہی اس تیری کچھ مال بولا مان فرمایا آگے بہر مال تپا تحقیق دل آدمی کا اوکی مال کے
 ساتھ ہوتا اگر آگے ہی آدمی دوست کر گیا یہ کہ ملی و اس سی و اگر کچھ چھوڑا و سی دوست کر گیا یہ کہ کچھ ہی آدمی اور
 فرمایا جہر جاتا ہی بندہ کہتی ہیں فرشتی کیا آگے ہی جاتا ہی اور کہتی ہیں لوگ کیا چھوڑا فرمایا ہلاک ہو بندہ و دنیا کا اور بندہ
 درہم کا ہلاک ہووی اور سترنگون ہووی اور بخل کا تہ چہرین نکاحا و

یکن، در مومنا مطلقا و العبد مسافر الى الله تعالى والدين ما مل من مشرب سفره وبله موكبه ولا يملكه
 السفر الله تعالى الابه ولا يبقى المبدن لا يطعم وليس له اصل اليه الا بالمال تكن من فقه فاند
 المال واعلانه الله علفه الله لسله الطرولع علفه الله وله يملكه الله الا قدر الزاد فان انقصه ذلك
 سعد كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائشه رضي الله عنها ان اردت الحاق بيني فاقضي من الدنيا بزيادة
 الزاد لا تخفي قيسا رغبته وقاضى الله عليه السلام جعل قولك محض كفا فادان زاد على قدر الكفاية
 هذا كما قال صلى الله عليه وسلم من اخذ من الدنيا فزادك فيها ختمه وهو لا يشكر ولا المسافر اذا اخذ ما يزيد
 على زاد الطرقات تحت ثقله ولم يملكه مقصد سفره والزاد على الكفاية فله من ثلثه او جاهد بها ان
 يدعوا للعافية فانه يتمكن منها ومن العصاة لا تفقد وقتا الشرا اعظم من قسوة الضراء والصبر المقدر
 اشبه الثاني ان يدعوا للتنعم بملكها وهو قول الدنيا فذهب النعم حبيبه ولا يملكه الصبر وذلك
 كما يمكن استدلاله بالاستعانة بالخلق ولا يلجأ الى الظلم هو ذلك يدعوا للنفاق والكذب والرياء والعدا
 والبغضاء ويستغنى حيلة المملوك فله ذلك صلى الله عليه وسلم حبيب الدنيا من كل خطيئة الثانية صلى الله عليه وسلم
 عن ذكر الله الذي هو اساس السعادة والاخرية اذ يزدهم على القلب خصوصه لفلاحه ومحاسبته المشركاء
 والتفكير في تلبير الحسد وتذير استيلاء المال وكيفية تحصيله او حفظه نيا واخر اجنبيا وكل ذلك
 مما يسود القلب فيل صفا ولا يليه عن ذلك كما قال الله تعالى العبد كالمكان لا الاخر الشوا او جبان كحقيق
 مال نهين هي مذموم سروجي سو فرمايا انحضرت في كيا خوب مال چاهر نيكوئي كيمي اور فرمايا كه دنيا كهستي هي آخرت
 كي پس كيم كرمو كه مذموم مطلقا اور مبدو ستر كه كيرف در دنيا اليك نزل هي نتم لون سفر او كي هي اور او سكا بدن او كي
 سواري هي اور نهين سو كه سفر كه كيرف كمر ساهتم سواري اور نهين باقي رتبا بدن مگر كه بالي هي هي اور نهين پونچيا
 طرف كه بالي پوني كه مگر ساهتم مال كي ليكن سو جهي فائده مال كجا اور جبان كه كحقيق وهه تيارا چارو جابوز كارا جهني
 كي هي نه چالي وس راه اندر نه لي وس كي مگر كه بدو شهر كي بهر كه كفايت كه سفر پير تو سعيد هوگا اوس هي چيسا كه فرمايا انحضرت
 في خانه هي اگر تو چاهي هي الحاق ساهتم پيري خقاعت كرونياس ساهتم سواري كيمي ناز كه پراور نه او تار كوني كرونياس
 بهانك ميوند كه او سمين فرمايا انحضرت في ياكه رزق اولاد محمد كه بقدر كفايت كيمي جس هي سوال هي باوري
 اور اگر زاده كيا قدر كفايت ملاك بهر چيسا كه فرمايا انحضرت كه جو كوني لي دنياي زياده حاجت كي موتا هي اور وهه نهين پونا
 اوي سفر چيسا زياده تو شهر ده هي مگر گنجي هي اگر كوني كي اور نهين پونچي هي سفر كي مقصد كه اور زياد كي كفايت
 ملاك كوني هي تين طرح هي ياكه بهر كه بلاني هي كنه مگر طرف سالي كه كنه بهر كه بلاني هي سبب اور چا و هي هي كه نه قادر
 هو تو او نهين نه چا و بلاني كلفيت كنه هي اور ضرر وجود قدرت كه واور هي دوسري كيم بلاني هي طرف چين كه ساهتم
 سباحات كي هري بهر كه در بهر هي پوني تها هي چين هي عليم كا اور نهين مكن نه و او سكو صبر و سكو اور نهين مكن
 او كي مگر ساهتم و چا كي خلق هي اور التجا كي ظالمون هي اور بهر بلاني كه طرف اتفاق او بهر او ريارا و دشمني اور
 بغض كه او كلفتي هي اس هي سبب كه كرونياس هي نهين فرمايا انحضرت في محبت دنيا كي سر هي خطه كا

قيسري يهكم ووه غافل كرتي بي سدي يادى جو بنيا دوى ليك جنتي آخرت كي سلمي كه بجوم كرتي بي ولي خضومت كهستي والو كرتي
 اور حساب شر كنو كذا اور فكر كرنا هوتا ي او سري جني كي تدبير مين اور تدبير جمع كرتي مال كي او كهست او سكي حاصل كرتي كي
 بهل راورنگاه ركهنا او سكا ووسر بار اور رنگا لئا او سكا قيسري بار اور بهر يك س خيسري بي جوسياه كرتي بي دلكو اور زراش
 كرتي بي او سكي صفائي كو اور غافل كرتي بي او سكا يادى جيسا كه فرمايا الله صفائي غفلت مين ركهنا كه هوتا بيتل حصر
 في حب نيك جا ويكه مين قبرن كوي نهين اكي جان لوگي پيري كوي نهين اكي جان لوگي كوي نهين اگر جا نو يقين جاننا
 ميشك مكو ويكه نا ووزخ پير ويكه نا يقين كه ايكه سي پير وچين شهي و سدن آرام كي حقيقت **فصل** العاشرة
 ان تعرف مقدار الكفاية فتقول ما بين الكفاية واليدى ان في يدك دون مقدار كفايته فاعلم ان الضرر وخرق
 اما تدعو الى المطعم والمليق فقط فان تركت التجهيل في الملبس فتكفيك في السنة ديناران لستايك وصيفك
 فتجده ثوبا خشنا يدفع عنك الحر والبرد وان تركت التجهيل في مطعمك الشيم من الطعام في جميع احوال فكفيك
 في كل يوم مد فيكون في السنة خمسة انة طر ويكفيك لا دما ان لم تتوسع فيه واقتصر على القلب ايمنه
 في بعض الاوقات ثلثة دنابر على التقريب في السنة عند رجا الاسعار فاذا اميلت كفايتك خمسة دنابر وخمسة
 برطل وهو القدر الذي نقدره اذا فرضنا نفقة الفرية فالكنت قفيا فخذ لكل واحد منهم مثل ذلك
 فان كنت كسوبا وكسيت اليوم ما يلقيك اليوم ما فاضرو واشتغل بالعبادة فان طليت الزيادة صغر
 من اهل الدنيا وان لم تكن كسوبا وكنت مشغولا بالعبادة والعلم واقتنيت ضيعه يدخل منها هذا القدر دائما
 فارحوا لا تضيق بك من اهل الدنيا لا يشبه في هذه الاعصار وقد تغيرت القلوب استوك عليه الشيخ وانصرف الجميع
 عن تفقد ذوى الحاجة فاقبأ هذا الولي من السؤال وهذا بشرط ان يكون بورك ان يتخلص من التعرض للجموع
 والبرد لتطرح الضيفه وتزكها فالاقولن كارهها للموت ولا يحيا الضيفه بل يكون الضيفه وهي داخل طعامك كالحلال
 الذي هو موضع فراغك وانما نزيد للضرورة وبورك لو تخلصت منه بهذا التصرع عن النهي في قوله صلى الله عليه وسلم
 لا تشغلوا الضيفه فحبوا الدنيا فانك اذا قصدت المرافعة للاستعانة على الدين كنت مترددا مسافرا لا معرجا
 على الضيفه ورجع ليحتمل بعض الاشخاص القناعة بالقدر الذي كرتك الحشدة ومشتقولا خرج في الدين فارى
 الى الضيفه من هذا القدر لا يصير من ابناء الدنيا ولا يخرج عن حزب ابناء الآخرة والمسافرين الى الله ما دام
 يقصد بذلك رفع الاله الشاغل عن الذكر والعبادة دون التلذذ والتسليم في الدنيا ثم افضل من الطعام
 صرفه الى الياقن لا دام ولا يبقى بعد هذه الوضحة داعية الى الزيادة الا بالنعيم والتصدق او الاستطراد
 لوصايا المال فاما التسم فاعراض عن ذكر الله تعالى واشتغال الدنيا واما التصدق فترك المال فترى
 قال عيسى عليه السلام يا طالب الدنيا كثر تركيها وبرو الله واما الاستطراد فالحق في ذلك لا مرد له وهو سوء
 الظن لا اخر له بل ينبغي ان يدفع ذلك بحسن الظن بتدبير الله وهو انه ان تصور ان ضيفك المال فتمسك لا تقع
 فتصور ان ينفعك للرزق ايضا لا يمحسب ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب وان فرض على
 الند ورخلافه فلا ينبغي ان يعتقد ان سلامته طول عمره عن البلاء محسب بل البلاء هو الذي يصير في القدر

کہ جس کا خیال نہ ہو اور جو دنیا ہی اندسی کرو دنیا ہی اندو و سکی لمی گذران جہان ہی خیال ہی نہ ہو اور اگرچہ فرض کی کیا
 نادر اختلاف و سکی سو نہیں لائق کہ تھا ذکر کری یہ کہ سلامتی او سکی تمام عمر بلاسی و حسب ہی بلکہ بلاوسی ہی جو رنگ چہرہ لائی
 ہی ل سی اور پاک کرتی ہی او سکو اور رائی بخشی ہی او سکو سننا پاک یوں ہی او سکی ہی ہی بلا و تفریب نیکی لمی ہی پر او سکی
 بہر خوشی ہی بہر خوشی ہی سو بہر و سا کر اندک مہر پر اور جان کہ تحقیق نہیں پونجی کی تجھ کو مگر وہ چہرہ جیسے بہتر ہی تری
 سو ندیر کر نہوالا ملک و ملکوت کا خوب جانتا ہی تیری رحمت کو **فصل** هو الذی ذکر تہ تقریب ممکن الزیادۃ
 علیہ للنقصان بالاجتہاد فی بعض الاشخاص فی بعض الاحوال و لکن اعتقاد قطعاً ان المال کالدواء
 والناس ممتنعون من الاطراف منه فانما بالقرب من الاطراف من حیث ان لم یقتل فعلیہ ان یجحد
 فی التقرب من الضرورة لا فی التقرب من الاطراف والرفاہیۃ فانما لک خطرۃ عظیم و لیس فی التقلیل الا مشقہ سیر
 فی ایام قلیل و ذوالخیرم لا یثقل علیہ ان یجوع نفسه لولیمۃ الفرد و لعلہ ان الذرة علی قدر الجوع وہ جو ذکر ایمنی
 تقریب ہی ہو سکتی ہی زیادتی او سپر اور کی او سکی ساتھ کوشش بعض شخصوں میں اور بعضی حوالوں میں لیکن مجھ کو
 اعتقاد ہی بالیقین کہ امثال دوا کی ہی اور فائدہ سندس سی پاک اندازہ مخصوص ہی اور زیادتی او سکی ماری والی ہی
 اور نزویکی ساتھ زیادتی کی بیا سر کردی ہی اگرچہ غامی سو تجھ کو لازم ہی کہ کوشش کری تو تقریب میں بقدر ضرورت کہ
 نہ تقریب میں ساتھ زیادتی اور فاع الحالی کے سوا کا خطرہ بڑا ہی اور نہیں تقلیل یعنی کمی نہیں مگر تہو مشقت ہی تو نہیں اور ہوشیار
 والی سپر ہم گران نہیں مگر یہ کہ بہر کار ہی ہی ہی کہ بہشت کی ولیمہ لمی ہی ہی کہ وہ جانتا ہی لذت بقدر بہرہ کی ہی **فصل**
 لعلک ترغب فی معرفۃ حد النجس اذا الشخص الواحد فیشاء فی انہ یجیل ام لا و یختلف الناس فیہ فاعلم ان حد النجس منہ
 ما یوجب البشرۃ والمرۃ ولا یظن من لم یلزم فیہ بشریۃ ما فیہ القاضی وضائق وراء ذلک فی لقمۃ قلین
 یجیل ان من رد النجس للحد النجس والقضیۃ بالنقصان قد منہ یسیر فیہ یجیل ان کان لہ ذلک فی الشرع فان معنی
 الشرع فی ہذا الامور قطع حق النجس بحدہ بقدر یقدر یطیق النجس ولذا لا قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان یسئلکم وہا
 فی حکمکم تجواب الابدین مرعات المرۃ و دفعہ یکم لحدہ و ذلک یختلف بالاشخاص قد مالک من لعل امکنہ
 ان یقطع ہجو الشاعر و ذہب عن نفسه بقدر یسیر فیہ یعلو و یجیل وان لم یکن ذلک واجباً علیہ ذل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و فی المرۃ عرضہ فہو حدہ و تحقیق فیہ ان المال خلق لفائدۃ لاجلہا یستلزم فیہ ایضاً
 فائدۃ فیہ ما ظہر لہ ان فائدۃ البذل عظم من فائدۃ الامساک بشرئ علیہ البذل فہو یجیل لہا المال لا ینبغ
 ان یجیل لہا بل الفائدۃ تفرغ الی اقوی فائدۃ و تحفظ المرۃ افضل و اقوی من التبع بالکل اکثر مثلاً وقد یجملہ
 النجس و حد المال علی ان یجیل اقوی الفائدۃ تین و اولہما ذلک فایۃ النجس فان علیہ علیہ البذل فہو یجیل ایضاً وان
 بذل تکلف ابل انما یدر عن النجس ان لا ینقل علیہ لیدل فیہ ان یبذل فیہ عقلاً و شرعاً و اما ذہب النجس فلا تناول
 الا بیدل ما یرید علی وجہ البشرۃ والمرۃ جمیعاً شاید کہ تو رغبت کری ہیچانی میں تو یجیل کے سلی کہ ایک شخص کیجانی
 ہی او سیم کہ ہی کہ بخل ہی ہی نہیں و مختلف ہوتی ہیں لوگ سہم سوجان کہ تحقیق تو یجیل کی منہ نرا او س خیر کا ہی جاکر
 کری شرع یا نہر و توست گمان کہ کہ جس کسی نے سپر کیا اپنی بی بی کو اور نہی سیکے جسکو فرض کیا قاضی نے اور سکی کی سوا

کہ برائے جنت کرے اپنی نفس کو خرچ کرے پر یہ شخص اور ہمیشہ یوں ہی کیا کرتی یہاں تک کہ جو جامی و سکی لسی عادت اور چلتی ہوئی
 جیلون سی او سپر بہر ہی کہ مکر دی او سکوسا تہہ نیک نامی کی اور آرزو بدی کی یہاں تک کہ رغبت کرے خرچ کر زمین بہر پہنچی
 اسکی تیرج کرے او کہیرنی من ان عادتوں کی **اصل السواوس** الرغوتہ وحب الجاہ اصل جہتی بیان من خود
 اور محبت جاہ کی قال للہ تعالیٰ تاک الذل الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوانی الا عرضہا فہذا اوقاف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب المال الجاہ ینبتان النفاق فی القلب ما ینبت الماء البقل وقال صلی اللہ
 علیہ وسلم ما ذنبنا صبرا بان اسلافی ذریبتہ غلہ اکثر فسادا فہما من حیل المال الجاہ فی دین الخ لیل المسلم وقال
 صلی اللہ علیہ وسلم فی وجع الخمول انما شعث اغبر ذی طہرین لا یؤنیہ لہ لواقسم علی اللہ لا یرہ وقال صلی اللہ
 علیہ وسلم ان اهل الجنة کل شعث اغبر ذی طہرین لا یؤنیہ الذین اذا استاذنوا علی امرہ لا یؤذن لہم
 واذا خطبوا الکناج لہم یناجوا واذا قالو الہم ینصرت لہم جوابہم احد ہم یجوابہم فصد لہم لواقسم نورۃ یوم القیامۃ
 علی الناس لو سمعہم وقال سلیمان بن خططلہ یناجخ حول الی برتعبت لشی خلفہ ذلک عمر رضی اللہ عنہ فعلاہ
 بالذکر فقال نظرنا امیر المؤمنین ما صنع فقال رضی اللہ عنہ ان هذا ذلک للتایم فتنۃ للمتبع وقال الحسن
 ان خفوا النعۃ الخلفہ الخ قال کل ما ینبت مغلوبا لک متقی قال یوفی اللہ ما صدق اللہ عبدہ لا سترہ ان لا یستغفر
 بکتابہ وقد غفر لہ ما ذلک الشجرۃ والجاہ الا ان یشہر اللہ تعالیٰ عبدہ الذین من غیر طلع عنہ کما شہرہ لاسیما
 والخلفۃ الراشدین والاولیاء فرما السد حصانی وہ کہہ بچہ لہ ہی قسم دے وہ او کو جو نہیں جانتی پھر مہا ملک یل و نہ بچہ لہ
 اور آخر بہلای دے والون کا لہیا انحضرت فی محبت مال اور جاہ پیدا کرتی ہیں نفاق کو یوں پسینی پی پیدا کرتا ہی لہ او فرمایا انحضرت
 فی نہیں ہون لگ ورنہ کہ چہرہ لگی بکریوں کی کلہ میں یادہ والی و یمن محبت مال اور جاہ کی دین میں ہوتا ہوا فرمایا انحضرت فی نہیں
 گناہ بہت پریشان بال غبار آلودہ چادر والی جبکہ اعتبار نہیں کیا جاتا وہ کہہ پڑھیں اللہ پر تو اللہ کہہ کر لکھا اوی فرمایا انحضرت فی نہیں
 ہر پریشان بال غبار آلودہ چادر والی جبکہ اعتبار نہیں کیا جاتا وہ جب ان جہا میں تیر دن پر نہ اذن ملی او کو اور جب کجا
 کرنا چاہیں غور تو نیشی نکاح کر دیں اسے اور جب کچھ بولیں تو کوئی چہ نہاؤنگی لہی آرزو ن او کی ہوج مارتی ہوں تو کو
 سینوں میں اگر قسم کیا جاتی تو رنکادین قیامت کی لوگوں پر تو سمائی و کو کہہ سلیمان بن خططلہ فی اس بیان میں
 کہ ہم سارہ تہہ الی بن کہے خانی تہی او سکی بچہ کی یہاں او کو عمر رضی اللہ عنہ فی سوار او سکوسا تہہ درہ کی پسین لاو کہیہ ای
 امیر المؤمنین کیا کرنا ہی تو پسین کہ حضرت عیسیٰ بہر سوالی ہی بچہ چلتی والی کی اور فتنہ ہے آگے چلنے والی کی لہی لکھا
 حسن کی کہ تحقیق آواز غلیس کے چچی مردوں کی کمتر ثابت رہی او سکی ساتہ دل جھٹون کی اور کہا اوب فی قسم لہ
 نہ تصدیق کی اسکی کسی ہندی فی مگر خوش کیا او کو یہ کہ بخانی اپنی مکان کو اور تحقیق بچانی تو فی اس سی نہ نہرست
 اور جاہ کی مگر یہ کہ مشہور کردی اسکی ہندی کو بغیر اسکی خوشی کہ جیسا کہ مشہور کیا پیغمبروں کو اور خلفاء راشدین
 اور ولوں کو **فصل** حقیقۃ الجاہ و هو ملک القلوب لتسئلہ فی الجاہ علی حسب ما دہ و یطو اللسان
 بالثناء علیہ ویسعی فرج حاجتہ و کان معنی المال ملک القلوب لہم للتوصل بها الی الاغراض فکذا لہ معنی
 الجاہ ملک القلوب لیکن الجاہ لہب التوصل الی المال لیس من التوصل بالمال الی الجاہ ولا نہ محفوظ

عن ان لیسری ولفضیہ انضی له الا قد ولا لیسری وبقیون غیر کافان مع ان قلبہ باعقاد التعظیم فلا
 یزال شیئ ویقتض قلبہ سائر الناس لصراحۃ فیر لشر وھون الجا ومعناہ العلو والکبریا والعز وھون
 الصفات الالہیۃ والالہیۃ محب الی انسان بالطبع بل قول اللہ لا شئی عندہ وذالک لیس خفی فمنا سبۃ
 الروح کلام الالہیۃ وعند العباد انہ یقول اللہ تعالیٰ ان الروح من امر ربی فهو امر ربانی فستغف من حیث الطبع
 الاستبداد والانفراد بالوجود وھو حقیقۃ الالہیۃ اذ لیس مع اللہ سبحانه وتعالیٰ موجود بل الوجود ان کما
 کا الظلم من نور القدیر فاما رتبۃ التبعية لارتبۃ المعیۃ فلیس الوجود مع اللہ سبحانه وتعالیٰ غیر ذلک کان
 الانسان یتستہی فی الذل علی کل نفس ان یقول نازیکہ الاعلیٰ لکن اظہر من فرعون ولخفاہ غیرہ لکن ان
 فاما الانفراد بالوجود فیشہی ان لا یفوتہ الاستعان والاستیلاء علی الموجودات کما لیتصر فی عینک مراد
 وھو الالہیۃ لکن تعدل ذلک علی الانسان فی السیاق الکی کب الملبکہ والجار والحب الا شئی الاستیلاء علی
 جمیعہ بالعلم لان العلم نور مستلک ایضا کان من عجز عن وضع الالہ العجیۃ فیشہی ان یعرف کفیفۃ
 الوضہ وکن الشیء ان یعرف عجائب الخیر وکنت الجبال ویصور ان یتخلف الالہ الاعیان الی علی وجہ الارض
 من الجبال والمعادن والشیا فینحسب بکما ھو یقولھا ویصور ان یتخلف الانسان فیحب ان یتخلفہ بواسطۃ
 قلوبہما قلبہ بالفا التعظیم فیہ یحصل التعظیم بان یعتقد فیہ کمال التخصال فان الالہ ان تنہم لاعتقاد
 الکمال فایضا یحب الانسان ان یتسخر کما ھو ینتشر صلیتہ خفی الابلاد بعلم قطعانہ لایطرحا ولا یرایا ھاھا
 لان کل ذلک سبۃ صفات الروحیۃ وکل واحد کفعل کل ذلک الصفتۃ اغل علیہ وشمواۃ الہیۃ فہ
 اضعفت حقیقت جاہ کی لک ہونا دلون کا تکی کہ قید کری توجاہ والی کی تکی پی مراد کو موافق اور جاری کری زیبا
 کو ساتھ اوکی تم جو تکی اور کو شکر کی ماوکی حاجتوں میں اور سپیکہ سنی مال کے یا لک ہونا درہم کا سبب ویکہ پکڑنی
 کی اوکی ساتھ طرف غنوی پس سپیکہ سنی جاہ کی لک ہونا دلون کا ہی مکن جاہ بہت مست ہی پہلی کہ قبول ساتھ
 اوکی طرف مال کی سان ہی قبول پکڑنی ساتھ مال کی طرف جاہ کی اور سنی کہ وہ محفوظ ہی چوری اور حبس اور پیش
 آئی کسی آفت سی در پہلی کہ وہ جاتی ہی اور برستی ہی بغیر کف کے جس کوئی یا لک ہوا اپنی دل کا ساتھ اعتقاد تعظیم کے
 پس عیشہ تعریف کر گیا اور شکار کر گیا سب کوں کی دل کو اپنی حساب کی او سیمین کی سبب اور ہی اور وہ یہ ہی جاہ کی
 سمنی برتری اور عز و اور قلب کی مین اور یہ صفات خدای ہی مین اور خدای محبوب ہی آدمی کی طبیعت بلکہ یہ لذت
 حیوان ہی ہی خدایا وکی در یہ یکہ سبب چسپا ہوا مناسبت مین روح کی ساتھ امور الہیۃ کے اور ہی ہی عبارت ہی قول
 اللہ صبا کا کہہ تروح حکم ہی سپیکہ کا سواد یکہ مرانی ہی پس خواہش اوکی بالطبع تنہا او کی تکی ہی ساتھ وجود
 اور یہ حقیقت الہیۃ ہی پہلی کہ نہیں ہی ساتھ اسکا کی کوئی موجود یعنی وہ تنہا اور یکا نہ ہی بلکہ سب جودات مثل کی سبب
 کی مین اوکی نور قدرت کے پس اس کو رتبہ نسبت کے پس روسی کا ہی نہ رتبہ معیت یعنی نقصا کا سونہن ہی وجود مین اسکا
 ساتھ کوئی غیر اسکا اور ہی سان خوشہند کا بلکہ ہر درہم کہتا ہی مین ہوں نہ تنہا بلکہ ہر ترکین اسکو ظاہر کر دیا فرعون لہ
 اور چسپا یا اسکو اوکی غیر نی لیکن اگر فون ہوا اسکو یعنی انسان کو یکا نہ ہونا وجود میں جس جاہی ہی کہ نہ فون ہو

اوس سی برتری اور غلبہ موجودات پر تاکہ تصرف کری و زمین موافق اپنی مزلوکی در پیرہ خدای ہی کیلین شکل سوایہ علم انشا
 پر آسمانوں و ستاروں و فرشتوں اور دریاؤں اور پہاڑوں میں پس جابا غلبہ کو سب پر سادہ علم کی اسلی کہ علم ہی کی طرح
 کا غلبہ ہی جیسا کہ جو شخص عاجز ہوتا ہی ثانی ہی چیزوں کے سوا چاہتا ہیہ کہ معلوم کری کیفیت ثانی کی اولیسی ہی چاہتا ہی
 کہ معلوم کری عجائبات و دیکی اور جو شئی پہاڑوں کی ہی و خیال کرتا ہی کہ قید میں آجائیں اوکی اعیان یعنی ذاتین
 جو زمین کے اوپر ہیں جانورون اور معدنوں اور روئیدی سی سود و ست کہتا ہی ہیہ کہ مالک و قادر ہو جا اسکا اور خیال
 کرتا ہی ہیہ کہ قید ہو جائیں اوکی آدمی پس چاہتا ہی قید کری و کمو ہو غلبہ ہی کالی و مالک ملو فی الکمال و الی تعظیم او سہیل و
 حاصل کری تعظیم کو یوں کہ عقدا کری و زمین کمال حاصلتو نکا پس تحقیق اجلان ہم نہ تو ہی عقدا کمال کے سو ہی ہی چاہتا
 آدمی کہ کشادہ ہو جائی منزلت اوکی اور پہلی وادہ اوکا پہا شک و ن شہرون میں کہ جانتا ہی یقینا کہ وہ نہیں نہیرا
 کر گیا او کمو و نہیں دیکھ گیا اوکی لوگون کو اسلی کہ یہ سب میں ساتھ صفات خدای کی و جو ہو گا غیر عظمند ہوگی صفت
 بہت غالب ہو اور شہوات ہیہ و زمین بہت ضعیف **فصل** العکس تقول فاذا کان کذا العلم کان طلب
 الرفع من موهو و من نتائج العقل و خواص الروح فلما لا انوار الیابیت فاعلم ان الرفع الحقیقی طلبہ محمود
 غیر موم اذ مطلق الکمال هو القرب من الله سبحانه و تعالی ذلک هو الرفع و الکمال اذ هو عز ذل فیہ و غنی
 لا فقر فیہ بقاء لافناء بعد و لذہ لا کدر و لذہا و طلب ذلک محض و اما المذموم طلب الکمال الیہین دون
 الحقیقی و الکمال الحقیقی مرجع الی العلم و القدرة و الحیة و هذا لا یلزم مقید بالغير و لا یتصور للعبد تحقیق القدرة
 فان قدرته انما یلزم بالمال فی الجاہ و ذلک الکمال و ہن فی فائہ امر عارض بقاء لہ فالاخیر فیہ و لا یبقا لہ بل قتل
 شد الغم عند فی مہرہ یتفرع عنہ حیث انقلا بکیف و هذه القدرة العارضة مع سہرہ انقضا لہا بالموت
 و باقها قبلہ لا یتم و لا یصرف عن المکمل ان فنز توہم ہکما لا یفقد بل الکمال فی الباقی الصالحات الی الہا
 القرب من الله سبحانه و تعالی و لا یزول بالموت بل یتضاعف تضاعفا غیر محدود و ذلک هو المعرفة الحقیقیة بذات الله
 سبحانه و تعالی و صفاتہ و افعالہ و هو العلم بکل الوجود اذ لیس الوجود کال الله تعالی و افعالہ لکن قد ینظر فیہا
 الناطق من حیث افعال الله سبحانه و تعالی کالذی ینظر فی الشیخ لعزل الطاب ینظر فی ہیة العالم المعرف
 الاستدلال بالحکام النجوم فذلک قدر لہ من الکمال الحقیقی المحریر و هو انقطاع علاقہ عن جمیع علائق الدنیا
 بل عن کل ما یفارقک بالموت و لا یقتصر فی الالتفات الی زما لذلک بل لا یصلہ و هو الله تعالی و حی الوداد و
 علی السلام یا داود انما ذلک الازم فالتم بذلک فالعلم و الحیة من الباقی الصالحات و ہکما لان تحقیق ان
 و اما البتہ ان زینہ الحیوة الدنیوی کالات ہیئہ و لکن کوسنی ہم الذین عکس الحقیقة فاعرضوا علی طلب الکمال
 الحقیقی و اشتغلوا بطلب الکمال الوہبی و ہم الذین یحرقون عند الموت بنان الحسرة ان شیا عدل ان الہم خسر الدنیا
 و الآخرة اما الآخرة فالہم لم یطلبوها و لم یحییہا لاسبابها المرفوعة و الحیة و اما الدنیا فالہم و دعہم و انقلبت
 الی اعدائہم و ہر و شہم و لا یطمان ان العلم و الایمان یفارقک بالموت فالمراد لہم محل العلم و الايمان و لا یطمان
 عن ملحتی نظر انک اذا عدت عند صرفا ک بل معنی الموت قطع علاقة الروح من البدن الی اربعہ الیہ و اذا

[illegible]

عنیک بان لیسلمک الملک فی محنت و مشقة ما من من هتیک اولیادک فلیت من ضی ان تنزلک ملک الابرار و الحاکم
الطویل العزم عند الله سبحانه و تعالی عند طلبک به بحاجاتک الخفیة لم یغض عنک الحاکم من الحکم فی ان یغفونک
ولا یضربک ولا یمکنون لک موتاً ولا جیوة ولا رزق ولا اجلاً نعم لواء القلوب بحکمک الاعیان و انت محتاج
منه الی قدر یدیر لنفسک عن الظلم والعدوان و عما یشوق علیک من ذلک و فرغتک التي تسعین لها
على نیک فطلبک هذا القدر مباح بشرط القناعة بقدر الضرورة کما فی الاموال و بشرط ان لا تکسب بالمرایة
بالعبادة فذلک حرام کما سبقت و ان ذلک تسبیه بالتلبیس بان تظلم من نفسك ما انت خال غفلة ففرق بینه ملک
القلب بالتلبیس و بین ملاء الاموال فاذا حصلت الحجة بطریقه و اقتصرت علی قدر التضرع من الایة فقل لک الشکایة
الا انک فی خطر عظیم اکثر من خطر المال لان قلبک الحجة یدعو الی کثیر فان الذل المال فذلک لیسلم الالین
غالباً الا لجمال صبرک لا یعرفک ما فهمت من الاحسان بحاجاتک ان جاهدک فی حقیقت امره و یریه که و ده کمال صبر
بی پس تحقیق بچان لیا تونی طریق علاج کا او سکی محبت و کبریا پس لوی اس لوی که تو معلوم کر چکا که تحقیق زمین و الی اگر سجدہ
کرین بچکوتنکلا نہیں باقی ریگا تھوڑی ہی تین میں سجدہ کرینو الا اور نہ سجدہ کیا گیا یعنی نہ وہ اور نہ تو کیونکر نہیں اور بخل
کرنا ہی نہ مانہ تجھ پر یہ کہ سپر کری تجھ کو مال کی تیری محلہ کی چہ جای گا لوی پس کیونکر خوش آتای تجھ کو کہ چوڑی تو ملک تیشگی
کا اور لینی چوڑی جاہ باس اسد پاک کی اور اس واسطی فرشتوں کی ساتھ ہی جاہ کی جو حقیر اور تنگ سے نزدیک پاک کر وہ کی جھوڑ
میں سی جو نہیں نفع دی سنی تجھ کو اور نہیں ہنر پونچا سکتے تجھ کو اور نہیں مال کی تیری ہی موت کی اور نہ زندگی کی اور نہ روزی
اور مرگ کی مانگ لاک ہونا دلون پڑل لکس ہون ذاتوں کے ہی اور تو محتاج ہی اس ہی شستر تھوڑی چیز کی ناکہ بچائی تو
اپنی نفس کو ظلم اور جو رہی اور اس سی جو پشیمان کری تجھ پر سلامتی تیری اور فرغت تیری کو جس سے مدد چاہتا تو اپنی دین پر
سو طلب کر تا تھا اس قدر کو مباح ہی بشرط قناعة کے بقدر ضرورت پر جیسا کہ دلون میں ہی اور اس شرط سی کہ نہ کسب کی او سکو
عبادت و کمال اس میں چہ جہاں ہی جیسا کہ لکھی او یگا اور نہ حاصل کی تو اسکو ساتھ ہر کی یون کہ ظاہر کری تو اپنی نفس سی وہ
چیز جس سی نفس شتر چاہتو نہیں کچھ فرق در میان مالک ہونی کی دلون پر ساتھ ہر کی اور در میان مالک ہو نیکی دلون پر
پس حقیقت کہ حاصل کر یگا تو جاہ کو او سکی طشتہ سی اور کفار کیگا تو بقدر بچاؤ کی آفتون سی ہو امید ہی تیری سلامتی کے
مگر یہ کہ تو ہی ایک بڑی اندیشہ میں جو زیادہ ہی مال کی اندیشہ سی سلی کہ تھوڑی جاہ بلانی ہی طشت بخت جاہ کی اسلوی
کہ یہ لہذ تیری ل سی پس سلی نہیں سلامت رہنا دین اگر مگر احمق جاہل کی ہی جو نہیں بچاؤ جیسا کہ تجھ تو ہی جھوٹ
سی فصل من البیوع علی طلب الحجة الخصال الانسان يتلذذ به من لذة اوجاجها انه يشعر جسمه
بکمال نفسه والشعور بالکمال اللذی لا زال کمال من الصلوة الالهية والتلذذ ان يشعر بالکمال ما در فقام
الحجة عند و لونه منظر الاله التلذذ به يشعر به بان الماح يصغی الى صلاحة فینتشر سبباً جاهد فلان ذلک اذا
صدر اللذی من بصر بصفت کمال واسم الحجة والقدر فی نفسه و کان علی ملاء من الناس تضاعف لذت
المدر وتزول اللذی الاولی بان یصد من غیر اهل البصیرة فانه لا يشعر بالکمال وتزول اللذی الثانية بان یصد
عن جسد لا یقبل لان مال قلبه لا یبعد وتزول اللذی الثالثة بان یصد فی الخلوة لا فی الملاء الا من حیث

کہ تو جوئی اسکی نہایت کو بھی کہا اور میری کہ فرمایا آنحضرتؐ کی ای بوہرہ کیا نہ دیکھا دون میں چھوٹا کیا مینہی زبان
 پس کچھ لکھیں ہتھ میرا طرف ایک تہذیب کی یعنی اسکو کہہ میں جہان چرکین اور نجاست غیرہ ہوتی ہی اوس میں اتنی سر او میوں
 کی اور پیدی اور پڑائی کڑی اور بڈیان پھر فرمایا آنحضرتؐ کی ای بوہرہ یہ کہ جس کے کی تہی نہ تہا ہری جس کے اور
 ارزو کر کی تہا ہری ہی ارزو پھر پھر پھر کی دن بڈیان میں بغیر پوست کے پھر ہم جو جانیں خاکستر اور پیدیان رنگ میں تہا ہری
 کہا انون کی کسب کیا اوسکو جہان ہی کسب کیا پھر ڈال یا اوسکو اپنی پیٹون سی اور لوگ بہانہی میں اوس سی اور یہ کہ پھر
 کڑی تہی اونکی زینت اور لباس صبح کی اور سونین اوسکو اور اتی میں اور یہ تہا خوان بڈیان میں اونکی جو پاؤں کی جنہر
 دانا چارہ لائی شہرون کی طرف سے جو کوئی رویا چاہی دنیا پر سپ چاہی روی اور فرمایا آنحضرتؐ کی لائی حایلو
 کچھ قومین دن قیامت کے عمل اونکی جسی پہاڑ تہا نہ کی سو حکم کیا جائیگا اونکو آگ کی طرف کہا سچا ہے یا رسول اللہ کیا نماز
 شریعتی تہی اور روزہ تہی فرمایا آنحضرتؐ کی تہی نماز شریعتی اور روزہ کہتی اور پتی ایک ساعت سے یعنی تہجد گزار بھی
 پس جو وقت میں آئی اونکو کوئی چیز دنیا ہی دور تھی اور پھر کہا حضرتؐ کی بہنیں تہرتی محبت دنیا اور آخرت کی دل میں
 مومن کے جسی بہنیں شہزادگان اور پائی ایک برتن میں اور فرمایا آنحضرتؐ کی بچو دنیا کو بہت جادو گر ہی ناروت اور وارث
 اور کہا حضرتؐ عیسیٰؑ کی ای گروہ یارون کی کیا راضی ہوئی ساتھ دنیا مینہی کی ساتھ سلما دین کی جسی راضی ہوئی دنیا و
 ساتھ کہ دین کی ساتھ سلما دنیا کی اور کہا حضرتؐ عیسیٰؑ البتہ کہا نا جو کی وئی کا ساتھ تہرتی نماز کے اور پہنا ثاٹ کا
 اور سونا گھوڑی پر بہت ساتھ سلما تہی دنیا اور آخرت کی اور روایت گئی ہی کہ حضرتؐ عیسیٰؑ پر کھول دی گئی دنیا سو کہا
 اوسکو شکل میں ایک بڑا بڑا صوت کے اوسپر طرح کی رون کی سو کہا اوس کی کئی نکاح کی توئی بولی میں سنا نہیں
 اسکی وئی کا پس کہ طلاق دی تہجو کہ میری جی کہہ نہیں بلکہ مار ڈالائیں اوس کو پس کہ عیسیٰؑ علیہ السلام خیف ہی
 تیری اون خاوند فکی لئی جو باقی میں کیونکہ نہیں نصیحت پکڑتی ساتھ خاوندون تیری کی جو گدگئی ف سیط خیر
 ایک بزرگ کی دنیا کو خواب میں دیکھا اور اوس کی کچھ پوچھا جسکو کسی نے کہا خوب نظم کیا ہی **ع** زائد ہی خواب
 ورفکری بہ دید دنیا بصورت تیری بہ گفت زائد کہ تو بڑیت و فرہ بکر چونی بکثرت ہوشہرہ گفت نیا کہ باتو کو ہم راست بہ
 کہ مرزا کہ مردوہ و خوش بہ انکہ نام مردوہ و خوش مرزا این بکارت زان بجاست مرزا **فصل** اعلم ان من ظن انہ یلاہسن
 اللذین ابداہ و یخلو عندہ قبلہ فو معہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل صال الدنیا مثل الماشی فی الماء
 هل یستطیع الذی مشی فی الماء ان لا یتبلق ماہ وکتب علی بن ابی طالب المسلمان الفار مثل الدنیا مثل الحیة
 یلین مسلما ویقتل مسلما فاعرض عما یعجبک فیہا لعلکما یصبحک منہا وضح عنک ہمومہا لایقتل من
 فرأھا وکن مسرکون لھا احد ما کنون فیہا فان صلیحہا کما الطمان منہا الی اللہ وراشخصہا عنہا مکر وہ و قال
 عیسیٰ علیہ السلام مثل الدنیا مثل شارب الخمر کما اذا شربا زاد عطشا حتی یقتلہ واعلم ان الطمان الی الدنیا
 وھو یقین انہ راحل عنہا ھو فی غایت الحماقۃ بل مثل الدنیا مثل اریھاھا صبا کھا وزینھا کضیافۃ الوار دین الضار دین
 فدخل احد اہل قدم الیہ فقام فی علیہ مجور وریاحین لیشہ یزک الطبق من یلحقہ لایتماک فیہ لیسہ
 فظن انہ وھب لک لہ فاما انقل بہ قلبہ سترجم منہ فضیہ و فوجہ من کان عالما برہ انفع بہ و شکرہ و ردہ

ن

یسعی بخلق من خلقه فی الدنیا والآخرۃ علی الخیرین لا یلزم
 لیسر ودرآمد وکما یتفقون بجا کما یتفقون بالعارف ذلک لیسر لیسر جمیعهم بطبیعة نفس من غیر تعلل
 القلبی جان که جو کوئی گمان کر آید که ملاطفتی و نیکیا ساهت بدین آید کی اور خالی ہی اوس ہی سہر دل آید کی
 سود و مغروری فرمایا کثرت فی کماوت دنیا والی کی جی جینی والا پانی میں کما طقت ہی و سکو جو چاہی ہی یا غیر
 یکہ نہ تر ہوں ذوق وادان اکی اور کما علی ابن ابی طالب نے لکھا کہ انسان فاری کی کہ متان نیکیا جی سانی سانی
 ہی چو ملا و سکا اور آہانی ہر اوس کا سو پر جا اوس خیر ہی جو شب میں آتی ہی ہو کہ اوسین جیسے اچھری کی کہ جسے
 جو تیری اوسین ہی اور دور کر ایسی ہی کما و نسیم کو سبب کی کہ یقین کیا توئی اوکی جہانی کا اور جو بہت خوش را و جہ
 کا کہ رسا ہوا وکی بہت کما والا اوس چیز کا کہ ہوا و میں میں بخون دنیا والا ہر گاہ طمن ہوا ہی دین ہی طرف خوشی کے
 پر خجایا ہی اوسکو دنیا ہی کچھ کہ وہ اور کما حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لکھا کہ دنیا کی جی جینی والا پانی دریا کی جی جینی زیادہ و پی گناہ
 ہوئی پانی ہی ہوا کہ کما ہی گا اور سکا و جان جو کوئی طمن ہو دنیا کی طرف اوسکو یقین ہی کہ وہ کج کر گیا اوس سے
 سود و نہایت طاقت میں ہی بلکہ مثال دنیا کی جی جینی کیا ہر تبار کیا اوسکو اوسکی حساب ہی اور دوقی و ہی اوسکو آئی جانی
 والوں کی ہمان کی لئی ہوا اوسکی گھر میں کیا ہوسا ہی لایا اوسکی کما طمن سونی ہی اوس پر خوشی میں اور یہول
 تاکہ اوس کو کما ہی اوس پر وری طبع کو اوسکی لئی جو اوس لایا ہوئی نہ یہ کہ کما کما کما ہی اوسکا سو بہول گیا اوسکی
 رسم کو اور گمان کیا کہ اوسکی لئی لایا اوسکو اوسکی لئی جس جی لکھا اوس ہی دل اوسکا پھر ناچا اوس ہی ہوا خواہ
 اور نرا کی اور چھا نا اوسکی رسم قاعدہ کو نفس لیا اوس ہی اور کما اوسکا اور پھر دیا اوسکو ساهت خوشی الی اور کما
 سینہ کی پر لسی ہی ہی طبع لکھا اوسکا دنیا میں ہو وہ کہہ ہی دہانی کما جانی والوں کی لئی نہ جی والوں کی لئی تاکہ
 خوشی اوس ہی جس ہی نفس ہوا و کو کما ہی نفس لکھا ہی سہر جہر و تبار ہی اوسکی لئی جو اوسکی بعد اوس
 ساهت خوشی نفس کی بغیر متعلق ہونی وکی ساهت اوسکی الاصل الشا میں ہے ابلکہ اصل شہرین بیان میں مغرور
 قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ بش مشورۃ لک کبرین قال سبحانہ و تعالیٰ الذی یطعمکم اللہ علی کل فاعلم انک
 جبار و کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ العظمتہ انزل فی الکبریاء روالی فمن ناز
 فیہما قصمتہ و قال صلی اللہ علیہ وسلم کما یصل الخبۃ من کان فی قلبہ شقاق ذر من خردل من کبر
 و قال صلی اللہ علیہ وسلم جبر الخیارون المتکبرون یوم القیامۃ فی حوز اللان ریطا ہر الناس لوالہم علی اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ و قال صلی اللہ علیہ وسلم لیل الی اللہ عنان فی جہنم وادیافا لاجہم جہنم علی اللہ تعالیٰ
 ان یسکن کل جبار فایا لکبار ان لا یسکن من کما و قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسکن کل جبار فایا لکبار ان لا یسکن من کما
 لا یظہر اللہ سبحانہ و تعالیٰ من جبر و تہ خیار و قال صلی اللہ علیہ وسلم ان یسکن کل جبار فایا لکبار ان لا یسکن من کما
 و هو علی غضبنا و قال صلی اللہ علیہ وسلم فی فضیل اللہ تعالیٰ ان یسکن کل جبار فایا لکبار ان لا یسکن من کما
 اصل اللہ تعالیٰ و قال صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر سکتہ و اوی اللہ سبحانہ و تعالیٰ الی اللہ صلی اللہ علیہ و آئمہ
 اقبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آئمہ و سلم علی خلقی و ازم قلبہ خو فی و طعم اللہ ان یسکن کل جبار فایا لکبار ان لا یسکن من کما

عن الشہوت من اجل قال انبياء صلی اللہ علیہ وسلم اذا تواضع العبد لربہ سبحانہ وتعالى الى السماء السابعة وقال
عليه الصلوة والسلام ان التواضع لا يزيد العبد الا درجة فتواضعوا رحمكم الله وقال انه ليحجني ان يحل الرحا لك
الشي في يد يكون منجاة له اهل ويدفع به الكبر عن نفسه فرما الله تعالى سو كما يرى جبري ربي في غرور والون
اور فرمايا اللہ صبحے اسی طرح مہر کرتا ہی اسدہ دل پر غرور والی کثرت کے فرمايا انحضرت نے کہا اللہ پاک بزرگ بڑی میر
ازا رہی اور غرور میری چادر ہی ہو جو کوئی پہننی مجھ ہی کچھ ان دونوں میں توڑو میں اسکو اور فرمايا انحضرت نے نہ بجا
بہشت میں جکی دین ہو ذرہ ہر رائی کی دانی کی برابر غرور اور فرمايا انحضرت نے اوہائی جائیگی ظالم غرور والی دن
قیامت کی چھوٹی چھوٹی ٹون کی صورت میں روئینگی او کو آدمی سبب دلی سہولت کے اللہ پر فرمايا انحضرت نے بلال
کسی تحقیق جہنم میں ایک شگل ہی جسکو سہب کہتی ہیں ثابت ہی اتہ پر یہ کہ رکھی او میں ہر شے کو اور بچاؤ ایک ای بلال
اس ہی کہ ہو تو او میں ہی جو زمین کی او میں اور کہا انحضرت نے ای اللہ میں چاہا مانگتا ہوں مجھ ہی ہو ہی غرور
اور فرمايا انحضرت نے اللہ ہمیں دیکھنا اوس شخص کی طرف جو کہنچا چلی اپنی کپڑی کو اترانا اور سیرا انحضرت نے جو کسے
بڑا بنا اپنی جی میں اور تاکہ کیا اپنی حال میں بیگا اللہ ہی اور وہ او سپر خا ہو گا اور فرمايا انحضرت نے فضیلت میں وضع کر
کہ نہ زیادہ کیا اللہ کسی بند کی جو خوش شے نصیب میں مگر عزت اور نہ فروتنی کی کسی کی اللہ کی مگر بلند کیا اللہ
وہ جو اسکا اور فرمايا خوشحالی ہو اوس شخص کو جو فروتنی کری غیر محتاجی میں یعنی محتاج نہ ہو اور عاجزی کری کسی
تواضع زردن فرزان نکوست اور وحی کی اللہ کی طرف تو علیہ السلام کی میں نہیں قبول کرتا نامرگ اور اس شخص کے جو فرو
کری میری بڑائی کی جہت اور نہ بڑائی کری میری خلق پر اور لگائی رہی اپنی دلی میر اور کائی دن میری یاد میں
اور رو کی اپنی نفس کو خوش ہون سی میری اور فرمايا جاری رہی فی درود اللہ کا اوپر اور سلام مجھے رہی کرتا ہی بند بلند
کرتا ہی اللہ مرتبہ اسکا ستون سمان نکا فرمايا انحضرت نے فروتنی نہیں زیادہ کرتی بند کی کو مگر بلند فروتنی کرو تم رحم
کر گیا پسر اللہ اور فرمايا تحقیق عجیب الائی ہی مجھ کو یہ بات کہ اوہاوی آدمی کسی چیز کو اپنی ماں نہیں جو بوناف او کی ان کی
لئی اور دور کری وں ہی غرور کو اپنی نفس ہی **فصل حقیقۃ الکبران** یری نفس فوق غیرہ فی ضفاف الکمال
فخصل فیہ نفع وھوۃ من ھذا الرویۃ والعقیدۃ ولذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غرور ذی نفع الکبر
ولذا لا استاذن بعضهم عن الخطأ بضی اللہ عنہ لیل غلط الناسن الصبر فقال احسن ان تنفع حتی تنلہ
الثر یاثر ھذا النفع لھما منھا افعال علی الظاہر کالتزفر فی الجاسم المتقدم فی الطریق والنظر بعین التحقیر
والغضب ان لم یبد بالسلام وقصر فی حوائجہ ونعظیمہ علی ان یانف اذا غطا بغضہ علیہ علیہ الخ اذا نظر وینظر
الی العامة کانہ ینظر الی الحیر وانما عظم الکبر حتی لا یصل الی الجنۃ من فی قلبہ منہ ان نفعہ ثلاثۃ انواع من النفع انش
عظمتہ اوھا انما نفع اللہ سبحانہ وتعالى فی خصوص صفتہ ذالک لیکبر رداءہ کما قال فان الغظۃ لا تلبس الا بہ
فمن لبس الغظۃ بالغیر الذلیل لک لا یمکن ان یمنہ فی شیا خندا من ام غیرہ الثانیۃ ان یحل علی حد
الحق وازدراء الحق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیان الکبر انہ من سفہ الحق وغص الناس لانفۃ
من الحق تغلق باب السعادۃ وکذا استحقاق الحق قال بعضهم ان اللہ سبحانہ وتعالى یجزلہ ثلاثا فی ثلاث

حکم رضا و فی طاعتہ ولا تخف من شیء منہا لعل رضا اللہ فیہ و خبا و معصیتہ فلا تخف منہا صغیر
 لعل یحفظہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فیہا و خبا و لایتہ فی عبادہ فلا تخف من حد منہم فلعلہم فی اللہ الشاکستارہ
 یحول بینہ و بین جمیع الاخلاق الجمودہ فان التکابر لا یعد راجعاً للسان بل لقلب و لا یفقد رعلی التواضع علی
 تراک الافاق و الحمد للفضیل لا یعد علی اعظم العظیم و علی اللطیف فی الخفی و علی بركات الربا و ما بحسبہ
 فلا یفتی خلق مذموم الا و یضطر للتکابر الی ارتکابه لحفظ کبرہ و لا یخلق محبوب الا و یضطر الی حرکتہ
 حقیقت خود رک یوہر ہی کہ دیکھی اپنی نفس کو علی غریب ہی سی صفتوں کمال میں حاصل ہو گئے ہیں میں ایک ہی ہوئی اور
 خوشی میں دیکھی اور غصہ ہی اور ہی فرمایا انصرفت فی حق ما کما ہون تجہی غور دیکھی ہوئی اور ہی ہی اذن
 جا یا جسٹن ان کی ان عمر منی اللہ عنہ ہی تاکہ نصیب کے ہی کو گو کہ بعد سچ کی سو کہا میں دیکھا ہوں کہ تو ہول جا ہی ہا یک
 کہ تو ہی شراکت پہر اس ہوئی ہی صادر ہو میں ہیست کما م غلام میں جیسی لبندی چاہتا مجلس میں اور ان کی چلنا
 میں اور کہنا محاربات و غصہ کی نگاہ ہی جب کہ شروع کری بتا بہر سلام کی اور کو تا ہی کری اوکی حاجتوں اور عظیم
 میں اور ہر انجمنہ ہوتا ہی سپر کہ شراحتی ہی نصیحت کیا جا ہی اور سرش کی جب حفظ کی اور کہ یہ کہ ہی اور انکار کر
 سچ کا جب ظہر کری اور دیکھی ہو ام کی طرف یوں کہ گویا وہ دیکھتا ہی طرف کہ ہی کی اور سو اسکی نہیں کہ شرا ہوا غور
 بہا شک کہ نہیں جا ہی حب میں جل نہیں زد ہو ہی ہی اور میں ہی اسکی کہ اوکی حجی حق میں ہی ہی نہ یا کی ہو
 پہلی ہی کہ وہ ہو کہ ہی اندھی غلام کی صفتوں میں اسکی کہ غور دیا و کی جا دہی جسکا کہ کہ غصہ حق ہی نہیں
 لایں کیو کہ سب کو کہان ہی ہی ہو کی ہی ہی سیدہ ذلیل کو جو نہیں انکا ہی ہی نفس کے ہی ہی چیز کا نہ یہ کہ
 ہونا لگت ہی سر کی اور کا دہی ہی کہ وہ ہر ایک جتہ ہوتا ہی انکار پر حق کی اور حقیر حاتی خلق کے فرمایا انصرفت
 لی میں نہیں غور دیکھی جسکی انکار کیا حق کا اور عیب کیا لوگون کا اور نا کہ پڑا لی حق ہی ہند ہوا ہی و ازہ سعادت
 اور ایسی ہی ہی حقیر جاتا خلق کا کہا بعض ان کی نے کہ حقیت اللہ پاک برتر ان چہا یا تین چیز کو نہیں چہا یا ہی
 خوشنود و کو اپنی بندگی میں سوت حقیر جان تو کسی چیز کو او میں ہی شاکہ اللہ کی خوشی او میں ہوا اور چہا یا ہی
 نا ایسی کو اپنی نافرمانی میں سوت حقیر جان او میں ہی کسی صغیر گناہ کو شاید اللہ کی ناراضی او میں ہوا اور
 چہا یا اپنی ولایت کو اپنی بندوں میں سوت حقیر جان کسی کو او میں ہی شاید وہ ہو لی اللہ کا تیسری کہ وہ
 غور حال ہو جا تا ہی و کی در میان اور در میان ب عا و تون ستودہ کی سوت کبر نہیں چاہ سکتا لوگون کی ای ہی
 چاہتا ہی اپنی نفس کی ہی اور نہیں قدرت کہ ہا فروتی پر اور چہرہ تعظیم اور جس اور غصہ پر اور نہیں قدرت کہنا
 فرو کہانی بر غصہ کے اور ہرالی کرنی نصیحت میں اور چوٹی پر ریا کی اور حاصل کلام کیا یہ ہی کہ نہیں باقی ہر
 بڑی عادت مگر مضطر ہوتا ہی متکبر او کی کرنی کی طرف و علی نگاہ کہ ہی غور دیکھی کی اور نہ کوئی چہی عادت مگر مضطر
 ہوتا ہی او کی چوٹی کی طرف **فصل العالج بحکمہ لکھنؤ فی ذیل الکبر ان یعرف الانسان نفسه ان**
اولہ نطفہ قد خلت و اخرہ حقیقہ قد مرہ و ہر فیا باین ذلک بحکم العذرة و یحکم قول اللہ سبحانہ و تعالیٰ
قل لا اله الا انت انما افکرم من انی سنی خلفہ الی قولہ سبحانہ و تعالیٰ انما اتہ فاقبرہ فلیعلم انہ خلق من

خفا

لاخر العدم فانه لم يكن شيئا من اقسام العلم ثم خلقه من نواب واطفائه ثم خلقه ثم خلقه
 ليس له سمع وبصر وحياة وقد خلقه ذلك كله وهو بعد على غاية النقص ان يستعمله في
 العمل ويزاد فيه الطباع فيهدم بعضها ببعض فيمضى كرها ويحرم كرها ويعطى كرها ويريد ان
 يعلم الشيء فيعلمه ويريد ان ينسى الشيء فينسىه ويكره الشيء ويتفعله ويشتهي الشيء ويضربه كايام من
 في لحظة من ان يختلس راحته وعقله وصحته او عضوا من اعضائه ثم اخره الموت والتعرض للتعاقب
 والحساب فان كان من اجل النار فالحق في خبره من قبل ان يلقى من الله الكبر وهو عبد مملوك لا يقدر
 على شيء قال الحسن البصري لبعض من يتجافى في مشيئة ما هذه الشبهة فمن طبعه جزاء فكيف يليق الكبر
 بمن يعطى العذرة بيده مرتين في كل يوم وهو حامل لها على الدوام مجمل علاج وسطى جوفى برى خصلت غرور
 بهرسي كبريائي اولى اني نفسي اوريه كمالا وسكا ايك لطفه نايك هي اورا خرد وسكا ايك مردار نايك هي اوروه
 در بيان بين اوتهاناي چركين وغيره كذا اور سبوتا هي قول ارسطو صاحب كتاب ارجا ثيو انسان كيا يرا ناسكرو هي كس چيز
 بنايا او سكو ايك بوندي بنيا پهر اندازد رها او سكا يعني اتهه پاؤن سلوب پر رهي نه ايك بهت بڑا نه ايك بهت چوتيا پهر
 راه آسان كردي او سكو يعني ايان كفر كي سمجھ دي او سكو پاپيٹ مين هي كالا آسان هي پهر او سكو مرده كيا پهر قبر
 مين كيو ايا سوجاني كه وه پيدا كيا كيا هي نه با نكاهه عدم هي وه توتهه كولي خيزه كوكر مين ان اسلمني كه نهين هي كولي
 خيزه كتر عدم هي پهر پيا كيا او سكو مني اور بوندي پهر بوني هي پهر شيك هي نهها او سكي لي سنا اور ديكهنا اور زندگي اور
 قدرت پهر اس سكو پير كيا اور وه اب هي نفايت نقصان پر هي غالب آجاني مين او پهر بياريان اور غلطين نار و زياده هو
 مين او مين طبعين بودا دي هي بعض او سكي بعض كوس بيار بوتا هي نا خوشي هي اور بھوكا بوتا هي نا خوشي هي اور پيا
 بوتا هي نا خوشي هي اور چا بوتا هي كه جاني كسي چيزه كو سونين خايتا او سكو اور چا بوتا هي كه بھول جاي كسي چيزه كو سوناو
 كرتا هي او سي در كره جانا هي كسي چيزه كو سوناو كرتا هي او سي اور خواش كرتا هي كسي چيزه كي اور وه نقصان كرتا هي
 او سكو نهين اس مين بوتا ايك دم اس هي كه او چا ليچا هي روح او سكي اور عقل او سكي اور زندگي او سكي او كوي عضو
 اعضا او سكي پهر چي او سكي مزاجي او سكي آنا عذاب و حساب كي هي پهر اگر مواد و رخ والون هي اس سوز بهتر شي از
 سبي كه ان لائق هي او سي غرور كرنا اور وه تو ايك نكته هي خلاصه دليل نهين قدر كه كيتا كسي چيزه پر كيتا اس بهر هي اني
 وسطى بعض انكي جواتر انا تهان اي حلبي مين بهر كيا چال هي جكي ميٹ مين هي نايكي سو كو نكر لان هي غرور او سكو
 جو بوتا هي چركين اسني اتهه سي دو مرتبه بزدان مين اور وه او سكا اوتهان انا هي **فصل علاج الكبر على التفضيل**
 بالنظر الى ما به الكبر هي اربع خصائص الاول العلم قال صلى الله عليه وآله العلم الخيال وقال لا تكونوا من جبابرة
 العلماء فلا يفي حكمكم بحكمكم وقال ما ينالو العلماء عن افة الكبر فانه يرى نفسه فوق الناس علم الذي هو اشر من
 فضيلة عند الله فيتكبر نارة في الدين بان يركف نفسه عند الله افضل من غيره ونارة في التمتيا بان يرى
 حقه واجبا على الناس ويعجب منه ثم ان لم يتواضعوا له وهذا باب اس جاها واولي لان العلم الحقيقي ما يبر
 سرتا ونفسه وخطر خاتمة رجح الله عليه وبلا حظ الخاتمة فلا يرى جاها ولا يقول انه عصي الله بل

وان عصى الله عليه وحججه الله على الكفار قال الله تعالى ومن اراد ان يرد الله عن فحشاء او مبغضة الى امره فلا بد ان يدعها فما اراد الله ان يخذل القوم او يوسع عليهم او يضيّق عليهم او يبدل ما اراد الله ان يفعل فلا بد ان ينجز الله امره وانما اراد الله ان يخذل القوم او يوسع عليهم او يضيّق عليهم او يبدل ما اراد الله ان يفعل فلا بد ان ينجز الله امره وانما اراد الله ان يخذل القوم او يوسع عليهم او يضيّق عليهم او يبدل ما اراد الله ان يفعل فلا بد ان ينجز الله امره

اولاً اقل من نظمة ولا اقل من الدابة للفقير بالنسبة لجمال عذره ولولطف ابائه لقاوا من انت
 في نفسك وما انت لادود من اللمن خلة ولدك اقل من لان فخره بآباء ذوی نسب لقد صدقت
 ولكن بلین واما وكيف تكثر ذبی الدنیا ولعام صابر اجمعة في النام دیون ولو كانوا خا کیر
 وكلا لیا وتخلصوا مما هم فيه وكيف تكثر ذبی الایمن وهم في انفسهم مکارا نوا تکرهون وكان شرفهم
 بالایمن ومن الایمن التواضع وكان یقول الحدیث لیست کنت بتیة ولیست کنت طائر کاهم قد شغلهم
 تحوف العاقبة عن الایمن عظم علمهم وعلمهم فكيف تكثر ذبیهم وهو عاقل عن خصله السبیل للراح
 الذکر بالمال والحال لا تکره والکذب باجل فلها امور خارجة عن الایمن والکمال وکيفية کبر
 بخصاله عتیا الایمان السارق والغا صرکیت یفخر بالجمال وحی شرفه وکبره والحدیث یزید بل لو تفکر
 الجمیل فاقدر رابطته لاد حشداً عن نزو ووظاهره ولوله بتعجیل الایمن اسبوعا بالغسل والتنظیف
 لصداق قد من الحیفة من تغير النکته والصلوات راحة العذرة وکرهه الویلة والخطا والغصص فمن این
 للزیادة ان تفکر جماعها والایمان بالحقیقة من لای فانه منبذ لا قدر والنجاسات وادعوا کفی فصلا بنظر او کفی حبر
 غرور منوهای چار خصلتین من بخلی علم ہی فرمایا انحضرت انی اکت علم کی تراباری اور فرمایا میت موتی ظالم عالمون سی
 سونه وفاری علم متنازل انهاری بخل کو اور کتر خالی تراباری علم غوری سلی که وه دیکتهانی نیشی سکی برتر او میون سے
 سبب اس علم کی جسکو بڑی بزرگی ہی شد کی آپس وغرور کرنا ہی کہی من بین یون کہ دیکتهانی نیشی نفس کو بہتر تر
 اسکی بغیر ہی او کہی ویتا من یون کہ دیکتهانی حق اپنا وحب لو کون پر اور تعجب کرنا ہی اون ہی اگر نہ فروری
 کرین وکی نیشی اور یہ کہ نام کہا جاوی جاہل تو بہتر ہی سلی کہ حکیم شقی بہر ہی بچانی نیشی رب کو اور اپنی نفس کو
 اور اندیشہ کری نیشی خانہ کا اور اسکی محبت کا اپنی اور پر اور خیال کری غامتہ کا سونہ کہی کسی جاہل کو مگر کہی کہ اسکی
 ناقربانی کی شد کی ناوالی ہی او مینی ناقربانی کی اسکی جان بوجہ کر اور اسکی محبت مجہر بہت مضبوط کہا البود را
 جسکا علم زیادہ او کما غم زیادہ ہوا اور فرمایا اسد برتر کی نیشی اور اپنی باز و بچی رکھہ اونکی واسطی جو تری سائہ
 ہون ایمان الی اور فرمایا انحضرت انی ہوں ایک قوم پر ہیں کہ تران سونہ تجا و کر گیا اونکی گردنوں کی ہونگی ہونی پڑا قرآن کو
 سو کون یادہ پڑی الہی ہم ہی اور زیادہ جاننی والا بہر النعات کیا اور کہا وہ ہم ہی عین ہی عین ہی ایست ہی تو ہین
 اندین موفخ کا او سی سبب ہی سخت ہوا بچا اکلون کا یہاں تک کہ حدیثہ نام ہوئی ایک قوم کی سوجب لام بہر کہا جا
 کہ طلب کر و تم کوئی امام سوا میر با نماز پڑ ہو تم کیل سیتی خیال کیا اپنی جی ہین کہ بہین ہی قوم مین کوئی بہتر مجہر ہی اور
 چاہی کہ یا و کری او سی سبب کہ کتنی ایک مسلمان جنہون فی دیکھا طرف عمر کی بل ونلی سلام لانی کی سو حقیر جانا
 اونکو بہر موا خاتمہ عمر کا جیسا کہ سوا بہر مسلمان شاید مر تہو ابو بچی سکی پس من امتیکر دوزخیون سی اور بہر تکر کیا تھا
 جینتوں سی اور بہین ہی کوئی عالمون مین ہی مگر خیال کری ہی کہ موا خاتمہ او سکا میری طرح اور موا خاتمہ جاہل کا اچھی
 طرح سو کیونکر ہو گا غرور و وجود اس وقت کی اور فرمایا انحضرت انی لاینگی ایک عالم کو دین قیامت کے سوا مال یا جائیگا
 اگ مین سونکل پڑنگی آئین اسکی اور لگی بہر ہی گا او سی جیسی بہتر ہی کہ ناچلی سی سوطواف کر گا دوزخیون کا

وہ پہلی پہلو کہا ہوا ہے بولی کا مرنے کا زمانہ کی کا اور اسکو بچا نہ لانا اور منع کرتا ہدی ہی اور اسکو کوئی نہیں لکھا
بچا ہی اس سے سو گھنٹہ نہیں باور کھتا اوسے دوا دوسکا اور غور وری و تحقیق فرمایا اللہ سبحانی حق میں تمام باوجود
اور وہ تہا بڑی سالون میں سی ہوشال و سکی جیسی کتا اور پور تو لدی باپی اور پور وری تو باپی سلمی کو سونو
ہنیشگی کے شہزادوں پر اور قریا جن میں خلمار ہوں کی جیسی کہاوت کہ شہبے کی چلتا ہی ہوشیار پیر کتا بن ہو جا ہی
کہ نظر کرئی ان جنار میں جو وارد ہوئی میں شان بن جری ملون کی یہاں تک کہ غالباً جالی او سکی غور وری وری
اوسکا اور سوا اسکی نہیں کہ باقی رہتا غور وری ساہتہ اسکی و سکی لئی جو شمول ہو ملون میں جو شمول نہیں قی دین میں
جیسی جہل و رشت اور سوا اسکی یا و سکی لئی جو شمول ہو ملون میں اور نا پاک ہو وہ باطن کا سوزا وہ ہوئی ایسا
و سکی سبب علم کی دوسرے سبب نیز کاری و عبادت ہی اور نہیں غالی جو عبادت کہ تو الہا ایسی باطن میں غور وری ہو
مندی ہوئی ہی حماقت ساہتہ میں او سکی کی یہاں تک کہ محمول ہوئی جہت میں جو شمول ہو ملون کی او سکی کر سبت
سو جو کوئی ستالی و سکو میں اگر مر جائی یا بیمار ہو جائے کہ کچھ تحقیق و کیا ہتی کیا کیا اللہ ہی ساہتہ او سکی اور بہت ہی
کہ کچھ وقت ستالی جانی کی فریب کہ دیکر لکے کہ جو کچھ گدڑی کا او سپر وری میں جانتا ایسی تحقیق تک گدڑی
کا فون نہ ہی تا ہی پیر وں کو او ستیایا ہی او کو نہ ہر مری میں ہی کہا ہی ہی تو نہ بد لایا الہی سبک لکری جہت
کوئی مسلمان ہو او لکنا پس حید ہوا دنیا اور شہر میں ہو گیا کہ ہر کوئی ہستی ایسی نفسی نہ ہر مری میں ہی در حق عابد کا ہر
کہ جب کبھی شہر عالم کی فروتنی کرئی او سکی لئی سبب او علم کی اور اگر کبھی طرف فاسق کی کہی شاید کہ اس میں ہو کوئی
خصلت چچی ہوئی جو چہ پالی او سکی گناہوں کو جو ظاہر میں ملے شاید کہ ہر مری میں جہت یا راہ از ما پاک
پونہ خفا ہو مگر اسکا سبب سوز قبول ہون اسکا ظاہر کی اور اللہ پاک دیکھتا ہی و لون کی طرف نہ صورتوں
کی طرف اور تا پاک باطن سی ہی غور وری کہ روایت کی گئی ہی کہ الیکہ آدمی بنی اسرائیل کا جسکو طبع نبی اسرائیل ہو
ہتی سبب ہی فساد ہوئی او سکی کی وہ جا بہتہ ایک عابد کی پس بنی اسرائیل میں سی اور کہا شاید اللہ رحم کری مگر
اسکی برکت سی سو کہا عابد ہی جہت میں کوئی نہ ہوئی یہاں سے ساتھ میری کہا او سکا او ہتہ جا میری اس میں سبب
کی اسکا پانی طرف پیر زمان او سکی کی حکم کران دو کو کوری سی عمل کر نیکا تحقیق بخشید یا ہی غلبہ کو اور گمادی
عمل پاک کی اور وائے گئی ہی کہ الیکہ آدمی کن جہاں کیا لو نہ ہی الیکہ عابد کی جو تہا بنی اسرائیل میں سی اور وہ
سجدہ کرتا تھا سو کہا او سی دو ہوشم کی کہ نہیں بخشی گا خدا تہا جو پس جی کی سبک پانی او سکی طرف کہ تو ہی قسم
کہانی والی مگر نہیں بخشید گا خدا تہا جو سو ہوشم کی ہیں اس سی اور کہتی میں جو کہتا ہی عطا لئی او جو بہت ہوئی
او سکی پر ہر کاری کی تہا جہت ہی ہوا یا ہر ناک کا کہتا نہیں تو پچھلی لو گن کو یہ سبب کریری سبب ہی و اگر مگر
عطا رحمت کرئی نہ ہر مری میں باطن لوگ اور کہا اللہ رحمت کرئی میں میں کہتا ہو سکتے ہی شاید ہی بنی اسرائیل
مگر مری میں عطا کرئی نہ ہر مری میں باطن لوگ اور کہا اللہ رحمت کرئی میں میں کہتا ہو سکتے ہی شاید ہی بنی اسرائیل
و میں ریا اور افتون سی سبب تیسرا غور وری ساہتہ ذات کی او سکا عطا نہ ہی کہ دیکر ہی سی سبب میں کہ با لک
الیکہ پاک کو نہ ہی اور واد او سکا ہی ہی اور نہیں کوئی چہر ناک دیا وہ لو نہ ہی اور نہ غور وری وری سے

پہر برای کریمہ الہیہ کے برائی کرنا ہی سب سے خستہ کن ہے کی اور گویا ہون باب ہادی او کی نسبت کہین تو
 کون ہی بنی زمین یعنی تو اپنی ایکو کیا سبھا ہی اور زمین ہی تو گویا یکڑا او کی شتاب کا جسکی لہجی خستہ
 نیک ہی و سبھا ہی کہا گیا ہی اگر خیر کری تو سنا تہ باب وادون سب والون کی توجہ ہی تو لیکن برای جو خبا او ہوا
 فی اور کیو مکر غور کری سنا تہ سب وادون کی اور شاید کہ وہ ہوگی ہون کوئی الگ میں دوست کہین کی کہ ہوئی ہو
 اور لہجی اور مالی پائی اوس سی جس میں گرفتار ہیں اور کیو مکر غور کری سنا تہ سب الہی کی اور وہ اپنی حیون
 میں تہی غور کرن اور تہی بزرگی او کی دین کی اور دین سی ہی فروتنی کرنا اور تہا کہتا ایک ویکھا کا شکی تہا
 کہا اس اور کا شکی ہوتا میں رندہ ان سب کو باز رکھا ورنی آخرت کی غور سی باوجود بڑی ہونی علم او کے
 اور عمل او کی کی ہو کیو مکر غور کری سنا تہ سب الہی کی اور یہہ برہنہ ہی ویکھا خستہ کن سی سب چوتھا سب
 سنا تہ مال اور خوبصورتی اور فرمان بردار وک اور غور کرنا سنا تہ سب الہی کی چہل ہی سپن ہوا میں ہا سب وراتی ہی
 مال اور فرمان بردار اور کیو مکر غور کری تہا ہی خستہ کن کہ دراز تہا ہی ویکھا سبک طرف تہا حیر کا اور خستہ کن ہوا
 اور کیو مکر غور کری سنا تہ خوبصورتی کی اور تہا پاک ہمیشہ بھر بگاڑ دیتی ہی اوی اور ابلہ کہو دیتی ہیں اسی بلکہ اگر
 ویکھا کی خوبصورتی والا اپنی وطن کی ناپاکیوں میں البتہ بد ہوئی کردی اوسکو یہہ ویکھا اس تہ کرنی ظاہر
 او کی سی اور اگر تہ سبھا ہی خوبصورت اپنی بدن کو بر مشقہ میں سنا تہ نہاں اور پاک کر نیکی تو ہو جاوی ناپاک تر مرداری
 سبب لہجی بوی ورنہ ہ لہجی کی اور بوی چرکین کی اور کر سبب کہ اور ریشہ اور چرک شہم کی پس کمان
 لائق ہی تہا یعنی تجا سبب کہ کہہ کہ خیر کری ہی خوبصورتی پر اور لہجی حقیقت میں تہا ہی اسلی کہ وہ جگہ ہے
 ناپاکیوں اور خاستوں کی الاصل الشاسع ہی عجیب اصل نوین بیان میں خود ہی کے قال اللہ تعالیٰ ہم
 حین اذا عجبتم کہ کثرتم وفالہ تعالیٰ وہم یحسبون انہم یحسنون صنعاً وقال سبحانہ و تعالیٰ
 فلا تریکوا انفسکم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت شہم مطاع وھو منہج و عجاب لہ عجبہ
 وقال بن سعید اللہ لا فلا تریکوا العجب والعجب انہم یحسبون انہم یحسنون صنعاً قال الفانط لا یطیل السعادات
 لقنوط والمحب لا یطیل السعادات لظنہ انہ ظنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولہ تذبذبت الحفت
 علی کواہ و اعظم من ذلک العجب وقیل لانی متی یكون الحیل منہا فقال اذا ظن انہ یحسن و نظر
 رجل الی النہر من منصرف وھو یطیل الصلوۃ و یحیی العبادۃ فیا فرغ قال لا یغرنک ما رایت منی فان ابلیس
 عبد اللہ اربعۃ الاف سنۃ ثم صار الی الہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا صاحب نے اور وین کی جلتی ہی تم اپنی تہا
 پر اور فرمایا وہ سمجھتی ہیں کہ خوب بھائی ہیں مگر کہہا سبب ہا کہو اپنی ہی کو اور کہہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہرگز ہلاک کرنی
 والی ہیں محل اطاعت کیا اور چاہو پیروی کی کی اور خوش ہونا آدمی کا سنا تہ نفس لہجی کی اور کہہا بن سعید
 ہلاک دو چیز وین ہی مایہ کا اور عجب میں اور سوا اسکی نہیں کہ ملا ویا ان دونوں کو اسلی کہ مایہ میں نہیں طلب کرتا
 عاؤ کو نا اسیدی کی سبب و عجب کر تہا الا نہیں طلب کے تا نیکی جیتی کو اسلی کہ وہ گمان کرتا ہی کہ وہ فحشا ہی سنا تہا ویکھا
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر نہ گناہ کرو تم البتہ درون میں تہا و سچ کو جو بڑی ہی اس سی وہ عجب ہے عجب ہے اور کہہا گیا

حضرت عائشہؓ کی ہوا ہی آدمی بڑا بولی جب کہاں کرے آپ کو نیک و فاجر کرے ایک آدمی کی طرف شیریں منہ کی اور
 او دہنی پڑتا تھا نماز اور اچھی کڑا تھا عبادت پہر جب فارغ ہوا کہا نہ غرور میں الی بھگو جو دیکھا تو فی جہی سر
 انیس شیطانی بندگی کی اس کی جابر برابر بر سر پہر ہو گیا جو موگ **فصل العجیب** نظام النفس کی کھا و خصل
 التي تشاھی من النعم والكون اليها مع نيتا اضا فتق الى اللعنة لا من من ذوالها فان افضا لله
 ان زالى نفسه عند الله سبحانه وتعالى حقاً و كان الله في العاك لا في الخزان صالوة اللد لا لا ترفع
 فوق راسه و علامة اذ لا لا يتجرب من ردد عاياه و يتجرب من استقامة حال من يود به العجيب سبب الكبير
 ولكن العجيب سبب من كبر عليه والعجيب صبور على الاثم ادا ما من اي نعم الله سبحانه وتعالى على نفسه اعلم او لم
 او غيره و هو خليف على زواله و حرم بنته الله سبحانه وتعالى عليه رحمة الله من الله تعالى وليس عجيب
 العجيب يابن يبنى الاضيا قد الى النعم حبيب كل براجا نفس كل اي و كل كمال و خصلتون کی جہت جو بید
 ہوتی ہیں منتون سی اور سل خواہش کرنا ہی و کی طرف ساتھ ہول جان نسبت و کی طرف نعم کی اور من میں
 ہونا او کسی نوال سی سو اگر نسبت کر ہی و کی طرف یہ کر دیکھی ہی نفس کی ہی پس اس کی کچھ حق اور نزلت کا
 مام رکھنکی نانا اور حدیث میں آیا ہی کہ تحقیق نماز والی کی نہیں بنتی راوی کسی سر اور اور چان او کی ناز کی
 یہ ہی کہ تعجب کر ہی و سوائی ہی اپنی دعا کی اور عجب کی استقامت حال سی و کی جو شتا ہی اس کو اور عجب ہی سبب
 غرور کا لیکن غرور چاہتا ہی ایک سبب کہ غرور کر لیا جاوی اور عجب ہو سکتا ہی کیل بریکین جو دیکھی لکھی کہ
 ای نفس سیانہ علم کی یکل کی بغیر او کسی درود و ترا ہو او کی زوال پرا ہو خوش ہو او کسی نعمت سی ہون کہ او
 کی طرف ہی سو وہ نہیں ہی عجب لا بلکہ عجب لا وہی جو ابن میں ہوا و ہول عالمی نسبت کو طرف نعم والی کہ
فصل العجیب حسن فدا لہ العلم المختار اذ اعجب بعبادہ و جمال و امر لیس متعلق باختیارہ و جو بول
 ایضا کاذ لیس الاولیہ فینع ان یعجب اسطاد ذلک من غیر تحقیق و ينبغي ان يتفكر في ان اولئك
 صنفوا على القرى ياد في مرض ضعفه وان اعجب له و علمه و ان يخل تحت اختياره في ينبغي ان يتفكر في طاعة
 الاعمال بماذا تيسرت له و الله لا يملكه بصور و ذرة و ارا و دو معرقه ان جميع ذلك من خلق الله سبحانه وتعالى
 و اذ خلق الله سبحانه وتعالى العضو القدره و سلط الله و صرف الصوارف و كان يحسن الفعل ضرور و بالیس
 للضمان بحسب اصل منه اضطار و هو مضطر الى اختياره فانه يفعل ان شاء و لكن يشاء اوله رشا
 منها خلقه الله المستقل الله سبحانه وتعالى و انسا و ان لا ارشاه الله فمفزع العلم انفسا المستيقاضه و اذ
 الذلعي الصانع مع كمال القدره و لا اعتبرا كل ذلك تبعاً بل الله سبحانه وتعالى قد يبره الاست لو كان مد
 من ان منفذ من ان فاعطاه فاخذ به بالاس لا يتجرب و ده اذا اعطاه المفتاح في غير تحقیق و ان كمال
 تو اخذ و ای كمال في الاخذ بعد العلم عجب و زجل ہی او کی علی نوا علم ہی پس اگر عجب ہی و ما تہ طافت و
 خواہش تو کی اور اوں امر کی جو نہیں متعلق او کی اختیار ہی ہو یہ ہی چل ہی اس کی نہیں ہی یہاں و کی طرف
 سوائی ہی کہ عجب کر ہی نہیں او کی جی دیا اس کو یہ غیر تحت ہوئی اور لائق ہی کہ وہ بیان کر ہی ہمن و خیر

نطال کا پتہ ہی ہوا ہی اس سے مختصر یہ ہتھ پھڑی بیماری اور ناتوانی کی وجہ سے کہی ساتھ علم اور عمل اپنی کی اور
 اس چیز کی جو ذیل بتی تھی اختیار کی ہو لائق ہی کہ درمیان کریں ان اعمال میں کس سبب سے میسر آئی اور کس اور بہر
 نہیں میسر آئی مگر ساتھ عضو اور قدرت و ارادی و معرفت کی اور بہر سبب ہیں اس کی پیدا کر تھی اور جب پیدا کیا
 اس قدر عضو اور قدرت کو او غالب کیا اور چاہتی والوں کو اور بہر واپس پیرنی والوں کو ہو گا حاصل ہو فعل کا
 ضروری و در نہیں ہی مضطر کی لہی کہ عجب کریں اس چیز سے جو حاصل ہوئی تھی اس سے ساتھ اضطراب کی و در و مضطر
 ہی اس کی اختیار کی طرف سو وہ کریں اگر چاہی لیکن یہ چاہتا ہی ایک چیز کو اور نہیں چاہتا جب تک پیدا کی جائی اور سبب
 خوش یعنی آدمی ایک کام کرنا چاہتا ہی مگر اس کو نہیں کہ سکتا جبکہ انہیں چاہتا فرمایا اللہ صاحب فی اور تم جہی چاہو
 کہ چاہی اس اور کچھ عمل کی مضبوط ہو نا خواہش کا ہی اور پھر نا چاہی والوں کا جو بہر دیتی ہیں باوجود کمال قدرت
 اور عضال و بہر سبب اس کی تقدیر ہی اور اس کی تدبیر ہی توئی دیکھا اگر ہو ہتھ میں ایک بادشاہ کی کچھ خزانہ
 سو دیدی تنہا کو پس لی لی و سبب سے مال جو تنہا کے لگا اس کی سخاوت کا جبکہ دی تنہا کو کچھ شہرستی ہوئی بالحق کر گیا
 اپنی کمال پر اس کی یعنی من اور کیا کمال ہی یعنی من پہی جگہ پکڑنی کی ف یعنی دل میں جگہ پکڑنی پھر اس کی دی
 کچھ باقی تو اس میں کیا کمال ہی کمال تو اس کا جی جی بی بی استحقاق کچھ دیدی **فصل من العجاائب** نتیجہ
 العاقل بعلمہ وعقلہ حتی یتعجب انفقہ اللہ وغنی بعض الجہال ویقول کیف وسع النعمۃ علی جاہل وحرمی
 فبقاں الفکیفہ لذات العاقل والعقل وحرم الجاہل فہذا عتیۃ منہ افتجاء سبب الاستحقاق عطیۃ
 اخری بل لجمع لک بالین العقل والفی حرم الجاہل عنہا جمیعاً کان ذلک اولاً بالتعجب وما لیس العاقل منہ
 الا لتعجب من اعطاه الملك فیسائر الملک اذا اعطی غیرہ غلاماً فیقول کیف یعطى العلام فلان ولا فرسلہ
 ویسہنی وناصۃ الفرس وناصۃ صاحب الفرس والی البطل فیجعل اعطاه سبب الاستحقاق عطاء اخوہ وعتین
 الجہل بل العاقل لیکون ابد التعجب من فضل اللہ تعالیٰ وجودہ حیث اعطاه العقل والعلم ووفقہ للعبادة
 من غیر تقدیم استحقاق منہ وحرم غیرہ ذلک ساطع علیہ واعی الفساد واضطرہ الیہ نفسی وخطا لیسہ عنہ ذلک
 بغیر حرمہ سابقہ منہ اذا شاہد ذلک تحقیقاً علیہ الخواذ یقول فانعم اللہ علی الدنیا من غیر سبب
 وخصنی بہ من غیر من یفعل ہذا بیسبب یوشک ان یعثر ویسل البغیم ایضا بغیر حیاۃ وسبب فہذا الصنع
 ان کان ما اضافہ علی نعم مکر واستدل بحاکم قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ فحقنا علیہم لواء کل شیء حتی اذا فرجوا
 بما اتوا الخذناہم بنقۃ وکما قال سبحانہ وتعالیٰ فحقنا علیہم لواء کل شیء حتی اذا فرجوا
 ساتھ علم اور عقل اپنی کی یہاں تک کہ عجب کریں کہ محتاج کیا اس کو اس قدر اور تو نکر کیا بعضی جاہلون کو اور کہی کیونکر شاہ
 کیا نعمت کو جاہل پر اور مجرم رکھا مجھ کو کہ میں اس کو کیونکر دیایں تنہا کو علم اور عقل اور مجرم رکھا ان دونوں جاہل کو
 بہر بہر نعمت ہی و سبب سے کیا تو بہر تازی و سبب سے اس کی مستحق ہوئی دوسری نعمت بلکہ اگر جمع کر دی تیری لہی درمیان
 عقل اور تو نگر کی اور مجرم رکھی جاہل کو اور دونوں بہر ہر والی ساتھ تعجب کریں اور نہیں یہ تعجب عقل والی کا اور سبب
 مگر مثل تعجب اس شخص کے جس کو بادشاہ نے ایک گھوڑا پھر جب ہی بادشاہ اس کی غیر کو کوئی غلام کہی کیونکر دیا غلام

اور فرمایا ہر جسکو امید ہو اپنی رب ہی کی ہو کر کی کچھ کام نہ کیا ورسا ہوا کہ اپنی جی بندگی میں کیسکا اور فرمایا
 آنحضرتؐ نے حقیقت بہت خوف و وحیرت کا کہ دوتا ہون میں پتھر چھوٹا شرک ہی کہا گیا وہ کیا ہی فرمایا یا کہہ گیا اندرون قیامت
 جب جزا دیا جائے بندوں کو انکی اعمال کی جاواؤں میں جسکو دکھاتی تھی کیا پائی ہو تم انکی اپس جزا اور فرمایا آنحضرتؐ
 نے ایک حدیث طویل میں کہا جائیگا غازی و مولوی اور خراج کو ہوا لی سی جہ کہہ گیا مینی اسیا تو جہوت بولا
 تو چاہتا کہ کہا جائے فلانا عالم ہی فلانا بہادر ہی فلانا سخی ہی سو لجا لنگی اوسکو آگ کیسرت و فرمایا آنحضرتؐ نے
 پناہا ہوا سدسی کنوی سی حزن کی کہا گیا وہ کیا ہی فرمایا ایک جہل سی جہنم میں تیار کیا گیا سی قاریون کی لمی جو
 دکھاوا کرتی ہیں اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا اندیاک لی جسی کچھ عمل کیا میری لمی اور سا جی کیا اوسین میری نیز کو
 سو وہ سب وسیکی لمی ہی اور میں اوس سی بری ہوں اور میں بڑا بی پروا ہوں بی پروا ہوں میں شرک سی اور
 فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں قبول کرنا سدپاک اوس عمل کو جسین ذرہ بہر یا ہوا اور کہا کمتر یاہ شرک ہی اور کہا عیسیٰ
 علیہ السلام لی جب ہوں روزہ رکھتی ایک مہاری کا سوچا ہی کہ تیل لگا وی اپنی سترین اور ڈاڑھی میں اور
 سح کر لی اپنی دونوں کوناکہ نہیکہین لوگ کہ وہ روزہ دہی اور جب ہی اپنی دہتی ہی تو چہ پادی اپنی بائیں ہی
 اور جب نماز پڑھی تو چاہی کہ چوڑی پروا اپنی دروازہ کا سختیق اندیا تھا ہی ترفیف کو جیسی بانٹا ہی روزہ
 اور سی لمی کہا حضرت عمرؓ نے ایک آدمی سی جو بچی کھی ہوئی تھا گردن اپنی ای گردن والی اوٹھا اپنی گردن کو
 نہیں ہی خشوع گردن پچی کرتی میں خشوع تو دلین ہی اور فرمایا ہماری حضرتؐ نے دکھاوی والا پکارا جا لیا
 و قیامت کے چار ناموں سی ای دکھاوی والی ای بہکنی والی ای فرائی نیاں کار جا اور لی اپنا اچراوس جی سی
 لمی عمل کیا نہیں تیری لمی اجر ہماری پس ور کہا قتا وہ لی جب دکھاوا کرتا ہی بندہ کہتا ہی اسد دیکھو کیونکہ ہنسی
 کرتا ہی میری تہ اور کہ حسن نے نجات اوٹھا ہی مینی بہت قوموں کی اگر ہوا یک اوٹھا کہ پیش آدمی اوسکو حکمت
 اگر کو یا ہوسا تہ اوسکی البتہ نفع دی اوسکو اور نفع دی اوسکی بارون کو اور نہیں باز کہتی اوسکو حکمت مگر شہرت
ف یعنی ہر ایک اوس قوم میں ایسا کہ پیش آتی ہی اوسکو حکمت پہر وہ خوف سی مشہور ہوئی نہیں جھٹ
 اسکی شہرت میں شبہ یا کا ہی ورا گروہ کہی اوسکو تو خود اوسکو اور لوگوں کو نفع بخشی **فصل**
 الزیاء طلب النزال فی قلوب النساء من العبادات اعمال الخیر و صائر بہ ستۃ اصناف الاول الریاء من جہت
 البدن و هو اظہار الخول الصغار لیظن بہ السھر و الصیام و اظہار الخیر لیظن بہ انہ شدید لافہم
 باعمال اللہ و اظہار شغل الشغل لیظن بہ شدۃ استغراقہ بالبدن لیس یتفرغ لنفسہ و اظہار ذبول الشفتین
 لیستدل بہ علی صومہ و خفض الصوت لیسئل الی علی ضعفہ من شدۃ الجاہدۃ الثانی الریاء بالہیئۃ
 کحلق الشارب طاق الراس فی المشی و الھد فی الحمرۃ و انقاء الثوب السجود علی الوجہ و تمیض العینین
 لیظن انہ فی الوحید و المکاشفۃ و انقاہ فی الفکر و الثانی الشیء الذی الشیاب کلہا صوف الثوب
 الخشن و تقصیرہ الی قریب من الساک و تقصیر اکبایں و ترک الثوب مخرقا و سخی لیظن انہ مستخرف فی
 الوقت عن الفراغ لہ و لیس المرغۃ و السجۃ لہ لیظن انہ من الصوفیہ و یحوالا من حقائق النور

شہ سے مجاہدوں کی دوسری دیکھا وہی ایسا ہی صورت کی مثل تیرہویں کی اور سرخا کر نیکی جی میں اور غری
 حرکت میں اور باقی رہ کر ہمارا نشان سجدہ کا پیشانی پر اور چشم پر کرنا تاکہ گمان کریں کہ وہ وجود اور کائنات
 باد و باہی فکریں سیریں دیکھا وہی ہمیں اور کچھوں میں جیسی پہنا صوفی و سخت کپڑی کا اور کم کرنا اور سکون انوی
 قریب تک اور چھوٹا کرنا استینوں کا اور چھوڑ دینا کپڑی کا پہنا ہوا اور بچا ست اوہ تاکہ گمان کریں کہ وہ مستغفر
 ہی سو قشتالی ہو نیسی و سکی ہی اور پہنا مرقم اور سجادہ کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ صوفیہ سی ہی وجود او
 انلاس کے حقیقتوں انصوف سی اور پہنا نقیص اور چادر کا اور کٹا دہ کرنا استینوں کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ عالم
 اور قطع کرنا اور عامہ کی ساتھ ازار کی اور پہنا سوزہ کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ تندی ہی بسبب بات پر سیر گارشی کر
 راہ کی غبار سی پہر اینجہ ہی جو طلب کیا ہی منزلت دلون میں صلحا کی سولادیم گیتا ہی پہنا پڑانی کپڑے کا
 اور اگر تکلیف دیا جاوی ساتھ پہنی کپڑی نی خوب کے جو سراج ہی شرح میں اور پہنا ہی او سکوا گلوانی البتہ ہوا سکی تیر
 مثل فرج کی سلی کہ دڑا ہی کہ کہیں لوگ کہل کیا او سکازد اور بعضی انہیں ہی ہین جو طلب کیا ہی منزلت پادشاہوں اور
 سودا گروں سی اگر پہنی کپڑی پرانی تو حقیر جا میں ہاوی اور اگر پہنی نقیص کپڑی نہ معتقد ہوں او سکی نہ ہدی سو طلب
 کرتا ہی پرچی رنگی ہوی اور صوفی نقیص ہو تو باہی او کا کپس قیمت اور نفاست میں مثل لباس تو نگروں کی اور رنگ
 اور شکل میں مثل لباس صلحا کی اور اگر تکلیف دی جائے کہ پہنی ٹرانا ہوا وکی نزدیکیشٹل فرج کی اس دڑی کر جا میں
 نظمی تو نگروں کی اور اگر تکلیف دی جائے کہ پہنی خزا و مضرب و روپی اور او سکوا کپ پہنا ہا ہی و قیمت
 او سکی زیادہ قیمت سی نکلی لباس کے البتہ سخت ہوا و پیر ڈر کر جانی ہی او کی منزلت کے دلون سی صلحا کی سلی کہ کہیں
 کہل گیا ایسا کزید چوتھی دیکھا وہی ساتھ قول کی مثل دیکھا وای وعظ و الوان اور حیت کر توالون کی اور ساتھ کرنا
 لفظوں کا اور موزون کرنا او سکا اور اینجہ کرنا حکمت اور جیٹون اور انکھوں کی کلام کی ساتھ ہا ہا کی داد کی اور ظاہر
 کرنی غصہ باوجود خالی ہونی کی سچ اور اخلاص کے حقیقت کا بطن میں بلکہ اسلی گمان کیا جاوی ساتھ او سکی
 اسکا اور مثل عوا کرنی خط حدیث کے اور طاقات شیخ کی اور شتا کزنا حدیث کی طرف کو و صحیح ہی باقیہ گمان کریں ساتھ
 او سکی زیادتی علم کا اور مثل ملانی دونوں کے ذکر سی و حکم کرنی نیکی کی لوگوں کی ساتھ باوجود خالی ہونی وکی درو سے
 گناہ کی اور مثل ظاہر کرنی غصہ کے خلاف شرع باتوں سی و افسوس کنا ہوں پر باوجود خالی ہونی وکی او سکی غصہ سے
 پانچویں دیکھا وہی ساتھ مثل کے مثل دراز کرنی قیام کی اور چچی سح کرنی رعب اور سجدہ کی ویرچی ڈالنی سر کی اور کی
 التفات کی و صدقہ کرنی کی اور روزہ کرنی کی ویرج کی اور فروتنی کرنی چلی میں اور چچی گنہیں کرنی کی باوجود اسکی
 کہ اندر برتیا کچا تھا ہی او سکی باطن سے کہ اگر مہوہ خلوت میں تو مری کچھہ سمیں سے بلکہ سستی کری نماز میں اور بہت جلد
 کری چلی میں اور کچھی کرنا ہی او سکی سچ باوجود معلوم ہونا غلط ہونا غلط کا او سچہ ہونا غلط کا او سچہ ہونا غلط کا او سچہ ہونا غلط کا
 ساتھ او سکی خشوع کا چھی دیکھا وہی ساتھ بہت ہوں شاگردوں و پیاروں کی اور بہت کرنا زکریہ و شہوہ کا تاکہ گمان ہو
 کہ او سکی دیکھا ہی بہت شیخوں کو اور مثل و س شخص کی جو چاہتا کہ زیارت کریں او سکی عالم اور بادشاہ کہ کہا تھا
 کہ یہہ اولون لوگوں میں سچا کبریت لی لین او سکی ہو یہہ خیرہ ہی او سکا جسکر دیکھا واکرتی ہین ہین میں اور یہہ

احرام ہی بلکہ لڑا کہ یہ کسی دیگر طلب یا نیت نہ کرے کی وجہ سے سب سے پہلے ان کی جو نیتیں ہیں عبادات سی و اعمال
 دین ہی چہ حرام نہیں جیسے کہ ہمیں کچھ فریضے جیسے کہ ذکر کیا ہے اور کچھ یا نہیں طلب کن جاہ کی پس دنیا کی لوگ طلب
 کرتی ہیں جاہ کو سب سے زیادہ نالی اور غلامان و راضی پکڑوں اور زیادہ کسی شہر اور طلب علم طلب حساب و تجارت و نوشت
 اور سوا اسکی اور اعمال و احوال سی و نہیں حرام جب تک شہتی پہنچتے سنان کی غرض سے اور طرف و عادات و نون بری کی
 اور سوا اسکی نہیں کہ اور کیا ہمیں ہوتا اور کجاہ کو کہا اور ہوا ہی سہی کہ یہ غلبہ مادتوں بری کو ہی مقصود ہوا
 ہو کر ہی نہیں بچا تاہی اور وہی موقوف کو نہیں ممکن ہو سکتا کہ پر سیر کرے اس سے **فصل** الہیہ علی درجات
 احد ان کی کہ یوں بالہ اور اللہ بستی و العباد کا لذت طلب عند کس نہ ہر نیایا حسنہ خلاف مابلیس الخلق
 و کالذی یفوق الضیاع و کما غنیاً و لا یعقلا انہ سخی لا یعقل انہ ترویج صالحہ فذلک لیس بحرام
 فان تملأ القلب بجملة الاموال ثم القليل من الخلق و الکثیر من الجاه لیس عن ذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کما کثیر
 من الملک و ہم انصی الہم ان الیہ الجاہ فیجوز ذلک الخلق و العاصی فیکون ذلک عند وذلک لا لنفسہ
 اما اظہار الہیہ الی الذی ذکرہا لا تعقل النبی فی الدین و الودع حرام لستین احدهما انہ تلبیس اذ اراد
 ان یعتقل الناس انہ فی حق طبع طبع اللہ تعالیٰ محب فیوکلہ النبیہ فاسی عنقریب عند اللہ تعالیٰ و سبیل
 در کس کما فی حق الہم انہ مجود علیہم بہ و انما ہی دون کما نہ عیسیٰ بہ تلبیسہ لہ طیلانیہ بن یعقوب
 صاویحہ لان ملان القلوب بالیس حرام لثانی انہ اذا قصد عبادۃ اللہ تعالیٰ خلق لیسہ فلم یستمر
 من قفین یدعی ملک مع من الخیر و لیس فی حقہ من الخیر من عبادۃ اللہ تعالیٰ من عبد اللہ و عبادۃ
 من حواریہ و یجوز یہاں انظر ما اذا استخیر من التکالیف لیس ہر ایک بالذات کما انہ اذا قصد العبادۃ بالعبادۃ
 فقد اعتقد ان عبادۃ اللہ قد علی نفع منہ من اللہ تعالیٰ و تعالیٰ اذ عظمۃ العبادۃ قلبہ عا د الی ان
 عندہم بعبادۃ اللہ و لذلک اسمی الی اللہ الصغر تہریرا لہ من زائدہ فساد القصد و النبیہ اذ من
 المرانین من لا یطلب الجہد الجاہ منہ من طیلان یودع الودائع و یکی الاوقاف و سکا لاینام لیس اذ لہ
 اختیالہ و منہ من یقصد ان یقر بالیہ النور و الصہب لیس لیس من العجور و لیس عند الملک
 لیس فی حق اللہ و الملاحی و هذا هو اعظم اذ جعل عبادۃ اللہ حجابہ و تعالیٰ فی سبیلہ الخلق فی العباد
 باللہ و کہاوی کی کئی درجہ میں ایک بہت تہرور سی تہرور سی اور عبادات کے مثل و شش جس کے جوہر ہوتا ہی وقت تک
 اچھی پکڑی نفس خلوت و کی جوہر ہوتا ہی خلوت میں اور شش و شش جس کے جوہر ح کتاب ہی عورتوں میں اور تو گزروں
 پر مال تاکہ اعتقاد ہو کہ وہ سخی ہی نہ سلی کہ اعتقاد ہو کہ وہ کیجئے پر سیر کار ہی ہو بہت تہرور تہرور نہیں جو حق مالک
 ہوتا و لون جیسی مالک و مالون پران تہرور سا او میں نفع و قیام ہی اور بہت سی جاہ کی مثل کرتا ہی اسکی یاد سی
 جیسی بہت سالانہ ہر کادہ پر ہی ہی ہمت طرفت و کی جاہ کی ہو بہت تہرور و ہی غفلت و لہ ہون کی طرف
 سو ہو گا یہ معذور سلی و کی نفس کی سبب و لیکن ظاہر کرنا و ان خصلتوں کا جو ذکر کی ہستی تاکہ اعتقاد کرین تو گزروں
 ایسین دین اور پر سیر کاری کا حرام ہی ہو سکتا کہ یہ کہ دیکر ہی جیسا زادہ و کری کہ اعتقاد کو میں لوگ کہ وہ

ای ومان برسی اسد دوست ہی دروه... اس سبب فی سبب ہی و متن ہی سردیگ لندی در اس سبب
 لچرہ در ہم طرف ایک جماعت کی خیال کرتا ہی او کی ساتھ کہ یہ شش کتا ہی و پیر ساتھ سکی اور سوا سکی نہیں کہ یہ قصہ
 ہیں لازم انکار کر گیا و سکا اپنی فریبی اور اگر طلب کری او سکو تاکہ اعتقاد کریں او سکی نیکی جتنی سلسلی کر مالک
 ہونا دیوں پر ساتھ فریب کی حرام ہی دوسری یہ کہ جب اسنی قصد کیا اسدی بندگی سی اسدی مخلوق کو سوسہ ہستہ
 کرتا ہی اسدی اور جو کوئی کٹر اس سبب بادشاہ کی جگہ میں خدمت کی اور اسکی عرض یہ نہیں بلکہ غرض اسکی دیکھنا
 ایک بندگی کا ہی بندوں سی بادشاہ کی مایسی توڈی کا او سکی لونڈیوں سی سید کہتا ہی و مکی دیکھنی کی ہو دیکھ
 کہ اسقدر حق ہوگا عذاب بلیب سکی ہستی کر نیکی ساتھ بادشاہ اور گویا اسنی جب قصد کیا بندوں کو ساتھ عبادت کی خوا
 تحقیق اسنی اعتقاد کیا یہ کہ اسدی بندگی بادیہ قدرت کہتی ہیں اسکی نفع اور نقصان پہچانی پر اسد پاک سی سلسلی
 کہ بڑائی فی بندوں کی جو اسکی طین، بلایا او سکو طرف اسکی کہ تحمل ہوا و مکی نزدیکی اسکی عبادت کا اور اسنی ہی نام کہی گو
 بریا چوٹا شر کہ یہ زیادہ ہوتا ہی گناہ ساتھ بادیہ فساد قصد اور نیت کی اسلی کہ دکھا وادوں کہ وہ ہی جو طلب کی
 ہیں نری خواہ اور او نہیں سی وہ ہیں جو طلب کرتی ہیں یہ کہ سوچی جائیں او سکو امانتیں اور والی کیا حاجی وقت
 کا اور یتیموں کی مال کا تو تنہا کہاوی اور یہ بڑا خدمت سی بضرور اور او نہیں سی وہ ہیں جو طلب کرتی ہیں آنا لڑکوں
 اور عورتوں کا تا قدرت پائیں مخد کی یا زیادہ ہوا و مکی پائیں مال تاکہ صرف کریں او سکو ثواب اور وہیات میں اور یہ
 بہت بڑا گناہ ہی اسلی کہ کیا اسد پاک کی عبادت کو وسیلہ کے مخالفت کا اسدی پناہ **فصل** حکما یعظم
 الریاء ویتغلظ اثرہ یستلک العرض الباعث علیہ فی عظم ایضا بما یملأہ المرایاة وبقوة قصد الریاء املک
 المرایاة فی ثلاث درجہ اولی اناظر ہا ان یری باصل الايمان کا ملنا ف یظہر انہ مسلم و لا یسلو بقلیہ کا الحمد
 و معتقد الہ باختر یظہر انہ مستند بچرا اسلام و قد انسد منہ باطن الثانية الریاء باصل العبادۃ اکثر یصل
 و یخرجہ الزکوۃ باین یدک الناس لعلہم من باطنہ انہ لو خلا بنفسہ لیس یفعل ذلک الثالث و ہل دناہا ان
 یری بالعرض بل بالوفل کا لانی بکثر النافذ و یحسن ہیۃ الفریضہ و یخرجہ الزکوۃ من احوالہ و یحیی
 او یصوم عرفۃ و عاشوراء و اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم من باطنہ انہ لو خلا بنفسہ یفعل شیئا من ذلک و هذا ایضا عام
 وان کان لا یتہی شدة العقول فیہ لیس لیس الیہ بالاصول و اما تغلظ بل ترجح القصد فہو انہ قد یخرجہ قصد
 الزکیۃ حتی یصلی مثلا علی غیر طہارۃ لاجل الناس و یصوم و لو خلا بنفسہ فطر و قد یضای الیہ قصد العبادۃ
 ایضا و لہ ثلاث احوال حالہا ان یرکون العبادۃ باعشا مستقلا و لو خلا بنفسہ و لکن اذہ رونی غیرہ نشاطا
 و خوف العمل بسلبہ و ترجوان لا یحیط ذلک الفکر عمل بل یجری عبادتہ و یشاہ علیہ و یتعاکل علی قصد الریاء
 او ینقص ثوابہ الثانی ان یرکون قصد العبادۃ ضعیفا یحیی لوانفرد عن الناس مستقلا یجلی علی العبادۃ
 فذلک ایضہ عبادتہ و القصد الضعیف لا ینفی عنہ شدة المقت الثالث ان یشاہ و القصد ان یحیی
 یستقل کل واحد بالکل و انفرد و لا ینتبع للفعل بل حادہا بل یجسم عہما فذلک احوالہا فذلک شیئا و افسان
 مثله بل اکثر منہ فالغالب انہ لا یسلو لیساب اس یحتمل ان یقال ان اشاوی القصد ان فاحد ہذا

اللہ ولا سیاحتہ فی المعاملۃ ولا یجتمہ وذلک لئلا یبدل علی الہ یمس علی الناس بعملہ فکانہ یتوقع احترامہم
 وتوقیرہم بعبادۃ مع اخفائہ عنہم وامثال ہذا الخفا یا لایخبرہا الا الصدیقون وجمیع ذلک لئلا
 یخاف منہ احباط العمل لئلا یأس ان یفرہم بالطائر غیرہ علیہ اذا کان فرحہ باللہ سبحانہ وتعالی من
 حیث انہ اظہر منہ بالجمیل وسترہ القیصر مع انہ قصد سترہم لئلا یفعلہم بلطف صنع اللہ تعالی وکذا یفرح
 بانہ یشیر بانہ یجتہد فی الدنیا فذلک لئلا یصنع فی الاخرۃ او یفرح لیتقن بہ انہ ویطیع اللہ بحال علیہ علانہ
 ہذا ان یفرہم ایضا اذا اطلعت من یقوتہ علی عبادۃ غیرہ من اجل خفا ابواب الریاء وشدق استیلاء علی الباطن اخر
 اولو الخرم فاحفظو عبادتہم وجاهدوا انفسہم علی بنی باطل رضوان اللہ علیہم اشجع انہ وتعالی یقول للفقراء یوم
 القیامۃ انکم نری علیکم الشعر انکم لو ابتدون بالسلام الذکر فی نقض لکم الخواجیہ لاجلکم قل انتم فیتم احقر کم
 فاجتہد ان اردت الخلاص ان یکون الناس علی کالہایمہ الصنیع لایفرق فی عبادتک بین جودہ وعدلہم وعلیہم
 وغفلتہم غفۃ تنفع بعلیہ سبحانہ وتعالی واحد وطلب الاجر منہ لایقبل الا الخالص لایتم عن فائدتی فی الحج او قال لعلہ
 جان کہ بعضہم کہی ہوں ہیں اور بعضی بہت چھپی ہوئی ہیں چونکہ کی حلیں سی بھی ہوتا ہے وہ بھی بڑی کھنہ
 کرتا ہی عمل پر بہا نک کہ اگر وہ نہ ہو تو نہ رغبت کری عمل میں اور پوشیدہ او میں وہ کہ نہ مستقل ہو ساتھ عمل کے
 او سپر لیکن خفیہ کرتا ہی عمل کو اور زیادہ ہوتی ہی خوشی او سکی مثل اس شخص کے جو تہجد پڑھتا ہی ہر رات اور جب
 ہوا او سکی پاس کوئی مہمان زیادہ ہوتی ہی خوشی او سکی اور بہت پوشیدہ او سی پہر ہی کہ نہ زیادہ ہو خوشی او
 لیکن اگر مطلع ہو غیر او سکا او سکی تہجد پر قبل فاع او سکی ہوں کی یا بعد او سکی خوش ہوتا ہی اس سی اور پائی سی اپنی دلیر
 ایک لیا داشت اور یہہ دلالت کرتا ہی سپر کہ سی یا ساکن او سکی باطن میں مثل سکون آگ کی نچی خاکستر کی آہٹ نک
 کہ ظاہر ہوتی ہی اس سی خوشی وقت طلوع کی اور تحقیق ہی غافل اس سی ل او سکا اور سی بھی زیادہ پوشیدہ پہر
 کہ نہ خوش ہو ساتھ طلوع کی لیکن چاہتا ہی ابتدا کری ساتھ سلام کی اور عزت کیا جاوی اور تجھے ہی اس سی جو بڑی کرتا ہی
 ساتھ اسکی اور نہ سننے کری اس سی معاملہ میں نہ ختم کر ہی اسکا اور نہ لانت کرتا ہی اسپر کہ وہ آسا کہتا ہی لوگوں پر اپنی عمل
 کا گو کہ وہ ارزو مند ہی وکی ختم اور توقیر کا ساتھ عبادت اپنی کی وجود اسکی کہ چھپاتا ہی و سکو اسکی و مثل ان
 پوشیدہ کیوں کی نہیں جالی ہوتی اس سی مگر صدیق اور یہہ سب گناہ ہی ورڈر لگتا ہی اس سی کم ہو جانی عمل کا ان
 نہیں ڈری پہر کہ خوش ہو ساتھ طلوع غیر کی او سپر جبکہ ہو خوش ہوتا او سکا ساتھ اللہ کی اس سی کہ اسکی ظاہر کیا او س سے
 نیک کام اور چھپایا بڑی کو باوجود اسکی کہ ارادہ کیا او سنی اون دولوں کی چھپائی کو پس خوش ہو اسکہ مہربانی سی
 اور سی ہی خوش ہو اس کہ وہ خوشخبری دیتا او سکو یوں کہ او سی معلوم کیا او سکی کام کو ساتھ اسکی دنیا میں ہو سی
 کر گیا آخرت میں یا خوش ہو کہ پیروی کر گیا او سکی جو دیکھی او سکو اور فرمان ہی کری گا اسکہ او سکی بڑی کھنہ کرنی سی او سپر
 اور علالت اسکی پہر ہی کہ ہی خوش ہو جب مطلع ہو وہ شخص کہ ہے او سکی پیروی کی او سکی غیر کی عبادت پر اور سب پوشیدہ
 ہوں دروازوں یاری اور شدت اسکی غلبہ کی باطن بڑی پوشیدہ لوگ سوچیا یا اپنی عبادت کو اور کوشش میں ڈالیا
 اپنی انسون کو اور کہا حضرت علی بنی اسکہ کہ کبھی خفیہ رول سی وقیامت کی کیا نہ تھا ارزاں کیا ہی بہتر نہ ہو کیا نہ تھا

ابتدا کرتی ساتھ سلام کی کیا تیرا لای جا تین پہنچتیں چہاری زمین ہی پر تہا می کسی بار کی پس تیرا کر سکتی
 اپنی ہر کو سو کو شکر کی تو اگر چاہتا ہی تو خلاص ہو کہ مولیٰ آدمی نزدیک تیری ہند تیرا نور و اور لوگوں کی سونہ
 فرق کری تو تین میں اپنی عبادت کی درمیان وجود اور عدم اور علم اور غفلت کی اوس سی اور قناعت کر تو اکیلی
 کی علم پر غلبہ کرنی اگر کسی سو وہ نہیں قبول کرتا مگر تیرا کہ نہ محروم رہی تو اوس کی فائدہ ہی نہجی تر
 اوقات اپنی میں یاد کی عبادت فصل عبادت بقول ما اقدار علی الانفکال فی حق الربا الحکمی و صنفہ وان
 قدرت علی الحکما فلیرسیق عبادتی مہ ذلک فاعلم ان وارد الربا لایہ نما ان پر دم اول العقد
 اوفی دو امر او بعد الغلغلة اما ما یقارن الابدان فی غلط ہر عینہ انعقادہ اذ صار با عتہ موثر
 فی العمل علی العمل بل اول العقد یجب ان یكون خالصاً و انما یبطل بالریاء الباعث علی اصل العمل
 اما ما لیس علی الابدان المبادرۃ فی اول الوقت مثلاً فاطن و العالم عند ربہ سبحانہ و تعالیٰ ان اہل
 الصلوٰۃ یصح و انما یقوتہ فضیلة المبادرۃ و بعضی لقضائہ المرباۃ بہ و لکن یشیط الفرض عند
 و اما ما یرد فی دوام الصلوٰۃ از البطلان بابت الصلوٰۃ فیصل الصلوٰۃ مثلاً ان یحضر فی انشاء
 الصلوٰۃ نظارۃ او یندن کہر سیکان شیء و لو جلا لقطم الصلوٰۃ لکنہ التوحید من الناس قلنا
 لایسقط الفرض عند لان النیۃ قد انقطعت و انقطع بابت العبادۃ اما اذا لم تنقطع بہ لکنہ
 صامر معوما مغلوباً بالاحضر فومر غلب علی قلبہ لہم باطل اعم و ان غیر بابت العبادۃ فغالب
 الظن انہ اذا انقضی رکن و لہر عبادۃ الباعث علی اصل فیصل صلوٰۃ لانا نستحب فی العبادۃ بشرط
 ان لا یطرد ما یبطل صلوٰۃ قارن بہ ابتداء و ملئم ان لہر عبادۃ العبادۃ و لکن جہل ہر دسر و لہر
 یورث فی العمل بل فی محسن الصلوٰۃ فقط فغالب الظن ان الصلوٰۃ لا تنقصد متاد فی الفرض اما ابطر العبد
 الصلوٰۃ من ذکر سرور و رباۃ بہ فاعلم غلب علی ماضی لکن یعصم بہ و لایہ و لیکون عقابہ بقدر فضدہ
 و اظہارہ و مہ اظہر لہ دایعہ ذکر العبادۃ اما بالتصریح و اما بالتعریض فذلک بدل علی ان الرباۃ
 کان خفیاً باطنہ شاید کسی کہ میں ہیں قادر پرتو ہر ریاضی ہی جیسا کہ بیان کیا تو فی اگرچہ قادر و مون میں بریار
 جلی پر جو نہ منقہ ہو ہی عبادت میری ساتھ ہی پس جان کہ تحقیق بریار جو وارد ہوتی ہی نہیں غالی اس کے یا یہ
 کہ وارد ہوگی ساتھ اول عقد کیا اوس کی پیشگی میں یا بعد فرستے کے لیکن وہ چیز جو نزدیک ہوتی ہی ابتدا ہی پائل
 کرتی ہی اوس کو اور مشر کرتی اوس کی انعقاد کو جب ہو ایک سبب کہ فی الواقعہ تحقیقہ کہ نہیں عمل پر ملک اول عقد و سبب ہے
 کہ ہو مخالف اور سوا کی نہیں کہ پائل ہو جائی ہی ساتھ ہی کہ جو پرتو تحقیقہ کرتی ہی اصل عمل پر گردہ چیز جو نہیں تحقیقہ
 کرتی کہ نہایت پر اول وقت میں مثلاً سیکان کرتا ہوں میں اور علم نزدیک لند کی ہی کہ تحقیق اصل نماز تحقیق
 ہو جائی ہی اور سوا کی نہیں کہ فوب ہوتی اوس ہی پرتو شبائی کی اور کہہ کار سوجہ بقصد کہا دی کی ساتھ او
 لیکن سبب ہو جائی ہی فرض اوس ہی اور لکن وہ چیز جو وارد ہوتی ہی پیشگی میں نماز کی اگر پائل ہو جاوی ہی باعث
 کا پس پائل ہوتی ہی نماز مثل اوس کی اگر حاضر ہوں نماز میں دیکھتی ہوالی یا یاد اوی ہی ہوں لہا کسی چیز کا

اور کیلئے موقوف کر دی نماز کو ملن وہ ہر پورا ہی شرف کا لوگوں سے سو بہترین ساقط کرتا ورنہ کو اوس سے پہلی گنت
تو منقطع ہو گئی اور منقطع ہوا باعث عبادت کا اور لیکن جب منقطع ہویت اوسکی ساتھ اوسکی ملن ہوا و خود رفتہ
منقطع ہو گیا اگر تاہم موقوف ہو غائب ہو سکی دل پر جو اوسکی طاعت سے اور منقطع ہوا باعث عبادت کا پس غالباً یہ ہے
کہ جب منقطع ہو گئی رکن اور نہ اعادہ کر دی اوسکا باعث اصل فاسد ہونا و اوسکی پہلی گنت کہ ہم کرتی ہیں نیت ابتدا
اس سبب سے کہ نہ طاری ہوا سپر وہ چیز جو باطل کر دی اوسکو وہ چیز کہ اگر مقدار ہوا ابتدا کی تو منع کر دی اور اگر منقطع
ہو باعث عبادت کا لیکن حاصل ہوئے خوشی جو نہیں اثر کرتی عمل میں بلکہ ارستہ کہ زمین فقط غازی پس غالب
گمان یہ ہے کہ نماز نہیں فاسد ہوتی اور ادا ہوا جائی فرض لیکن وہ چیز جو طاری ہوتی ہی بعد نماز کی ذکر اور
سرور سے اور نہ کمال ساتھ اوسکی سو نہیں پہرنا و سپر جو گذر لیکن گنہگار ہوا ہی اوسکی سبب سے اور اتم اور ہوتا ہی
عذاب و سزا بقدر اوسکی رضا اور اظہار کی اور جب ظاہر ہو سکو خوشی در عبادت کی یا صاف صاف یا اشارہ ہی سو یہ
دلالت کرتا ہی سبب پر کہ زیادہ پوشیدہ ہے اوسکی باطن میں **فصل** ذاعرفت حقیقۃ الریاء و کثرۃ فعل الخیر
فعلمنا ان التشرع بما لجمہ و علاجہ دفع الاسباب الباعثۃ الیہ و فی ذلک المخرج و خوف الذم و الطمہ
اما حب المذموم علی صفت البقال ليقال انه شجاع و یظهر العبادات ليقال انه ورع و علاجہ ما ذکرنا
فی علاجہ حب الخیر و ہون یعلم انه کمال و ہستی حقیقۃ و علاجہ فی الریاء خاصۃ ان یقر علی نفسه ما فیہ
من الضر فان العسل وان کان لایذ فاذا علم ان فیہ ما سہل یزک فلیقر علی نفسه انه یقال لہ فی
یوم فقرہ بسبب ریاء یا فاجر یا کافر استغفر اللہ سبحانہ و تعالیٰ و رقت العباد و تحببت الیہم و اشتہرت
حسبہم بذم اللہ سبحانہ و تعالیٰ و طلبت رضائہم بخط ما کان احل ہون علیک من اللہ سبحانہ و تعالیٰ
فالوہ یکن شیئاً لا ھذا الخیر و الخیرۃ فہو کاف فی المنع کیف و قال انضم الیہ العقوبۃ و اجباط العبادۃ و انہ
سربا یترجمہ کفۃ السیات بعد ان قارب کفۃ الحسنا فیکون سبباً نہ ولیفرہ علی نفسه رضا الناس
غایۃ لا بدک من طلب رضا الناس بخط اللہ تعالیٰ بخطہم علیہ کیف یترک رضا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ما لایطہر
فی حصولہ و اما الباعث الثانی و ہو الخوف من ذم مہم فیکفر علی نفسه ان ذمہم من یضو ان کان محض ذم اللہ
سبحانہ و تعالیٰ فلیترک ذم اللہ سبحانہ و تعالیٰ و متفقہ خوفاً من ذم الخلق و یفید ان الناس لو علموا ما یطہر
من قصد الریاء لمقبوہ و یالی اللہ تعالیٰ الا ان کشف سرہ حتی یعرف ففاقہ فیمقتہ الناس ایضاً بعد ان متفقہ
تعالیٰ و لو اخلص اعرض قلبہ عنہم مجرد نظرہ الی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کشف اللہ اخلاصہم و لہوہ و اما ما باعث
الطمع فیدفعہ ان یعلم ان ذلک امر مہوم و فوات رضا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ناجز و یعلم ان اللہ سبحانہ و تعالیٰ
ہو المنخر للقلوب و ان من طمہ الخلق لہ یخل عن الذل و اللہانۃ و المنۃ و من اعرض عن الطمہ فکفاه اللہ
سبحانہ و تعالیٰ للقلوب فاذا احضر فی قلبہ نعم الاخرۃ و الدرجات الرفیعۃ و علم ان ذلک یفوت بالریاء
اعرض قلبہ عن الخلق و اجتمہم ہوا فاضلہ علیہ نواز الاخلاص و املا اللہ تعالیٰ بمہونتہ و توفیقہ
حب بچان لیا توئی ریا کی حقیقت کو اور اوسکی شہین کی زیادتی کو سو بہت کو لازم ہی شہین ہونا اوسکی علاج کی لئے

اور علاج اوسکا درد کرنا ہی اودن اسپیکار جو رنجشہ کرتی ہیں اور پھر بہترین برین محبت تفریق کی اور دربرای کا اور
لاح لیکن محبت تفریق مثل اس شخص کی کہ کس راوی لڑائی کی صف میں تاکہا جاوی کہ وہ بہادری با باہر کری
عبادتین تاکہاوی کہ وہ پرمیزگاری اور علاج اسکی دوسری ہی جو ذکر کی ہمینی علاج میں محبت دلی اور دوسرے ہی ہمار
اسکو کمال دہی کہ اسکی کچھ حقیقت نہیں ہی اور علاج اسکی ریاد میں خاص یہ ہی کہ شہر راوی اپنی ہی پر جو اس میں
ہر نقصان ہی اسکی کہ شہدا اگرچہ ہی نری کا سوجب معلوم ہوا کہ اوس میں جس طرح آسان ہوتا ہی چہوڑنا اور سکا
سو شہر راوی اپنی ہی پر کہ کہا جائیگا اوسکو اسکی محتاجی کی کون بسبب اسکی راہ کی ای فاجرای ہیکسی چہتا کیا
اسکی ساتھ اور امید رکھی بندوں ہی در خوش آئی اور وہ چہکو اور مول لیا تو لی ناؤ کی تعبیر کو ساتھ اسکی پڑی
کی اور چاہی تو لی ناؤ کی خوشنود اسکی ناراضی ہی کیا نہیں ہی کو لی بہت آسان چہرہ اسکی اگر نہو کہ پھر ہی
اسن ہوا ہی اور پچھائی ہی پس یہ کانی ہی متعین کیونکہ ہمیں اور ملا اوس ہی ڈکھ اور گہو سنا عبادت کا اور بہت
ہی کہ جبکہ جا ہی پلہ بیون کا بعد اسکی کہ نزدیک ہوا پلہ نیکیون کا سو ہوتا ہی سبب اسکی ہلاک کا اور چاہی کہ شہر راوی
اپنی ہی پر ہی بہت کہ خوشنود ہی لوگون کی ایک نصیحت ہی کہ ہمیں ہتی اور جو کو لی چاہی خوشنود کو لوگون کی
اسکی ناراضی ہی ناراض کر دی اسداون لوگون کو اوسپر کیونکہ جو ہی خوشنود اسکی اس چیز جسکی ہمینی
نہیں اسکی سبب ہی ہی کہ ہمینی سچی شہر راوی اپنی ہی کہہاؤ تاکہا کہ ہمیں کرنا سکو اگرچہ اسکی نزدیک شہر راوی اسکی پر کہہاؤ
نیز کیا ذکر کرتی ہوگی اسکی کہ اسکی الال جان میخو اسکی پتہ میں ہی ارادہ ریاد ہی تو روشن کہ میں اوسکو اور نہ ہا
اسد ہی کہ لی اوسکا ہمد یہاں تک کہ چچا نا جا ہی نفاق اوسکا پس شہر راوی کہ میں اوسکو لوگ ہی اسکی کہ دشمن
رکھا اوسکو اسداون اور اگر خلاص کری اور پھر جا ہی اپنی دل سے اور خالص ہی اپنی نظر اسدی کی طے
تو البتہ کہولدی اسداون سکا خلاص و نیز اور وہ دوست کہ میں سکو اور لیکن باعث لایح کا سوا اوسکو لون اور کری
جا لی یہہ کی بات و سہم ہی اور فوت ہونا اسکی خوشنود کی کتابا ہی اور جانی کہ اسدی کہ نہتا ہی بد لون کا اور
جو کو لی لایح کر گیا مخلوق میں نہیں چھکا ذلت اور خواری اور سہا سہ اور جو کو لی ناراض کر گیا لایح ہی سکا نہایت
کر گیا اوسکو اسداون یہاں سکا او کی لئی دل سوجب لایح اسکی ہمیں خیال آخرت کی نعمتون کا اور مانبد سبب
در جون کا اور جانیگا کہ یہہ سہنیں فوت ہوتی ہیں ریاد ہی ناراض کر گیا اوسکا دل تلخ ہی اور جمہر ہوگا اسداون
اوسکا اور چھینگی اوسپر نور خلاص اور مدد کر گیا اوسکی اسداون مدد اور توفیق سی فصل لعالت نقول
اذا قدرت کل هذا على النفس ونفوس الرياء قلبی ولكن بهي حليم على وارد الرياء بقتنى بعض العباد
عند اطلاع الخلق فما العلاء عند هجوه فاعلم ان اصل هذا العلاج ان تخفى عباد ذاك كما تخفى
فواحتكاف ففيله السلافة مروى ان بعض اصحاب ابي حفص الحداد ذم الدنيا واهلها فقال لا تخف
ما كان سبيلك ان تخفيلك انما بعد هذا واخفوا العبادة انما يشق في المبداء في اذ اصار
ذلك عادة الف لطمع لذة المناجات في الخلوة وما يحبه وارد الرياء فعلاجه ان تجد على قلبك
ما ربه فيه من قبل المعرق بال تعرجين لمقت الله سبحانه وتعالى الم عجز الناس عن منفعته وضرته

حتی بدیعت منه کراهتہ لئلا یدعیہ لریاء فی الشہوۃ تدعو الی الجاہلیۃ الیاء تجسین العمل الفرجیہ والکراہتہ
 تدعو الی مردہ ولا عراض عنہ ویکون المیل للافوی فان قویۃ الکرہتہ حتی متعذک عن الکرہون الیہ
 واستحببت لک التی کنت علیہا قلم تزد ولم تنقص ولم تکلف اظہار الفعل وانتشارہ فقد اندفع
 عندک لکثرتہ ولم تکلف اکثر منہ لک عظاما دفع الخواطر ودفع الطبع عن المیل الی قبول الناس لا یدخل
 تحت التکلیف وانما منتهی التکلیف الکرہتہ ولا یاء عن اجابة الداعیۃ شاید نوکمی کہ مینی مقرر کیا اس سبب
 اپنی جی پر اور بہا گتا ہی ریاء سی ل میز لکن اکثر ہجوم کرتی ہی مجہر یا ناگاہ بعضی عباد تو میں وقت مطلع ہونے
 خلق کی سو کیا علاج وقت او کی ہجوم کی سو جان کہ اصل اس علاج کی یہی کہ چہ پائی تو اپنی عبادت جیسی چہ پائی
 تو گناہ اپنی پس میں سلائی ہی روایت کہ بعضی ماریوں ابی حصص ادنی نہت کی دنیا کی اور او کی لوگون کی ہوج
 کہا اس سی ابی حصص تو فی وجہ غیظ ظاہر کی جبکہ چہ پائی تیری ماہی تو منہ بیٹھہ ہماری تہہ بعد کی اور چہ پائی نا عباد
 مشکل ہوتا ہی تبدل میں چہ یہ عبادت ہوگی لغت پکڑ جاتی ہی طبیعت لذت مناجات کی خلوت میں اور جب کہ
 ہجوم لائی ریاء سو او کی علاج یہی کہ جدید کہ تیرا ہی دین اس چیز کو جو جسم رہتی ہی اس میں از قسم معرفت
 واسطی سامنا کر لی اس کی بیزاری کی باوجود عجز ہونی لوگون کی او کی نعم اور نقصان پہنچانی سی یہاں تک
 کہ او تہی ہی اس کے کراہت واسطی خواہش یا کی پہر شہوت ملائی ہی شہوت قبول کرنی ریاء کی ساتھ ہی معلوم
 ہونی عمل کے اور خوشی ساتھ او کی اور کراہت ملائی ہی او کی رد کی طرف اور پیر جانی کی طرف اس سی اور ہونی ہی
 قدرت تو ہی کی لئی سو اگر قوی ہو کر کراہت پہنچا کہ جہ کو بار کہا او کی طرف سیل کرنی سی اور صاحب ہو
 تیری اس حالت کی جہ تہا پیش پایہ کر گیا تو اور نہ کہ اور نہیں تکلف کر گیا تو ظاہر کر نہیں فعل کی اور پہلا
 او کی میں ہو دور ہو تہہ سی گناہ اور مت تکلف کر تو اس سی پایہ اور لیکن دور ہوتا دلون کا اور دور ہوتا طبیعت کا
 خواہش سی طرف قبول لوگون کی نہیں داخل ہی نیچی تکلیف کی اور سو اس کی نہیں کہ منشی تکلیف کا کراہت
 اور بیزاری سی قبول کرنی خواہش یا ہی فصل مجوز اظہار الطاعات لاجل القتلۃ الناس و تغنیہم
 اذا صحت النیۃ ولم یکن معہ شہوۃ خفیۃ وعار متہ ان یقدان الناس لواقعد و باجہ قدرانہ و کفی
 مؤنۃ الترغیب و لخبیر بان اجرہ فی لاسر کا جرہ فی الاظہار فلا یرعب فی الاظہار فان کان مبیلا
 الی ان یرکون ہو المقصد ہی بہ اکثر فنیہ داعیۃ الریاء لانه ان کان یطلب سعادتۃ الناس و خلاصہم
 فقد حصل لک بغیرہ و لہ فنیۃ الاظہار بنفسہ لذلک یجوز کتمان المعاصی فی الذنوب و لکن بشرط
 ان لا یرکون معرضہ ان یعتقد فیہ لورع بل ان لا یعتقد فیہ الفتنہ ولا یاس فی فرجہ باستتار صغیہ
 و خزیہ بانکشافہ اما فوجا بیلہ تعالیٰ علیہ و اما فوجا بیلہ تعالیٰ علیہ و اما فوجا بیلہ تعالیٰ علیہ و اما فوجا بیلہ تعالیٰ علیہ
 المعاصی و نہی عن المجاہرہ و اما لانه بیکرہ ان یدم فی التلمیذہم الناس لیس مجرام بل ہو
 موجب الطبع و اما المجہرہم الفرجیہ الناس لیکہ بالعبادۃ فان ذلک و کما جریاخذہ عن العبادۃ و اما
 لانه یخاف ان یفصل بسوء اذا عرف معصیتہ و اما لانه یستحی من ظہورہا و الخیاء غیر الریاء

او لیکن قدر نیز به و اما اثر الطاعة خوف من الرباء فلا وجب له قال الفضیل
 الرباء نزل العمل خوفاً من الرباء اما العمل لأجل المناس فهو شر لئیل یجب
 ان یعمل و یخلص اذا كان العمل مایعلق بالخلق كالقضاء والا ماتوا الوعظوا اذا علم من نفسه
 انه بعد الخوف فیه کمالاً و نفس لئیل الی دواعی الهوی فیجب علیه لعارض من الهی فی کذا و کذا
 جماعته من السلف طاعة الصلوة و الصلوة فلا یتروکها الا اذا لم یحضرها اصلاً لئیل العبادۃ بل یشرط نية
 الرباء فلا یصح عمله فلیترکه و اما ما اعتاد فعله بحضور جماعة فخاف علی نفسه الرباء فلا یستغنی بترکه
 بل یستغنی ان یتعم علی عادته و یجتهد فی دفع باعثة الرباء بان یترک طاعات کما علی که لو گوی می بین
 او نکو رغبت بر وجب نیت صحیح موافق او اسکی ساتھ کوئی چہی ہوئی محاشس خواہ پر چان او سکی بہی کہ بہر او
 کہ اگر لو گوی کرین نیکے او سکی محصورین میں ہی اور بہت ہی ترغیب کی محنت ہی اور اسکو خوشحال کر
 اجر او سکا چہانی میں و تناسلی جرہی جتنا ظاہر کر نہیں ہے بس بہت رغبت نکوی ظاہر کرنی میں بہر اگر ہی خوش
 اسکی بہی کہ اقتدا کرین ساتھ اسکی بہت سوسمین ہی خواہش ایسی اسکی کہ وہ تو طلب کرتا تھا سعادت کو کوئی
 اور او کی خلاصی اور تحقیق بہی حاصل ہوئی جہاں سکی غیر کی اور نہ فوت ہوا اسکو مگر ظاہر کر نہیں کا اور سلی جابر
 ہی چہاں پانگنا ہون کا لیکن شہر بہی کہ نہ ہو غرض او سکی بہی بات کہ معتقد ہوں لوگ او سکی حق میں بہر ہنگام کی
 بلکہ بہی بات کہ نہ تھا و کرین او سکی حق میں فتن کا اور نہیں ڈر ہی اگر خوش ہوا اپنی گناہوں کی چہی ہی اور
 غمگین ہوا او سکی کہلنی ہی یا اسکی خوش ہو کہ اسدن چہاں یا او سکی گناہوں کو یا اسکی خوش ہو کہ اسدن
 موافقت کی اسدن کی حکم کی سوا اسکو خوش آتا ہی چہاں پانگنا ہون کا اور منع کرنا کہلنی ہی اور یا اسکی کہ او سی
 نا خوش معلوم ہوتا اسکی مذمت کیا جاوی سورنجیدہ ہوا و اس سی اسکی کہ رنجیدہ ہونا لوگوں کی برا کہلنی ہی
 کچھ حرام نہیں بلکہ وہ موجب طبعیت کا ہی اور حرام تو بہی کہ خوش ہو جب تعریف کرین لوگ او سکی ساتھ عبادت
 کی سو بہی گویا نیکل اجر کی ہی کہ لیتا ہی او سکو عبادت سی اور یا اسکی کہ اسی ہر گناہی کہ معتقد کیا جائی ساتھ
 برای کی جب معلوم ہوں گناہ او سکی اور یا اسکی کہ وہ شہر ہوتا او سکی ظاہر ہونی سی اور شہر ہونا اور ہی اور ریا
 اور ہی لیکن کہی مل جاتا ہی ساند او سکی اور لیکن چوڑ و ناطاعت کا ریا کی ڈر سی سو اسکی کچھ و نہ ہین
 فضیل نی کہا ریا چوڑ ناعمل کا ہی ڈر سی ریا کی لیکن عمل کرنا لوگوں کی سبب سے پس وہ شر کی ہی بلکہ ہون
 لائق ہی کہ عمل کری اور خالص کر ہی لیکن جب کہ ہر عمل اوچیز میں سی جو متعلق ہی ساتھ خلق کی جیسا کہ
 ہونا اور امام فہنا اور غلط کہنا اور جب جانی اپنی جی سی کہ وہ جب خوش کر گیا او سین تو نہیں ملک ہو کا اپنی جی
 کا بلکہ میل کر گیا طرف خواہش ہونی کی ہو جب ہی او سر بہر ہونا اور بہا گناہ یا ہی کیا ہی امیک گروہ فی انگوں ہون
 سی اور لیکن نماز اور صدقہ پس چوڑی اولن دونو کو مگر اوقت کہ نہ حاضر ہوا و سکو نیت عبادت کی کسی طرف
 سی بلکہ نہی نیت ریا کی پر پس نہیں صحیح ہی عمل او سکا پس چوڑی او سکو اور لیکن جس چیز کی کرنی عبادت
 ہو پس نہ ضرر ہو ایک گروہ سو ڈری اپنی جی پر ریا کو سولائق نہیں چوڑی او سکا بلکہ لائق ہون ہی کہ نہ ہر ہی اپنی

عادت پر اور کوشش ہی دور کر نہیں باعث یا کن خاتمة فی مجامع الاخلاق وروایع الغرور فہما
خاتمة ہی بیان میں مجمع اخلاق کل اور جو او میں غرور کی جاہ میں علی ان الاخلاق الذمیة کثیرہ و لکن
یرجع اصولها الى ما ذکرناہ و کيفینک ترکیبہ النفس عن بعضها حتی ترکی عن جمیعہا ولو ترک
واحد منہا غالباً علیک فذلک یدعوك الى البقیة لان بعض خبیہ یرتبط ببعض یتقاضی بعض
الاخلاق الذمیة بعضها ولا یجوز الا من اتى لله بقلب سلیم والسادة المطلقة لا تنال بدفع بعض
الامراض بل قامت ان البصحة المطلقة کما ان الحس الطویف لا یحصل بحسن بعض الاعضاء ما بالحسن جمیع
الاطراف والنجاة فی حسن الخلق وقد قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم افضل المؤمنین خلق حسن قال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم افضل المؤمنین ايماناً احسنهم خلقاً وقال صلی الله علیہ وسلم بغیث لا تمحسان الاخلاق
وقیل ما اللین فقال حسن الخلق وقال حسن الخلق خلق الله سبحانه وتعالى وقد کثرت لا قایل فی تحقیقہ
وبیان حدہ والا کثرون تعرضوا لبعض شرارہ ولم یحیطوا بجمیع تفصیلہ والذی یطلعک علی الحقیقة
ان تعلم ان الخلق والخلق عباراتان فیراد بالخلق الصورة الظاهرة وبما الخلق الصورة الباطنة وذلك
لان الانسان مرکب من جسد یدیک بالبصر ومن روح ونفس یدیک بالبصيرة لا بالبصر ولكل
واحد منہما هيئة اما قبیحة واما حسنة والنفس المذک بالبصيرة اعظم قد اولئ اصناف
الله سبحانه وتعالى انفسہ واضنا المبدن الی الطین فقال ابن خالون بشر من طین فاذا سوتہ ونفخت
فیه من روحی وصف الروح بانه امر بانی فقال الی الروح من امر نوری واعنی بالروح والنفس ہنا معنی
واحد وهو الجوہ العار والمذک من الانسان بالہا لله سبحانه وتعالى کما قال ونفس ما سولہا وکما ان الحسن
الظاهر کانا کالاعین والانی والحد والفہ ولا صنف الظاہر بالحسن ما بالحسن جمیعہا فکل ان الصورة
الباطنة لها ارکان لا بد من جمیعہا حتی یحس فی اربعہا معان قوة العلی وقوة الغضب وقوة الشهوة
وقوة العدل بایہا من القوى الثلاث فاذا استوت هذه الارکان لا امر نجة واعتدلت وتناسقت
حصل حسن الخلق اما قوة العلم فاعتدل لها وحسنہ بان تصیر بحيث یدلک علی الفرق بین الصدق
والکذب فی الاقوال و بین الحق والباطل فی الاعتقادات و بین الجمیل والقبیح فی الاعمال فاذا صلیت هذه
القوة کذلک حصل فیہ ثمرۃ الحکمة وهی راس الغضایا قال الله سبحانه وتعالى ومن یؤتی الحکمة فقد اوتی
خیل کثیرا واما قوة الغضب فی عند لها ان یقتضی انقباضہا وانبطاها علی موجب اشارۃ الحکمة
والشرع وکذلک قوة الشهوة واما قوة العزل فیہ فی ضبط قوة الغضب والشهوة تحت اشارۃ الدین
والعقل فالعقل منزلة منزلة الناصح وقوة العدل هی القدرۃ وقضیہا منزلة المنفذ المصی لا اشارۃ
العقل والغضب والشهوة ہما اللذان تنفذ فیہما الاشارة و ہما کالطی والفرس للیسا فان حسن بعض
هذه دون بعض کان کما الحسن بعض الاعضاء الوجه فلا یطلق اسم الحسن علیہ واذا حسن جمیع واعتدل
الشعب جمیعہا لا خلاف واما قوة الغضب فبغير عن اعتدال لها بالشیعۃ والله سبحانه وتعالى

اگر وہ ایک حکم خدا ہی سے فرمایا تو کہہ دی کہ روح حکم ہی میری ہے اور مراد میری روح اور نفس سے یہاں ایک ہی معنی ہے
 اور وہ ایک جوہری پہچاننا ہی دریافت کرنا ہی آدمی عین سے اس کے اہام کرنے سے جیسا کہ فرمایا اور قسم جی کے
 اور جیسا کہ سکوئٹیک بنایا اور جیٹر جیٹر کہ وسطی جسٹا ہر کی ارکان میں تپسی انکھ اور ناک اور رخسارہ اور مونہہ اور ہنر
 وصف کیا جاتا ظاہر ساتھ خوب ورن کی جب تک نہ خوب ہوت ہوں سب اعضا ایسی ہی صوت باطن کے لمبی
 ارکان ہیں کہ ضروری خوبصورت ہونا اول سب کا یہاں تک کہ ٹیک ہو عادت اور یہہ چاہتی ہیں قوتہ علم کی در قوت
 غضب کے اور قوت شہوت کی در قوت عدل کی جو در میان ان میں تو توں کے ہی سو جب بلہ ہوی یہہ چاروں
 ارکان اور معتدل و منتظم حاصل ہوا انکی خلق لیکن قوتہ علم کی سوا اعتدال اور خوبصورتی اسکی یہہ ہی کہ ہو جاوے
 اس طرح کہ دریافت ہوگی دس سے فرق در میان جہوت و برہ کی بالوں میں اور در میان حق اور باطل کے
 اعتقادوں میں اور در میان اچھی اور بری کی کاموں میں پس جب درست ہوگی یہہ قوت اس طرح پر حاصل ہوگا
 او میں پہل حکمت کا اور یہہ حکمت میری ہوتے گیوں کا اور فرمایا اللہ صا حب فی اور جو کوئی دیا گیا حکمت مختص
 دیا گیا بہت بہتری لیکن قوت غضب کے سوا اسکا اعتدال یہہ ہی کہ مقصود ہو اسکا پسند و نیت حکمت اور شرع کی حسب
 پر اور ایسی ہی قوت شہوت کی اور لیکن قوت عدل کی سو یہہ روئی میں ہی قوت غضب اور شہوت کی تخی اشارہ
 دین اور عقل کے پختہ اسکا مرتبہ مثل مرتبہ نصیحت کے نیوالی کی ہی اور قوت عدل کی یہہ قدرت ہی اور مرتبہ اسکا
 مرتبہ جاری کر نیوالی اور گذارنی والی کا ہی ساتھ اشارہ عقل کی اور غضب اور شہوت ہی جس میں جاری ہوتا ہی
 اشارہ اور وہ دو نواں مذمتی اور گہوری کی میں وسطی سنگاری کی پس تحقیق خوبصورت ہونا بعض انکی کا بغیر بعض
 کی ہی ویسا جیسی کہ خوبصورت ہوں بعضی اعضا مونہہ کی سو نہیں بولا جاتا اور سپر نام خوبصورتی کا اور جب کہ خوبصورت
 ہوی سب معتدل خلقی ہیں اس سے سب عادتیں لیکن قوت غضب کے سو تقبیہ کجائی ہی اسکی اعتدال ہی ساتھ
 شجاعت کی اور اند پاک دوست رکھتا ہی شجاعت کہ اور اگر میل کیا اس غضب نے زیادتی کیطریق تو نام اسکا تہور
 ہی اور اگر میل کیا کی طریقت نام جہوت ہی اسکا اعتدال ہی عادت خفتش کے اور بزرگی کی اور شہامت کے
 اور بر و باری کی اور قیام کی اور پی جانی بعضی کی اور وقار کی اور جمع ہونکی اور لیکن زیادتی اسکی سو حاصل ہو
 ہی اس سے عادت تہور اور لاف زنی اور گردن کشی اور جہتی گذرانی اور غرور اور عجب کے اور لیکن ہی اسکی
 سو حاصل ہوتی ہی اس سے نامردی اور خوار سے اور ذلت اور خستہ وری بخیر اور بودا ہونا غیرت کامل
 پر اور تقیہ کی اور لیکن شہوت سو تقبیہ کجائی ہی اسکی اعتدال ہی ساتھ عفت کے اور اسکی زیادتی ہی ساتھ شرہ کی
 اور اسکی ہی اور ضعف سے ساتھ خود بینی پروردگی کی سو صادر ہوتی ہی عفت سے سخاوت اور شرم اور سیر
 جو اندری اور قناعت اور پرہیزگاری اور مددگاری اور دانائی اور کی لالچ کی اور صا در ہوتی ہی اسکی زیاد
 سی جہل اور شرارت وری شرمی اور اسراف و رفعت اور ریا اور ہتک وری باکی اور چالوسی اور جسد و شجاعت
 اور چالوسی ساتھ تو نگہوں کی اور عاجزی ساتھ اولی و حقیقت جانتا فقیرون کا اور سوا اسکی اور لیکن قوت
 عقل کی سو صادر ہوتی ہی اسکی اعتدال ہی اچھی تہیز اور تیزی ذہن کی اور حال کی عقل کی اور پوہنچنا

ایمان کا اور پامال کرکے ان اعمال کا اور پوشیدہ کیوں اکتون نفوس کا اور لیکن اوکی زیادتی سو حال ہوئی ہی اور
اسی کبریا اور فیر کی اور کراؤ فریب اور قابل ہوئی ہی اوکی کل شی جو قوی اور حاکمیت اور مغلوبیت اور
ملاوت اور کبر سو یہ ہیں بلطبی عادتوں کی اور سکا نہیں کہ منی حیرت کی ان سب میں تو وسطی و درین
زیادتی اور کمی کی نسبت ہے کہ اتون میں متوسط اوکی ہیں اور ذوق و فطرتیں میانہ روی کی مذموم میں اور سیلانی
فرمایا ابرص صاحب افور نہ کہ پناہ تہہ بندہ اپنی گردن کی بہت اور نہ کہول سکون نہ کہولنا اور فرمایا ابرص صاحب
اور وہ کہ جب سرج کبکی لگیں تہہ اور اوین اور تترنگی کرین اور ہی اوکی ہیج ایک سید گدازان اور فرمایا ابرص صاحب
ان زور اور میں کا فون پر نرم فل میں آپس میں تو دیکھی فکر و کون میں اور نجدی میں جتنا کیل کر یکا ایک
ان سب ہی طرف تیا و ان اور کمی کی سوا ہی تاک نہیں کال جو حسن خلق فصل طریق اصنام ہندہ
الاخلاق کما الرضا فی المجاہدۃ ومعنی المجاہدۃ ان تکلمہ الصغیر المفرط بالغالبۃ بخلاف مقتضیہا
فتعین مقتضی وجہ افان علی النحل فارترال تکلف الی انکما۔ وتدا و علیہ مہ بعد اخیری حی
لیس فی علی الی الی فیصلہ وان غلبت میں فی لا ترال بتکلف لا بتکلف بصیرت عادت فی نفس میں
علیک لا مساک فی عملہ وکان لاف فی خلق الکبر و سایر الاخلاق و قد ذکرنا ذلک فی کتابنا فیاضۃ الفیض
علی التفصیل سیمعی ان تعلم ان من یبذل بکلف الیس حیوان من یواضع تکلفا و هو ثقیل علی نفسہ و هو
عاطل عن خلق التواضع بل الخلق عبادہ عن حیۃ النفس صید منہ البقیل السہولۃ من غیر قویۃ و تکلف
لکن تکلف ہو طور تو تحصیل الخلق فازہ لا ترال بتکلف لا بحی صیرت او طبعیا و عادتہ فیہم میں طرا
ان الخلق و یبذل وان السخی قد یساک فالانظر الی الفعل بل الی الحیۃ الراضیۃ للی یصبر بکانتہ بالافعال
بدستہ غیر تکلف و اذ ان تفسد انکس فی الحسن الی انکس کفا و ہم فی الحسن الظاہرون فی الحسن الخلق الی الی الذی
وانما یسکرم ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی فی اللہ سبحانہ و تعالیٰ فقال و انما لعل الخلق عظیم
ولست النجاة موقوفہ علی الکمال البالی لکن علی ان یتکون المیل الی الحسن اکثر فان القیۃ المطلق فی الظاہر معقوت
والحسن المطلق معشوق و ما یکنہ و اذہر جات القریب من الحسن المطلق اسعد الدنیا من القریب الی العبر
المطلق انکذا لا یتفادت سعادت الاخرۃ بحقیقۃ حسن الصودۃ الباکتہ طریق درست کی ان سب عادتوں کہ
یا صفت اور مجاہدہ ہی اور سعی مجاہدہ کی بہترین کہ تکلف کہ تراویں صفت میں جو زیادہ اور غالب ہے خلاف اوکی
خواہش کے سول کر تیر خلاف خواہش اوکی کی نہیں اگر غالب ہو تجہر بل سویشہ تکلف کہ تو خیر کر میں ساتھ کہوشش کے
اور و امشکی تو او سپر کیا باریقہ دور کر پناہ کہ کاسان ہو تجہر خر کرنا اوکی عمل میں اور اگر غالب ہو اگر سب
ہمیشہ تکلف کہ تو بند کر نہیں پناہ کہ ہو جاوی عادت پس سان ہو جاوی تجہر نہ کرنا اوکی عمل میں اور ایہ
کام کہ سب کی عادت اور سب عادتوں میں اور بہتری ذکر کیا ہی ہو کتاب فیاضۃ النفس فی التفصیل اور لای ہی کہ
معلوم کری بہت کہ جو کوئی خر کرنا ہی تکلف وہ سعی نہیں اور جو کوئی تواضع کرنا ہی تکلف ہی اور یہہہ لان ہی
اوکی ہی پر سودہ عطل ہی عادت تواضع ہی بلکہ خلق عبارت ہی ویں صورت نفس ہی کہ صادر ہو تا ویں ہی

افعل یہوالت بعز فکر اور حکمت کے کن مختلف طریق حاصل کران خلق کا ہی سلمی کہ وہ ہمیشہ محتاج کرتا ہی پہلی پہلی جہان
کہ ہو جاتی ہی طبیعت اور عادت کو سمجھی تو اس سے کہ بچل کہی خراج کرتا ہی اور سچی کہی ہی بند کرتا ہی سو مت یکہ طرف
فعل کے بلکہ دیگر طرح سے شکل مضبوط کی جس سے صا اور ہو تے ہیں افعال سنا تہہ آسانی کی بغیر تھکے اور جان کہ فرق کو کو نکلا
حسن باطن میں مثل آدمی فرق کی ہی حسن ظاہر میں اور نہیں سلاست رہتا حسن ظنون مگر نادر اور سو اسکی نہیں کہ سلاست
را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لمی نہایت کہ تعریف کے اور نہ اند پاک کی اور نہ پایا اور تو پیدا ہوا ہی بڑی خلق پر اور کہہ
نجات موقوف نہیں ہوئی کمال پر لیکن یہ بات کہ ہر وی میل خاطر طرف حسن کے اگر اسکی کہ قبیح مطلق ظاہر میں پسند ہے
اور حسن مطلق محبوب ہے اور ان دونوں درمیان میں درجین ہیں تو جو کوئی نزدیک ہے حسن مطلق سے سعید تر ہوئی غایب
اوس شخص سے جو قریب ہے سنا تہہ قبیح مطلق کے واپسی ہی تفاوت سے عادت آخرت کی موافق تفاوت حسن صورت باطن
فصل علم انک قد تظن بنفسک حسن الخلق وانت عاقل غلبہ ایاک ان تغتزو یلتقی ان بحکم فیہ
غیرہ ویشال عنہ صدیقاً بصیراً لایاھن فی الجملہ اذ الشیاء غیرہ الی السواء الخلق اوشا فان تکون کذلک
لان اکثر الاخلاق یتعلق بالغیر یتبعی ان تظہر لھم من مواقف العز وقلان تفضیلت لا و تظن انک
تفضیلت سبحانہ وتعالی وتظہر العبادۃ وتظن انک تظہر للاقتداء وتکف عن کل وعن طلب اللہ
وتکظم الغیظ وانما یھون ذلک علیہ ان تعرف فیكون الریاء ہو الباعث علی المجتہد کذلک تکت
مواقف العز ورفیہ علی ماذکرناہ فی کتاب العز ورفا طلبہ منہ فان ھذا البکنا کما یحتمل الاستقصا وہ
جان کہ تو کمان کرتا ہی سنا تہہ نفس کے حسن خلق کا اور تو اس سے بکار ہی اور خیر وار جو توانی غور کیا اور لائق ہی حکم
کری اسباب میں غیر تیرا اور تو اس میں بین ہو چکی ایسی دوست اناسی جو بہ سستی کری اور با بجاہ جو وقت کہ نسبت کری
بجہا و غیرہ طرف خلعتی کی قریب ہے کہ ہو تو ایسا ہی سلمی کہ اگر اخلاق متعلق مولیٰ میں سنا تہہ غیر کی ہو لائق ہی کہ
ظاہر کرے تو اول اخلاق کو اولیٰ ہی اور غور کی موقوف ہی او میں یہی کہ غصہ کرے تو مثلاً اور کمان کہ ہو کہ غصہ
کرتا ہی خدا کی لمی اور نہاہ کری تو عبادت اور کمان کہ ہو کہ ظاہر کرتا ہی اوی ہی پوری کرانی کی لمی اور یاری تو
کہانی ہی اور دنیا کی طلب کی ہی اور کہاوی تو غصہ کو اور یہی ہل ہوتا ہی پھر چرب کہ مشہور ہو تو سنا تہہ وکی پس ہو
ہی بابا یشتان سبت اور ہی ہی بہت میں موقع غور کی سمین جیسا کہ ذکر کیا ہمیں کتاب العز ورف میں جو طلب کر تو
او میں ہی سو بہر کتاب نہیں اور نہ کستی وکی تمام کو **فصل** ینبغی ان تنفق ھذہ الاخلاق من قلبک
وتبدل بالاکھم وتقل علی الغلہ الصنف قلک علی التدریج و ظران الاغلی علی النیاسا
المعاصی الاخلاق الذمیۃ تنبغی کلا یمناء الخواص من حجب النیاسا لایان تطلب خلوة نجالیۃ وتنفکر
فیسبب قبلا علی الدنیا واعراضک عن الآخرة فلا یجوز لسنبا الا محض الجمل والغفل فان افضی عمرک
فی الدنیا ما ینسئ ھذا مملکت ووجہ الارض لیسلم لک من المشرق الی المغرب فماتہ سنتہ الیس یفوتک
بہ المملکت فی مدۃ لا اخرھا وھی مملکت الآخرة فان کان لا یدخل فی خیالک طول الایل فقد الذنیا مملوۃ
بہ وقد ہم طایرا یأخذ فی کل الفائف سنۃ حجبہ واحدا فتغنی الذرۃ ولم تنقص من الایل

می لان البانی لافاته لیکما کان قبل ذلک وانت ترضی عنک ترضی بعین لایسفا راما فی بحارة او طلب
 الیاسه وهو التعب انما جرح لاجل شیء یوهم ویماید لیکما لم یقله ویکما لایستقر ویکما ان یظن ان یظن ان
 ترضی ذلک لانک استحققت العینه مثلاً بالاصافه الی نقیضه ویکما لایستقر ویکما ان یظن ان یظن ان
 سنة بالاصافه الی امرک فتفکر فی لیستک ویکما فی القرب لمعنا نقول انما فعل ذلک علی توقع
 العفو فان الله سبحانه وتعالی کریم ورحیم واول یوم لا تدرک الحشر ویکما ان یظن ان یظن ان یظن ان
 کفر فی خرافه فان الله سبحانه وتعالی کریم لاینقص من ملکک شیء لو عرفک فی منامک فیرامی الیک منور حشر
 تاخذه فاقولت ذلک نادوا ان کان داخل فی قدر الله سبحانه وتعالی فاعلم ان یوفی العفو مع خرافه
 ولا خلاف کتوفی کفر فی خرافه الی العبد الذی یوقد نهاره لله سبحانه وتعالی علیه فیقال وان لیس
 للانسان الا ما سعی فوالله تعالی الم یجعل للذین امنوا وعلوا الصلوات کما للمفسدین فی الارض ام یجعل
 للمتقین کالنجار ووعده عن طلب المال فقال سبحانه وتعالی وعلوا صلاتکم فی الارض الا علی الله عز وجل انما الله
 یتدبر فی الدنیا والاکثر علیک فی تحذیر نفسك بالکرم فی الاخره وان تعلم ان رب الدنیا
 والاخره واحد الا ان یمنی ویکفی تو ان عاقبت کوا بنی دل سی او را غار کر یوتینا چه چه هم او تو تیر کر یوتینا
 پیران صفات کسوتوری تو او حکو استی او برین گمان کران یون که غالب است یحیرت دنیا واسب گنا یونکی سی او
 بری عاقبت اولی جین او برین مکن بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای که شرف خالی در ده بیان کر تو
 ابی تو تیر کرین وینا بر او را ورا من جین کفرت سی یونین بر یگا تو کو لی حسب سوا کما جالت ویکما لایستقر
 عمر تیری دنیا میں جو برین پس لیم کیا ہی کہ اگر ابادشاہی رونی میں کی پھر کرین بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای
 میں کیا نہ فوت ہوگی بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای میں کیا نہ فوت ہوگی بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای
 کی تیری لین ورازی بد کی پس شرافتیا کو پیرا مودہ سی اور شرف الیک میندہ کہ لیتا ہی تیرا برادرش میں ایک عالم
 شرافتیا کو پیرا مودہ کہ لیتا ہی تیرا برادرش میں ایک عالم شرافتیا کو پیرا مودہ کہ لیتا ہی تیرا برادرش میں ایک عالم
 تو جی افست کو دیکھتا ہی راضی شیء جہت سفوف کیا سوداگری میں یا ریاست کے طلب میں اور پیرا مودہ کیا ماند کی
 حاضر ہی ایک پیرا مودہ کو لیتی ہی بہت ہے کہ بالیقی ہی بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای میں کیا نہ فوت ہوگی
 فتنہ ہو تو سنا چہ سنا کی اور سنا کی نہیں کہ تو را سنی ہوتا ہی ساتھ ہی سلی کی تو حیرت بانہا ہی سچ اکیسا کلا شرافت
 ابی جی تو کی اور تمام عمر تیری بہت ہے کہ کثری کی سالی سہ نسبت تیری عمر کی سودہ بیان کر تو میں تاکہ دلچسپی جہت
 تیری عمر تیرا ورا شاید کہ تو ہی میں بہرہ کران یون بخش کے آرزو پر خوشی ملے کی شنی الارض والاری پس میں کہتا ہوں
 کہ کینون نہیں تو چوہر اکیتی یاد سوداگری کو او طلب کرنی مال کو آرزو پر مطلع ہونے کی کسی خزانہ میں ویرانہ میں سو
 اکٹھش الارض میں کمن کہ ہونے کی ایک سکو کی جہت اگر جہاد ہی بجزا وای محبت نیاسی مگر یکم طلب کی تو ای میں کیا نہ فوت ہوگی
 یہاں تک تو لی لی او کی پس کر کی کہ پیرا مودہ کی قدرت میں سو جان کر آرزو بخش کے باوجود خراب
 ہونے غمگین اور خزانوں کی مثل آرزو خزانہ کی جی تو میرا میں ملکہ بہت ہو ورا ورا ورا ورا ورا گاہ کیا اللہ

بمحمود سپهر فرمایا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتازی جو کیا یا اور نہ کیا کیا ہم کریں گی جان والوں کو جو کہ فی سبیل
 برادر آدمی جو خرابی بوالین ملک میں کیا ہم کریں گے اور والوں کو برادر ہی بہتہ کو گون کی اور بہتر تیز مال کی طلب سے فر
 اسباب کی اور کوئی نہیں پون چلنی والی زمین پر بلکہ اسدی بری وری اوکی سو کیا حال ہی تیرا تو جہلا ہی او
 کرم کو دنیا میں اور تو بہر سہا نہیں کرتا تو سپہر فر فریب دنیا ہی اپنی نفس کو سہا تہہ کرم کی خرت میں در تو جانا ہی حصہ
 دنیا او آخرت کا ایک ہی ہی **ف** جبکہ یہ بات معلوم ہو کہ مالک دنیا
 اور آخرت کا ایک ہی ہی بہر آخرت کو اس گمان سی کہ وہ نیچے چھوڑا اور دنیا کو اس خیال سی کہ یہ ایک نعمت
 حاضر ہی اور نقد اختیار کرنا بری نادانی اور حماقت ہے سلی کہ بانی کو فانی کی عوض ترک کرنا عاقل کا کام نہیں
 نہایت کا اگر دنیا میں ہی سو برس چھ بہر موت ہی اور دمان بھی اگانڈ ہے نہیں کسری فی حواتنا بر الوات
 بنایا اس بری او سو کیا فائدہ ہوا اور افلاطون کو اس تہر اور گفتار نی کیا نفع دیا مجنونان خرم عمل کرشت
 آخر ازل گشت چہرہ شدتہ رخت عمل بند کہ تہر شدتہ اندی و باز سار شدتہ **فصل** بعلمک بقول
 عوایت امور الدنیا قل انکشف بلعیا واطمنا الیہا قلہ واما امر الاخرۃ فلیست کھدہ ولسن لاجل الخیر
 الحقیقی فی قلبہ بہ قل انکشف رختی و تبرک الدنیا نقدا ہا ہو موعود و نسبتہ ولسن انق بہ
 فاقول کو کنت من رباب البصیر انکشف من امر الاخرۃ صرحا کما انکشف امر الدنیا واذ الیکن
 من اہلہ فتفکر افاویل رباب البصیر فان الناس فی امر الاخرۃ اربعۃ اصناف صنف اثنو الخیث
 والنار کما ورد بہ القرآن ویموت انواع نعيم ہا ویک الخیم ہا و صنف لیسیتو الذات و الا لام
 الحسۃ بل لیسیتو علی سبیل التخیل کما فی المنام حتی یكون کل واحد فجنۃ او نار یلہا وخذ و زعموا
 ان تاثر ذلک فی کما تاثر الحقیقۃ لان تالہ النبا یرکت الی النبیطان فانما یخلصہ فی ذلک التنبیہ
 و ہو فی الاخرۃ دلیلہ انقطاع لہ و صنف ثالث اثنو الاما عقلیہ قل ان عقلیہ و زعموا ان ذلک
 اعظم من الحسیۃ و مثلو ذلک عاستشعار الذۃ الماک و استشعار زوالہا فان الماک یوشی الاما کثیرہ
 بدنیۃ علی ان یظفر بہ عدوہ و یاجل ملکہ و یستشعر من ان ظفر العدو لا یولم البدن و ہو لاء
 اصناف النار اعنی اصناف الثلاثۃ و منہم الانبیاء و الاولیاء و الخدایہ و کلہم تنفقوا علی الثبات سعادۃ
 مؤبدہ و شقاوۃ مؤبدہ وان السعادۃ لا تنال الا تبرک الدنیا و الاقبال علی اللہ سبحانہ و تعالیٰ و لو
 مرضت ولم تکن من اہل البصیرۃ فی الطب لایت افاضل الاطباء ینفقوا علی شئی لیسیتو وقفہ
 اتباعہم و صنف رابع لیسوا من الظاہری الامور لا لہیتل من الاطباء و الخدایہ من اقصر نظرہم
 علی الطبایع الاربع و فرجھا و راوا قوم الروح موقوف علیہا و لیسیتو الحقیقۃ الروح لالہ
 الحقیقی لذلک ہو العار فی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کم یلہ کو الا الروح الحسۃ الذی ہو بخار النضج
 خزانۃ القلب تشر فی العروق الضواری الخیم البدن و یقوم بہ الحس و الکرہ و ہی الروح النبی فوجد
 للہایا یصنفا اما الروح الخاضع لانسان المنسوب الی اللہ سبحانہ و تعالیٰ حبشہ و نفخہ

من روحی غلامی قطوالة وطمعوا ان الموت سدا وانه رجحوا الفساد المزاج فانتم في حق هؤلاء باين امرين
 اما ان تجوز غلطهم او تعلم قطعاً صحة قولهم فان جوزت خطا هم انما كالعراض عن الدنيا
 بمجد الافتعال فانك لو كنت صادق الجوع وظفر الطعام وحميتا كماله وانجز عصبى ان فيه سماً
 او ان حياه ولفظ فيه قايمة الجوع وتركك لكل لانه تقول ان كان كاذباً فليس بقوى الاله لا كل
 وان كان صادقاً فافقيه الهلاك ومثل هذا الاحتمال لا يمكن الهجوم عليه فليت شعراً احتمال الخلود
 في النار كيف يستحيز العاقل الهجوم عليه كيف يكون كاليقابن التام في الحد منتهى تعب الشغل
 مع كماله فقال قال النجم والطبيبك لا هم الا يحشر الاموات قلت ايكم وان صح قولكم
 فلست بخلافه وصرحت في الخسار عليكم وان قلت انما عجزت عن صدق هؤلاء وان الموت عدم وان
 لا عقاب ولا ثواب لان انبياء الاولياء كلهم غير دون اوليائهم وانما الذي انكشف له حقيقة
 الحق هذا الطبيب الحكيم بل من عجزت ان اعلم ذلك كما اعلم ان الاثنين اكثر من الواحد حتى لا يخاف الخ
 فيه ريب قبل هذا على فساد المزاج وركالة العقل البعد عن قبول العلل والبر ولكن بهر هذا يقال
 لان كنت تطلب الصواب في الدنيا فقط فمتقاضك عقلك ايضا فاجابة الشهوات وكسرها وان
 الراحة في الحرمة والخاص عن اصل السر الشهوات في اتباعها فالحال اذا تسلطت على النفس وهو الام
 تاجزة نتج النفس الى احتمال كل ذل مشفقاً المستر في الدنيا الانا كرها والزاهد فيها ما يابط اليها
 فلا يزال منها في عناء فالمعط ايضا فان عقل قليلا من الدنيا اكثر من عنائها وسرعة فالحال في
 شرها فان لا تكن في امر الاخرة على تخمين ولا من شاذة افات الدنيا على يقيين فما انت الا
 من الحكمة المعروفة ولتعلم من نباه بعد حين ولشك يقول ذرهم ياكلوا ويمتبعوا ويلهمهم
 الاصل فسوف يعلمون شايد كه تركي انجام زنياي كاهونكا كهنا مجكوكيكني من اورنجيت هو كيا دل پير
 او ليكن اب آخرت كل سوتنين ديكها سينتي وسكو ادين نهنين باجيتي تشديق پوني ودين ساهته او كسي سيلي
 شست عبت ميرى دنياي چو پوني نين جو نهدى اوس چيزي بهر وى بر سكا وعده ولام نى اورين بر اعتقاد
 نهنين كرايس من كهنايون اگر تو نواز عقل والنونى تو كوله با نچه پير آخرت كاهير عيسى كهناي امر وناكا او كچه نين
 تو او كى ال سى دنيا كراتون من عقل اكون سوكو مقدمين آخرت كچه پيرين كچه كوكايت كى نين پيرين او فتره كوشى موا سايه
 ازان سينتون سوكو كچه پيرين او دنيا او كى كى او كيتيم كى لو ك نهنين ناست كرى ايسى لذتين اور پير جو محسوس
 بهون بلكه او سكو ناست كرى نين بطريق نبال كى جيسى خوابين بهانكا كه وهر كيه نيهشت اور دوزخ من ديكه اى سكو
 نهنيا اور گمان كيا كه تحقيق تاثير اى سمين مثل تاثير حقيقت هى سلى كه ديكه نون كا مانند ديكه نى والى كى اور
 سوا سلى نهنين كرماني ديتى هى او سكو اس حال سى بيدارى ورده آخرت نين بهيشه هى نهنين جو چكنا او كى اى
 اور قيسرى قيسم كوكون نى ثابت كى هين ديكه عقل اور مرنى عقل اور گمان كيا كه ديكه پير اى محسوس سى او كى
 اسكى ساهته كا هى نرنى ملاك اور كا نرى او كى زوال كى شستين ملك سبب نوناي بهيت نى تدكون كا جوبان

ہنہیں ہوتی اس طرح کہ محمد موسیٰ ہندوسکی دشمنی اور علی اوسکی بادشاہی اور قید کر لی اوسکو باوجود ہر کی کفر و
 ہونا دشمن کا نہیں دیکھ دیتا یوں کہ اور یہ لوگ صحابہ کرام لفظ ہیں یعنی متون قسم کے لوگ جو دہیان کرتی ہیں اسد
 کی کارگیری اور یمن سی ہیں اور علی اور حکماء اور یہ سب متفق ہیں ثابت کرنی پر حادۃ ہمیشہ اور شقاوت
 ہمیشہ کی اور سعادت نہیں ملتی بلکہ دنیا کی چھوڑنی سی اور توبہ کرنی سی بلکہ کبیرا اور اگر بیمار ہو تو اور نہ تو طلب کے
 جانی والوں کی اور دیکھی تو طبیعت کو جو فاضل ہیں کہ متفق ہوئی بکایت پر نہ تو وقت کریگا تو انکی پیروی میں
 اور قسم جو ہتی جو نہیں نظر کرتی اسد کی کاموں میں بلکہ میں وہ طبیعت اور یمنیوں میں سی مقصود ہی نہ
 انکی جان حقیقت پر اور اوسکی مزاج پر اور دیکھنا تہ اور روح کا موقوف و سپر اور نہ معلوم کیا حقیقت کو اوس روح
 الہی حقیقت کی جو چھائی ہی اسد کو بلکہ نہ دریافت کیا بلکہ روح جسمانی کو جو بخاری کہ کیا اوسکو دلی حرارت نے
 بہتر ہی پہر کرتی ہوئی رگون میں طرف سٹن کی اور اوس کی قائم ہوئی ہی اس حرکت اور یہ ہی روح سی
 جو پائی جاتی ہی جانورون کی لئی بھی لیکن وہ روح خالص انکی جو مشیبت ہی اسد یا کہ کبیرا جیسا کہ فرمایا
 اور پہونکی مینی اوس میں اپنی روح سونہ جانا اوسکو اور گمان کیا کہ موت عدم ہی اور وہ راجع ہوئی ہی طرف سٹن
 مزاج کی سوتو حق میں انکی درمیان دوام کی ہی یا یہ کہ تجویز کر پتہ انکی غلطی اور جانی تو یا یقین صحیح ہونا انکی قول
 کا سوا اگر تجویز کریگا تو انکی خطا لازم ہوگا جتھکو اعراض و نیاسی مجروحہ احتمال کے پس فی اگر مجتہد ہوگی ہو کہ اور یا ہی تو
 کہا نا اور ضد کری تو اوسکی کہانیکا اور خبر دی جتھکو کوئی لڑکا کہ اوس میں نہر ہی یا کسی سبب بی لعاب ڈالا
 اوس میں تو کہنے چکا تو ہو کہ اور چھوڑ کیا کہانی کو سلی کہ تو کہیگا کہ اگر ہی لڑکا جو نا تو نہیں کیا مجوسی مگر نہ کہانی
 کا اور اگر ہی سچا تو اوس میں ہلاکی ہی اور مثل اس احتمال کی نہیں ممکن ہی در آنا اوسپر کاشکی میں جانتا کہ احتمال
 ہمیشہ رہنیکا اگر میں کیونکہ اجازت دیتا ہی عقل والی کو در آئی انکی اوسپر کیونکہ نہیں ہوتا مانند پوری یقین کے
 اوس سی محنتی میں یہاں تک کہ خبر دار ہوا شاعر باوجود دیکر کیا ہی عقل اوسکی سو کہا بولی بخوبی اور طبیعت و لونو
 ہنہیں اور ہنہنگی مردی مینی کہا مہتاری تہمہ پر اور اگر درست ہے بات مہتاری تو میں نہیں بیان کا اور اگر ہی ثابت
 سیری درست تو زبان ہی مہتار اور اگر ہی تو میں جانتا ہوں بالضرورت سچ انکا اور تحقیق موت عدم ہی اور نہیں ہے
 عذاب اور نہ ثواب ورنہی اور ولی ہمیشہ رور اور طبع میں اور سوا کی نہیں کہ وہ شخص جسکو کہلی حقیقت حق کے
 وہ ایک طبیعت جابل ہی اور توئی گمان کیا کہ میں ایسا جانتا ہوں جیسی کہ جانتا ہوں یہ بات کہ تحقیق دوزیا وہ ہیز
 ایک سی یہاں تک کہ نہیں خلیان میں ڈالتی جھکوسبب میں شک و سہمیت بات نکالت کہ ہی تیری مزاج کی فساد و عقل کے
 رکاکت پر اور دوری پر علاج کی قبل کرنی سی لیکن باوجود اسکی کہا جاتا جتھکو کہ اگر ہی تو طلب کرتا آرام کو دنیا ہی میں فقط
 نقصان کرتی جتھکو عقل تیری ہی کوشش پر شہوتوں کی اور اوسکی توڑنی پر تحقیق آرام آزادی اور رانی میں ہی وید
 شہوتوں کی نہ اوسکی پیروی میں پس تحقیق وہ شہوتیں جو وقت کہ غالب ہوئی ان میں پر اور یہ دیکھ میں تیار آنا
 مونا ہی نفس طرف اٹھانی سرولت اور شفت کی اور نہیں آرام والا دنیا میں مگر اوسکا چھوڑنی والا اور جو کوشش
 کرتا ہی وہ میں باطل ہی اوسکا سو ہمیشہ بہت ہی اوسکی سبب تکلیف میں سو بیکار ہی اگر سمجھی تہو اساتو چھوڑو

وہا کو بسبب بہت مولیٰ اوکی بھیک کے اور شبانی اوکی خالی اور نہت اوکی سرکون کی سوا کر ہو تو اس میں بہت
کی قیاس والا اور نہ دیکھنی والا ہنی دنیا کی فتنوں کی لعین والا پس نہیں ہی تو مگر اس خون مغرور میں سی اور تو
جان لیگا بنا اوکی عبادت کی اور تجربہ جیسی ہی کہا جاتا ہی چھوڑ دی اونکو کہا لیں اور برت لیں اور امید
بہت نہیں کہ اگر معلوم کر نیکی القدر الرابع فی تجلیہ القلب بالخلق المحمودة وحی عشرۃ اصول
ضم جو پتی بیان میں کل ارستہ کر نیکی ساتھ عادتوں ستودہ کی اور یہ سولہ صلیں میں الاصل الاول فی
التوبۃ فاہمک منہ طرہ السالکین ومفتکر سعادتہ المربین اصل پہلی بیان میں توبہ کی آوردہ انتہا
سی سالکوں کی راہ کی اور تھی ہی سریدوں کی عادت کی قال سبحانہ وتعالیٰ ان اللہ بحب التوایین ومحب
المتطہرین وقال سبحانہ وتعالیٰ وتوبوا الی اللہ جمعا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب جلیل اللہ
تعالیٰ والثانی من الذنوب کبر کذبہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یحب التوبۃ عبد اللہ المؤمن من اجل
نزل فی اصح ذویہ محکمہ معہ لحنہ علیہا طعنا ہو شرابہ فوضہم سر او نام نوبہ فاستیعظوا فاذہب
سر لحنہ فطیلہ حتی اذا اشتد علیہم العطر او ما شاء اللہ قال لہرجم الی الکمان الذی کنت فیہ فانام حق
اموت فوضہم لاسفہ فاسعدہ لیموت فاستیعظوا فاذہب لحنہ عندک علیہا زادہ وشرابہ واللہ سبحانہ
وتعالیٰ الشکر خیر ما توبہ العبد من المؤمن من هذا بر اصلہ فرمایا سبحانہ فی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ
کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ
اور توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ کبر خیر الا و دست کہتا ہی توبہ
اسبت اوس شخص کی جو انرا کہتے ہیں میں جنجمل ہلاک کر دیوای کی اوکی ساتھ اوکی ساری ہی اور سپر اوکی کا کہنا پینا
ہی سمجھ کہا اسی سر بنا اور یو ایک نیند بیدار ہوا اور بھاگ گئی اوکی سواری سو ہو نہ نا اوکو پینا تنگ کہ جب
خالی ہوئی او سپر کر ہی اور عباس اور جو اندہ فی چاہا کہا پھرون او سی مکان کی طرف ہمیں تہا سو خواب کرون میں
ہیا تنگ کرون میں سو رکھا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مر جاوی پس چکا سو نا کاہ سولہ ہی اوکی اس ہی او سپر
کہتا پینا او سکا اور اندہ بحث خوش ہوتا ہی توبہ کر نیکی اپنی بندی ہوسن کی نسبت اس آدمی کی اپنی سواری ہی
ف توبہ ہی خوشی خوشی اس شخص کو سواری کر شکر دینی ہی ہوتی ہی اس ہی ہی مایہ الیہ ہی بندی کی توبہ
کر ہی ہی خوشی خوشی اس شخص کو سواری کر شکر دینی ہی ہوتی ہی اس ہی ہی مایہ الیہ ہی بندی کی توبہ
طریق القرب والکنز رکین ومبدأ کمال ملید اھاف ہوا ایمان ومعناک سطر نور للعرفۃ علی
القلب حتی یخیر فیہ ان الذنوب موم محکمہ فیستعل منہا الخوف والندم ینبعث من ہذا
النار صدق الرغبة فی السلاقی والحق امانا فی الحال فترك الذنوب وامنا فی الاستقبال فبالعزم
علی الترتک وامنا فی الماضي التلاقی والحق کمال مکان ویدلک فیحصل الحال حقیقت توبہ کی پینا ہی دور
کی راہ ہی توبہ کی کی راہ کی طرف لیکن اس کی ایک رکعت ہی اور ایک کاز ہی اور ایک کمال لیکن آغاز او سکا
سوا یاں ہی اور معنی اوکی چکنا معرفت کی نور کا ہی دیر ہیا تنگ کہ ظاہر ہوا زمین کہ گناہ زہر ہی ہلاک

کریمو الا اور بزرگ اور ہیوس سی آگ در اور شیطان کی اور او ہیوس کی سی بھی رغبت تلامی اور چینی میں لیکن باب
 سو ساتہر چوڑی گناہ کی اور لیکن آئینہ سوار اوہ چوڑی پر اور لیکن گنہ گشتہ میں ہوتا فی حتی المقدور اور اس سے حاصل
 ہوتا ہی کمال **ت** تو بہترین قسم پر ہی ایک تو بہر مطیع کی اور وہ اس بات کی ہی کہ وہ اپنی طاعت کو بہت سمجھتا ہی
 دوسری تو بہر گناہ کی اور وہ کم دیکھتی ہیں گناہ کی ہی تیسری تو بہر ف اور وہ قیمت کرنا اپنی حال کا اپنی اور
 کرنا شرط بندی کا خلق الانسان ضعیفا انسان پیدا کیا گیا ضعیف یعنی اوس سے حق بندگی نہیں ادا ہو سکتا
 اور تو بہر اوقوت لازم ہی کہ اپنی تین صلاہی شہادت کری اور خدا پر حق نہ کری **ب** ای بندہ جو بندگی نہ کر دی نہ
 از بند گیت کہ کاردار و چون و تو تو گر خدا نداری نہ او بہر تو قصد نہ ارادہ **فصل** اذ اعرفت حقیقۃ التوبۃ
 انکشف لك احوالها واجبة علی کل احد فی کل حال ولکن لا تعرف اسما نہ وتعالی وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہا المؤمنون
 فخطاب جمیع مطلقاً اما وجوبها فلان معناه معرفۃ کون الذنوب مھلکہ ولا انبعاث لذنوبها وهو جزء
 من الایمان اغنی هذه المعرفة فلیک لا یجب لاما وجوبها علی کل احد فهو ان الانسان مرکب من صفات کھیمية
 وسبعینہ وشیطانیہ وروبیہ حتی یصل الی الیھیمیۃ الشہوة والشہ والشہور ومن السبعینہ الغضب والبغضاء
 والعداوة والتبغضا ومن الشیطانیۃ المکر والحيلة والخداع ومن الروبیۃ البکر والغرور والخبث
 والاستیلاء واصول هذه الاخلاق هذه الاربعة قد عجت فی طینۃ الانسان عجتاً فحکما
 یکاد لا یتخلص منها وانما یخون ظالمها کتور الایمان المستفاد من العقل والشہر واول ما تخلق فی
 الادھی الیھیمیۃ فیغلب علیہ الشہوة والشہ فی الصبی ثم یخلق فیہ السبعینۃ فیغلب علیہ المعاداة
 والمنافسة ثم یخلق فیہ الشیطانیۃ فیغلب علیہ المکر والحيلة اذ تدعو السبعینۃ والیھیمیۃ ان
 یتعمل کما شہ فی خیل قضاء الشہوة وتنفيذ الغضب یمظہر بای ذل الصفات الروبیۃ وهو البکر
 والاستیلاء وطلب العلو ثم بعد ذل یخلق العقل الذی فیہ یظهر نور الایمان وهو من حزب اللہ سبحانه
 وتعالی وجنود المملکة وتلك الصفات من جنود الشیطان وجنود العقل یکل عند الاربعین یندر
 اصلہ عند البلوغ واما سایر جنود الشیطان ویكون قد سبق الی القلب قبل البلوغ واستولى علیہ
 والفتۃ النفس استرسل الشہوات متاعاً لها الی ان یرد نور العقل فیقوم القتال والظار دینہما فی مکر
 القلب فان ضعف حزب العقل فنور الایمان لم یبق علی اصبع حزب الشیطان وجنودہ فیبقى جنود
 الشیطان مستقرۃ اخرکما سبق الی النزول ولا وقد یسلو الشیطان مملکة القلب هذا القتال ضرور
 فی فطرۃ الادھی لا یتسع له خلقہ الاول کما لا یتسع له خلقہ الای انما حل الی حال آدم صلوات اللہ
 لتتنبأ بہ ان ذلک کان مکتوباً علیہ هو مکتوب علی جمیع اولادہ فی قضاء الازل الذی لا یقبل التبدل
 فاذا لا یتبغی احد عن التوبۃ جب کہ ہجیا تو ہی حقیقت کو کہل گیا تھک کہ وہ وہب ہم کسری پر یہ حال میں
 اور اسو اظی فرمایا ایہ صفاتی اور توبہ کرو طرف اس کی سب ٹکرای ایمان والو سو خطاب کیا یہ کہ مطلقاً لیکن واجب ہونا
 اوسکا سوا کسی کہ معنی اوسکی ہجیا تا اس بات کہ ہی کہ میں گناہ ملا کہ کریمو الا اور مستغفر ہونا اوسکی چوڑی پر نور یہ کہ

جزئی ایمان کا یہی یہ معرفت پس کوئی نہ ہو جسے کسی اور لیکن محب ہوتا ہو گا کہ یہی ہر مس و ہر کسی انسان کے لیے
 صفات بہیمہ اور ہیمہ شیطانیہ اور ہیمہ بیہوشی یہاں تک کہ سارے مولیٰ تری بہیمہ سی شہوت اور شہرت اور فحش
 اور ہیمہ سی غصہ اور حسد اور فتنی اور بغض اور شیطانیہ سی کہ اور حیلہ اور فریب اور ہیمہ سی بزرگی اور عزت اور محبت
 رنج اور غلبہ کی اور اصل ان عاقلوں کی یہی چار چیزیں کہ نچر کی گئی ہیں ان کے کسی میں نہ ہو دوسرے قریب کی نہ دالی
 پالی انسان اس ہی اور سوا کسی نہیں کہ نجات پانابلی وکی تاریکیوں سی ساتھ ہوا ایمان کی جو حاصل ہوا ہے
 عقل اور شعری اور اول اور سینکڑے جو پیدا ہوتی ہی آدمی میں بہیمہ ہی ہو غالب ہوتی ہی اور سپر و شعی اور
 جگر پھر پیدا ہوتی ہی اور میں شیطانیہ ہو غالب ہوتا ہی اور سپر اور فریب اس کے طانی ہی ہاں کہ بہیمہ اور ہیمہ
 طرف سے حاصل کرنی اور کسی دانی کی حیلوں میں بر لائی خود ہوش اور جاری کرنی غصہ پھر ظاہر ہونے میں
 اس کے بعد فتنہ بوبیت کی اور وہ بزرگی اور غلبہ ہی اور طلب کرنا ہر تری کا پھر اس کے بعد پیدا کی جاتی ہی عقل
 حسین ظاہر ہوتا ہی اور ایمان کا اور یہ اس کے گروہ اور فرشتوں کی شکر سی ہی اور صفین شیطانی کی شکر سی
 میں اور شکر عقل کا کامل ہوتا ہی وقت چالیس برس کی اور ظاہر ہوتی ہی اہل اس کی وقت بلوغ کی اور لیکن
 سب ان شکر شیطانی کی سوچی کرتی ہیں وکی طرف قبل بلوغ کی اور غالب ہو جاتی ہیں اور سپر اور الفت پھر کجا ہاں
 اور سی نفس اور چوٹ جیامی شہوتوں میں اور سک پھر وہو کہ یہاں تک کہ دارد ہوتا ہی نور عقل کا سو قایم
 ہوتی ہی لڑائی اور جنگ و میان دون دیو و نون کی وکی معرکہ میں پھر اگر ضعیف ہو گیا ان کے عقل کا اور نور
 ایمان کا نہیں قوی ہوتا پھر کانی پر گروہ اور شکر شیطانی کی پس فی رہتا ہی شکر شیطانی کا شہر ہوا آخر
 جس کی ہفت کی ہتی اوی طرف و ترن کی پہلی بار اور تحقیق شکم ہو جان سی شیطانی کی لسی یاوشا ہی وکی
 اور یہ لڑائی ضروری آدمی کی پیدائش میں اس کی کہ نہیں انسان ہوتا ہو اس کے پید کرنا لڑائی کا جیسی نہیں انسان
 اس کے پید کرنا باب کا اور سوا کسی نہیں کہ حکایت کی گئی تھی آدم علیہ السلام کی حال کی اس کی کہ کاہ ہو تو
 ساتھ اس کی کہ یہ لکھا ہی اور سپر اور کجا ہی وکی سب لاد پر اس حکم ازل میں جہین تبدیل نہیں ہوا
 نہیں نخت تو ہی یعنی اب ہر کسی کو توبہ لازم ہی **فصل** و اما وجوہ کجا فی کل حال فلاں الا نشان
 لا خلوفی جمیع احوالہ عن ذنب فی جوارحہ او فی قلبہ فلا یخاف عن خلوف من اخلاق الذمیۃ منما
 یحب تزکیۃ القلب عنہ فانہ مبعث علی سبحة سبحانہ و تعالیٰ فلا یشتغل بالما طیۃ توبۃ کہ نہ رجوع
 عن طریق البعد الى طریق القربان خلاص جمیع ذلک فلا یخاف عن العقول ان تعین الله عزوجل فلا
 یضطر طریق البعد بل یلزم الرجوع عند الذکر لذلك قال الله سبحانہ و تعالیٰ و ذکر مرابعا ان ثبت
 فان کان حاضر اذ الی الام وان یتصور ذلک فلا یخاف عن ملازمہ مقام نازل عن لمقامات
 الرفیعۃ و راءہ و علیہ بنی قنہ الی اما فہو کم ما ترقی عنہ استغفر عن مقامہ الذی خلقہ لا نہ
 نقصان الا صافۃ الی ما ذکرہ و ذلک لکھا تہ فلا تالکھا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نلیغان
 علی قلبہ حتی استغفر اللہ فی الیوم و اللیلۃ سبعین مرۃ و کل ذلک کان توبۃ منہ الا ان توبۃ

العوام عن الذنوب الظاهرة وتوبة الصالحين عن الاخلاق الذميمة الباطنة وتوبة المتقين عن
 مواقع الرزية وتوبة المحبين عن الغفلة المنسبة لآلہ کرو توبۃ العارفين عن الوقوف علی مقام
 متصوران يكون وراءہ مقام والمقامات فی القرب من اللہ بحانہ ونعالی کافایۃ لها وتوبۃ العارف
 لانہا کمالہ اور لیکن واجب ہونا توبہ کا ہر حال میں ہو سلی ہے کہ آدمی نہیں خالی ہوتا سب حوالہ میں گناہ سی
 جواو سلی ماہیتہ پاؤں وغیرہ میں ہی یا دلیں ہی پس نہ خالی ہو کسی عادت سی عادتوں بڑی میں سی ایسی عادت
 کہ واجب ہی پاک کرنا نفس کا اوس سی سلی کہ وہ دور کرتی ہی سدی اور مشغول ہونا اوسکی دور کر نہیں ہی توبہ
 سلی کہ رجوع کرنا ہی دوری کی راہ سی قرب کی راہ کی طرف پس اگر خاں گان سے توبہ میں خالی ہوگا غفلت سے جو سلی اور یہ
 دوری کی راہ سی اور لازم ہی رجوع کرنا اس راہ سی ساتھ وسیلہ ذکر کی اور سیوا سلی فرمایا اللہ صاحب توبہ کو یاد دلاؤ
 رب کو جب بہول جامی پہر اگر ہو حاضر ہمیشہ اور یہ کہان ہو سکتا ہی پس نہیں خالی ہوگا ملازمت سی ایسی مقام کے
 جو کم ہی مقامات بلند سی جو بھی اوسکی ہی اور اس پر یہ لازم تھا کہ یہ ترقی کری اس مقام سی طرف اوس مقام کی جواو
 اوسکی ہی اور جب ترقی کر جائیگا اس مقام سی استغفار کر لگا اوس مقام سی جسکو اپنی پہچھی چھوڑا سلی کہ یہ ترقی
 بہ نسبت اوس مقام کی جسکو پڑایا ہی اور اسکی کچھ نہایت نہیں پس سیوا سلی فرمایا آنحضرت فی حال یہ ہی کہ ایک پردہ
 باریک ہو جاتا ہی میری دلیر ہیل شک کہ استغفار کرنا ہوں میں دنات میں ستر بار اور یہ سب استغفار توبہ کرنا ہوتا
 آنحضرت کا مگر یہ کہ توبہ عوام کی ہوتی ہی ظاہر کی گناہوں سی اور توبہ صاحبین کے بڑی عادتوں سی جو باطن میں
 ہیں اور توبہ فرشتوں کی شک کی موقوف سی اور توبہ اللہ کی دوستوں کی غفلت سی جو ہلانی ہی ذکر کو
 اور توبہ عارفوں کی تہر تہی سی اوس مقام کی کہ ہو سکی کہ ہو اوسکی وری کوئی اور مقام اور مقامات کی نزدیکی
 میں سدی نہایت نہیں اور عارف کی توبہ کی ہی نہایت نہیں **ف** سلی کہ حسابات قرب خدا کی نہایت
 ہوی اور یہ ہم ہر مقام پر اس خالی ہی کہ اسکی وری کوئی اور مقام ہی جسکو میں نہیں پایا اور میں اوس سی غافل ہوں
 توبہ کر لگا تو یہ توبہ ہی بی نہایت ہوی سلی کہ ہر مقام کی ساتھ ایک توبہ ہی **فصل** التوبۃ اذا استجبت
 بشرائطہا فہی مقبولة لا محالة ولا يخفى عليك ذلك ان فہمت معنی القبول ومعنی القبول ان یحصل
 قلبك استعداد لقبول الحق انوار المعرفۃ وانما قلبك کاملہ یحجب عن التجلی کدورۃ الشہوات والرغبت
 فیہا وترتفع من کل ذنب ظلمۃ الیہ من کل حسنۃ نور الیہ الحسنات تصقیل للقلب لذلک قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الحسنۃ لیستہا تنقہا ونسبۃ التوبۃ الی القلب سببہ الصراکون الی الثواب والایمان نزول
 منہ الوسم اذا استعمل فیہ علی وجہہ مؤمنات فانما لیشک فی قبول التوبۃ لانه لیس یستیقن حصول تمام
 شرطہا كما ان من شر البسہل ان یستیقن حصول لاسرہا لانه لا یدری وجود تمام الشرط فی امر متضا
 ولو تصور ان یعلم ذلك لتصور ان یعلم القبول فی حق الشخص المعین ولكن هذا الشک علی الاعیان
 لا یشک فی ان التوبۃ فی نفسہا طریق القبول لا محالۃ توبہ جبروت کہ جمع ہو جائیں اوسکی شرطیں پس ہم
 مقبول ہی بصرہ اور نہ پوشیدہ ہی تہمیر سمجھنا قبول کی معنی کا اور معنی قبول کی یہہ میں کہ حاصل ہو

تیری زمین استعداد قبول کرتی تھی اور چون معرفت کی اور پہنچان تر امر مسل آتی تھی کہ تو کسی ہی کو مسکو کل ہی
 کہ وہ تیرے شہر و قون کی اور نسبت و زمین و جاتی ہی ہر گنا وہی ایک تار کی طرف و سکی اور سرنگی ہی ایک نور اور سکی
 طرف پس زمینان مستقل دیتی میں اپرا اور ہوا سلی فرمایا انحضرت فی حق بھی لکھا ہی کی ایک نیکی و دو شادی کی
 او سکو اور نسبت و تہ کی و کی طرف ہمیں نسبت جہان کی کپڑی کی طرف ضروری کہ چہ ضروری دس ہی کی ایک
 جبکہ ہمتال کیا جاویں صابون کا کپڑی میں او کی ڈھنگ سی اور جو کوئی توجہ کرنا ہی سو نہیں شک کیجانی کہ
 ہر نہیں توجہ کی مگر اسلی کہ وہ نہیں یقین کہ ہوتا حاصل ہونہیں سبے طون او کی کا جیسی کہ جو کوئی ہناری ازل میں
 یقین کہ ہوتا حاصل ہونہی اہمال کا او کی سبب ہی کہ وہ نہیں جانتا یا یا جانا سبب طون کا او کی دواؤں میں
 اور اگر ہو سکی مگر اسکو جان تو ہو سکتا ہی کہ مالی قبول کو حق بنایا کی و می مقرر کی لیکن یہ شک کو کون ہی ہی
 نہیں شک اسپن کہ توجہ ہی نفس میں قبول کی راہ ہی البضر و فصل علاج التوجہ حل عقد الاصرار
 فانه لا مانع فيها سوى الاصرار ولا حاصل عليه سوى الغفلة والشهوة وذلك مصدر من القلب
 وعلاجها كعلاج امراض البدن لكن هذا المرض اكثر من مرض البدن اشكاه اشياء احدها انه مرض
 لا يعرض صاحبه مرض فكل برص على وجهه على امرأة له فانه لا يعالج له لانه لا يعرفه ولو اخبر غيره
 رعا له يصدق والثاني ان عاقبة هذا المرض كتم بشاهد الانسان ولم يجز به فلذلك لا يراه شيك على
 عفو الله سبحانه وتعالى ويجهت في علاج مرض البدن غايه اليهم والاشياء وهو الداء العضال فقد
 الاطباء فان الطبيب هو العالم العامل وقد خضع العلماء في هذه الاعضاء امر ضاع عنهم علاج
 انفسهم لان الداء المهلك هو حجب الدنيا وقد غلبت لك على العلماء واضطرروا الى الكف عن تخنير
 الخلق من الداء كيلا يتكشف فضيحتهم فلهذا طمحووا الى الاقبال على الدنيا والتجاذب لها والتكالب
 عليها فبهذا السبب الداء واقتطعت الداء واشتغل الاطباء بفتون الاعواء فليتم اذ الداء يصلحوا
 لم يفسدوا وليتم سكونا وما انظفوا بل صار كل واحد كانه حفرة في فم الوادي لا يمشي شراب لا يترك
 الماء يشربه غيره وحالة القول في علاج ان تنظر في سبب الاصرار وهي ترجع الى خمسة اسباب اولها ان العقاب
 الموعود ليس بعد الطبع يستهين بما لا باخذ يخفف في الحال علاجها ان يتفكر ليعلم ان احوال
 قريبان البعيد ما ليس بآلة وان الموت اقرب الى كل احد من انك تعلم ما يدركه لعله في آخر ايامه او
 آخر سنة من عمره ثم يتفكر انه ليف يتعب في الاشعار فبركب الاحتار خوفا من الفقر في الاستقبال
 الثاني ان اللذات والشهوات خدع يخفف في الحال وليس يقدر على قلعيها وعلاجها ان يتفكر انه
 لو ذكر له طبيب نصير اني بان شهر الماء البارد يضر وييسر الموت وهو ان الاشياء عند كيف
 يتذكره فليعلم ان الله سبحانه وتعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم اصداق من الطبيب والخلود في النكاح
 اشق من الموت بالمرض فليقر على نفسه ان اذا كان يشق عليه ملائحته ترك اللذات اياما قليلا
 فكيف لا يتق عليه ملائحته النار والحجر مان عن الفردوس ونعمته ابد الدهر الثالث انه يسيوف

بالثبوت يوم ما يصومنا وعلاجه ان يتفكر ويعلم ان ابناء حطه السعادة والشقاوة على ما ليس اليه حتى
 ان يعلم انه يبقى الى ان يتوب ان اكثر ضلح اهل النار من النور فكأنهم سوفوا حتى فاجأهم مرض ساقط
 الى الموت كيف انما سوفوا في عاجز عن فتح الشهوة في الحال ان كان ينظر يوم ما يسهل فيه فتمت الشهوة
 لهذا يوم لا يخلق اصلا بل مثاله مثال من ام يقبله شجرة عجز عن الضعفة وقوة رسوخ الشجرة فينوخه
 الى السنة القابلة وهو يعلم ان الشجرة يزداد كل يوم رسوخا وقوته تزداد كل يوم فصورا ونقصا تاو
 ذلاء غاية الجهل الرابع اربعه انفسه بالعفو والكرم وذلك فانه الحق ابرزه الشيطان في معرض الدين فالله
 صلى الله عليه وسلم الكيس من ان نفسه وعمل الما بعد الموت والا حتم من انهم نفسا هواها ونفى على الله سبحانه
 ونعالى الخاسر يكون والعياذ بالله شكا في امر الآخرة وقد ذكرنا علاجه في خاتمة الاخلاق للذمية
 علاج توبه كي يكوننا كره اسرار كاي سبي كهين مانع توبه سبي مكرار راز ورتين باعث اصرار پر مگر غفلت اور شهوت اور بدم
 ايك بيماري دلكي هي اور اسكي علاج مثل علاج بيماريون بدلي هي لكن يهيه بيماري بريت هي بيماريون بدنون سي سبب
 مين جنون كي اي يهيه كه يهيه بيماري هي مين بچا نيا صبا اسكا كه وه بيماري اور يهيه مثل بيماري برص كي هي اور شخص
 كي مونيه چر سكي پائس كنيه مين منوره او سكي علاج مين كرنا اسكي كه وه او سكو مين بچا نيا اور اگر خبر كري او سكو
 غير او سكا بهت كه نرسح مانا او سكو دوسر يهيه كه انجام اس بيماري مين ليكها او مي ني اور مين تجربه كيا او سكا بس اس
 توديكه بيماري او سكو كه وه بهر وسا كرنا يي اسكي عفو پر اور كوشش كرنا يي دو مين بيماري بدن كي نهايت كو شتر
 اور مين بيماري بيماري حولا و او هي كه موناه طبيبون كا هي اسكي كه طبيب جاننا هوتا يي اور عمل كرنا يي او تحقيق بيماريون
 عالم السوق مين ايسي بيماري كه شكل بريمي او نكو علاج ايسي نفسون كي اسكي كه بيماري هلاك كرنيوالى محبت دنيا كي هي
 اور يهيه غالب هوني عالمون پر اور مصدق هوني باز رسي مين دراني سي خلق كي دنيا سي تانه كه لجا يي فضيحت
 او نكي اصلح كرني توبه كرني پر اور دنيا كي اور او سكي كه چيني مين اور او سپر مو طبيعت كر مين سو اس سبب سي عام مو
 بيماري اور منقطع هوني دو اور مشغول هوني طبيب بروج طرح كي بهكاني مين سو كاشكي وه اگر نه سنواري توبه كار كر
 اور كاشكي وه شكلي ستي اور توبه لوتي بلكه هوگيا بهر كماند بهر تحت كي جومنه مين جكل كي سونه يهيه پي اور نه چور كر
 پاني كه بي او سكو غير او سكا اور محفل گفتگو سكي علاج مين يهيه كه ديكي توبه مين اصرار كي اور يهيه سبب ساج هوتا يي پاچ
 سببون كه طيف ايك يهيه كه وه وكه جسا وعده كيا كيا يي مين سي نقد اور طبيعت سكا چاتي هي او سي جكانه كير ا
 جائي كفا في الحال اور علاج اسكي بهت كه دسيان كر تو يا معلوم هو كه جو چيز كني والي هي وه نزديك هي اور دور وه
 جو مين كني والي اور موت بهت نزديك هي كسي هي اسكي جوني كي ستمه سي سو كيا جاننا هي اوسي شايده وه او
 اخر ايام مين هو يا آخر سال مين اسكي عمر سي بهر دسيان كري كه وه كيونكر رنج او تنها يي سفرون مين هو سوار هوتا يي
 ايند نشون مين اس دوسي كه اكي مخرج هو جاورت دوسري يهيه كه سنو لوان ورنه تون ني بگر كيا يي او سكي كلي كو
 في الحال اور مين قدرت كهتا او سكي او كهي مين پر اور علاج اسكي يهيه كه دسيان كري كه اگر كهي او سكي كوي طبيب
 نصرا ني كر ميناهت يي پاني كا ضرر كرگيا اوسي اور اكل كا موت كي طرف اور حال يهيه كه يهيه پاني لندي تر حزن و غم

نزدیک او سکی کو نکھر چو ریت پائی اویس ہن جان کر اسیک اور اسکا رسول بہت سچا ہی سبب سی اور عیش رہنا الہین
 بہت سخت ہی بیمار ہو کر مرنے سی سوچا ہی کہ تیرا وی اپنی ہی پر یہ بات کہ حبش ق اور شوری اور سپر چو رتا
 لذتوں کا تھوری دن تو کمیز نہ دھو اور ہوگا اور سپر رہنا لگے اور جدائی فردوس سی اور اسکی نصیحتوں سی بہت
 کو تیسری پہر کہ وہ دیر کرتا ہی تو تین روز بروز اور علاج اسکی پہر ہی کہ وہ بیان کرتی معلوم ہو کہ بنا سعادت
 اور شفاوت کی خط کے اور پھر ہر جو اسکی اختیار میں نہیں سی ناوالی سی ہی سو وہ کہاں سی جاننا ہی کہانی پر گیا
 یہاں تک کہ تو پر گیا اور تحقیق اکثر سچ و درخون کی دیر لگانی سی تو نہ میں ہوگی سہلی کہ او نہوں فی دیر لگانی نہاں
 کہ ناگاہ آگئی اور کو بیمار ہی سہی مانکہ با او کو موت کی طرف کیوں کر اور نہیں دیر لگا مگر سہلی کہ وہ عاجزی دیر لگانی
 نہوت سی فی الحال پھر اکثر منتظر ہی اسی دیکھا جن سہل ہوگا اور کو دیر لگنا نہوت کا سبب انہیں پیدا کیا گیا ہرگز کہ
 کہاوت اسکی مثل کہاوت اس شخص کے ہی کہ حکم کیا گیا اور کیوں کہ دخت کا سوا خا یا اوس سی سبب پانوالی کی
 اور قوت مضبوطی دخت کی سوچ پور کہا اور اسکا اگلی برتن کد دروہ جانا ہی دخت مادہ ہوتا ہی ہر دن مضبوطی
 اور قوت اہلی نرس ہی ہر دن مسورا و نقصان میں اور یہ نہایت جہالت ہی جو تھی کہ یہ سہل و دیانی نفس کو
 سنا نہ خود اور تپش کے اور یہ نہایت حماقت ہی جسکا شمار کیا سناں فی مقدمہ میں غین کی فرمایا حضرت کی غفلت
 وہ ہی جو سبب اپنی نفس کا اور غل کرئی اسکی ہی جو بعد موت کی ہی درمق دبی جو تپش کرئی ہی نفس اسکی خواہ
 کا اور زور دہی اسی یعنی عمو اور کرم کی پانچویں پہر کہ ہونا اس کے شکرت والا امر میں آخرت کی اور تپش کر کے
 اسکی علاج خاتمہ میں خلاق و نیمہ کی **فصل التوبہ عن الذنوب کھا اھتہ و اجبتہ عن الکبار و اھتہ و اجبتہ**
 علی الصغائر و الصغائر کبیرۃ فلا صغیرۃ مع صغائر و کبیرۃ مع کبیرۃ مع رجوع و استغفار و تواتر الصغائر و عظیم
 التاثر فی توبید القلب و کو تواتر قطران الماء علی شجرۃ فانہ یجد ثمرہا حفرۃ لایحی الہ مم لین
 الماء و صلابۃ الحج و عظیم الصغیرۃ باسباب احداث یستغفر العبد یتستغیر بها فلا یغفر لیسیر
 قال بعضهم الذنوب الذی لا یغفر فی العبد لت کل شیء عملتہ مثل هذا التاثر السور و التجارب و
 اعتداد التکرر منہ انہ یختار الذنوب لیسیر فی قول ما لیسیر بکف سمعہ و کیف تفرق عرصدہ و کف
 خدعتہ فی العمل و لا عظیم التاثر فی توبید القلب التاثر ان یتقاون بستر اللہ علیہ فیظن ان ذلک
 لکرمتہ عند اللہ و لا یدری ان ذلک کونہ محق و قد اھل الذر الذر انما یفکون فی الذلک لاسفل
 الرابع ان مجاہد الذنوب و نظیرہ او یدکرہ و یغفر لہ و فی الخبر کل الذنوب الا الذی یجاہرون الذی ان یصیر
 اصغیر من عار یقتد بہ و لا عظیم لہ بقی لیا موتہ و طوی لمن مات و مات معہ ذنوبہ و من سن
 سنہ سنہ فہ و نذرہا و نذر عن علی و روی ان بعض عا یلی اسرا یل تان عن ذنوبہ و بدعتہ و آخری اللہ
 تعالیٰ الی نبی ما نہ ان نبیہا لو کان فنیما یب و دنیا عفر لہ لکن کف من ضللت من عبادہ دخلتم
 النار و علی الخ لا باع علی التوبۃ الا الخوف الصانع البصیر و المعرفۃ فلان ذکر فضیلۃ الخوف
 توبہ بگناہوں سی ضرور واجب اور گناہ کبیرہ ہی بہت ضروری اور اسرار میں جابرنا صغیرہ ہی کبیرہ ہی

پس نہیں باقی رہتا صغیرہ سائہ صرار کی یعنی ہمارے کرشمی صغیرہ کبیرہ ہوجا پائی اور نہیں ہی کبیرہ سائہ رجوع
 اور استغفار کی یعنی استغفار کرشمی کبیرہ معاف ہوجا پائی اور متواتر جو کچھ صغیرہ کو بڑی تاثیر ہی سیاہ کرشمین
 دلی اور وہ مثل پی در پی کرنی فطرون پائی کیا ہی پتھر پر سیاہی کبیرہ پیداکر دیتا ہی پتھر میں گدھا بالضرر و باوجود
 اسکی کہ پانی نرم ہی اور پتھر سخت اور بڑا کر دینا صغیرہ کا کئی سبب ہے ہی ایک یہہ ہوجا پائی اوسے بندہ اور مات
 کری اوسکی سوئے غم کری اوسکی سبب ہے کہ بعض اونکی نی اسکا گناہ جو نہیں بخشا جاتا یہہ گناہ بندہ کاری کا شکی ہر چیز
 جو کئی مینی ہوتی مثل اوسکی دسے خوش ہونا اوس ہی اور شادمان ہونا سائہ اوسکی اور شمار کرنا قوت پائی کو اوسپر
 نعمت یہاں تک کہ گناہ کا فخر کرتا ہی اور کہتا ہی تو نی نہیں دیکھا مجھی کیونکر گالی دی مینی اوسے اور کیونکر لی آبرو
 کیا مینی اوسکو اور کیونکر فریب پای مینی اوسے معاملہ میں اور اسکو بڑی تاثیر ہی سیاہ کرشمین دلی تیسری کہ یہہ سبب
 کری سبب چنانی اسکی گناہ کو اوسپر اور گمان کری کہ یہہ اوسکی گرامت ہے اسکی تزدیک اور نہ جانا کہ یہہ ہی سبب
 ہونی سبب کی دشمنی اور مہلت ہی تاکہ بڑی گناہ پس ہونچی کی طبعہ میں چوتھی یہہ کہ کہول کری گناہ اور ظاہر
 کری اوسکو یا ذکر ہی اوسکا بعد اوسکی کرنی کی اور حدیث میں آیا ہی کہ سبب دمی معاف کسی جائینگے مگر ظاہر
 کر نیوالی گناہ کی پانچویں یہہ کہ صادر ہو صغیرہ اوس عالم سی جسکی پیروی کرتی ہیں سو یہہ گناہ ہی اسکی کہ پانی
 رہتا ہی چھٹی موت اوسکی اور خوشحالی ہوا اوس شخص کو جو مر اور مری اوسکی سائہ گناہ اوسکی اور سببی نکال کوئی
 طریقہ ہوا سو اوسکو گناہ ہی اوسکا اور گناہ اوسکا جسکی کیا اوسکو اور وہیت ہی کہ بعض علماء اپنی اسرہل فی توبہ
 کی اپنی گناہوں سی اور اپنی بدعت سی سو دینی بھیجی اسکی فی فتنہ پیغمبر زمانہ کی اوسکی اگر ہو گناہ تیرا ورمیان
 اوسکی جو میری اور تیری درمیان ہی تو بخشا میں اوسکو تیری لمی لیکن کیونکر مری بات اولن لوگوں کی جنگو گناہ
 کیا تو نی میری بندوں سی سو دخل کیا مینی اونکو اک میں اور باجمہ نہیں ہی کچھ باعث توبہ پر مگر در حوصا اور
 ہونا ہی عقل اور معرفت سی سو ہکو چاہی ذکر کرنا اور کی فضیلت کا **الاصل الثانی فی الخوف** اصل دوسری ناہین
 دُرکی قد جمع اللہ سبحانہ و تعالیٰ الخائفین الحسن والجمہ والعلم والرضوان فہا ہیکل فضیلتہ فقال اھدی
 ورحمۃ اللدین ہم لربہم یرھون وقال اما یخشدونعا انما یخشی اللہ من عبادہ العالمون وقال سبحانہ و تعالیٰ
 رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اس الحکمۃ فحافۃ اللہ
 وقال من خاف اللہ سبحانہ خاف کل شیء ومن خاف اللہ خاف اللہ تعالیٰ من کل شیء وقال صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اللہ عزوجل وعزلی جلالہ لا اجمہ علی عبد الخوفین ولا اجمہ الامنین فاذا امنی فی الدنیا اخفت
 یوم القیامۃ واذا اخافنی فی الدنیا امتنہ یوم القیامۃ تحقیق جمعی اسکیا کہ فی دُنیا والی کی لمی ہدایت اور رحمت
 اور علم اور رضا اور چھکوس ہی اتنی بزرگی فرمایا راہ کی سوجہ اور مہر اونکی لمی جو اپنی رب سی دُرکی ہیں اور فرمایا
 دُرکی وی ہیں اوسکی بندو نہیں جنگو سمجھی اور فرمایا اللہ اوسنی راضی اور وہ اوس ہی راضی یہہ ملکہ ہی اوس
 جو دُر اپنی رب سی اور فرمایا حضرت ان حکمت کا دُرنا اللہ ہی اور فرمایا جو کوئی دُرکی اندری دُرکی اوس سے
 ہر چیز اور جو کوئی دُرکی غیر اندری دُرکی اوسکو اللہ ہر چیز ہی اور فرمایا حضرت ان کہ کہنا اللہ بزرگ دست بزرگ فی

قسم بری عزت و جلال کی میں نہیں کی کرنا اپنی بندی پر دو خوف اور تہن میں جمع کرنا اوسکی ہی دوسری میں
 کہ اس میں باجمہری بنیامین ہزاروں کا میں و سکون قیامت کی اور جب کہ دوزخ مارا مجہدی دنیا میں امن
 دوزخ کا میں دوزی دن قیامت کی **فصل** اعلم ان حقیقتہ الخوف هو مال القلب و احتراقه بسبب توقع
 مکتوبہ فی الاستقبال قد لا یكون ذلك الخوف من خبر ان ذنوب قد لا یكون الخوف من الله لمعرفه صفاته
 التي توجب الخوف لا محالة وهذا الخوف لا یكون من عرفه الله سبحانه و تعالیٰ بالانوار و لا من لدن ان الله
 سبحانه و تعالیٰ انما یخشى الله عن عباده العالمات و قد اوحى الله سبحانه و تعالیٰ الى داود و خفي كنه ان السليم
 الصباری فی هذا الکمال رسول الله الله علیه السلام انما الخوف من الله سبحانه و تعالیٰ و اعلم ان الواقع فی محال السبب
 انما الخوف من الله یعرف السبب فان علم ان من صفته السبب ان یحکم کذا لیسالی به وان ترکته لم یکن
 لرقبه و شفقه علیه انه حق عین من ان یشفق علیه فلا بد ان یحکم الله المثل لا یحکم و لا یکن من عرف
 انه لو اهل العالمین لیسالی لانه یفصح من لیسالی لانه یحکم انما اهلک من عبد الله فی الدنیا و عرفهم لا یوازع
 العذاب لولا خلة رقة و شفقه فان في محال علیه فلا بد ان یشکاه عرقه الجلال والعز و لا یستغنی
 تو شرت الخسبة بالضرورة و هذا الخوف الخوف و افضله جان که حقیقت خوف کی دیکھ بامداد کا اور
 اوسکی ہونے کی سبب آنرو کر وہ کی اکینہ میں اور کبھی ہوتا ہی یہ خوف سبب ہو کہ ہون کی اور کبھی
 ہوتا ہی خوف اس کی سبب ہوتا ہی اوسکی صفاتی ہو کہ خوف کا بالضرورة اور ہی بات پوری ماور
 نام تری سلی کی کہ کوئی ہچانیکا اللہ کو دیکھا اوس کی تنبیہ اور اسی ہی فرمایا اللہ صاحبی دور کی دوسری میں
 اوسکی بندہ و میں جلو سمجھ ہی ماور و می کی اس کی کی طرف حضرت داؤد کی تو دوسری میں تو دوسری درندہ
 ضرر ہچانیکا ہی اور ہی و سلی فرمایا انکشت کی میں خست دور کی والا ہون تم میں ساتھ اللہ کی اور جان
 کہ جو گرفتار ہوا تجھ میں درندہ کی ہوا کی نہیں کہ نہیں دور کیا اوس کی جب تک میں ہچانیکا درندہ کو پیر اگر
 معلوم ہو جائی کہ خست درندہ کی عادت ہی یہ کہ ہلاک کری اوسکو اور کبھی ہوا کری اور اگر چہ دوزی اوسکو
 نہیں اور قوت اور غریبی ہی اوسکی سلی کہ وہ بہت تغیری تر دیکھا و سکی استیانت کہ شفقت کری وہ اوسپر
 جس میں یہ کہ دوزی و اللہ کی کی اللہ میں نہیں بڑی اور لیکن جو کوئی ہچانیکا یہ بات کہ اگر وہ ہلاک کری ساری
 جہان کو نہ چروا کری اور نہ ہوا و سکی تاکہ ہی کوئی چیز اور کشتی ہلاک کر دلی اوس کی اپنی بندہ و میں بنیامین اور
 ساسی لی گیا اور کدھر طرح کی قدرت کے اور نہ ہو اوسکو قوت اور غلبت ہو یہ محال ہی تاویس میں ضرر ہوا
 یہ کہ دوزی میں ہچانیکا جلال و عظمت اور لی پکا کاتب نامی شک بالضرورة اور یہ کہ کامل تری متمون میں
 خوف کی اور فضل و کمال **فصل** اعلم ان الخوف و محصیہ من تبتان اخلاصہا معرفہ اللہ سبحانه
 و تعالیٰ فاذا توجب الخوف بالضرورة فان الواقع فی محال السبب ان یحکم کذا لیسالی به وان ترکته لم یکن
 لرقبه و شفقه علیه انه حق عین من ان یشفق علیه فلا بد ان یحکم الله المثل لا یحکم و لا یکن من عرف
 انه لو اهل العالمین لیسالی لانه یفصح من لیسالی لانه یحکم انما اهلک من عبد الله فی الدنیا و عرفهم لا یوازع
 العذاب لولا خلة رقة و شفقه فان في محال علیه فلا بد ان یشکاه عرقه الجلال والعز و لا یستغنی
 تو شرت الخسبة بالضرورة و هذا الخوف الخوف و افضله جان که حقیقت خوف کی دیکھ بامداد کا اور
 اوسکی ہونے کی سبب آنرو کر وہ کی اکینہ میں اور کبھی ہوتا ہی یہ خوف سبب ہو کہ ہون کی اور کبھی
 ہوتا ہی خوف اس کی سبب ہوتا ہی اوسکی صفاتی ہو کہ خوف کا بالضرورة اور ہی بات پوری ماور
 نام تری سلی کی کہ کوئی ہچانیکا اللہ کو دیکھا اوس کی تنبیہ اور اسی ہی فرمایا اللہ صاحبی دور کی دوسری میں
 اوسکی بندہ و میں جلو سمجھ ہی ماور و می کی اس کی کی طرف حضرت داؤد کی تو دوسری میں تو دوسری درندہ
 ضرر ہچانیکا ہی اور ہی و سلی فرمایا انکشت کی میں خست دور کی والا ہون تم میں ساتھ اللہ کی اور جان
 کہ جو گرفتار ہوا تجھ میں درندہ کی ہوا کی نہیں کہ نہیں دور کیا اوس کی جب تک میں ہچانیکا درندہ کو پیر اگر
 معلوم ہو جائی کہ خست درندہ کی عادت ہی یہ کہ ہلاک کری اوسکو اور کبھی ہوا کری اور اگر چہ دوزی اوسکو
 نہیں اور قوت اور غریبی ہی اوسکی سلی کہ وہ بہت تغیری تر دیکھا و سکی استیانت کہ شفقت کری وہ اوسپر
 جس میں یہ کہ دوزی و اللہ کی کی اللہ میں نہیں بڑی اور لیکن جو کوئی ہچانیکا یہ بات کہ اگر وہ ہلاک کری ساری
 جہان کو نہ چروا کری اور نہ ہوا و سکی تاکہ ہی کوئی چیز اور کشتی ہلاک کر دلی اوس کی اپنی بندہ و میں بنیامین اور
 ساسی لی گیا اور کدھر طرح کی قدرت کے اور نہ ہو اوسکو قوت اور غلبت ہو یہ محال ہی تاویس میں ضرر ہوا
 یہ کہ دوزی میں ہچانیکا جلال و عظمت اور لی پکا کاتب نامی شک بالضرورة اور یہ کہ کامل تری متمون میں
 خوف کی اور فضل و کمال **فصل** اعلم ان الخوف و محصیہ من تبتان اخلاصہا معرفہ اللہ سبحانه

لا يتصور غيرهم ولا يصرف عن تنقيح قصائده الا الى صراف وهو لا يدري ما الذي سبق به القضاء
في حقه ولا يدري الذي يختم به واختل عنده ان يكون مقضيا له بشقاوة الا بد هذا لا يتصور
لانجاف ما عجز حقيقة المعرفة فعلاجه النظر الى الخائفين ومشاهدة احوالهم وسبل ذلك في ان خوف
خالق الله سبحانه وتعالى الانبياء عليهم السلام والاولياء والعلماء واهل البصيرة واعظم الخلق امنا
الغافلون لا عنياء الذين لا عنيت نظرهم لا الى السابقة ولا الى الخاتمة ولا الى مع فتجاول الله هذا
كما ان الصبغة لا يخاف الحقيقة كما ينظر الى بيده يخافها ويهرب منها ويرتعد فترأى اذ اراها فينظر اليه
فيقلده ويستشعر خوفه وان لم يعرف بالحقيقة صفة الحقيقة وقد قال صلى الله عليه وسلم ما جاءني جبرئيل
قط الا هو يرتعد فقام في النار وقيل لما حضر علي بن ابي طالب ظهر طوف جبرئيل ميكائيل عليهم السلام
بئس ان فاولى الله اياهم كما انيكبان قال يا رب ما نام من نكر فقال الله تعالى هكذا كونك انما
مكرى وقيل لما خلق الله النار طارت افدة الملك عن اماسكنها فاما خلق بني آدم عادت وكما
انزقل ابراهيم صلوات الله عليه سيم في الصلاة من مسيرته يسير ويبقى اودار بعين ابراهيم اساجدا
لا يرفع راسه حتى تبت له من دموعه وقال المصدق رضي الله عنه لطايلتي من تلك الطائير اولم
اخلق وقال يوذرو ذرت لوانى شجرة تعضد قال تعالى شجرة خضى الله عنها ودرت لوانى كنت نسيما
منسيا وقد حكينا احوال الخائفين في كتاب الخوف فليتام القاص من ذروة المعرفة احوال الانبياء
والاولياء والعارفين ليعلم انه احتق بالخوف من خصم واذ انما من ذلك اعلى الحقيقة غلب خوفه وادركى
اوراوسكا حاصل كرناد ووضع يري ايك بهجائنا الله كاسلى كه وه سبب نهناهى دركا بالضرور جو بهناجى مين
درنده كه نهين محتاج نهنا طرف علاج كي تاكه درى اكرى بهجائنا درنده كو اور جو كوى بهجائنا الله كو اوراوسكى
بى پرواى كو اور به كه اوسنى پيدلى بهشت اور پيدلى اوسكى لى لو كه اور پيدلى دوزخ اور پيدلى اوسكى لى لو كه
اوراوسنى لكها سعادت اور بخشى كوهر كسى كي حق مين چار اور انصاف كه راه سى اور نهين بهوسكتا تغير اسپين
اور نهين بهير سكتا اوسكو جارى هوئى حكم اوسكى سى كولى بهير نهوالا اور نهين جاننا كس نشير كه حكم بهو چا بهى
حق مين اور نهين جاننا كس بهير نه چانه هوگا اسكا اور مخمل نهى اسكى نزدك بهنه كه حكم كيا كيا اوسكى لى شقاوت بيكا
بهو بهنه بهوسكتا كه نه درى يا اسلى كه عاجز بهى معرفت كي حقيقت بهو اسكى دوا بهنه سى دوزيمالون كي طرف اور
ويكينا اونى احوال كيا اوسكا سنا اسلى كه بهت بوى دوزى والى الله كي مخلوق مين بهتير مين اورا وليا اور عالم اور عقل
مين اور بوى نه خلق مين غافل لو كه مين ايسى تونكو خلقى نظر نهين درانه هوئى نه طرف سابق كي اور نه طرف خاتم كي اور
اسد كي جلال كي معرفت كي طرف اور بهيه سى بابت نهى جيسى لوكا نهين نهى تراسا سبت سى جب تك نيكى سى بابت كو
كه دزاسى اور بها گتا سى اوس سى وركا پنتى مين كين اوسكى گردن كي اوسكى ديكهنى سى بهو بهر لوكا اوسكو
ويكبهنا سى اوراوسكى پيردى كرتا سى اورا بابت سى اوسكا دزاسى بهه نه بهجائى حقيقت مين صفت ساستى اور نهى
انحضرت لى نهين اسى بهيرى پاس جبرئيل مكره لرزى تتهى دوزخ كي اور كه كيا سى جب طاهر هوئى

ہر راجہ کی کہ وہ اس پر دوزخ میں سبقت لگا لیا کہ وہ تو امید رکھوں میں کہ ہرگز میں پہنچاؤں اور لیکن سبقت
 جو موت ہو امید اور نیک گمان لایا ہی کہ غالب ہو فرمایا آنحضرتؐ فی تہم کثری تم میں کا مکر و نیک گمان جو ساتھ
 رہا یہی کی اور امید مخالفت ہی تھا اس کی سبقت جو کوئی نہیں خبر گیری کرتا زمین کی اور نہیں پہنچا تا پہنچا کہ پھر تنہا کہتا
 کہستی کی سو وہ تنہا والا سفور ہی اور امید وار نہیں لیکن امید وار وہ ہی جو کوئی جوئی پوئی زمین کو اور پانی ہی
 اور سکواور پہنچا وہی پہنچ کو اور حاصل کری ہر وہ سبقت متعلق ہی اس کی اختیار سی پھر امید کر ہی اس کی سبقت کی کہ وہ
 کری کر اگون اور کاشی والوں کو اور یہ کہ قدرت ہی اس کو لوئی کی چچی اونی کی اور سی واسطی فرمایا اس حد
 لی جو کوک ایمان لائی اور جنہوں نے ہجرت کی اور ٹری اس کی راہ میں وہ امید وار ہیں اس کی مہر کی اور اس
 بخشی والا مہربان ہی اور حاصل کلام کا یہ ہی کہ پہل امید واری کا رغبت کرنا ہی طلب میں اور پہل زر و زینت
 کرنا ہی بہانہ میں اور جو کوئی امید رکھتا کسی چیز کی طلب کر لیا اور سکواور جو کوئی دڑ بھائی کسی چیز کی بہانہ اور
 سی اور بہت کم درجوں میں خوف کی راہ کرنا ہی گناہوں کی چوڑی کا اور پھر تا دنیا ہی اور جو چیز کہ نہیں
 کرتی سپر وہ بات جی و ردیوں کی ہی و سکا کچھ تہہ نہیں مشابہ ہی جو تو ان کی رتہ کی اور اس کا کچھ نہیں
 بلکہ خوف جب تمام ہو جانا ہی تو پہل دیتا ہی زہد کا دنیا میں ہو بھولا ہی کہ ذکر کریں زہد اور اس کی معنی کا
فصل الاصل الثانی فی الزہد اصل تیسری بیان میں ہر کہ و قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ولا تمدن
 عینیہ لے مامتعاہ ازولجامہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا النفتہم فیہ و رزق ربک خیر و ابقی
 و قال سبحانہ و تعالیٰ من یرید حرث الاخرۃ فزددہ فی حرثہ و من کان حرث الدنیا نولتہ منہا و ماکلہ
 فی الاخرۃ من تصدق سبحانہ و تعالیٰ فی حق قارون فخرہ علی قومہ فی نیتہ و قال سبحانہ و تعالیٰ
 و قال الذین اتوا العلم و لیکم ثواب اللہ خیر من ان الزہد من ثمرات العلم و قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من اصبح و ہمہ الدنیا کشف اللہ علیہ امرة و فرق علیہ ضیعتہ و جعل فقرہ باین عینہ و لم
 یالہ من الدنیا الا ما کتب لہ و من اصبح و ہمہ الاخرۃ جمع اللہ تعالیٰ اللہ ہمہ حفظ علیہ ضیعتہ و جعل غناہ فی
 قلبہ و انتہ الدنیا و ہی راغہ و لما سئل صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ سبحانہ و تعالیٰ من یرید اللہ ان یریدہ
 لیشرح صدرہ للاسلام و یفقی الشرح فقال لنور ادا دخل القلب انشرح الصدر و انفسہ و قيل لذلک
 من عارفۃ قال نعم التی تحسن دار الغرور و الا نابة الی دار الخلود و الاستعداد لیلوت قبل النزول و قال السخیو
 من اللہ خیر الحاء قبل ان استیحی فی الذینون ما لا تشکون و تجعون ما لا تاكلون فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 من زہد فی الدنیا ادخل اللہ الحاکمۃ قلبہ و انطق بها لسانہ و عرفہ داء الدنیا و دواءہا و اخرجہ منہا سالما
 الی دار السلام و قال الاستیتم العباد حقیقۃ الا یمن مکتی لا یعرف احب الیہ من ان یعرف و حتی یکن قلبہ الشی
 احب الیہ من کثرۃ و قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد خیر زہدہ فی الدنیا و رغبہ فی الاخرۃ و بصیرہ
 بعبود نفسہ و قال زہد فی الدنیا یحببک اللہ و زہد فی ما الیہ الناس یحببک الناس و قال من اراد ان
 یوتیہ اللہ علما یغیر قلم و ھدی بغير ھدایۃ فلیز ھد فی الدنیا فرما یر صاحب نے یہاں ہی انکسیر میں

آج کل کے سپانہ کی موافق اور اوپر زیادتی کہودی ہی رہتہ زہد کا اور لیکن جس سوکتر اوسکا وہی حسین جتنا رہی اگرچہ
 بہوسی ہو اور اوسط اوسکا روٹی جوکی ہی اور اعلیٰ اوسکا روٹی گیہون کی ہی بغیر چینی ہوئی کی سوا کر چنانا اوسکا
 تو وہ چین ہی اور بہین زہد اور لیکن سالن سوکتر اوسکا سرکہ ہی اور ساگ اور نمک اور اوسط اوسکا روغن النہا ہی
 اور اعلیٰ اوسکا گوشت ہی اور یہ ایک ہفتہ میں لیکر یا دو بار پس اگر ہمیشگی کے تو نہو گا حصہ اوسکا زہد اور کہا عاشر
 فی گذرتین ہر چالیس راتیں اور نہ روشن کیا جاتا گھر میں آنحضرت کی چراغ اور نہ آگ اور کہا گیا ہی کہ نہ سیر ہو
 آنحضرت جب سی لئی مدینہ میں تین دن گیہون کی روٹی سی اور لیکن لباس سوکتر اوسکا وہی جو چھپکا شرمگاہ
 کو اور دور کری گرمی سردی کو اور اعلیٰ اوسکا ایک فیض اور ایک ازار اور ایک عامہ ہی ہوئی کپڑی کی قسم اور مو اوسط
 کہ اگر دھووی اپنی کپڑی کو نہ پاوی سوا اوسکی پس اگر جو حصہ دو میں کل تو نہو گا زہد کہا ابو بردہ فی کالی عاشر
 ایک کملی بلندی بلند ماندہ کی اور ایک انسا رموئی اور کہا وفات پامی رسول آمدنی ان دو میں اور نماز پڑھی آنحضرت
 فی ایک چار دین حسین کچھ خطوط ہتی پھر جب لام پھر فرمایا جھکو مشول کر دیا وہی فی اسکی طرف ہو لیا وانی ہم
 کی پاس اور پرانا ہو گیا تہا تہا آنحضرت کی جوتی کا سویدا آنحضرت فی فی تسمی پھر جب لام پھر اپنی نمازی فرمایا
 پھر اوی پڑانی تسمی کو لگا دو سو تحقیق تسمی دیکھا اوسکی طرف نماز میں اور پھر ہی آنحضرت فی دو جوتیان فی سو خوش
 آیا آپ کو اچھا ہونا اوسکا سو گر پڑی جی میں اور فرمایا خوش آئی مجھ کو خوبی ان دونوں کی سو فروغی کی مینی اپنی رب
 کی اس دوسری کہ تیرا ہو جی پھر نگلی پہنی ہوئی اولن دونوں کو سودی ڈالا اوسکو پہلی مسکین کو جسکو دیکھا اور شمار
 کی حضرت علی نے فیض پر حضرت عمر کی بارہ سو بند بعض زمین کا چٹری کا تہا اور خرید کیا حضرت علی نے اپنی خلافت میں
 ایک کیر ایتن درہم کو اور کاتین دونوں ستین اوسکی اور کہا تہا تعقیب ثابت ہی اولن اوسکو جسکی میت سی یہہ ہی ور کہا
 بعض اونکی فی قیمت کی کئی دونوں کپڑی سفیان کی اور جوتی اونکی ایک ہم اور چار دانگ اور کہا علی حتی اندین
 فی تحقیق اندک فی عہد لیا ہدایت سی یہہ کہ ہون نسا دنی حالون کی تاپیر دی کرین اونکی تو نگراور بہین عجیب کرنی
 فقیر کو محتاجی اوسکی اور لیکن کن ہوا دانا اوسکا یہہ ہی کہ قناعت کی موجب لکروایت کی مسجد بامساقر خانہ پریشل اہل
 صفہ کی اور اعلیٰ اوسکا پتی کہ طلب کری اتنی نفیس کے لئی ایک گجہ خاص اور یہہ ایک گجہ ہو خواہ ہول کے سی خواہ اجرت سے
 اس شرط سی کہ ہون زیادہ کشادگی اوسکی قدر حاجت اور نہ بلند کری بنا اوسکی اور نہ کوشش کری اوسکی کج کرین اور
 حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی بلند کری ہماکان کی چہہ گرنی زیادہ پکار تہا ہی اوسکو ایک پکار تہا لا کہاں تاکہ ای پری
 فاسق فاسقون کی یعنی تو ہی کہاں تاکہ بلند کر گیا اور وفات پائی آنحضرت نے اور نہ ہی اینٹ پرا اینٹ اور باسن برابن اور کہا
 عبدالمدین عمری گذری ہمیر رسول مدوہر کسم ہی ہتی گج سو فرمایا کہ تحقیق موت اس سے جلد تر ہی اور اختیار کیا فی علیہ
 السلام فی ایک گھر تر کل کا پس کہا کاشن تا تو گھر سو فرمایا یہہ جیت ہمیر نوالی کو اور فرمایا آنحضرت فی جو کوئی بناوی
 زیادہ کفایت سی تکلف یا جائیگا اوسکی اوٹھانی کی من قیاست کے اور فرمایا یہہ بناو بال ہی اپنی حساب بردن قیاست کے
 مگر اس قدر تنہا چپاوی گرمی جاڑی کو اور لیکن سبب گھر کا سوا زمین ہی درجی ہیں اور دنا اوسکا حال عینی
 علیہ السلام کا ہی اسی کہ نہ تہا سا تہا اونکی کچھ مگر ایک گنگھی اور کوزہ میں دیکھا ایک آدمی کو گنگھی کرتی ہوے

انجیل میں ہی سو پہنک دیا گیا ہے اور دیکھا ایک اور کو کہ چلتا ہی پانی اپنی ہاتھری سو پہنکدیا گزردہ کو اور اسطرح اسکا
 ہتھری کہستان کر کے جس شخص سے ایک پتھر بر غرض میں اور کوشش کر کے اس سے استعمال کر کے ایک ہی کو
 سب غرضوں میں کہا عرفی غیر بن حیدری اور وہ حتیٰ کہ جس سے کیا ہی اس تیری شناسی کہا میری ساچہ
 میرا عصا ہی جیخیر کیا ہوں اور انا ہوں اوس ہی سانس کو اگر کو کہہ پاؤں اور میری ہتھ میرا توشہ دان ہی آؤں
 رکھتا ہوں کہا نا اپنا اور میری ہتھ میری رکائی ہی اوس میں کہا ہا ہوں اور ہوتا ہوں اپنا اور اپنا کپڑا اور
 میری ہتھ میرا لوٹا ہی اوس میں رکھتا ہوں اپنا پانی اور اپنا توشہ جو کہ ہوا سکی بعد نیاسی سودہ پیروی
 اوسکا جو میری ہتھ ہی پس فرمایا عرفی ح کہا لوئی اور کہا حسن پانی ستر آدھ کو نیون میں ہی ہتھ
 ایک کی پس ہی اوس میں ہی مگر ایک کپڑا اور نہ رکھا ایک فی اوس میں ہی در میان ابی اور در میان میں کی ایک
 کپڑا اور تہا بستر آنحضرت کا جیسوئی تھی ایک تکبیر چھری کا جسکا پہر اوپر دست خرمی کا تھا اور تہی ایک عبادت
 کی اور عبادت نام ایک جگہ کا ہی جسکو شہم ہی بنائی ہیں سو پہری سیر زابدوں کی دنیا میں جو جو کوئی حرام کری
 اس میں نہ کو سو نہیں کہتر اس ہی کہ حسرت کو نگا اوسکی فوت پر اور کوشش کر لیا کہ کہ ہوتو قرب اوسکا اوسکی زیادہ
 اوسکی قرب ہی ساتھ چین والوں کی دنیا میں فضا فرمایا آنحضرت نے نہیں ہی واسطی بن آدم کی حق ہوا
 ان چیزوں کی کہ کہ رہی زمین اور کپڑا کو ڈانگی اوس ہی ستر اپنا اور خشک رولی یعنی بغیر سالن کی اور پانی
 اور حدیث میں آیا ہی کہ سوئی آنحضرت بوری پر پس اوہی احوال یہ تھا کہ نشان بڑی تھی اوسکی بدن میں
 سو کہا ان سعودی ای رسول اللہ کا سن تم حکم کرنی ہو کہو یہ کہ پچھان ہم واسطی ہتھاری اور کرتی یعنی وہ چیز
 جو باعث لذت اور آرام کی ہوتی یعنی چین کی چیزیں پس فرمایا کیسا ہی ہو کہ ساتھ دنیا کی اور نہ میں
 ساتھ دنیا کی مگر انداز سوار کی کہ سایہ لیا پچی درخت کے پہر چلا گیا اور چوڑ گیا اوسکا اور فرمایا آنحضرت نے ابراہیم
 رشک کی میری دوستوں میں ہی نزدیک میری البتہ ہوں سبکبار ہی یعنی کم مال والا اور کم عیالی والا
 صاحب بڑی حصہ کا نمازی اچھی عبادت اپنی جبکہ اور فرمان برداری کی اوسکی پس شہید میں اور تہا خیر مشہور
 لوگوں میں نہیں ہمارہ کیا جاننا طرف اوسکی ساندہ و غلیوں کی اور ہمارے فوسکا بقدر حاجت کی ہو صبر کیا اوسپر
 بہر نقد کیا حضرت انی ساتھ ہاتھ ہی کی یعنی داغی ہوا کوئی ہمارے بقدر حاجت اوتھیل کے جو میری وہ پر کہہ میں ہارنی میں
 پہر فرمایا جلدی کی کئی موت اوسکی کم ہو میں بدنی والیان اوسکی کم ہی سرت اوسکی کہا ابو ہریرہ نے کہ تحقیق
 وہی مینی شتر صحابی صفہ والی کہ نہیں تہا اوس میں ہی کوئی شخص کہ اوسپر چاد ہوا اور ہتھ فقط ہمت تہا اور
 فقط کل شین باندہ ہی تھی گرد و نوں ہائی میں پس بعضی زمین ہی وہ تھی کہ پونجی آدھی مینہ لی ملک اوسکی اور
 بعضی اوس میں ہی وہ تھی کہ پونجی ٹھون ٹکسٹیل اٹھا کرتا اوسکو ساتھ تہا ہی کی واسطی مکروہ حاجتی ہسب
 کہ معلوم ہو شتر نگاہ اوسکا فست چند آدمی شتر آہا جرین ہی تھی کہ گھر گتی تھی اور مال اور اولاد نہیں اور پیشہ
 اونکا توکل ہمارا کہ صفہ سب آنحضرت میں گذارنی اور صفہ ایک جگہ پھی ہوئی سایہ دار آنحضرت کی سجدین تھی اور
 شتر آدمی تھی کہ تھی کہ ہوجاتی اور کبھی زیادہ ہوتی تھی اسکی مہمان کہلاتی تھی جہاں دیکھ کر نی اور اسکی یاد

مشغول رہتی اور قرآن شریف پڑھا کرتی اور حدیثیں یاد کرتی اور آنحضرت کو جناب باری کی طرف سے یہ حکم تھا کہ تم او کی پاس پہنچا کر دو اور آنحضرت فرماتی کہ میں ایک تمہیں کہوں **ف** آیا ہی کہ آنحضرت نکلی ایک ن اور رسم یعنی اصحاب ساتھ اور کئی تہی پس یہ کیا ایک گنبد بلند سو فرمایا کیا ہی یہ عرض کیا آپ کی اصحاب نے یہ فلاں شخص کا ہی احضار میں ہی پس جب یہی حضرت اور کہا اس قضی کو اپنی دین پہا تنک کہ جب یا بنا نیوالا او سکا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگوں میں سو نہ ہو یہ لیا حضرت نے اوس سے کیا اوس نے کئی بار یہا تنک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ کو آنحضرت میں اور عرض کہ اوسنی پس شکوہ کیا اسکا طرف یاروں آنحضرت کی اور کہتے تھے اس کی تحقیق میں البتہ غصہ دیکھتا ہوں آنحضرت کو کہا یا رسول اللہ انکلی آنحضرت سو دیکھا تیر گنبد پس ہر اوہ شخص **ف** گنبد اپنی کی سو ڈا دیا او سکو یہا تنک کہ برابر کر دیا او سکو ساتھ تیر ہیز کی پس نکلی آنحضرت ایک دن سو نہ دیکھا او سکو پس فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا یہی دیکھی تھی والی نے آپ کی سو نہ یہ پیر نکا سو خبر دی یہی او سکو سو اوسنی ڈا دیا او سکو پس سر یا یا آنحضرت نے اگا ہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہی او کی بنا نیوالی پر مگر جو ضروری **فصل** الزهد علی درجات احوال ان یزهد بنفسه نلہ الی الدنیا ولکنہ تجا ہدھا و ہذا متزہد لیس ہذا ہد لکن بدایۃ الزہد التزہد الثانیۃ ان تنفر بنفسہ عن الدنیا ولا یمتثل الیہا العلم ان الجمع بینہما وین تعیم الاخرۃ غیر ممکن فتسیر نفسہ بکثیرا کما تسیر نفس من یبذل دہمہا البشیر جوہر ان کان اللہم محبوبا عندہ و ہذا زہد الثالثہ ان لا یمتثل بنفسہ ولا تنفر عنہا بل یكون وجودہا وعدہا عندہ بمثابة واحد و یكون لما عندہ کالماء و خزانۃ اللہ تعا کالبحر فلا یلیفت قلبہ لہ رغبۃ و نفوا و ہذا ہوا لکل لان الذی یبغض شیئا فهو مشغول بہ کالذی یحیۃ لذل لذل الذی اعدا ربق العبد و یۃ فقالت لولا قدرہا فی قلوبہ ما ذ صمقوا و حمل الی عاشرۃ مائۃ الف دہم فلم ینفر عنہا و لکن فرقہ فی یومہا فقالت خادمتہا لو اشتريت بدہم کما قظرین علیہ فقالت لو ذلرتنی لعلت قذا ہوا الغنا و ہوا اکل من الزہد و لکن ما ظنہ غرور الحمتی اذ کل معرور یتشعر من نفسہ ان لا علاقۃ لقلبہ مع الدنیا و علاقۃ ذل لعل لا ید لعل التفرد بین ان یسرق جمیع مالہ او یسرق مال غیرہ فسادا م یذل لعل التفرد فیہ مشغول زہد کی درجہ ہین ایک یہ کہ زہد کری اور جی او سکا خواہش کرتا ہو دنیا کی طرف لکن وہ کوشش میں ڈالتا ہی اوس اور یہ تہہ ہی یعنی بہ تکلف زہد کرنا ہی و زہد نہیں لیکن شروع زہد کا تہہ ہی یعنی بہ تکلف زہد کرنا دوسری یہ کہ نفرت کری او سکا جی دنیا ہی اور نہ میل کری او کی طرف اسلئے کہ وہ جانتا ہی کہ جمع و ربیان دنیا اور در میان نعمت آخرت کے ممکن نہیں **ف** ہم خدا خواہی و ہم دنیا و دین و ہین خیال بہت و محال بہت و جنون سو حرت کرنا ہی او سکا جی او کی چوڑی پر چسپی حریت کرنا ہی جی اوس شخص کا جو خرچ کرنا ہی ایک درسم تو خرچہ کری ایک جوہر اگرچہ ہو درسم بہت نزدیکی او کی اور یہہ زہد ہی تیسری یہ کہ نہ میل کرئی جی او سکا اور نہ نفرت کری اوس سے بل کہ ہو وجود اور عدم او سکا نزدیکی او کی برابر اور ہوا مال نزدیکی او کی مثل پانی کی اور ہا اسکا خرانہ مانند دریا کی گین التفات کری دل و سکا او کی طرف رغبت اور نفرت کی راہ ہی اور یہہ بہت کر

فصل

ببینی کی سی الزهد باعتبار مافیہ الزهد علی السراج و کمالہ الزهد فی کل ما سوی اللہ سبحانہ و تعالیٰ لدنیا و الآخرة و دونہ الزهد الذی تباحثہ دون الآخرة فیہ کل مافیہ حظ و تتم فی الدنیا من الحاجات و تنعم و دون ذلک ان یزهد فی المال و النجاہ او فی بعض الاشیاء دون بعض ذلک ضعیف لان الحاجات الذی واشتہی من المال و الزهد فیہ ضرر یا اعتبار اوس چیز کہ جمیع بدہوتہا ہی کہی در جون پر ہی و رکال و سکا زہدی ہر سوی مدین جو دنیا او آخرت میں ہی اور کم اس ہی زہد ہے دنیا میں خاص کر آخرت میں بہر سبب داخل ہی ہر وہ چیز جمیع مزا ہی و برکت دنیا میں مال اور جاہ اور چیزیں ہی اور کم اس ہی بہر ہی کہ زہدی مال میں یا عینی چیزوں میں اور عینی میں نہیں اور بہرہ نصیب ہی اس کی جاہ لذت تراور مرغوب تر ہی مال ہی اور زہد او میں و ثوابی و سبیل الزہدان یزوی عن الدنیا طوعاً و کراماً علیہا اما ان انزوت الدنیا عنک وانت راغب فیہا فذلک فقر و لیس زہد و لکن الفقیر احب الی الغنی لانہ منہ عن التمتع بالدنیا و فقرہا و افضل من ان من التمتع بها حتی الفناء و اطمان الیہا و لو یحتاج قلبہ عنہا فیعظم علیہ لالہ و الحسرة عند الموت و تكون الدنیا کانه جنة و تكون الآخرة کاهلجنة اذ الفقیر یشتہی الخلاص عن الامہا و الفقر من اسباب السعادة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یجانہ و تعالیٰ عی عبد اللہ دنیا و هو یحبہا کما یحبہا حرام مرضیہ الطعام و الشراب قال صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقرہا منی الجنة قبل غنیاءھا یحس مائة عام و اصابی اللہ علیہ خیر هذه الامۃ فقرہا و قال الذاریہ الفقیر مقبل و الغنی مغرب و انشعار الصالحین و اذا رايت الغنی مقبلاً فقل ذنب عجلت عقوبتہ و قال موسیٰ علیہ السلام یارب انما انا من خلقک حتی لجمکم لاجل افقار کل فقیر و فی العلم ان الفقیر ان کان قانماً اعطی غیر شایئ الا من علی الطریق یختم قرین در خیر الزہد قال صلی اللہ علیہ وسلم طوعاً و کراماً صلی اللہ علیہ السلام کان عیشہ کفافاً و قنہ بہ و قال صلی اللہ علیہ وسلم العباد الی اللہ الفقیر القانم و وحی اللہ سبحانہ و تعالیٰ الیہ صلی اللہ علیہ اطلب من عند المتکسر قولہ قال صلی اللہ علیہ وسلم من ہم قال سبحانہ الفقراء الصالحون علی الجملة انما یعظم ثواب الفقیر عند اللہ و الصبر و الصبر علی الفقر صبر الزہد لانہ من هذه المقامات الا بالصبر زہد بہر ہی کہ گوشہ پر ہی دنیا سی سائتہ خوشی کی باوجود قدرت کی او سپر لیکن بہر بات کہ گوشہ گیر ہو دنیا تہہ ہی اور ثواب و عیشہ ہو سو بہر محتاج ہی زہد نہیں لیکن فقیر کو بہی بزرگی ہی تو فکر پر اس کی کہ باز رکھا گیا ہی برتری سی دنیا کی سائتہ ناخوشی کی سو وہ بہتر ہی اوس شخص سی جو قادری برتری پر اس کی بیباک کہ شہنامہ اوسکا او وطن ہو اوسکی طرف اور نہ کنارہ پکرا اوسکی دلنی دنیا سی و بخت ہوتا ہی او سپر کہہ اور اوس وقت موت اور ہوتی ہی دنیا جیسی شے اور ہوتی ہی آخرت جیسی قید خانہ اس کی کہ فقیر چاہتا ہی رانی اوسکی و کہون ہی اور فقر ہی سبب سعادت کہ فرمایا آنحضرت ثانی اندر پاک نگاہ رکھتا ہی اپنی بتدی کو دنیا سی اور وہ اوسکو چاہتا ہی جیسی نگاہ رکھتا ہی ایک تم میں کا اپنی بیمار کو کہانی پیڑ سی اور فرمایا آنحضرت ثانی داخل ہوئی فقیر میری امت کے بہشت میں پہلی نگرہوں کی پائو برس اور فرمایا آنحضرت ثانی بہر لو اس کے اوسکی فقیر میں اور فرمایا جب یہی تو محتاجی کو آتا ہو اوسو کہہ خوش ہو و اعلیٰ طریقہ صالحین کے اور جب

دلہی جو نیکوئی کو مانا ہوا سو کہہ لکام ہی کہ چل دی کی تھی ہمت سے سکی اور کہا سنی علیہ السلام لی ای رب کون
لو کہ میں دوست تیری تیری خلق میں ہی کہ دوست کہوں میں ماؤ کو تیری لئی فرمایا ہر فقیر فقیر اور جان کہ فقیر اگر ہو
قناعت کر نیا آج کیسے کہ خودی تھی نہ بہت حصہ الا طلبت سوا کا درجہ تری ہی زیادہ کی درجہ کی اور
فرمایا آنحضرت فی خوش حالی ہو اوس شخص کی لئی جو بارگاہیہ اسلام کہ طیف سو ہی میں اوس کا بقدر کفایت کی
اور اوسنی قناعت کی ساتھ اوسکی اور فرمایا آنحضرت فی بہت دوست بندوں میں اسد کہ طیف فقیر قناعت کے نیکو
ہی اور وی کی سزا کی طرف نہیں بلکہ اسلام کی طلب کر تو یہ کہ تو دیکھ کستہ لون کی کہا وہ کون میں فرمایا
فقیر ہی اور حاصل کلام کا یہ ہی کہ بڑا ہوتا ہی ثواب فقر کا تو مک قناعت اور صبر اور وفا اور صبر کا فقر بڑا ہوتا
زہد کا اور نہیں تمام ہوتی یہ مقامات مگر ساتھ سب کے **الحاصل الرابع فی الصبر** چوتھی باب میں سب کے
قال سبحانه وتعالى واصبرك الله الصبر ابون وجم للصبر ابون بیان ہو اور لیسیم اللہ صبر اولیٰ
جلیم صلوات من رضیم ورحمہ لولیک اھم المحدثون وقال سبحانه وتعالى والنجباء الذین
صبروا اجرهم بل حسن ما کانوا یملون وقال سبحانه وتعالى انما اوفی الصبرون اجرهم بغير حساب
سبحانه وتعالى وجعلنا منهم ایۃ یھدون یا مرنالما صبروا کا نواب التناویقون فن کر اللہ سبحانه وتعالى
الصبر القرآن فی نیف وسبعین موضعاً وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفقراء الصبر
جلسا اللہ سبحانه وتعالیم الثمہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبر نصف ایمان وقال علیہ الصلوٰۃ
والسلام ما فی الصبر الا الوتیم الیقین وغیرہ الصبر اعطی حظہ منہ ما لہ یال ہافانہ من قیام اللیل
وصیام النہار واول صلی اللہ علیہ وسلم الصبر کثر من کنوز الجنۃ وسئل عن الايمان فقال هو الصبر وقال
عینی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کما لکنون ما یجربون الا الصبر کما علی ما لکن ہون نہ را با الصبر کما صبر کرو
بشک اسدی ساتھ صبر والوں کی اور صبر کیا صبر والوں کی ذریعہ ان کا ہون کی جنکو جمع کیا واطلی غیری
سو فرمایا ایسی لو کہ وہ ہیں برتا باشین ہیں اپنی سب اور مہربانی اور وہی ہیں راہ پر اور فرمایا اللہ صاحب سنی
اور ہم بدل میں دیگے صبر کرو ان کو حق بہتر کا ہون پر جو کرتی تھی اور فرمایا اللہ سنی صبر کرو ان کو
لنہا ہی نیک ان کشت اور فرمایا اللہ صاحب اور کئی سنی ماؤ میں مژدہ جلائی ہماری حکم کی جب ہ ہٹری ہی اور
ہماری باتوں پر عین کرتی پس لکھا اللہ صبر کا قرآن میں شتر جگہ اور فرمایا آنحضرت فی فقیر صبر کرو ان کی انہیں
اللہ کی قناعت میں اور فرمایا آنحضرت فی صبر کا قرآن ہی اور فرمایا بہتر اور خیر کا جو تم دل کی عین ہی اور ارادہ
صبر کا اور جو کوئی دیکھیا حقلہ دن دو دن ہی نہ پروا کری اوسکی جو فوت ہوا اوسکرات کی نمازی اور دن کی روزہ
اور فرمایا آنحضرت فی صبر لکھ قرآن ہی بہت قرآن ہی اور وہی لکھ ایمان ہی سو فرمایا صبر ہی ماورکہا عیسیٰ علیہ السلام
ان تم نہیں پائی جو دوست کہتی مگر سبب ہمتاری کی اور جسکو مگر وہ کہتی ہوف فرمایا آنحضرت فی عجب ہی
واطلی حال ہون کی کہ نختیں سب کا م اوسکی لکھ بہترین اور نہیں کہہ سکی لکھ مگر ہون ہی کی لکھ اگر پوچھی
اوسکو خوش شکاری ہو یہی بہتر اوسکی لکھ اگر پوچھا اوسکو صبر کری سو یہی بہتر اوسکی لکھ

فصل حقیقت الصبر بات باعث الدین فی مقابله باعث الهوی ہوں خاصیت لادھی لادی
 ہو کہ کب من سبب ملکیت و جہت ملکیت البہیمہ لہ تسلط علیہا بالادوائی الشہوۃ و الملذات لیساط علیہ الشہوۃ
 بل جرد و الشوق الی مطالعہ جمال الحضرة الربوبیۃ و الایمان بکبر بدستہ القلوبیۃ فہم یسبحون اللیل والنہار لا یفرقون
 و لیس فیہم داعیۃ الشہوۃ فلم یتصور الصبر الملذات و لا جہت بل الانسان سلط علیہ جندان متضادان احد
 من قرب اللہ و ملائکتہ و هو العقل و باعثہ و الثانی من جنود الشیطان فی الشہوۃ و الغضب داعیہما و یعد
 الباطن یمیز باعت الدین و العقل الذی یحل علی النظر الی العواقب یمیز بقبلا جند الشیطان فان ثبت باعث
 الدین فی مقابله باعث الهوی حتی غلبہ فقد حصل مقام الصبر لای تصور الصبر عند تعارض الباعثین
 علی التناقض و ذلک الصبر علی شریک الداء البشہ الذی یدعو الیہ داعی العقل و یمنع منہ داعیۃ الشہوۃ و کل
 من غلبت شہوۃ لہ یقدر علیہ و من غلب عقلہ صبر علی مرارتہ لینال الشفاء و شرط الایمان انما یم بالصلوۃ و
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبر نصف الایمان لان الایمان یطلق علی المعارف و الاعمال جمیعاً و سایر
 الاعمال فطریۃ الکف و الافدام و التکریر و التخلیۃ لایتم الا بالصبر کما یجمل علی الایمان علی خلاف باعث
 الشہوۃ فلا یتیم الا ثبات باعث الدین فی مقابله و لذالک الصوم نصف الصبر لان الصبر لہ یكون فی
 مقابله داعی الشہوۃ و تارة فی مقابله داعی الغضب الصوم ہو کسراً لاعتی الشہوۃ حقیقت صبر قیام بہ
 سبب دین کا مقابلہ میں سبب خواہش نفس کی اور وہ خاصیت سبب ہوا فی جو بنا ہی اینہیں ملکیت اور ہمیشہ سبب اسلی کہ
 ہمیشہ نہیں غالب ہوتی اور سبب اسباب شہوت اور فرستہ برہنیں غالب ہوتی شہوت بلکہ وہ جائی و اسلی شوق کے
 طرف دیکھنی چاہاں رکاہہ ربوبیت کی و طرف خوش ہونی سائنہ درجہ نزوی کی اوس سی سو وہ پاک بولتی ہیں دن
 رات اور نہیں تھکتی اور نہیں بولتیں داعیہ شہوت کا پس نہیں ہو سکتا صبر کس کی لئی اور نہ جانورون کی لئی بلکہ
 انسان پر غالب ہیں دو شکر جن کی ایک اوغیر ابد اور اسکی فرشتوں کی گروہ میں ہی اور وہ عقل اور اسکی اسباب ہیں
 اور دوسرے شیطان کی لشکر سی ہی اور وہ شہوت اور غصہ اور اسباب ان دونوں کی اور بغیر البہم ہونی کی ظاہر ہوتا ہی
 باعث دین اور عقل کا اسلی کہ اوٹھای دیکھنی طرف انجام کی اور شروع کرتا ہی لڑنا لشکر سی شیطان کے سو اگر ٹھہرا
 باعث دین کا مقابلہ میں باعث خواہش کی یہاں تک کہ غالب ہوا اور پس حقیق حاصل ہو مقام صبر کا اسلی کہ نہیں
 ہو سکتا صبر ہر وقت جہکرتی دو باعث کے مخالفت پر اور یہہ مثل صبر کرتی کی ہی پنی پر کروی و دواکی اسلی
 کہ بلاتا ہی و یکطرف داعی عقل کا اور منع کرتا ہی اوس سبب شہوت کا اور ہر وہ شخص صبر غالب ہوتی شہوت اسکی خفاور
 ہوگا اور پھر اور جو کوئی غالب ہے اور عقل و سکی صبر کر گیا اسکی تلخی پرتا حاصل ہو شفا اور جزایمان کا تمام ہوگا سائنہ
 کی اور سبب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ صبر و ایمان ہی اسلی کہ ایمان بولا جاتا ہی معرفت اور اعمال سب پر اور سب
 عمل میں دو بظرفون کہ میں اور پیشی اور پاک اور اسبب نہیں تمام ہوتی مگر سائنہ صبر کی اسلی کہ سبب اعمال ایمان کے
 خلاف باعث شہوت کی ہیں سو نہ تمام ہوگی مگر سائنہ قیام باعث دین کی مقابلہ میں اسکی اور ہو اسلی فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ صبر ہی ہوتا ہی مقابلہ میں داعی شہوت کی اور کہ ہی مقابلہ میں داعی غصہ کے

[illegible]

لادنی کی لٹی گردن اور پٹ پراونکی گہرون تک سو دیکھ کہ یوں کہ ہوگا حال بندی کا جسوقت کہ گرفتار کیا ایک بہت
 عزیز کو باو شاد کی اولاد سی اور سو پٹیا او سکوطرف بہت بڑی و شہنوں او سکی کی بہانہ شک کہ بندہ بنایا او سکواور
 فیکہ کیا او سکواور مثل او سکی حال میں ہوگا انا اس غفل کا جو منہ کے اندر پر یعنی غرق ہی شہوتوں میں بند کی
 پناہ اس سی درجہ در میان کا یہ یہ ہی کہ نہ بہا کی لڑائی سی لیکن ہو لڑائی در میان اون دونوں کی نبوت کہ ہی او سکواور
 غلبہ ہو کہ ہی او سپر غلبہ ہوا اور یہ اون کو شش کر نیوالون سی ہی جنہوں کی ملاو دیا عمل نیاک اور دوسرے بڑا قریب
 ہی کہ اند لوبہ قبول کر لی اونکی اور پچان اسکی یہ یہ ہی کہ چھوٹی شہوتوں سی جو ضعیف ہے اور عاجز ہوا او سکی
 جو غالب ہی اور اگر ہی کہ وہ غالب ہو ہی او سکی بعضی وقتوں میں نہ بعضی وقتوں اور وہ ہر حال میں حسرت
 کرتا ہی پی عایزی پر اور متحد ہوا و اسکی رجوع کر نیکی طرف او سکی مجاہدہ اور لڑائی کی در یہ وہی بڑا بہانہ
 اور جبکہ دُر کہیگا اور چر جان کا بہلی بابت کو سواو سکواور سچہ سچہ پچاوی گا اند سانی میں اور باجہ تحقیق کہٹ گیا جائز و
 سی وہ آدمی کہ نہیں مقابلہ کرتی جسکی قوت محفل او سکی شہوت سی اور تحقیق مدو کیا گیا ساتھ عقل کی اور دور کی گڑ
 اوس سی حیوانیت اور ایسکو ورمایا اند صاحب نے وہ جیسی جانور بلکہ انسی زیادہ گمراہ **فصل** اعلان الحاکمۃ الصبر
 عامة فی جمیع الاحوال فان جمیع ما یلقی العبد فی هذه الحیوة الدنیا لا یخرج عن نوعین فانه اما لو افق هواہ
 او یخالفه فان وافق هواہ کالصبر والسلاۃ والثروة والجاه وکثرة العشیرة فاما لو خالفه الصبر
 فانه ان لم یضبط نفسه طمعی وینسئل التمتع فانیاع اللہ ونسی المبدأ والمنتهی فکذاک فی الصحابة
 یلبینا یفتنة الصبر فی قصیر بلینا یفتنة السوء فالصبر ان لا تقبل الصبر علی البلاء کل مومن لا یصبر
 علی العافیه الا صدیق ومعنی الصبر ان لا یکن الیہا کو یعلم ان کل ذلک ویدیعة عندہ تستجیر علی القرب
 وان لا یتم هذا فی العفلة والتعم ویدی عن شکر النعمة وذلک من ابطال النوع الثالث فما یخالف الهوی
 وذلک اربع اقسام الاول طمعا والنفس عن بعض ما یجسد لا سئل کالصلاة وعن بعض ما یبطل کالزکوة
 وعن بعض ما یجسم کالحج والجهاد فالصبر علی الطاعة من الشدائد ویجانب علی الطیم الی الصبر فی ثلثة احوال
 احدها اول الصبر علی الاخلاص الصبر علی شوائب البلاء ومکاید النفس وغورها الثانیة الصبر علی العمل
 کیا لایتم کاسل عن تحقیق ادبها کو سندہ ویدم علی شرط الادب مع حضور القلب نفی الوسوسة والثالثة
 بعد الفراع لیصبر عن ذکره وافتنائه للتظاهر به ریاة وسمعه کل ذلک من الصبر الثانی علی النفس القسم الثالث
 المعاصی فاقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجاهد من جاهد الهوی والمجاهد من هجر السوء والصبر عن المعاصی
 الشدائد کمن عصيته صتار عادة ما لوفه اذ یطاق فیہ علی رابعه الیمن جندان جند الهوی و
 جند العادة فان انضم الی ذلک سرونه فعله وحقه المؤنة فیہ لیصبر علی الاصدیق وذلک علی المعاصی
 فانه هین سهل کلقية والکذب والجرم والثناء علی النفس وخیر فی دفع ذلک الی الشدائد انواع الصبر
 القسم الثالث ما لا یرتبط باختیار العبد ولكن له اختیار فی دفعه وتدارکة کالاولی الذی یناله عن غیر
 یدل ولسان فالصبر علی ذلک ترک المکافات نارة یجب ونارة یدستحق بعض الصحابة کما نعد

[illegible]

وہاں سنانی کو اور پہرے سب دس صبر ہی ہی جو سخت ہی ہی پر دوسری قسم معافی مہینی گناہ میں فرمایا آنحضرت
 نے عجاوبہ وہی جو کوشش کی خواہش نش پر اور جہاں وہ ہی جو چوڑی بڑی اور صبر گناہ ہی بہت سخت ہی نہیں
 اور گناہ ہی جسکی عادت ہوئی اسلیٰ کہ ظاہر ہوئی ہیں اس میں باعث دین پر دو لشکر لشکر ہوئی کا اور لشکر عادت کا
 سوا کر ملی اس ہی سنانی اسکی فعل کی اور سبکی محنت کی اور سبکی صبر کرنا اس ہی مگر صید میں اور پہرے گناہ
 زبان کی ہی اسلیٰ کہ وہ آسان اور سہل ہی جیسی عینیت و جہوت اور دکھاوا اور نصیر جی کی اور محتاج ہوتا ہی
 اسکی دور کر نہیں طرف بہت دشوار و دشمن صبر کی قسم تیری وہ ہی جسکو نہیں لگاؤ بند کی اختیار اسکی ہی کو
 پکڑ کر نہیں اور اوکلی تدارک میں جیسی دکھ پانا ہی غیر کی بات اور زبان ہی سو صبر پہرے پڑنا بدلی کا ہی کہی جب
 ہوتا ہی اور کہی سختی کہ بعض اصحاب نے نہیں شمار کرتی ہم آدمی کی ایمان کو ایمان جبکہ وہ نہ صبر کرنا سنانی
 پر اور فرمایا اللہ صاحب نے اور ہم صبر کر نیکی ایسا پر جو ہم کو دیتی ہو اور فرمایا اللہ صاحب نے اور چوڑی اوکلی شکار
 اور بہرہ دسا کر اللہ پر اور فرمایا اللہ صاحب نے اور ہم جان ہی کہ تیرا جی گناہ ہی اوکلی باتوں ہی سو تو یاد کر خوبیاں
 اپنی جسکی قسم جو تھی وہ ہی کہ ہمیں داخل جبکا اول اور آخر چھی اختیار کی جیسی صید میں سیدیت عنزیوں کی اور
 ملاک ہونی مالوں کی اور بیماری کی اور جاتی رہتی بعضی اخصاکی اور سبب طرح کی بلا اور صبر پہرے ٹری مقنا
 سی کہا آں عباس نے صبر قرآن میں تین جگہ پر ہی صبر اور کرنی پر قرصوں کی سوا اسکی ہی تین ہی درجہ میں
 اور صبر اللہ کریم ہوئی پیڑوں پر اور اوکلی ہی چہرہ و روحی ہیں اور صبر ہی مصیبت میں وقت پہلی صدمہ کی اور اوکلی
 لئی نو سو درجہ ہیں فرمایا آنحضرت نے کہ کہا اللہ صاحب نے جب مبتلا کیا مہینی اپنی بندہ کو کسی بلا میں سو صبر کیا
 اور نہ شکایت کی میری طرف سے پوچھنی والوں کی بدلے تیا ہوں میں گشت بہتر اوکلی گوشت سی اور خون بہتر اوکلی
 خون سی سوا اگر چہا کر دیا مہینی او سکوتا چہا کر دیا مہینی او سکوتا اور او سکوتا کچھ گناہ نہیں اور اگر وفات دی مہینی
 او سکوتا طرف سے اپنی رحمت کی اور فرمایا آنحضرت نے تیری خبر دیتی تھی اللہ کی طرف سے جسوقت کہ متوجہ کیا مہینی طرف
 کسی بندی ہی کی بندوں میں ہی کسی مصیبت کو اوکلی بدن یا مال اولاد میں پر سامتی ہو وہ اس مصیبت
 چہا صبر کر شرم کروں میں اس ہی بدن پر تھے پہرے کھڑی کروں میں اوکلی لئی ترزا و اور پہلاؤں اوکلی لئی
 حساب کتاب فرمایا آنحضرت نے راہ دیکھنا خوشی کی ساتھ صبر کی عبادت سے اور فرمایا اللہ کی بزرگی اور اوکلی حق
 معرفت ہی یہ بات کہ نہ شکایت کی تو اپنی دردی اور نہ کھڑی تو اپنی مصیبت کا اسلیٰ کہ تو پہچان چکا کہ تو نہیں
 بی پروا ہی صبر ہی سب اپنی احوالوں میں اور اس ہی ظاہر ہو کہ صبر ہے ایمان کا اور دوسرا جز جو متعلق ہے
 ساتھ اعمال کی وہ شکر ہی پس سخت فرمایا آنحضرت نے ایمان دو نصف میں نصف صبر ہی اور نصف شکر اور یہہ
 باعتبار نظر کے ہی طرف اعمال کی اور غیر کرنی ایمان کی اس ہی الاصل الخاص فی الشکر اصل یا بخیر
 بیان میں شکر کی قال للہ تعالیٰ و قلب من عباد اللہ و روقاں سبحانہ و تعالیٰ اللہ شکر تم
 لازمکم و قال اللہ تعالیٰ و اشکر لکم و قال اللہ تعالیٰ و سبحنہ الشاکرین و قال تعالیٰ ما یفعل اللہ
 بعد انکم ان شکرتم و امنتہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الشاکر عتزلہ الصالح

الصبا و كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي في الحجرة فصالت قال الله تعالى وما يملكك
وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك قال لا الا ان يكون عبد لشكرك و قال لا بد لي من القيمة ليقم الحادون
حقهم و مرة فبعضهم لا يريد خلون الجنة قبل من الحادون قال لا بد من يشكروني الله على كل حال قال
المخجل بالرحمن فرما يا صاحب في تهودي بين يدي بندون من حق اني را او تختص فرما يا صاحب
الكرخي بانوكي و زود و نكاحك و فرما يا صاحب في اور احسان ما نؤمر اور ناشكركي ست كرو اور فرما يا صاحب في
اور هم ثواب و نكاحي احسان اني و الون كرو اور فرما يا صاحب في كيا رجا الله كرو سداب كر كر اگر تم حق نوا و برين كرو
فرما يا اخفرت ان كهان و الله جو شكر كرمي حكم من روز و فاركي هي جو صبر كرمي اور هي حضرت و اني نادر تجر من
سوكها عايشي كسي ايك كرو و لا يا او تحقيق بخشي الله اني نكاح كرمي هوا عتباري گناه هي اور جو چوي فرما يا كيا
نهون من بنده شكر كرمي و الا اور كهان كيا رين كي ان قياست كرمي هو جاين من حادون پس كرو هو جاين
ايك كرو سوكه كرمي اني ايك نيز و سو دخل هو نكي بهت من كهان كيا كرمي من حادون فرما يا جو شكر كرمي
بين الله كرمي من اور فرما يا ترفيت و شكر چا و ربي برين كي **فصل اعلم ان الشكر من المقادير**
العالية و هو اعلى من الصبر الخوف و الزهد جميع المقامات التي سبق ذكرها لانه ليست مقصودة
في نفسها و إنما أراد لغيرها فالصبر لادمنته و هو الخوف سوط يسوق الخائف الى مقام المقصود
المحمودة و الزهد من العباد في الشاغلة عن الله عز وجل و اما الشكر فمقصود في نفسه لذلك
لا ينقطع في الجنة ليس فيها ثوب و خوف و صبر حد الشكر اذ هو في الجنة و لا قال الله سبحانه و تعالى
و اخذ عوهم ان الحمد لله رب العالمين تعرف ذلك بل تعرف حقيقة الشكر و انه ينظم من علم و حال و عمل
اما العلم فهو الاصل في الخير كالحال في العلم هذه ثلاثة اركان الاول العلم بالنعمة
و المنعم من العلم بالنعمة و كلاهما من الله سبحانه و تعالى و يتفرع جميعها و الوسايط كلهم مستحرون مشهورون
و هذه المعرفة و ايمان التقدير التوحيد فلهما اذ خلان في بل الرتبة الاولى في معارف الايمان
التقديس ثم اذا عرفت ذلما مقدسة فتعرف انه لا مقدس الا واحد هو التوحيد ثم تعرف ان كل ما في
العالم فهو موجود من ذلما الواحد و الكل نعمة منه خاصة و هو المحرر الى هذا الترتيب لا شامة يقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله فله عشر حسنات و من قال لا اله الا الله فله عشر حسنات
و من قال الحمد لله فله ثلثون و هذا لان التقدير التوحيد خلان في الحس و زيادة و هذه الاله رجات
بازاء هذه المعارف و اما حركة اللسان ففصلها بحسب الوسايط و اعلم ان المعرفة و ايمانها لا اعتقاد في
القلوب انهم اليه العقلة التي اورد و اعلم ان اذا اعتقد ذلك لغير الله تعالى دخلا في النعمة و الاصل اليك
له صبر حرك و لم يتوهم فشاء و شكر و كنت لمن يحلم عليه الملك و هو يري ان للوزير دخلا في خلعة
الملك و في اجمال الاله و تيسير فكل ذلما الاشياء بالنعمة و يتوزع فحان النعمة و العمل بها انهم لورائت النعمة
و الخلق و اصله اليك بتعظيم الملك فلهذا قد لا مفيض من شكره لانك تعلم ان العلم مستحق له

لا دخل له في النعمة بنفسه الا لا يلتفت قلبك الى الفرس بالقلم والشكر له وكذلك ذكره لا يلتفت الى الشكر ان
والوكيل الذي يعلم الغامض طر ان الى العطاء بعد الامتحان لا دخل لهما بانفسهما في النعمة فكذلك انما يلتفت
بصيرته علم ان الشكر والتمس والنجوم والارض من نعمات بامر الله تعالى كالقلم والقاعة والحجر في التوقيف وان قلوب
الحلج خزان الله ومفاتيحها بيد الله فيفتحها بان يسلط عليه واعى حازه حتى يقيدان خبرها في البذل امثلا
وعند ذلك لا يستطيع ترك البذل فيكون مضطرا الى الاختيار كما ساط عليه مخرج واعى الاختيار فانه لا يعطيك
احد شيئا الا العرض بنفسه ليستقيده به في الاجل ثوابا وفي العجل ثناء وذكر او غير ذلك وما لم يعلم ان
منفعته في منفعتك لا يعطيك فاذا هو ليس معك عليك ولا يسهل لنفسه انما المنعم عليك من سخره
بتسليط هذه الدواعي عليه وفقر في نفسه غرضه منوط بالاداء والانعام فان عرفت اكله وسرا
لكذلك كنت موحدا وتصور منك الشكر بل هذه المعرفة هي عين الشكر قال موسى عليه السلام في مناجاته
الهي خلقت ادم صلاوات الله عليه بك وفعلت ما فعلت فكيف تشكره قال علم ان ذلك منه فكان معرفة
ذلك شكر الركن الثاني الحال المثمرة من المعرفة وهي الفرس بالمنعم هيئة الخضوع والاجلال ومن يسر
اليه بعض الملوك فرسا فيتصور ان يفخر به من ثلثه او من حيثان ينتفع بالفرس او من حيث يستدل به على
عنايته للملأ بشانه وانه سيدنم عليه ما هو عظم ومن حيث ان الفرس يكون مركبا له حتى يسافر الى خضر الملأ
ويجئ منه والاو ليس من الشكر في شيء فانه فرس بالنعمة ووز المنعم الثاني داخل في الشكر لكنه ضعيف لا يفتقر
الى الثالث فحال الشكر ان يكون الفرس بما يثبه الله تعالى من نعمه لا بالنعمة من حيث هي نعمه بل لهما من حيث انها وسيلة
اليه واذي نعمته تدرك الصالحات علاقة هذا ان لا يفخر بكل نعمة هكينة عن ذكر الله سبحانه وتعالى لا يغتفر
به ويفخر بما يزيو الله تعالى عنه مشغول الدنيا وقصوها وهذا حال الشكر من لم يستطع فعليه الثاني
اما الاول ففرسه بالنعمة لا بالمنعم ليس ذلك الشكر في شيء الركن الثالث العمل وذلك ان يستعمل نعمه
في محابه لافي معاصيه وهذا لا يفهم به الامر عرف حكمة الله تعالى في جميع خلقه وانه لما اذ اخاف كل شيء
وشهر ذلك بطول قد ذكرنا طرفا منه في الاحياء وحيلته ان يعلم مثالا ان عينه نعمة منه فشكره ان
يستعملها في مطالعة كتاب الله سبحانه وتعالى وكتب العلم ومطالعة السموات والارض ليعبر بها ويعظم خالقها
وان يستعمل عورة براهام المسلمين ويستعمل اخنه في سماء الدروب ما ينفعه في الاخرى ويعرض عن الاضلاع
الى الهجو والفضول يستعمل اللسان في ذكر الله تعالى والحمد له واطرها بالشكر منه دون الشكوى ومن سأل عن
حاله فان شكى فهو عاص ولا نه شكايته من ملأ الملأ الى العبد ذليل لا يقدر على شيء وان شكر فهو مطيع
واما شكر القلبك ستملكه في الفكر والذكر والمعرفة وقواضيا الخبير للخلق وحسن النية وكان ذلك في اليد
والرجل وسائر الاعضاء والاموال وذلك مما لا ينحصر جان كه شكر مقامات عاليه سري اور يه الله
صبر و خوف و زهد سري اور اول مقامات سري جفا ذكر گذرا سلسلي كه وه نهين بين مقصود بين نفس من اور اراد
كيجان بين بيني غمگين سري صبري مراد تور ناخواه بين نفس كانه اور خوف كور سري جوا كنه سري دروا كور

حرف اول مقامات کی جو مقصد و اور سووہ میں اور وہ بہا گناہی اول علم اول حق جو با ذکر حق میں مسدک سی اور
 لیکن شکر و معبود ہی انی نفس میں اور سیلی ہی بہترین منقطع ہوگا جنت میں اور او سمن توبہ اور خوف و ترس اور
 زہد نہیں اور شکر عینہ ہوگا بہت میں اور سیلی قریا اس صاحب کے کہ آخری بکار و کی بہرہ جو کہ کہ سب تہا ثبات
 ہی اس کی اپنی جو صاحب ہی ساری جہان کا اور تو پھان کا اس کو یوں کہ پہچان تو حقیقت کر کی اور یہ کہ وہ سنو کر
 علم و حال اور کل ہی لیکن علم ہی اصل ہی اور اس ہی پھل جہا ہی حال کا اور حال شمر تو تا ہی علم کا سوہم
 تین کن میں مکن پہلا علم ساتھ نعمت اور نعمت دینی والی کی ساتھ علم سببات کی کہ سبب تین اس کی طرف سی
 میں اور وہ لگانہ ہی انہاں سبکی اور وسیلہ جنتی ہر سبب قید ہیں اور ہر دست میں اور ہر معرفت و اور تقدیس اور توحید
 کی ہی سہی کہ یہ دونوں اور سمن اصل میں بلکہ رتبہ پہلا معرفت میں ایمان کی تقدیس ہی بہرہ جو تو ہی پھان اذات پاک
 کو سو پھانیکا کہ نہیں پاک مگر ایک ہی اور یہی توحید ہی بہرہ پھانیکا کو کہ جو کہہ جہان میں ہی سووہ موجود ہی
 اسی کی ہی اور سب اس کی نعمت سے خاص کی اور یہ ہی حمد اور اس ترتیب کی طرف اشارہ ہی قول میں رسول اس کی
 کہ ہو کوئی کہی جہان اس کے یعنی پاک ہی اس کو سکودس نیکیاں ہیں اور جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی مالوت
 سبکی کی اس اس کی اس کو میں نیکیاں ہیں اور جو کوئی کہی الحمد یعنی سبب ہی تہا ثبات ہی اس کی اپنی اور کو نہیں
 ہیں اور یہ سہی کہ تقدیس اور توحید فعلی ہی حمد میں اور زیادہ اور یہ درجی مقابلہ میں ہیں ان معرفتوں کی اور سبب
 ہننا زبان کا سوہم بزرگ اس کی موافق اس کی صا و رہو کی کی معرفت سی ہی تہا ثبات و کی اعتقاد و کی ہی زمین بہرہ اصل ہی
 اس سی خلعت لیا اور اس کا اور جان کہ تحقیق تو ہی اعتقاد کیا کہ اس کی کسی اور کو ہی فعل ہی اس کی نعمت میں جو
 پانچویں پہلو تو نہ درست ہو اتنے نیکیاں تیرا اور نہ تمام ہو ہی معرفت ہی اور شکر تیرا اور ہو تو مثل اس شخص کی کہ خلعت
 دی اس کو بادشاہی اور وہ جو ہتا ہی کہ وزیر کی ہی فعل ہی بادشاہ کی خلعت میں اور اس خلعت کی پھان
 میں اس کی طرف اور اس کی آسانی اور سہولت میں وہ یہ سبب سبب ہی نعمت میں اور تقسیم ہوئی ہی خوشی تیری ساتھ نعمت کے
 او سیران اگر کو ہی تو نعمت اور خلعت کو کو پختہ اپنی طرف ساتھ فرمان بادشاہ کی جو اس کی قلم کا لکھا ہو وہ یہ نہیں کہ نہ
 تیری شکر سی سہی کہ تو جانشاہ کی علم و کی اختیار میں ہی نہیں اس کو کہہ فعل نعمت میں اپنی نفس اور سی اپنی نہیں التفات
 کرنا دل تیرا طرف خوش ہو نیکی ساتھ قلم کی اور اس کی شکر کی اور سہیلہ کہی نہیں التفات کہ تاخا جی اور کو کل کی طیف
 سہی کہ جانشاہی کہ وہ دونوں طرف میں لطف عطا کی بعد حکم کی سوہم بہن فعل اول و دو کو ساتھ نفس اپنی کے
 نعمت میں وہ سہیلہ جو کل کہل گئی اصل جانا اس کی تحقیق آفتاب اور چاند اور ستارہ اور زمین قید میں اس کی حکم میں
 مثل قلم اور کا غذا اور دولت فرمان میں اور یہ کہ دل غلو کی خزانہ میں اس کی اور اس کی تحقیق اس کی ساتھ زمین ہر
 سو اس کو کہتا ہی ہون کہ غالب نام و سپر سبب یعنی یہاں تک کہ اعتقاد کری کہ بہتری اس کی نہر کر نہیں ہی مشلا
 اور اس وقت میں نہر کی گاتر نہر کر کی کا پس ہوگا سفر طرف خرات کرنیکی اس سبب سی کہ غالب ہوئی اور سہیلہ سبب
 خزانہ ہو حال یہ ہی کہ نہر کی گاتر نہر کر کی خزانہ کی نفس کے غرض کی ہی تا حاصل کری سبب اس کی کہ تہا ثبات و ریاکار
 اور اس کی کو ثواب و سوا اس کی اور جب کہ نہر کی گاتر نفس اور کاتر ہی نفس میں ہی نہیں و گاتر ہی سووہ اب نہر نہر ہی

ہنگو اسلمی وہ کوشش تباہی اپنی نعمت دینی والا چھوٹو وہ ہی جسکو خدا کیا سائنتہ غالب کرنی ان سبب کی
 اور پھر اور پھر لیا اپنی جی میں کہ غرض اسکی لگی ہی سائنتہ اور انعام کی ہوا کہ پچا نا توئی کا مون کو اس طرح پر ہوا
 تو توحید والا اور ہو سکتا ہی تہی شکر بلکہ یہ پچا نا ہی خود شکر ہی کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں
 ای سد توئی پیدا کیا ادم کو اپنی ماہنتہ سی اور کیا توئی جو کیا سو کیونکر ہو سکی شکر تیرا فرمایا جانا کہ یہ میرا ہی کیا ہوا
 سو ہی معرفت سبب کی شکر رکھن دوسرا حال ہی جو حاصل ہو معرفت سی اور وہ خوشی ہو نا ہی سائنتہ نعمت دینی والی
 کی سائنتہ صورت فروتنی اور اجلال کی اور سبکی طرف بھیجی کوئی بادشاہ کہوڑا سو ہو سکتا ہی کہ وہ خوش ہو بسبب
 بن چہرہ اس راہی کہ دفع لیگا کہوڑیسی یا اس راہی کہ وہ سمجھ گیا اس سی مہربانی بادشاہ اپنی حال پر اور یہ کہ وہ
 قریب ہی کہ انعام کری اسپر جوڑا ہوا اس سی یا اس راہی کہ ہو کہوڑا سواری اسکی ہانک کہ جاوی طرف درگاہ باؤنا
 کی اور خدمت سی اسکی ہو پہلی صورت نہیں شکر ہی کسی چیز میں اسلمی کہ وہ خوش ہو اس سائنتہ نعمت کے نہ سائنتہ نعمت
 دینی والی کی اور دوسری داخل ہی شکر میں لیکن وہ بودی ہی نسبت تیسری کی اسکی بل شکر کا یہم ہی ہو خوشی
 سائنتہ اوس چیز کی جو دی سدنی اپنی نعمت سے نہ سائنتہ نعمت کی اس راہی کہ وہ نعمت ہی بلکہ اس راہی کہ وہ وسیلہ
 ہی واسطی طرف اسکی کہ اسکی نعمت سی نام ہوئی بہن سبب کام اور پچا نا اسکی یہم ہی کہ نہ خوش سائنتہ ہر اوس نعمت
 کی جو داخل کری اسدی بلکہ غم کری اسکی سبب خوش ہو سائنتہ اوس چیز کی جو لی سدنی اوس سی دنیا کے
 شغل اور فضول سی اور یہی ہی کمال شکر کا سو جو کوئی فکر سکی سو اسکو لازم ہی دوسری صورت لیکن اول ہو وہ
 خوشی ہی سائنتہ نعمت کے نہ سائنتہ نعمت کی اور یہہ نہیں شکر کسی چیز میں رکھن پس عمل ہی اور یہہ یوں ہی کہ خرچ
 کری نعمت کو اسکی خوشی میں نہ اسکی گناہوں میں اور نہیں قیام کرتا سائنتہ اسکی بلکہ وہ شخص ہی پچا نا اللہ کے
 حکمت کو اسکی محبت فوق میں اور یہہ کہ اونی کس ہی پیدا کیا چہرہ کو اور شکر اسکی درازی اوڈ کر کیا ہی ہوڑا سا
 اوسین سی کتاب حیا العلوم میں اور پچا نا اسکا یہم ہی کہ جانی کہ اکملہ اسکی نعمت ہے اسکی طرف سی سو شکر اسکا یہہ ہے
 کہ صرف کری اسکو دیکھنی میں کتاب اسدی اور کتابوں علم کی اور دیکھنی آسمان اور زمین کی تاجرت پکڑی سائنتہ اسکی
 اور بر جانی اسکی پیدا کرنی والی کو اور یہہ کہ چہ پاوی ہر عیب کہ دیکھی اسکو مسلمانوں ہی اور صرف کری اپنی کمال
 سنی میں ذکر کی اور اوچیز کی جو نعمت دی آخرت میں اور بر پھر کری بڑائی اور یہہ وہ کی سنی ہی اور شکر کری زبان کو
 اللہ کی یاد میں اور اسکی تعریف میں اور ظاہر کہ نہیں اسکی شکر کرنی شکوہ اور جو کو پچا گیا اپنی حال سی پس شکر کا یہم
 اونی سو وہ گنہگار ہی اسلمی کہ یہہ کتابت ہی ایک ہند شاہ کی طرف ایک بندہ خوار کی جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا
 اور اگر اونی شکر کیا تو فرمان بر ہی اور لیکن شکر دل کا سو اسکا صرف کرنا ہی ہیان اور یا اور پچا نا اونی کی چہ پچا
 میں خلق کی لئی اور اچھی نسبت میں اور یہہ حال ہی ماہنتہ اور پاؤن اور سب اعضا اور اموال میں اور اسکا تو حصہ نہیں
 ہو سکتا **فصل** اعلم انہ اعلم انہ انما یتماکن من کمال من شکر اللہ صلا للہ السلام ففوعلی نور من ربہ
 یوی فی کلشی حکمتہ وسرہ ومجود اللہ تعالیٰ فیہ ومن ینکشف لہ ذلک فعلمہ بانباء السنۃ وحررہ الشرع
 فتحہ اسلم الشکر ولعلہ انہ لو نظر الی غیرہم مثلاً فقد کفر بنعمۃ العین ونعمۃ الشمس کل نعمۃ

پیدا ہوئی اس مالون اور زمین کو اور اس کی ایک درمیان کمر چاہی تیار کیا ہمیں اس وسیع و عریض کتابا لشکر میں
 جو کتابوں جیسی ہی اور پختہ ہو جس ہی یہاں ایک مثال اور وہ یہ ہے کہ اندر برتری پیدا کیا درہم اور دنیا کو
 تاہم وہی حاکم سب مالون میں وزن کیا جالی ساتھ اسکی قیمتوں کا اور اگر یہ نہ ہوں تو پریشان ہوں معاملی
 اسکی کہ نہ معلوم ہوتا کہ کیونکر مول لیا جالی کچھ از عرفان دیکھ اور جانو کہ تا دیکھ اسکی کہ انکی درمیان مناسبت نہیں
 اور یہ شریک ہیں فقط روح مالیت میں اور ترزا و اسکی روح کی اندازی کی وہ دونوں میں جو سبنی رکھتے ہوئے
 ادن دونوں کو ہوتا ہے اس شخص کی جس فیہ کیا دو حاکموں کو جو ہیں حکام سی سلماون کی یہاں تک کہ بیکار ہوئی حکم اور
 سبنی لیا اون دونوں رتن ہوتا ہے اس شخص کے جس کی کام لیا جاکم سی جو ہی حکام سی سلماون کی بنیادی و بڑی
 میں سپر ایک فادری یہاں تک کہ بیکار ہوئی حکم اور یہ زیادہ سخت ہی قیدی اور سبنی فائدہ لیا ادن دونوں میں
 اور نہ لیا او کو مقصد ہی سوداگری کا ساتھ صرف کر نیکی درمیان اسکی کہی اور کہی ہوئی کی ہوتا ہے اس شخص کے
 جسی بڑے کہا حاکم کو حکم سی اعلیٰ اختیار کیا اسی ایک سخرہ اپنی نفس کی لئی تو لکری جمع کری اسکی لئی اور گھر صاف کری
 اور کسب کری اسکی لئی روزی اور یہ سب سب ہی اور بیکار نہ رہی اسکی حکمت کا حوالہ اسکی مخلوق میں اور بندہ نہیں
 ہی اور دشمنی ہی ساتھ اسکی اسکی پسند چیزوں میں اور جسکی لئی نہیں کہلتی ساتھ نور عقل کی یہ یہید بچاؤ
 شرع کی زبان پر اسکی صورت کو نہ اسکی معنی کو اور اسکو کہا جائیگا جو لوگ گارڈ رہتی ہیں سونا روپا اور نہیں دہاڑا
 اسکو اسکی راہ میں اونکو خوشی سنا دیکھ والی ماری اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی لئی سونی چاندی کی برتن
 سی سوگو یا وہ ملتا تا ہی اپنی پیٹ میں آگ دفرخ کی اور فرمایا اسد صحتانی جو لوگ کہانی نہیں سودنا وہیں کے قیامت کو
 مگر جس طرح اور ہوتا ہے جسکی جو اس کہ ہوں جن نی لپٹ کر سوا لچھو نہ وقت ہوں ہیں حدوں پر اور نہیں چھانی اسکی یہید
 اور عارف جبکہ گاہ ہوں ہیں بہیدن پر اپنی جیون سی اور وہی ہیں شرع کی گواہوں کو زیادہ ہوں ہیں نور پر نور
 اور اندہی چاہل محروم رہتی ہیں وقف ہوں سی حدوں پر اور گاہ ہوں سی بہیدوں پر وہ ہتھیں ہی مانند بزدل پر نہیں
 کی اور نہ مانند اداون بزرگ کی اور یہ وہی ہیں کہانچکی جو میں ایکین ٹھیک سپر میری ہی بات کہ چھو بہر نی دوزخ
 جیون سی اور آویون سی کہی اور فرمایا اسد صحتانی بھلا جو شخص جاننا ہی کہ جو کچھ اور ترزا بھوک تیری ہی بختیں ہی برابر
 ہوگا اسکی جو اندہی اور فرمایا اسد صحتانی جو سبنی موہم بہر میری یا اسی تو اسکو ملتی ہی گذران تنگی کی اور لاؤ
 ہم اسکو دل قیامت کے اندا وہ کہیگا ای بکینون اوٹھا لایا تو مجھ کو اندا اور میں تو تھا دیکھتا فرمایا یون ہیں پونچھی نہیں
 ہماری آیتیں پھر توئی اونکو بھلا دیا وہ سب طرح آج بھوک بھلا دینگی بھلا دیا یعنی حل نکلیا اور نصیحت نہ لایا اور اسکی قدیم
 اسکی حکمت میں اسکی مخلوق میں اور اسکی انکلیا اسی خلق کی طرف زبان پر نہیںوں کی جیسے کہ بھولا اس سب کو
 شریعت نی اول سی آخر تک اور نہیں کوئی حد حدودی شرع کی مگر اس میں بہید اور خجست اور حکمت ہی اسکو بچاؤ
 جو بچاؤ ہی اور اسکا انکار تا ہی جو اسکو نہیں جاننا اور اسکا بہید دراز ہی سولیک کتابا لشکر سی و نہیں ہون
 تمام شکر گزار اس شخص سی جو کٹر ہوانری ایک لکھی شخص ہو کر نہیں خواہش اس میں اسکی غیر کو سو کھولا تو ہے
 ذکر کرنا خلاص و ریح کا اصل السواوس فی خلاص و ریح اصل جہی باینین خلاص و ریح کی عالم الاخلاص

انحضرت ان جب میں نے مسلمان ایمین اپنی تلواریں لیکر سوار ہو کر اٹھنے اور مارا گیا دو نوک میں بہن میں کہا گیا کیا حال
ہی ماری گئی کا یہی وہ مارا ہی گیا اور پھر دوزخی ہوا اسکا کیا سبب ہے فرمایا اونے چاہنا مانا اپنی بابر کا اور فرمایا
انحضرت تانی جو کوئی سیاہ کری ایک عورت کے مہر پر اور اسکی نیت دا کر نیکی نہیں ہو وہ نہ کر تو الاس سے اور جو کوئی
قرض ایوی کچھ اور اسکی نیت نہیں دا کر نیکی سو وہ چوری فصل حقیقۃ النیة هی الارادة الباعثة
للقدرۃ المنبعثۃ عن المعرفۃ وبیانہ ان جمیع اعمال لا یقدر الا بقدرۃ و ارادۃ وعلم والعلم مجیب
الارادۃ والارادۃ باعثة للقدرۃ والقدرۃ خادمة للارادۃ بتحرک الاعضاء مثاله ان خلق
فیما شہوة الطعام الا انها قد تكون راكدة کافها نائمة فاذا وقع بصرك علی طعام حصلت المعرفة
بالطعام فانت هتفت لشهوة للطعام فامتدت لیله اليه فاما امتدت بالقوة التي فیها الطبيعة
للإشارة الشهوة وانت هتفت لشهوة لحصول المعرفة المستفادة من طبیعة الحسن الخلق فذلك
شهوة الموالاة الحاصیة خلق ايضا فیکمیل الى لذات الاجالة ينتهض ذاك الملیل بإشارة المعرفۃ
الحاصلۃ العقل والقدرۃ ایضا فتأخذ هذا الملیل بتحريك الأعضاء والنیة عبارة عن الملیل الجازم
والباعث للقدرۃ فالشیء عز وقد يكون الباعث له میلا الى المال فذلک سنة وقد یکون
الباعث له میلا الى ثواب الآخرة فذلک سنة فاذا النیة عبادة عن الارادة الباعثة معنی
اخلاصها تصفيتها الباعث عن الشوب حیث نیت کی اراده ہی جواب تھا نا ہی قدرت کہ جو حاصل ہو
معرفت سی اور بیان سکایا یہی کہ سب اعمال تیری نہیں صحیح ہیں مگر ساتھ قدرت اور ارادہ اور علم کی اور علم
او ٹھانا ہی ارادہ کو اور ارادہ او ٹھانا ہی قدرت کو اور قدرت خادم ہی ارادہ کی ساتھ بلانی تاہم پاؤں
وغیرہ کی مثال اسکی ہی کہ تجھے سیدائی ہی خواہش کہانی کی لیکن وہ کہی کسی ست ہو گی گویا وہ سوتی ہی
سوجھوت پر یکی نظریزی کہانی پر حاصل ہوگی پچان کہانی کی سوا وہی کی خواہش کہانی کی پس درانہو
تاہم وسکی طرف اور راز ہو تاہم بسبب سن قوت کی جو بطبع ہی اشارہ خواہش کے اور اوہی خواہش واسطی
حاصل کرنی پچان کی جو حاصل ہوئی دیکھی ہی حس کی اور جبر حسی کہ پیدا کی گئی تجھین خواہش چیزوں حاضر کے
اسی طرح پیدا کی گئی تجھین خواہش لذتوں غائب کے اوہی ہی ایہ خواہش ساتھ شاہد پچان کی جو حاصل ہوئی
عقل سی اور قدرت ہی خدمت کرتی ہی اسخواہش کی ساتھ تنہیں دینی عصا کی اور نیت عبارت ہی خمس ہش
مضبوط سی جواب تھا نا ہی قدرت کہہی ہوتا ہی باعث وسکا خواہش مال کی سو پہنیت ہی اوکہی ہوتا ہی
باعث وسکا خواہش ثواب آخرت کی سو پہنیت ہی پس اب ہوئی نیت عبارت اوٹھانی والی سی اور معنی
اوسکی خلاص کے صاف کرنا باعث کا ہی نیز شی فصل اذا حصل العمل بباعثة النیة فالنیة والعمل
لها مقام العبادة فالنیة احد جزئی العبادة لکنہ خیر الجزئین لان الأعمال بالجوارح ليست
مرادة الا لتأثرها فی القلب لیس الی البحر ویفر عن الشر فیترغ اللذکر والفکر الموصِلین لہ الی الانس
والمعرفة للذین هما سبب ادته فی الآخرة فلیس المقصود من وضع الحجۃ علی الارض وضع

الحق ببل خضوع القلب ولكن القلب لا يشترط العمل الجوارح وليس المقصود من الزكوة ازالة الملاوئيل
 ازالة رذيلة الخجل وهو قطع علاقة القلب بالمال وليس المقصود من الاضحية لحوها ولا ذبيحة لها
 ولكن امتناع القلب التفتى بتعظيم شعائر الله تعالى والنية عبارة عن نفس من القلب الخضر
 متمكن من حذق المقصود فهو خير من عمل الجوارح التي انما يراد به ستر اثاره الى محل المقصود وهو
 القلب لذلك ليس بوجوب العمل القلب من الجوارح اثارا بل العمل الجوارح دون حضور القلب بها
 ولا اثر له ومما قصد معالج الملعنة فيما يصل من الادوية بالشرب ليعملها انفسهم ولا حالة مما اطل به
 ظاهر الصمد ليس في اليها اثرها ولذلك لا يبرأ الاطلاء الى الملعنة كان باطلا ولهذا التحقيق بعد ذلك
 سر قوله صلى الله عليه وآله وسلم من علمه حب جاهل بمواعين باعش نيت كي سوت او عمل ساهو او
 يري عبادت هي ليس نيت بل كبري دو بزون عبادت هي لكن به بهتر يري دو بزون ميسر لي كي عمل فته باون
 كي نمين من محضو مكر هي لي كوه مكر كي نمين ودين كرميل كرمي مل طرفه كي مكر بهاي بي هي پس جا
 هوول ياد او در بيان كي لي جو بهاي نمين طرف است او مكرت جو بهاي بي وكي سادت كي آخرت ميسر
 نمين هي مقصود وپيشاني كبري هي نمين پيشاني ركنا بله فرون وكي او دل اثر قبول كرتا هي اعمال هي احصاكي
 او نمين هي غرض زكوه هي تو كرنا كرك بله غرض دو كرنا بزي وكي عمل كا هي او روه كا نسا ملاقه دل كا هي
 مال هي او نمين هي نمين قرباني هي كوشت او خران او مكا وكي نسا كا هو ناول كا ساهو دو وكي ساهو عظيم كرنا
 اثا نمين اسه كي او نيت عبارت هي هي نسا نسا هي جو نكي كي طرف به سووه قادر هي حد مقصود هي ميسر
 بهتر هي عمل جوارح هي جس لي راوه وكي ابا هي پو نچي نكر كا مل مقصود كي طرف قبول هي او راسي لي اثر كرنا
 ميسر سب عمل كي نه جوارح كي پورا اثر او عمل جوارح كي بدون حضور قلب كي ايد عبادت هي جيكو اثر نمين او جيب
 قصد كيا جاي ساهو ميسر كا سو جو چيز كر پو نچي هي دو واون كي ميسر هي ميسر ميسر سووه زياده سووه ميسر
 او نچي جس هي سب ليا جاي هي ظاهر ميسر كا پو نچي او سكر طرف نسا كا او راسي لي ميسر پو نچي اثر
 سب كا ميسر كي طرف ميسر هي او سب ميسر كا او راسي ميسر هي پو نچي كا ميسر ميسر قبول كا جو بهاي هي
 كي نيت ميسر كي بهتر هي او سكي عمل هي فصل الاغرف فضل ليه واهنا محل حذق المقصود وكون
 فيه فاجنودان نيكه ميسر النية في جملهم بالاصح حتى تنوي بعمل احسانا كثره فلو صدقت
 رغبتا اهدى بطريقه وكي نيت مثال احسانا الدخول في السجود القعود فيه عبارة واحدة
 ويمكن ان تنوي بعبادة او راسي ان تعتقد ان يدي الله سبحانه وتعالى وان داخله زيار الله تعالى في نوي
 ذالك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قعد في السجدة فغيره ازال الله تعالى وحق على المزمور اكرام رايد و
 ثانيها نية الربط بين نية الربط ونية انظار الصلوة بعد الصلاة الا ان نية الربط بين نية الربط بين نية الربط
 فافها نوع صوم قال تعالى عليه وسلم ربه انية امتي القعود في السجدة اربعها الخلوقة وود فم الشوائب
 للزوم السمر في الفكر في الاخرى وكي نية لا سئل ادلها خامسة التمسك بالذكر وسماحه واسماحه لقوله

[illegible]

اوسکی خلاف سی بجائی ہرین سا تہہ اعلیٰ شیا میں کہ ماخذ اوس آدمی کی جو ارادہ کرے یہی کیا جھگڑ میں بہرہ و
بائین کرنا اور خوش طبعی کرنا سا تہہ غرضوں و دنیا کی ہونے نشینی کرنا کہ اہل کد و دالون کی اور دیکھنا اوز کا جوانی ہر
اوس میں جو حق اور لکون سی باہنا ظہر کرنا اوس سی جو جھگڑی اپنی بہترین میں سی بطریق بڑا اور دکھاوی کی
تاکہ شکار کرے دل سی دالون کا اپنی باتون سی اور جو قائم مقام اوسکی سی اوسکی ہی بہترین لایق ہی کہ غفلت
کری بہل جہن اپنی نیت سی اپنی جو خیرین بلج میں اوس میں کہی نیت نیک کری حدیث میں آیا ہی کہ بندہ دیکھا
جائے گا دن قیامت کی چڑھری یہاں تک اوس سر رہی جو نکا یا اپنی ہانگہ میں اور مٹی کی ریزون سی جو کئی اپنی
انگلیوں سی اور اپنی بہائی کی کڑی یہی سی اور شال نیت کے بسا جہزون میں یہی سی کہ جو کوئی ستر ہی کرتا
ہی دن جمعہ کی جو سکتا ہی اوسکو کہ ارادہ کری چین کا اوسکی نیت سی یا بڑا و کا اپنی ثروت ظاہر کرکے یا بناؤ
سورقون کی لٹی اور فساد والون کی کئی اور جو سکتا ہی نیت کری پڑی نیت کے اور برای اسکے گھر کی اور درست
دن جمعہ کی اور دور کرنا تکلیف کا اپنی غیر کسی سا تہہ دور کرنی بدیوئی اور دیکھانی راحت کی انکی طرف سا تہہ خوشبو
اور دمانی دور وازی نیت کے اور چرب سوکھی اوس ہی بدبو اور برین دو دو فرج کی طرف اشارہ ہی قول میں کہ
جو کوئی خوشبو لگا لی اسکی ہی آئینکا دن قیامت کے اور خوشبو اوسکی پاکیزہ تر ہوگی مشک کی خوشبوسی اور جو کوئی
خوشبو لگا ہی اوسکی غیر اسکی آئینکا دن قیامت کے اور بواسطی بوتر ہوگی مردار سی **فصل احکام النسیۃ**
لا تدخل تحت الاحتار ولا یسبغ فی ان تغتفر فقول لبسنا نطق قلبک نوبت من الغدوف فی السجدة کذا وکذا
ونطق ناطق نوبت لا یعرف من قبل ان الشیخ الباعث للمرء الذی کلا لہ فی تصور وجود العکل
والشیخ المتکلف کقول القائل نوبت تحت فلانا و عشقنا و نوبت ان عطش او اوجیر و واسبع
فان لكل هذه دواعی فتن و تحقیقنا انساب لا یصور حصرها دون اسبابنا و قول القائل نوبت اذون
تحقیقنا حدیث مشن لانیة فمن وطی لابیة فهو الوفاق من ابن سیفہ و قوله نوبت لوطی لحرثنا لولد
و یکسر من المباحات بل لا نطف ناسعات هذه النیات و قلبک الا اذا اتوی ایدانک و وقت معرفتک
محفارة الخطوط العاجلة و عظم نواب الاخرة حتی اذا ظفک لک علیک ابعث منک الرغبة ضروری
فی کل ما یووسی لک الواب الاخرة فان لا ینبغ فلا نیت لک لک مثل هذا الوقت اسلف جملہ ترس الخیرات
صی روی ان ابن سیرین لہ یصل علی جنازة الحسن البصری قال لم یحضر فی النبیة و قبل الطاوس اذ علنا
فقال حتی اجد له نية و قال بعضهم انانی طلبة النبیة لعیادة جملہ سنہ ترس قدما صحتی بعد من عرف
حقیقة النبیة عالم الفار و العمل فلا یتعسف علی الارواح لہو یحقق ان المسلم قد یحضر فیہ من العبادۃ
فاحضرت النبیة فیہ لہ نية فیا لکل الشریع یتقوی علی العبادۃ و لیس ینبغ نیتہ للصوم و الحال
الاکل ولی من من عن العبادۃ و علم انہ لو نام لعا دنشاطہ فالنوم افضل الہ بل لو سئل ان الترفیل علی
جملہ من سئل فی سائتہ برد نشاطہ فذلک افضل من الصلوة ممل لال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الله تعالیٰ یمل حتى تملا و قال ابوالدرداء انی لا استجم نفسی بتی من الا وهو فیکون ذلک عونا

علی الحق وقال علی رضی اللہ عنہ مروی القلوب فافذا اذا کرفت حیمت وهد قد قاتل یستقلها الطاهر
 من الفم تبارک استشفال الطیب الضعیف معالجۃ المحرور بالحکم والحداف قد یامره لیعید قوۃ المرضی
 الضعیف حتی یحتل لدواء النافع بعدہ جان کہ نیت نہیں داخل ہی نہی اختیار کی سو نہیں لائق ہی کہ غور
 کر تو پس کسی تو اپنی زبان یا دل ہی کہ نیت نیت کی مسجد میں پہنچی کی تون اور یون اور تو گمان کری کہ تو
 نیت کی سہی کہ تو پہچانچا پہلی ہی کہ نیت ہی باعث اور مرکب ہی اگر وہ نہ تو نہ پایا جاوی عمل اور کف کے نیت
 ماند قول قابل کی ہی کہ نیت نیت کی یہ کہ چاہوں میں نمان کی اور عشق کروں اس سی اور پڑا جانوں
 اوی اور نیت کی مہنی کہ پیاسا رہوں یا بہو کا یا شکم پیسہ سو اس سبب ہی چاہنی والی ہن اور پھر نی والی اور
 اسکی ثابت ہو نیکی ہی سبب ہن کہ ہن ہو سکتا حصول اوسکا بدون اوسکی سبب اور قول قابل کا کہ نیت
 نیت کی بدون اوسکی شخص کی یک جی کی بات ہی اور نیت نہیں پس جو کوئی صحبت داری کری سبب غالب ہون
 شہوت جماع کی کہان نفس دیگا اوسکو یہ قول و سکا کہ نیت نیت کی جماع کی واسطی پیدہ ہونی لڑکی کی اور واسطی
 زیادتی اوس شخص کے جسکو فخر ہو تا ہی یعنی اولاد کی کثرت کی لہی بلکہ نہ فخر نہ ہوگا تو سناہتہ اوٹھانی ان نیتوں
 کی اپنی اوس مگر اوس وقت ہوا ایمان تیرا اور پوری ہو معرفت تیری سبب حقا رتاون لذتوں کی جو موجود ہن اور
 بڑی ہونی ثواب آخرت کی یہاں تک کہ حبیب غالب ہو پھر اور نہیں کی تیری عنبت بالضرور ہر اوس خیر میں جو وسیلہ
 ہی طرف ثواب آخرت کی سوا کر نہ اوٹھنی پس نہیں ہی نیت تیری لہی اور اسی سبب ہی توقف کیا اکلون فی ایک
 تھوڑی سی نیکیوں میں یہاں تک کہ مروی ہی کہ ان میں نہ نماز پڑھی جنازہ چرسن بکھر کی اور کہا نہیں حاضر
 ہوئی چھو نیت اور کہا گیا طواس سی دعا کرد ہماری لہی کہا جب پاؤں اسکی لہی نیت اور کہا بعض انکی از
 میننی طلب کی مہنی نیت واسطی پرش ایک آدمی کی ایک مہینہ بہر سی سو نہیں صحیح ہونی نیت لنگ اور جو کوئی
 پہچانیکا حیثیت نیت کی جائیکا کہ نیت روح عمل کی ہونہ رنج میں ڈالیکا اپنی جی کو ایسی عمل کی لہی حسین روح
 نہیں اور ثابت ہوگا اوسکو کہ تحقیق مباح کہی ہو جاتا ہی فضل عبادت سی جب حاضر ہوا میں نیت سو جس کسی کے
 نیت ہی کہانی پس میں سہی کہ قوی ہو عبادت پر اور نہیں ہونی نیت اوسکی روزہ کی لہی پس کہا نا اولی ہی
 اور جو کوئی ملول ہو عبادت سی اور حالی کہ اگر وہ سو کہ تو پھر اوی خوشی اوسکی سو سو رہنا فضل ہی اوسکی لہی
 سی بلکہ اگر حالی کہ آسودگی ساتھ خوش طبی اور باتون مباح کی ایک ساعت میں پھر دیکھی اوسکی خوشی کو تو یہ فضل
 ہی اوس نماز سے جو سناہتہ ملال کی ہو فرمایا حضرت انی تھمتن السد نہیں ملول ہو تا جب تم نہ ملول ہو اور کہا
 ابوردادی میں آرام دیتا ہوں بعد ماندگی کی اپنی جی کو کچھ لہوی سو بہہ ہوتا ہی مدد میری لہی حق پر اور کہا
 علی فی راحت دو دلوں کو سہی کہ وہ جیکہ انتہائی ہن اندی ہو جاتی ہن اور پیہہ باکیان ہی جسکو گران جاتی ہن
 ظاہر کی فحیمہ کی گران جاتا ہی طیب ضعیف معالجۃ والی کا ساتھ کوشت کی اور حکم حاو ق حکم کرتا ہی اوسکا تاہر
 قوت ہلہ ضعیف کی یہاں تک کہ وہ تحمل ہو دو دفع والی کا بعد اوزکن الثانی فی اخلاص النیۃ فقد قال تعالیٰ
 وما امر والا لیعبدا اللہ مخلصین لہ الدین وقال تعالیٰ الا الذین تابوا واصلحو واعتصموا باللہ

[illegible]

یہ کہ لغوی سہ ماہی کی جو حاصل ہوئی روزہ کی اور ارادہ کرنا ہی اناؤ کی سی رمال سخت غلام اور اسکی
 بختی سی اور حج کرنا ہی تادورست ہو جائی مزاج اوسکا ساتھ حرکت سفر کی پہاڑ جانی مشقت سی بھر گری عیال کے
 بستنای سی و دشمنوں کی یا طول ہونا ایک جگہ رہنے سی ساتھ ہل کی اور سیکہ سی علم آسان ہو اور سیر طلب کرنا
 معاش کا یا محفوظ بسبب علم کی غلطی یا کبھی قرآن یا صاف ہو جائی خطا اوسکا اور حج کری یا چونکہ تاخیر
 ہو جائی سخت کرانہ کی یا دور کر کی اسکی صاف ہو جائی یا تہنہ امویا ہنہاوی یا خوشبودار ہو جائی یا اوسکی یا اعتکاف
 کری اسکی کہ ملکا ہو جائی اور سپہ کرایہ کر کا یا روزہ رکھی اسکی کہ خفیت ہو جائی اوسکی جی سی ماند کی بچان کی اور
 یعنی کہانی کی یا صدقہ کری تادور کر کی اپنی جی سی طول ہونا سائل کا یا عبادت کری بیمار کی اسکی کہ عبادت کیا جا
 جب بیمار ہو سو بہرہ خوضین کہی خالی ہوں میں اور کہی نہیں تفریق ہوتی ہی مضرت عبادت کے تفریق خفیت پر
 جسوقت خطور کر کی کچھ ان خوضین میں سے عقل میں سوچیں گیا خلاص اور بہرہ تو بھٹ کل ہی اور سی لئی کہا
 بعض ذل ان کیا سعت کے خلاص میں نجات ہمیشہ کی ہی لیکن یہ سائل ہی اور سی لئی کہا اوسکیان وارانی
 فی خوشحالی سی اوسکی لئی جبکا درست ہوا ایک قدم نہیں ارادہ کرتا ساتھ اوسکی مگر اندہ برتر کا اور ہی معروف کہ جو
 ماری اپنی جی کو سو کھتی ای جی خلاص کر اور رالی یا **فصل علم** ان منزلیں ہذا الشواہد علی مراتب
 فالها قد تعذب قد تكون معصومة وقد تكون مساوية لقصد العبادة ولا يمحوا أصل الثواب في
 المباحات مما بقي شي من ارادة وجه الله تعالى له فدايق ذلك الشواہد الباقی لا ثواب له
 اما اذا كان في عبادة امر بان يخلصها الله تعالى فان كان الشواہد غالباً بطلت العبادة وان كان
 مساوياً او مضروباً بطل الاخلاص ولكن هل يتوقف انعقاد العبادة وحصولها صحتها على انتفاء
 الشواہد كلها فيه نظر اشهرنا اليه في الرأى وطلب استقصاء ما يمكن من الاجزاء جان كم لنا ان انيزشون کا
 کسی مرتبہ پر سی اسکی کہ کہی وہ غالب ہو میں اور کہی مغلوب اور کہی برابر ساتھ عبادت کی اور نہیں مجھوتا
 اصل ثواب مباحات میں عبادت کے ہر تہائی کچھ ارادہ سی جو سی سدر کی سونہ کا اور اسکی لئی ثواب ہی بقدر اس
 انیزش کی اور باقی کا کچھ ثواب نہیں لیکن اسوقت کہ عبادت میں امروٹ کہ خالص کی اوسی سدر کی لئی سوا گری
 انیزش غالب یا طول ہوئی عبادت اور اگر ہی برابر یا مغلوب یا طول ہوا خلاص لیکن یہ بات کہ آیا وقت سی منعقد ہونا
 عبادت کا اور حاصل ہونا اوسکی اصل کا ہونی پر ساتھ انیزشون کی مساوی یا طول ہی مٹی اشارہ کیا اوسکی طرف بیان
 راہ کی اور طلب کیا جاتا ہی استقصاء اوسکا کتاب الاحیاء الذکر الشواہد للصدق وهو کمال الاخلاص قال الله
 تعالیٰ صدقوا ما عاهدوا الله عليه لا تاة وقال عليه السلام ان الرجل ليصدق ويتحرى الصدق
 حتى يكتب عند الله صدقاً وقال تعالى واذكروني الكتاب برهيم انه كان صدقاً فاني اكتبه صدقاً
 الصدق ان تدر لخبه درجۃ الصدقین واعلم ان للصدق مراتب ستة من تلبم فی جميعها رتبة
 الکمال الشیخ اسم الصدقین اولها الصدق فی القول فی جميع الاحوال ما يتعلق بالماضی والمستقبل والحال
 ولهذا الصدق کمال ان احدهما الحذر عن المعارض ايضا فانه وان كان صدقاً في نفسه

فهم خلاف الحق والحد من الكذب فمجرد خلاف الحق وان يكس القلب صورة معوجة كاذبة بالراء
كذب اللسان واذا مال وجه القلب عن الصديق الى الاصح من الحق الى الحق له على الصديق حتى لا يصدق
الصديق والعارض لا توقع في هذه الخطة ولا تصديق في نفسه لكن توقع في الخطر الثاني وهو تحصيل الغير
فان ينبغي ان يفعل ذلك لا لغرض صحيح وكما في الثاني ان يراعي الصديق في اقاويله به لله تعالى فاذا قال سمعت
وتحج في قلبه في تلك الحالة شئ سوى الله تعالى فهو كاذب فادع الى الصديق وهو من هذا الصديق الذي
او لنفسه او لغيره لم يكن تحقيق صدق هذه الكلمة والقيمة ولذلك لا ينبغي ان يصدق على السلام باعبد الدنيا
وقال زين العابدين عليه السلام لا يصدق احد من الناس الا بعد ان يصدق الله تعالى في الدنيا وهو ان يحض في دعائه الخ
فاذا كان في الصدق ويقال لهذا صادق الموصوف وصديق الجلالة اي محضها فايرجع هذا
المعنى الى نفس الخلاص الصديق الثالث في العزم فان العزم قد يعجز الصدق وان يرتفع ما لا
العدل ان يرتفع ولاية وعزمه بارة يكون مضعف ترد وبارة يكون جزءا لا يتجزأ لا ترد فيه بالجزء
القوى يسمى عزمه صادقا كما وجد في عزمه الذي عزم من نفسه حيث قال لان اقدم فيض عن عزمي احب
من ان اعم على قوم فهم ابوك رضي الله عنه في عزمه الصدقين في القوة وتفاوت واقصاها
ان ينتهي الى الرضا بظهر البرقية دون تحقيق الصدق الرابع في الوفاء بالعزم فان النفس لا تحو
بالعزم والاول ولكن عند الوفاء بهما يتوالتح كمال التحقيق لان المؤنة في العزم هي واما الشدة
في التحقيق وكذلك لا شك في الله سبحانه وتعالى حال صدق ما عاهدوا الله عليه قال تعالى ومنهم من عاهد
الله لئن اتانا من فضله لنصدقن ولنكون من الصابحين فاما انهم من فضله لم يجزوا به وتولوا
وهو معضون فاعقبهم بقاء الاية الصدق الخامس في الاعمال بان يكون بحيث لا يعلو الشئ الباطل
الا والباطل منصفك ومعناه استواء السر والعلانية فالما شئ على الهدى على ان ذوقا في باطنه
فان لم يكن كذلك في الباطن لم يثبت قلبه الى ان يحل الى الناس ووفاء في الدنيا وان لم يثبت
الى الخلق قلبه ولكنه خاف فلذلك ليس براه ولكن فهو ذبه الصدق ولذلك لا يوافق الله عليه وسلم
الله لم يجعل سره في خير من الدنيا واجعل عزمي صليته وقال عبيد الواحد كان الحسن البصري
اذا امر بشئ كان من عمل الناس واذا نهى عن شئ كان من ترك الناس له ولم اراح لقط الشبه سرقة
بغيرانية منه الصدق السادس في هو اعلم ابو الصديق في مقامات الذين كالحرف والرجاء والحب
والرضا والتوكل وغيرها فان هذه المقامات اقبل تنطلق الاسم ولها حاكين وفابا تان يقال
هذا هو الحق والصادق ومي الشهوة الصادقة ولذلك لا شك في الله تعالى ان المؤمنين الذين امنوا
بالله ورسوله لم يره يراوا واجاهدوا ما ملهم لنفهم في سبيل الله اولئك هم الصاديون وقال
تعالى لكن البر من امن بالله الى قوله اولئك الذين صدقوا وهذه الدرجة الصدق فمن تحقق في
جميعها فهو الصديق ومن له نصيب من بعضها فزنته بقدر حصته ومن جملة الصدق وتحقق القلب

باری تعالیٰ هو الرزاق والتوکل علیہ قلند کہ رکعت تیسرا ہے اور وہ کمال خلاص ہی فرمایا اللہ صلی
 ان کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جیسے قول کیا تھا اللہ ہی اور فرمایا حضرت علیؓ تحقیق اومی سچ بولتا ہی اور ارادہ
 کرتا ہی سچ کا یہاں تک کہ لکھا جاتا ہی نزدیک اللہ بڑا سچا اور فرمایا اللہ صلی اور نہ کو کر کتاب میں ہر ہر سچم کا
 بیشک تہادہ چاہی اور پس ہی بزرگی سچ کی اگر پالی تو بسبب اسکی درجہ صیقلین کا جان کہ سچ لئی چہرہ مرقبہ
 میں جو کوئی پوچھی دن سب میں رتبہ کمال کو مستحق ہو صیقلین کی نام کا پہلا مرتبہ سچ ہی باتوں میں سب حوالہ میں
 جو معلق ہیں ساتھ گذشتہ اور آئندہ اور موجود کی اور سچ کی لئی دو کمال ہیں ایک آئینہ کا بچا ہی معارضین سچ
 ہی اسلی کہ اگر چہ وہ سچ ہی اپنی نفس میں لیکن اوس سی سمجھا جاتا ہی خلاف حق کی اور بچنا چوٹ سی یہہ ہی
 سمجھا جاتا خلاف حق کا ہی یعنی جھوٹ سی اسلی سچی ہی جن حسین خلاف حق نہ سمجھا جاتی اور یہہ کہ کس کی دل یک
 صورت کہ جھوٹی تقابہ میں جھوٹ زبان کی اور حسب میل کر یکا موہنے دل کا صحت سے طرف کجی کی بہن ظاہر ہوگا
 اوسکی لئی حق صحت کر کہ یہاں تک کہ نہیں سچی ہوگی اوسکی خواب ہی اور معارضین تہیں ڈالتی اس مخدور میں لیکن
 ڈالتی ہیں دوسرے مخدور میں اور وہ تاجہ ہی دوسری ہی سو نہیں لاتی اسکا کرنا کہ کسی غرض صحت ہی اور
 دوسرے کمال اوسکا یہہ ہی کہ مرعی رکھی سچ اپنی باتوں میں جو ساتھ اللہ کی ہوں پس جو وقت کہی صحت و چہی
 یعنی کیا میں اپنا موہنے اللہ کے طرف اور اوسکی دلیل ہو اسی حالت میں چہو اللہ کی سو وہ چہو نا ہی اور جو وقت
 کہی ایک تعبیر میں سچی کو بندگی کرتا ہوں اور وہ باوجود اسکی بندہ ہی دنیا کا یا اپنی جی کا یا اپنی غیر کا تہیز
 ہو سیکے اوس سی ثابت کرنا سچ اس کلمہ کا دل قیامت میں پس اسلی کہ حضرت عیسیٰؑ ان ای بندہ دنیا کی
 اور فرمایا ہماری حضرت ان ہلاک ہو بندہ دنیا را در در ہم کا دوسرا سچ نیت میں ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہو اوس میں
 نری خواہش نیکی کی سوا اگر ہی اوس میں آمیزش تو فوت ہو سچ اور کہا جاتا ہی یہہ سچا اخلاص ہی اور سچی حلاوت
 یعنی نرا اخلاص اور نری حلاوت سو پہر ہی ہیں یہہ نری اخلاص کی طرف تیسرا سچ ارادہ میں ہی اسلی
 کہ بندہ کہی ارادہ کرتا ہی سچ کا اگر دیا جاوی مال اور انصاف اگر دیا جاوی حکومت اور ارادہ اوسکا کہ پہر
 ساتھ نری نزدیک اور کئی ہی نام اور قومی میں دین مہر مہر کا نام غرم صادق ہی جیسا پایا اوسکو حضرت عمرؓ انی
 جی میں چنانچہ فرمایا کہ اگر میں پیشقدمی کروں سولہری جہا کی گردن میری یہہ دوست سے طرف میری ہستائے
 کہ حکم کرو میں اوس قوم پرچین حضرت ابو بکرؓ ہوں اور درجی ارادہ صیقلین کی قوت میں ہستائے ہوتی ہیں اور
 نہایت اوسکا یہہ ہی کہ منتہی ہو طرف رضا کی ساتھ گردن ماری جانی کی بدون اوسکی تحقیق کی چوتھا سچ
 و فاکر نہیں غرم کی ہی اسلی کہ جی کہی بہت باندہ ہتا ہی غرم پر پہلی بار لیکن وقت وفا کی اگر سستی کر جاتا ہی کمال
 تحقیق ہی اسلی کہ محنت غرم میں آسان ہی اور شدت تحقیق میں ہی اور اسلی فرمایا اللہ صلی اور یعنی آئینہ وہ ہیں
 کہ عہد کیا تھا اللہ ہی اگر دیوی ہکوا پی فضل سی تو ہم بغیرات کرین اور ہر ہر ہم نیکی والوں میں پہر سچ یا اوسکو پہر
 فضل سی آئینہ نکل کیا اور پہر گئی نکلا کہ پہر اوسکا اثر کیا اتفاق اونکی دین جہد تک اوس سی بلینکی کہ خلاف
 کیا اللہ ہی جو وعدہ دیا اور سپر کہ بولتی تھی جھوٹ یا پانچوان سچ اعمال میں ہی اسلی پر کہ نہ دلالت کری کسی چیز

فرمایا آنحضرت منی اگر تم بهر وساکرتی اسپر بر جوتی ہی اوسکی بہرہی کا پور توڑی دنیا کو جیسی روزی دیتا ہی جانور دنیا
 سب کو نکلتی ہیں بہرہی اوشام کو جاتی ہیں اپنی گہو سالوں میں پیت بہرہی اور فرمایا جو کوئی چھوٹ آیا اسکی طہر
 کافی ہوگا اوسکو اسدیر محنت میں اور روزی دیگا اوسکو جہان سی خیال نہو اور جو کوئی چھوٹ آیا دنیا کی طرف چھوڑ
 دیتا ہی اوسی اسد دنیا کی طرف اور ہی آنحضرت مجبوتی اونی گہر والوں کو کچھ حاجت فرمائی گہری ہونارہ کی طہر
 اور کہتی اسی کا حکم کیا ہی مجھ کو میری بنے سو کہا اور حکم کرا ہی گہر والوں کو نماز کا اور آپ قائم رہا و سپر نہنیں بانگہی
 ہم روزی دیتی ہیں تہنگ اور سپر بہلا ہی پر ہیز کا رنگہ **فصل** حقیقة التوکل عبارة عن حالة تصديق العقل
 ونظيره انما يتوكل على الله من لا يرى فاعلموا ان الله تعالى قال هذه المعرفة بتوحيده وثبت في قلبه الاصل الذي منه
 لا يشرك الله الملك له الحمد وهو على كل شيء قدير اذ فيه ايمان بالتوحيد وكمال لقدرته والجود والحكمة
 الذي يستحق الحمد فمن قال لا اصادق فافصا فقد تفرقت في قلبه الاصل الذي منه
 ينبعث حال التوكل واعني بالصدق فيمن يصيغ هذا القول صفا لا زما لذاته غاليا على قلبه لا يشك في
 غيره حقيقة توكل کی عبارت ہی ایک حالت سی جو صادر ہوتی ہی توحید سی اور ظاہر ہوتا ہی وسکا اثر اعمال پر ہو بہرہ
 رکھن معرفت سی اور حال ہی وکل ہی پہلکار کن معرفت سی او یہی اصل ہی اور براد میری معرفت سی توحید ہی
 اسلی کہ ہر سی توکل کرتا ہی اسد پر جو نہنیں نہکھتا ہی اوسکی سوا فاعل اور کمال اس معرفت کا سوتہ جملہ وسکا بہرہ قول تیرا
 لا اله الا اسد وصدہ لا شریک لہ لہ الملك له الحمد وهو على كل شيء قدير ہنیں کوئی معبود بجز اسکی وہ تہنہا ہی نہنیں کوئی
 اور سکا شریک یا وسکا ملاک ہے اور اوسکو سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اسلی کہ اسن بیان سی سہتہ
 توحید اور کمال قدرت اور جود اور حکمت کی جسکو مستحق ہوتا ہی تعریف کا جو کوئی کہی سکیج جائگا اصل ہی کہ سیر
 تمام ہوئی توحید اوسکی اور ثابت ہوئی اوسکی زمین اصل جس ہی و تہنہا ہی حال توکل کا اور براد میری اسن سج ہوئی
 سی بہرہ ہی کہ ہون منی اس قول کی ایک وصف لازم اوسکی ذات کی ہی غالبہ اوسکی ل پر نہ کجائش ہوو سلی تعریف
 غیر اوسکی اصل ہذا التوکید لیا بیان و قشران فطیقاتہ اربعہ کا جو زمان لہا اثر لدھن لیبہ والقشر
 العلویا قشر قشرہ والقشر العلویا القول للسان الجحد والثانیة الاعتقاد بالقلب جزما وھود سر جہ
 عوام الخلق ودر جہ المتکلمین اذ لا یمیزون عن العوام لا بمعرفۃ الجملۃ فی دفع تشویش المستدعة
 لھذا الاعتقادات الثالث وھو الذلک یتکشف بنور اللہ تعا حقیقة هذا التوحيد سرہ بالحقیقة
 وذال وان یروی الاستیاء الكثيرة وبعلم انها جملتها صادرة عن قاعل احد علی الترتیب فی ذال وان یعرف
 سلسلة الاسباب کيفیة تسلسلها وارتباط اول التسلسلۃ بمسبب الاسباب وھذا المقام بعد تفقہ
 لانه یری الافعال کثیرا وارتباطها بالفاعل الرابعہ وھو الذل ان لا یری فی الوجود الا واحدا و یعمل
 ان الوجود بالحقیقة واحد وانما الکثرة فیہ فی حق من یفرق نظره کالذی یری من الانسان مثلاً
 رجلاً ثریدہ ثم وجھہ ثم راسہ فیعلب لیبہ کثرۃ فان رآی الانسان جملة واحدة لم یخطر ببالہ الا ذال

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

[illegible]

اور گزند اور جہالت اور کشتی کے اوزر نہ بننے کی قسمت اللہ کی روزی اور موت اور قدرت اور عاجزی اور فرمان برداری
اور نافرمانی سی بلکہ وہ کہتی اس سبب سے ان انصاف جبین نہیں بلکہ اوس میں اور نافرمانی جبین نہیں نقصان اور پوری ہمت قدرت
جبین فتور اور تفاوت نہیں بلکہ جب کہتی کچھ نقصان ہو مرتب ہوتا اوسکی سیانہ ایک کمال اور جواس سی بڑا ہے
اور نہ گمان کرتی اوس ضرر رسواوسکی بھی ایک نفع اوس سی بڑا ہی نہیں فصل ہوتا ساتھ اس نفع کی مگر سبب اوسکے
اور جانتی یقیناً کہ بیشک اللہ حکمت و لایسوس والا ہے اوسنی بہین بخل کیا خلق پر سرگز اور نہیں رکھ چھوڑا اوس
سوارانی میں کوئی امر اور یہاں یکا دیا اور سی معرفت کا ہائی ہین اوسکی وجہین اوس قدر کی بہید کہ منع کئی کئی
جسکی ذکر سی شفق الی اور حیران رہا اوسہیں محبت سی اور نہیں جاننی اوسکو مگر علم والی اور نہیں پاتی تاویل اوسکی
مگر جو مضبوط میں علمون میں اور نصیب لم لوگون کی یہی کہ تھا و کرین سیبا کا کہ جو کچھ پونچتا ہی اور نہیں نہیں
ہو سکتا کہ وہ پونچی اونکو اور جو کچھ نہیں پونچتا اونکو نہیں ہو سکتا کہ پونچنی اور نہیں اور اسکا تو ہونا واجب ہے
بحکم خواہش ان کی اور حال یہی کہ نہیں کوئی پہر نہ والا اوسکی حکم کا اور نہ دیر لگانی والا اوسکی فرمان میں
بلکہ ہر چہ ہوا ہی اور حصول اوسکا ایک وقت مقرر پانچ نظر کیا جاتا ہی الرکن الشانی حال التوکل معناه ان
تکل امرک الی اللہ تعالیٰ و یثق بہ قلبک و تطہین بالتفویض نفسک و لا یلتفت الی غیر اللہ تعالیٰ و لا یكون
مثالک مثال من و کل فخصوۃ فی مجلس القاضی من علم انہ اشفق الناس علیہ اقواہم علیہ کشف لباطل و حقہ
و احصیہم علیہ فانہ یكون ساکن فی نفسہ مطمئن القلبین متفکر فی حیل الخسوف و غیر مستعین
باجاد الناس لعلہ بان و کمالہ حسبہ و کالت فی غرضہ انہ لا یقاومہ غیرہ فمن تحقیقت معرفتہ بان
الرزق و الاجل و الخلق و الامہد للہ تعالیٰ و هو متفرد بہ لا شریک لہ و ان جودہ و حکمتہ و رحمتہ کاظمہ
لہا و لا توارثہا بخیرہ و جودہ انکال بالضرورۃ قلبہ علیہ و انقطع نظره عن غیرہ فان لم یقطع فلا ینکح
ذلک الاکابر من احدہما ضعف الیقین بما ذکرناہ و ضعف الیقین انما یكون لظن و الشاء الیہ او
لعدم استیلاہ علی القلب فان المؤمن یقیناً لا شاء فیہ و لکنہ اذا استوکل علی القلب فہو کشاک
لا یقین فیہ لآمر الثانی ان یكون القلب فی الفطرۃ ضعیفا جابا بالحب و الجراۃ عزیز و الجبن جیون
تکون النفس مطیعہ لا وہا التي لا شاک فی بطلانہا حتی یخاف الانسان ان یبدیت مع المیت فی فراش
او بدیت مع علمہ بان للہ تعالیٰ لا حیۃ ان قدر نہ علیہ کقدر نہ علی ان یقلب لقلب فی یدہ جتہ ہوا و یخاف
ذلک بل قدر یشبہ العسل بالعدۃ فیعدز علیہ و لا یقاومہ غیرہ کا ذب لکن ذلک الخور النفس
و طاعتہ لا وہا و قل لا یخولوا الانسان عن شئ منہ و اضعف فلان لا یبعدان بحصل الیقین التوکل
بحیث لا یخاف کجہ ربہم مذم لک فقدرہ الناس الی الاستیبار کین دو حال توکل کی معنی اسکی یہ نہیں کہ ہر چہ
اپنا کام اللہ کی طرف و اعتماد ہو نیز ہی لک و سپر ہکانی ہو جای بہر کر کی جی تیر اور نہ اتعات کری طرف غیر اللہ کے
ہرگز اور موکلات تیری کہاوت اوس شخص کی جو وکیل کری کسی جہاں بہین قاضی کی مجلس میں جسکو جانی کہ وہ بہت
مہربان ہی لوگون میں اوپر اور زور آور تری اوسکا کہو لہنی پر ٹل کی اور بڑا اچا ننی والا ہی اور بڑا رخص ہے

او زمین کا اور سیر سو وہ آدمی ہوگا ہر ایسی جی زمین اور نہ کا دل نہیں برسیان کر لیا جیلون میں جیگر کی کی اور نہ ہر
 مدد چاہی گئی آدمی کی پہلی کہ وہ جاننا ہی کہ اوکا کو کیل بس اور کافی ہی اوکا کو کی غرض میں نہیں پر
 اوکی غیر اوکا جس کی منفرت ثابت ہوئی استہام کہ روزی اور موت اور محروق اور حکم اس کی نہیں میں ہی اور وہ
 اس کی کیا ہی ساتھ ہی نہیں کوئی اوکا فرما کہ پر کہ اوکی بخشش اور حرکت کے نہایت نہیں اور نہیں اوکی پر
 رحمت اور بخشش اوکی غیر کی بہر و سا کر گیا بالضرورت اوکا اس پر اور منقطع ہو نظر اوکی اوکی غیر سی ہو اگر نہ منقطع ہو نظر
 پس یہ اس کا ایک واسطہ میں ہی ملک تو ضعیف یقین کا بسبب اوچر کی جسا کہ کیا جی و ضعیف یقین کا ہوتا ہی
 بسبب کمال کی اوکی طے پہلی کہ وہ سبب نہیں بل پر یں یقین موت میں شک نہیں مگر جب وہ غالب ہو کر
 تو وہ مانند تاک کے ہی نہیں یقین او میں اور اگر مہر ہی کہ مہول یکدش ہی ہی ضعیف اور نامردی اور نامردی اور
 برتت مخالف میں اور نامردی ثابت کر ہی ہو نہیں کا طے اون و چون کا چکی بل و زمین شک نہیں یہاں تک کہ
 دوزاری آدمی اتل بسی کہ سووی مردی کی ساتھ ایک سیر پر یا غیر میں باوجود کی کہ وہ جاننا ہی کہ اس کو سکون زندہ
 نہیں کر کا اور اوکی قدرت و سیر مل اس کی قدرت کی ہی سہاں پر کہ کر دی فکر کو اوکی نہیں میں سبب اور وہ مذہبی
 ان میں ہی بلکہ ہمیشہ ہو جاننا ہی شہر ساتھ پید ہی کی مشکل ہوتا ہی اوپر کہا نا اوکا اور وہ جاننا ہی کہ یہ سبب
 جوئی ہی اور لیکن نہیں ہوتا ہی سبب مردی شخص اور اوکی طاعت و ہون کی لئی اور کہ خالی ہوتا ہی آدمی اور
 سی اور اگر ضعیف ہو سبب کی کہ دور نہیں اگر تحمل ہو یقین ساتھ توحید کی مہر پر کہ نہ لکی نوک شک اور باوجود
 اس کی خارج ہوتا ہی دل طے سبب فصل اذا عرف ان التوکل عبارة عن حالة القلب التعلق بالوکیل
 الحق وقطع الالتفات للغير ذال ان له فيه ثلث درجات الأولى ما ذكرنا وهو التعلق بالوکیل في المصو
 بعد اعتقاد كماله في الهداية والقدرة والشفقة والثبات وهي أقوى منه تصان حاله الصبي في نكت
 بانه وفعاله الثبات في كل ما يصديه وذلك لثقتهم بآؤفاته الكثرة في توكله فان عن توكله فانه
 ليس بحسنة بغيره كسبب ان كان لا يترك توكله عن غيره انما التوکل على الوکیل بالخصوص كالكتبة
 بالذکر والنظر الثالث وهي الاطلاق ان تكون بين يد الله تعالی کالمیت بین يدي الغاسل كما قال الحنابلة
 بزعم بانه ويتعلق بذی ابل هذا الصبي علمه وان لم يرتعنا ما فانها اطلبه ان لم يتعلق بذی ابل ما
 حكمه وان لم تستل ما من تبدی بارضاها فیکون هذا الشخص في حق الله تعالى الساقط الاخبارا له
 بانه بحري القدرة فلا يفتي في متمم لذكر انظار لما يجري عليه هذا المقام بابي الداء والسؤال لا يتم
 الدلالة في المقام الثاني الا في التعلق بالوکیل فقط وفي اول عشم التمسك بالوکیل بغيره ولا في الامتناع
 بالظرف الذي ربه الوکیل ومنه له وامر به جب بجانا تو انی کہ بیشک لکل عبات ہی حالت لئی اعما و کر نہیں
 وکیل حق مراد قطع کر نہیں التفات کے اوکی غیر ہو جان کہ او میں تین درجہ ہیں ایک وہ جبکا یعنی نوکر گیا
 اور وہ مانند عباد کی ہی تو کیں پر ہو کر نہیں بعد اعتقاد کمال و کیلی کی نہایت اور قدرت اور مہربانی میں اور دوسر
 جو قوی تر ہی آدمی سی ساتھ ہی تو کی کی حالت سی اوکی اعما و کر نہیں اس پر اور او کی زاری کر ضعیف کی طر

ہر اوس چیز میں جو بوجہی ہی اوسکو اور پہنچتی ہے کہ وہ لڑکا اغماور کتہا ہی اوسکی شفقت اور کثالت پر لیکن ہر اوس
 شخص میں جو بوجہی ہی توکل ہی اسی کہ وہ توکل نہیں حاصل ہوا اوسکو فکر اور کسب اگرچہ نہیں خالی ہی توکل اوسکا
 ایسے کے سمجھ سے اور لیکن توکل کرنا وکیل پر چھوڑی میں مانند اوسکی ہی جو حاصل کری فکر اور نفس سے
 اور تیسری جو علی ہی یہ کہ ہوسٹہ اسکی مانند مردی کی ہاتھ میں ہنہال والی کہ نہ مانند لڑکی کی اسکی کہ وہ چننا
 ہی اپنی مالک اور نکاح باہی اوسکی دہن سی بلکہ یہہ مانند اوس لڑکی کی ہی جو جانتا ہی اپنی مالک اگرچہ نہ بچاری اپنی
 مالک سو وہ بلاتی ہی اوسکو اور اگرچہ لڑکی اوسکی دہن سی ہو یہہ اور ہٹا لیتی ہی اوی اور اگر وہ لڑکی تو یہہ شروع کرتی ہی
 دو دہانا اوسکا سو ہی یہہ اوسحق میں اسد برتری ساقط اختیار سی اسی کہ وہ جانتا ہی کہ اسد ہی جاری کرتا ہی حکم
 سونہ باقی ہی اوس میں کچھ شیش غیر تنگ کسے اسنی کہ وہ جاری ہوتا ہی اوس پر اور یہہ تمام مخالف ہی دعا اور سوال کے
 اور نہیں منع دعا دوسری مقام میں مگر تعلق میں ہاتھ تری وکیل کی اور اول میں منع ہی تدبیر ساتھ تعلق کے
 ساتھ غیر کی لکن نہیں منع اوس طریق سی جسکو ٹھرا وکیل ہی اور تشر کیا اوسکو اوسکی ہی اور اوسکو حکم کیا اوسکا
 الرکن الثالث فی الاعمال وقد ظن الجھان شرط التوکل ترک الکسب والندوی واستسلام
 للھکامات وذلك خطا لان ذلك حرام في الشرع والشرع قد اثنى على التوکل وندب اليه فليقرب من ذلك
 بمحذور وتحقيق ان سعي العبد لا يعد رابعا واجبه وهو طاعت الله بموجود من النفع وحفظ الموجود
 دفع الضرر وكذا يحصل وقطوعه كي يزول الاول طلب النافع وسببا لثلاثة اما مقطوع به واما مظنون
 ضنا ظاهرا او ثوبا واما هو اما المقطوع به فمثاله ان لا يمد اليد الطعام وهو جابح ويقول هذا
 سعي وانا متوكل ويريد الولد ولا يوقم اهل له او يراد الزرع ولا يبت البذر في الارض هذا اجل لا يستلزم
 تعا لا يتغير وقد عرف ان ارتباط هذه المستباهة الاسباب من السنة التي لا يتغيرها تيد يلا فاما التوکل
 فيه بامر من احد هما ان يعلم ان الطعام واليد البذر وقدرة تناول جميع ذلك من قدرة الله سبحانه وتعالى
 والثاني ان لا يتكل عليها بقليه بل على خالقها وكيف يتكل على اليد وربما يغفل في الحال ويهلك الطعام
 وذلك تحقيق قول لا حول ولا قوة الا بالله والحول في الحزن والقوة هي القدرة فاذا كان هذا حاله
 فانت متوكل واضعيت اما المظنون فكا استجاب الزاد في البوادي لا سقا فليست له شرط التوکل بل هي
 سنة الاولين بل يكون الاعتماد على فضل الله تعالى دفع السارق وابقاء الزاد والحياة والقدر تناول
 الثالثة الموهوبه وذلك لا يستقصا في حيل المعيشة واستنباط ذوق الامور فيه وذلك ثمرة الحرص في حيل
 على اخذ الشبهة وكل ذلك لا ينافي التوکل الدليل عليه ان النبي صلى الله عليه وسلم وصف المتوكلين
 بالهم لا يكون ولا يسترقون ولم يصفهم بالهم لا يسكنون الامصار ولا يكتبون فما نسبت الى السبب
 نسبة الرقية والكنزها من شرط التوکل الفن الثاني من تدبير الاسباب الادخار والمتوكل ان ورت ما لا
 فادخره لسنة فما فوقه اطل توكله وان قتم بقوت يومه وفرق الله فيهم نعم التوکل ان ادخر لا ربعين
 وما قال سهل البشتري اطل توكل فلا يزال للمقام المحمود الذي عد المتوكلين وقال ابن ابي عمير ان اطل

و انفقوا علی ان الزیاده علیہ یبطل الا اذا کان معیلاً لافله ان یلخر قوت عیالہ السنۃ کذلک فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حرم عیالہ و فی حق نفسه کان لا یدخر ذر العشاء و لا شات لطلو الامس
یناقض التوکل مما قلت لہ الا ذخار کان الترتیب اعظم لکن سئلہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ان لا یزاد عند
تکرر السنۃ فالادخار کما کثر سنۃ فایضا لضعف و لیس من التوکل فی شئ فاما الذخار لکوز و انات البیت
فلا یحایز لا سنۃ اللہ لم یجرب تکررہا لکوز لا ذراق و یحتج علیہ فی کل وقت و لیس کثوب کشتاہ
فانہ لا یجوز البتہ فی الصیف فادخارہ علی الخوف التوکل قال صلی اللہ علیہ وسلم فی فقر من یحشر یومہ القیامۃ
و وجہہ کالقنہ لیلۃ البدر و کما فصلہ کان کالشمس الضحا کان ذلجاء الشتاء و دخولہ الصیف
لصیف الفتن الثالث فی مہلتہ الاسباب الالاف کما الفار من سبب من الجدار المایل بحجر السیل و دفع
المرض بالادویۃ و ذلک الضیاء درجۃ فاستنبطہ بالقیاس الخما ذکرناہ و قد فہمناہ فی الاحیاء
رکن شہر یابین من مال کی گمان کرتی ہر جاہل لو کہ تحقیق شرط توکل کی چہوڑنا کسب کا اقرار کرنا و وارو کا
اور کرنا کہ ہنا و طلی ملا کیوں کی ہی اور یہ گمان کا خطا ہی ایسی کہ بہر حرام ہی شرع میں اور شرع ہی شاک ہی
توکل کی اور سبب بنا یا اسکو و کیونکر بائیکا اسکو ساتھ منوع کی اور تحقیق ایسی یہی کہ سہی بندی کی نہیں تجا و
کرتی چار طری اور وہ طلب کرنا و سہی کا ہی جو نہیں موجود فی ہی یا سکا و کہ بنا موجود کا یا و کرنا ضرر کا نامہ حاصل
یا کما سنا و سکا تا و ازل ہو چکی طلب کہ زمانہ کا ہی اور اسکی اسباب میں ہیں یا نہیں ہی یا گمان ہی غبار کا جو اثر کرتا
ہی اور اسکو یا دہم ہی لیکن نشی سوا و کی مثال یہی کہ نہ جلاوی ہاتھ کہانی کی طرف اور وہ ہوکا ہوا دہم ہی کہ یہی
سہی ہی و میں متوکل ہوں یا چاہی ازل کی اور نہ حمل کر لی اپنی عورت سی یا چاہی کہتی کا و اور نہ ازل بیج سوہی
حمل ہی ایسی کہ طریقہ اللہ کا بہین ہوتا اور بجا و پونچو اویا کہ رطبان سبب کا ساتھ ان سبب کہ اوس طریقہ سی
کہ نہیں یا تو اویا کی ایسی تبدیل اور توکل میں دوام ہی ایسی کہ یہی کہ جانی کہ ہاتھ اور کما اور بیج اور قوت کہانی کہ
پونچو اسکی قدرت سی ہی دوسری یہی کہ نہ بہر و ساری اوسپن ہی حل سی بلکہ اوسکی پیدا کر نیوالی پر اور کیونکر
اور نہ سکا و سکا و اتہ پر اور نہ سہی کہ فایز زوہ ہوجا ہی ایسی اور بلاک ہوجا ہی کہانا اور یہی شہی ہی اس تیری
اور نہ سکا و سکا و اتہ پر اور نہ سہی کہ فایز زوہ ہوجا ہی ایسی اور بلاک ہوجا ہی کہانا اور یہی شہی ہی اس تیری
اور نہ سکا و سکا و اتہ پر اور نہ سہی کہ فایز زوہ ہوجا ہی ایسی اور بلاک ہوجا ہی کہانا اور یہی شہی ہی اس تیری

ہاں کا سوچ کر کی و سکو ایک سال کی لٹی اور حواس کی اور پری تو باطل ہو جاوی توکل اوسکا اور اگر جمع کرے جائیس
 دلی لٹی تو کہ باطل تشریح کہ باطل ہو توکل اوسکا سو نہیں پونچگا اس محتاج خود کو جسکا وعدہ ہی توکل والوں ہی
 اور کہا ابراہیم خواص لی نہیں باطل ہوتا توکل اوسکا اور سہل تفاق ہی کہ زیادتی ہر پل کر دیتی ہی توکل کو مگر جبکہ
 ہو عیال والا سوا و سکو درست ہی جمع کرے قوت اپنی عیال کا سال بہر کی لٹی ایسا ہی کیا ہی شخصت اپنی عیال
 کی حقین اور حقیقتیں اپنی ہی کی نہیں جمع کرے کہا نا چاشت کا اپنی شام کی لٹی اور نہیں شک ہی کہ درازی ہر
 کی مخالف ہی توکل کے اور حقیقتی کم ہوگی مدت جمع کی اوتنا ہی رتبہ بڑا ہوگا لیکن سہل قیاس کا جاری ہی ساتھ مکر
 ہونی روزی کی وقت مکر ہونی سال کی سو جمع کرنا زیادہ ایک سال ہی نہایت ضعف ہے اور نہیں آہستہ کچھ توکل
 لیکن جمع کرنا کو ذون کا اور کچھ حساب کا سو بہرہ جائز ہی لٹی کہ طریقہ اسد کا نہیں جاری ہی ساتھ مکر ہونی
 اوسکی کی وقت مکر ہونی روزی کی یعنی ہر سال لی میں قوت ہی نیا ہوتا ہی اور سبب گہر کا اور برتن وغیرہ ہر
 سال قوت کی ساتھ نہی نہیں ہونی تو اسکا جمع کرنا جائز ہی اور آدمی محتاج ہوتا ہی اوسکی طرف ہر وقت بخلاف
 گرمی کی پڑی کی لٹی کہ نہیں محتاج ہوتا اوسکی طرف حاوی میں سو اوسکا جمع کرنا خلاف توکل کے ہی فرمایا آنحضرت
 لی حق میں ایک فقیر کی جو دفن کیا گیا کہ وہ اوہی گا دن قیامت کے اور موہند اوسکا مانند ماہ چہار دہم ہوگا اور
 اگر ہونی چھٹت تو ہوتا مانند آفتاب چاشت کے تھا جب ان گرمی جمع کرنا پڑی جاری کی موسم ہاکی لٹی قوت میں
 بیان میں نزدیکی اوس سبب کے جو دفع میں جیسی یہاں محل دزدون سی اور دیواری جو کرنی والی ہو اور نالی
 ندی ہی اور دور کرنا بیمار کا دو اوسکی لٹی ہی درجی میں سو تو اوسکو نکال لی موافق اوسکی قیاس کے
 جسکا ہمیں ذکر کیا اور تفصیل کے ہمیں اوسکی احیاء العوام میں **فصل** اعلان ترک الادخار رحمہم دین غلبتہ
 وقوی قلبہ اما الضعیف الذی یحضر قلبہ لولہ بدخلہ یتفرغ للعباۃ فالافضل الہ ان یدع طریقہ المتوکلین
 ولا یحمل نفسہ کا لایطیقہ ذہن ذلک فی حقہ کذہم صراحتہ علیہ کل واحد حسب ما لہ وقوت
 وقد ینتی القوۃ الی ان یحوز السقم البواد من غیر ذلک لمن صیر عن الطعام اسبوعاً ویقنم بالحشیش فان
 ذلک لا یعود غالباً فی البادیۃ فاما الضعیف اذا فعل ذلک فمملک نفسہ اھلکۃ والقوی ان یدع نفسہ
 علی البس الحشیش لا یجتابا اھلکۃ انساؤ الذلک لیس فی حقہ کذہم صراحتہ علیہ کل واحد حسب ما لہ وقوت
 الحشیش لا یجتابا اھلکۃ انساؤ الذلک لیس فی حقہ کذہم صراحتہ علیہ کل واحد حسب ما لہ وقوت
 جان کہ ترک کرنا ادخار کا اچھا ہی اوسکی لٹی جسکا یقین غالب ہو اور دل قوی لیکن ضعیف جسکا دل مضطرب اگر
 جمع کرے تو فاعل ہو عبادت کی لٹی سو فضل اوسکو بہر ہی کہ چھوڑ دی طریقہ توکل والوں کا اور بار کرے اپنی ہی پر
 سکی اوسکو طاقت ہو سلی کہ فساد اسکا اوسکی حق میں زیادہ ہی اوسکی صلاح ہی بلکہ کرے ہر کوئی موافق اپنی
 ال اور قوت کی اور کہی نہتی ہوتی ہی قوت یہاں شک کے جائز ہوتا ہی سفر جنگوں میں بغیر نوشتہ کی اور بہرہ اوسکی
 لی ہی جو صبر کرتا ہی کہانی ہی ایک ہفتہ تک وقاعت کرتا ہی نباس ہی پر سو بہرہ اوسکو نہیں غایز کو باطل میں
 لباً لیکن ضعیف جب کرے ایسا سو وہ گنہگار ہی ڈالتا ہی اپنی ہی کو ہلاکت میں اور قوی اگر بند کرے اپنی ہی

غار زمین پیاواری که پس پیوستن بی هوا و گدازی و مانا و می شود بهی برام می استی که او سنی مخلوقات کیا
 اسد کی طریقه کا جواد سنی مخلوق زمین جاری می اور نیزه جائز بود او کی می جنگون بین استی که طریقه اسد کا جاری
 می یون که جنگل زمین خالی بود که اس می اور او س راوه گدازی بین می سوچ شود و او تو که پلاک او کا نادر بود
 اس سب می گنجه کار و اسکو چا می که سفر کی جنگل بین بهر سو کار کی اسد و او کی لطیف کی می بر او رکتا کار
 انفات او کا لون استیا بر چو کی ظاهر بین اصل الثانی استی لجنه اصل انشون ساین منبت که تالی الله و حنی
 و قل ان کان انکم لایا و کذا فی القرآن الحکم الله و رسول الیه و قل صلی الله علیکم لایون کم حتی کون الله له و رسول الله
 و قل الله اسلام حوله تلعا بعد فیکر به من و احب الیه و قل الذکر الصدق من ذاق من خالص الله تعالی منع
 طلب الینا و وجبت جمیع البشر و قال الحسن عیون الله احد من غیره و قال انما یومر بالحق و یومر بالحق و یومر
 فاما اصحابی اسد و نگو چا می ده او اسکو چا می بین فرمایا انما صاحبی تو که اگر بر تباری باب او می اور می اور
 او عورتین اور بر او می اور مال جو کیالی بین اور سو داگری جسکی بند پوشی دور می اور او عیالان جو بند کبری
 نگو عزیز بین اسد می اور او کی رسول می اور لڑ می او کی سینه توره و دیو جیتک بجی اسد حکم بنا فرمایا انحضرت
 می زمین مومن هو تا یک تم بین کا حبتک هر اسد و رسول اسکا دوست طرف او کی ماسو اول و دولوی اور فرمایا
 انحضرت می دوست رک او اسد کو بدلی او کی که غدا دیتا می تم بین می اور دوست رک او که سبب محبت استی
 او که ابو بکر صدیق می جسی چکا با خالص اسکی محبت کو باز رک می او سکو بهر چکا بنا دینا کی طلب می اور حش لا و می اسکو
 سب او سون می که حسن جسی چکا بنا اسد کو دوست رک می او سکو او سنی چکا بنا دینا کی شوقی که چکا او سون او
 مومن زمین او کرنا جیتک غافل هو جو حبان کرنا می عیون بر ما فی فصل اعلان اکثر المتکلمین انکو و الله
 تعالی و او هو و قالوا لای معنی الا امتثال الامر و لا فیکر لای شیه و لای شیه شیء و لای شیه سبب علینا و جیه
 کیف یتم انما تصورنا انما نحن من هو من حسننا و هو لا یحیر و من کما هم بحقایق الامر و قد کشفنا الغطاء
 من هذانی کتاب المحبة من کتاب الحیاة فطالعه تصدق به اسر الخ لک الله و انتم هذا المختصر و جیه
 جان که اکثر متکلمین انکار کیا اسکی محبت کا اور او کی تاویل می سو که اسکی کچھ معنی زمین مگر چا لانا او کی حکمون کا
 و گرد جو نه مشایخ هر کسی چیز می اور مشایخ او س می کو می چیز اور نه مناسب ساهته بهاری طبیعت کی می و جیه
 سو کیونکر دوست که بین هم او سکا و زمین هم سکتا که هم دوست که بین او سکا و زمین بهاری جیش می و بر بهر لوگ
 یعنی متکلمین هم زمین اینی حبات کسب انهم حقیقون سو کی او سنی که ولد یا بر او اس کا کتاب المحبة بین کتب احبار
 سو تو او سکو و دیگر با می کا او سون و بهر سبب کتب این خال بین اور قضا حکت کراس مختصر من ساهته اشارین اور
 کنایه فی فصل اول الذکر التین محبوب معنی کونه محبوبا بمل النفس الیه فان قوی المیل سبی
 عشقا و معنی کونه مبغوضا ففرقة النفس عن ملکونه هو ما فان قوی البغض و النفره من معنی افتقار عالم الالهیة
 التي تدکها بحواس و جمیع شعرا ما ان کون و افتقار الاله الیه و هو اللایان و یا کون منافیه مخالفه
 و بهر المتولد و لا مخالفه و لا موافقه و هو الادی لا الیه و لا لانه و کل لن یند محبوب الی النفس المتولد

[illegible]

لا یجوز فی نفسک هذه وارثیها ومیال الی هؤلاء والکلی موصوف بخلاف الکیمال من نبی و
 صدیق وعلو کیف تکرر هذا فی الناس من شیء فی نفسه لا یأبى لهذا هب وحبته لهم الی بذل
 المال النفس فی الدرب عنهم وتجاوز ذلک اعط العشر وانت تعلم ان حباً لم یحک ولا لیس صورهم الظاهر
 فان اذ لم تشاهد ها ولو شاهدت ها لم تشاهد ها وان استخسرت لو تشوشت صورهم الظاهر وبقيت
 صفاتهم المعنویة الباطنة لم یبق بها لهم وادفنت عن مجویب عنهم رجب بعد التفضیل الطویل لکن
 لا یحتمل هذا الکتاب الی ثلاث صفات العلم والقدر والفرقة عن العیون اما العلم فکلامهم بالله ما یکمل
 ورساله وکتبه وعبایب ما کون ودقایق شریعة انبیاءه واما القدر فکلفهم علی انفسهم کما شرفوا
 وجاهلها علم الصراط المستقیم وقد رستم علی العباد لسیاستهم وارشادهم الی الحق واما الفرقة فکسافة
 بواطنهم عن عیب قیل والنحل والحسد فبانت الاخلاق واجتماع کمال العلم والقدر مع حسن جمیع الاخلاق
 وهو الحسن الباطن مع الصورة الباطنة الکی لا تدركها بالهیمة ومن فی مثل حالها بالبصر الظاهر شر اذا اجبته
 هؤلاء الخدایة الصفتا وعلی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان جمیعهم هذه النسخة لکن حبا له اسد بالضرر
 فادفع نظراته الی النبی صلی الله علیه وسلم والانبیاء علیهم السلام الی امر الی النبی صلی الله علیه وسلم المتفضل علی الخلق بعباده
 النبی صلی الله علیه وسلم والانبیاء علیهم السلام لم تعلم ان بقية الانبیاء حشرة خستة فتراسب فی الانبیاء
 وعلیهم وطهارتهم الی علو الله وقد ترقدت له تعلم ان قد وسى الوحد الحق وان غیره لا یخر
 عن نقص عیسی العبودیة اعظم انواع النقص فی کل من لا قوام له بنفسه ولعل لا یلم لنفسه یوقا
 ولا حیواته ولا مرقا ولا اجلا وای الی غیر ذلک کل علیه صفتا باطنیة فی مرضه وحبته بل لا یعلی جمیع حیل
 الباطنة وتفضیلها حکمتها بالتحقیق فخذلوا عن کثر السموات ولا حزن انسب الی العباد الی الارض والخط
 یبعثون ما لا یأید لها الکی لا یغیر عن شقها فخر فی السموات والارض الی قاتر حجاب السموات ولا رض لکن
 لا یخبر من جود عن قبضه قد نهی فی وجوده وبقائه من انسب من العیون الکی قد سه لتعلم انه لا قد
 ولا ذرعة ولا علی الا لواحد الحق وانما الغیر منه لقد الکی اعطاه فلا یخیطون بشی من علمه الا بما شاء وما
 او تیه من العلم الا فکیلا فانظر لکن هل عیان ان تکرر هذه الصفتا والمحمد محبوبه وتکرر الموصوف
 بکمال الجلال هو الله تعا وانظر کیف تکرر عبادة ذلك شایر توکمی کیا منی من صورتون خوش باطن کی هو کتمان
 جو پاس میری ہی تو نہیں کی تپا اپنی ہی محبت پیغمبروں و صحابا و علمای اور نہیں پاتا تو اپنی ہی میں فسق
 وریان باو شاه کی جو عالم انصاف الایها در بزرگ رحم والا خلق پر هو اور در بیان ظالم کی جو باطنی میل بد خوشت
 دل هو اور جو میری پاس ہی ہے کہ جب چاہو حکایت کیجا الی علی رضی اللہ عنہ کی بہادری کی اور حضرت برکی سب
 کی اور حضرت ابو بکر کی حق کی تو نہیں پاتا اپنی ہی میں خوشی اور آرام اور میل کی بطرف اور طرف ہر صوف کی ساتھ
 کمال کی نبی اور صدیق اور عالم کی اور کیونکر تو انکار کرتا ہی چکا اور لوگون میں اور وہ ہی کہ سنہی ہوتا ہی تسب
 او سکا و اسطی مذہب والون کی اور محبت او کی ساتھ انکی خیر کو نہیں مال اور جان کی باز کرتی میں او سنی ہی

اور بہتجا وزی حدی شوق کی اور توجا تھا ہی کہ محبت تیری ساتھ انکی بہن ہی اونکی صورتوں ظاہر کی لئی اسکی
کہ توئی او بہن بہن دیکھا اور اگر دیکھتا تو تہمت ہی کہ نہ پسند کرتا تو انکو اور اگر پسند کرتا تو اور اگر قبیح جاننا تو
اونکی صورتوں ظاہر کو اور باقی رہنیں اونکی صفین منوی باطن کی تو مانی رتی محبت تیری اونکی لئی اور جب تو ناشر
کرنا اپنی محبوب کو اونکی راجع ہونا بعد اس تفصیل دراز کی جسکو بہنیں او بہن سہتی یہ کتاب طے فتن جشتوں کی علم اور
قدرت اور پاک عیون سی لیکن علم جو حسی علم اونکا ساتھ اندکی اور اسکی فشتوں کی در سولون اور کتا لون اور
عجائب ملکوت اسکی اور باریکیان شریعت بنیا اسکی کی اور لیکن قدرت جو حسی قدرت اونکی اونکی فشتوں پر تو رہنیں
شہوت کی اور او بہنیں اسکی راہ سید پر اور قدرت اونکی بندہ وں پرستی کی لئی اور انکی راہ بتلانی کی لئی طرف
حق کی اور لیکن پاک شوق سلامت مانی باطن اونکی غیب کے نادانی اور بخل اور اسے بڑی خلاق کی اور جمع ہونا کمال
علم اور قدرت کا باوجود خوب ہونی سبب ولون کی اور یہ حسن باطن ہی اور یہ وہ صوت باطن ہی جسکو بہنیں پاسکتا
جانور اور اسکی عالمین ہی ظاہر کی گاہیں پہر جب موت رکھیا تو انکو سبب فشتوں کی در جاسکا تو کہ تھی آنحضرت جامع
اولین کی وسطی ان خصلتوں جو کی محبت تیری ساتھ اونکی محبت بالضرور ہو پیر فانی نظر اس ظہری آنحضرت اور بیونی
طرف ہی جی والی نبی اور اسکی پیدا کر نیوالی کی طرف مہربانی کر نیوالی کی خلق پر ساتھ او بہنانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور سبب ایک تا چھو معلوم ہو کہ معرفت ہونا بنیو کا ایک ہے اسکی نیکیوں ہی پرست کر انبیاء کی قدرت اور اسکی علم اور طہارت
کو اللہ علم اور قدرت اور پاک لبطرت تا چھو معلوم ہو کہ بہنیں کوئی پاک سوا ایک کے جو حق ہی اور یہ کہ اسکا غیر بہنیں حال
ہی نقصان اور عیب بلکہ عبودیت بے نقصان ہی ہو کیا کمال ہی اسکی لئی جسکو بہنیں توامنی افش میں اور اسکی لئی جو
بہنیں لاکا اپنی نفس کی موت اور زندگی اور رزق اور صل کا اور کیا علم ہی اسکی لئی جسپر کل میں صفین اسکی باطن کی
اسکی بیماری اور صحت میں بلکہ بہنیں جاننا سبب اس باطن اپنی کو اور اسکی تفصیل اور حکمت کو با تحقیق نہ کہ ملکوت اسمائون اور
زمین کی درست کر اسکو اس علم کی طرف جواز کی اور محیط ہی ساتھ معلومات کی جلی نہایت بہنیں ہی علم کہ بہنیں جہا اور
کوئی برابر ذرہ کی اسمائون اور زمین میں اور طرقت قدرت پیدا کر نیوالی اسمائون اور زمین کے بہنیں ہر کوئی موجود اسکی فضیلت
قدرت سی اپنی وجود اور تقا اور عدم میں اور شہرت کر اسکی لئی کہ ہونیکو عیون ہی طرف اسکی قدس کی تا چھو معلوم کہ بہنیں ہی
اور قدرت اور علم مگر ایک ہی کی لئی جو حق ہی اور اسکی غیر کی لئی اوٹا ہی جتنا اسنی دیا اسکو سو بہنیں جملہ کر سکتی نہ ساتھ
نسی چیز کی اسکی علم مگر جتنا اسنی چاہا او بہنیں دلی گئی تم علم مگر تہوڑا سو خیال کر اس گہری کیا ممکن ہی چھو کہہ انکار
کر تھو کہہ صفین اور تعریفیں محبوبین یا انکار کری تو کہ موصوف ساتھ کمال جلال کی سد ہی ہی و خیال کر کہ تھو انکار
کر تھو اسکی محبت کا بعد اسکی **فصل** **قصص بصرک الباطنة عن ادراك الحلال والحرام المیل المظلمة**
والفرج بہ والعش لہ فلا تقصر عن المیل اللہم المحسن الیہ فلا تکون اقل من الکمل فانہ یحب صبا لہ لہ
یحسن الیہ ونامل ہل لاحد العالم الیہ احسان سوا اللہ تعالیٰ وھل لک خط ولذک و تنعم فی شئ
وحرص علی نعمتہ لا واللہ تعالیٰ الفہا و مبدیہا ومبقیہا وخالق الشہوتہ الیہا والتلذذھا و تفکر فی
اعضائک و لطف صنع اللہ تعالیٰ فیہ لیتحیہ باحسانہ الیک فتکون من عوام الخلق ان لہ تقدیر

دودہ اور کجاوہ شہری اوسکی محبوبہ کی طرف اور اگر دوست کرے گا دیکھنی کی طرف کلکڑن اور پھر ہولن اور اچھی صورتوں کر
اوسکی کہ وہ صنعت ہی اوسکی محبوبہ اور یہ لالت کرتیاں بہن اوسکی جمال اور جلال پر اور یاد دلاتیاں بہن ان
اوصاف مجاہد کو جو محبوب بہن اوسکی محبوب کی اپنی ذات میں اور اگر دوست کہے گا اوسکو جو حسان کرتا ہی اوسکی طرف
اور کہتا ہی اوسکو علم دین کی تو دوست کہے گا اوسکو اوسکی کہ وہ اسطہری وریان اہلی اور درریان اہلی محبوب
پونجی میں اوسکی علم اور محبت کے اسکی طرف اوسکی کہ اونی مقرر کیا اوسکی تعلیم اور علمیت کی اپنی اور خرچ کران
اپنی مال کی اپنی اہل اور اگر نہ ہوتا نا لبتہ ہونا دوائی کا اہل اور اضطرار کا ساتھ سلسلہ یوٹ اور اغراض کی طرف
اوسکی اہل کے اور خرچ کران کی اہل اور بڑی خلق سی اور دھماکے پھر رسول اللہ میں اور اسکی اپنی ہی بڑی
اور احسان اوسکی پیدا کران اور بیوٹ کرانکی جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ وہی اللہ ہی اوسکی اپنی اور بھائی ان پھر میں ایک
رسول دین کا سونہیں رسول مگر زندہ اوسکا مقصد ہے بیوٹ ہی قبول ہی پھر جان پر رسالت کی لاضطرار اور ہی
واسطی فرمایا پونہیں ہایت کرنا جسکو چاہی اور سوچ سوچ اللہ میں اور اسکی اس قول میں اور دیکھنی تو لوگوں کو
داخل ہوتی بہن اسکی دین میں فوج فوج سواکی بول اپنی بک لبتہ ہی پھر شش کے طلب کر اوس سی وہ ہی
تو قبول کرنا اوسکا نازل کیا اوسکو نزلہ دیکھنی کے اور کہا جب یہی تو اسکی بندوں کو داخل ہون بہن اسکی
دین میں سو کہہ پھر اللہ یعنی تعریف اللہ کو ہی نہ بکری یعنی تعریف مجکو ہی اور یہ ہی شش کی بہن اپنی ہی بکری تعریف
میں اور اگر التفات کرانی دل تیرا تیری ہی کی طرف و تیری کو شش کی طرف سواوس سی شش طلب کرتا تیری تو قبول
کر لی اور جان کہ نہیں تمہکو حکم کچھ اور اسی جگہ ہی دیکھا حضرت عمر کی طرف کتاب خالد کی جب پونجی اور وہ یہ ہی
خالد کی طرف سی جو تلوار اسکی برہنہ ہی مشرکوں پر طرف عمر رضی اللہ عنہ کی جو سوار میں مومنوں کی سو کہ حضرت
عمر کی بیشک مدد اسکی جو مسلمان کی اپنی ہوئی مدد ہون کر خالد کو یعنی التفات کری وہ اپنی ہی طرف اور
اوسکا نام کر ہی سیفا علی الشریک یعنی تلوار اسکی مشرکوں پر اور اگر دیکھتا حق کو جیسا وہ ہی تو جانتا کہ بہن
ہوا اوسکی سی ہی لیکن اسکی اپنی ایک بہیدری ارادہ کر نہیں مدد اسلام کی سودگی اوسکی ایک خطرہ سی اور یہ
وہ ایک خطرہ عجب کا ہی جسکو ڈال دیتا ہی ولیم کا فری سو بہاگ جاتا ہی اور دیکھتا ہی اوسکی طرف غیر اوسکا سر
بہاگ جاتا ہی اور عام ہوتی ہی گسٹ گمان کرتا ہی خالد اور جو کوئی اوسکی حاملین ہی کہ اوسنی بلند کیا کالیہ اسکی
کا اپنی دہدہ اور تلوار کی تیزی سی اور مطلع ہوتا ہی عمر اور جو کوئی اوسکی حال میں ہی صدیقین اور اولیاء حقیت
حال پر اور جانتا ہی کہ خالد کو حاجت ہی استغفار کی طرف اور یہ کہ پالی بولی اپنی رب کی حمد میں جب دیکھی اوسکو
جیسا کہ حکم کیا اسکا رسول اللہ ہی سو کہہ ہی بہن موجب محبت کے اپنی مگر دو امرا یک حسان ہی اور دوسرا نہایت
جلال اور جمال ساتھ کمال جو اور حکمت اور علم اور قدرت اور مال کی عیب و نقصان سی و نہ میں حسان مگر اوسکی
سی اور نہ میں جمال اور نہ جلال اور نہ قدس مگر اوسکی اپنی اور جو کچھ ہی جہان میں حسن اور احسان سی سو وہ ایک خور
ہی اوسکی خوبون جو سی اوسکو ناگتا ہی اپنی بندگی طرف ایک خطرہ سی جسکو پیدا کرتا ہی ولیم حسان کی
اولی کی اور مر اوس چیز کا جو جہان میں ہی نکلیں شکل اور اچھی صورت کے بالی جاتی ہی انکھ یا کان یا نونگنی ہی

سوده ایک نثر ہی اس کی انار قدرت ہی ہو یعنی معانی ہیں اس کی جمال اور جمال کی سو کا شکی ہیں چنانچہ جی ہوا
 اس کو ساتھ مشاہدہ حق کی اور ویل یعنی کی کیونکر ہو سکتا ہی یہ کہ التفات کری طرف غیر خدا کی اور دوست ہی غیر
 اللہ کو **فصل** علم الزلذلة العارف الذی یامی مطالعہ جمال الحضرة الربوبیة اعظم من کل النہۃ یتصور
 ان یتکون فی الدنیا سواھا وذلک لان الذلۃ علی قسار الشهوة وقوة الشهوة علی قدر اللامعة والموافق مع
 المشتی وکلان ان اوقو الاشیاء لا یدان الاغزیة فافو الاشیاء القلور المعرفة فاما المعرفة فغذاء القلب
 واعنی بالقلب الروح الربانی الذی قال تعالی الروح من امر ربی وقال تعالی ونفخت فیمن روحی فاضا
 النفس وھذا الروح کل یتکون الیہا یرون ہو مثل حالہم من اللہ یختص بہ الانبیاء والا ولیا وذلک
 قال تعالی وکذلک اوحینا الیک روحنا من دنا ما کنت تدکما الکتاب لا الایمان والمعرفة اوفی
 الاشیاء لھذہ الروح لان الاوفی کل شیء یختص بالصوت الطیب یوافق البصر لانه لیس من صیغ
 وخصیصہ الروح انستامعرفة الحقایق وکلما کان للعلوم شرف کان العلم بہ اللہ ولا شرف من اللہ
 تعالی غرق وکل ولا اجل منہ فمعرفة ومعرفہ صفاتہ وذاتہ وعجایب ملکہ وملکوتہ الذل الاشیاء عتدا
 القلب لکن شہوة ذلک انشاء الشہوات والذل ان یخلق الخراف سیر الشہوات وکل شہوة تاخرت فی
 اقوی ما قبلھا واول یخلق شہوة الطعام ثم یخلق شہوة الوقار فیزک شہوة الطعام لاجل ویستحق
 فیہ ثم یخلق شہوة الریاسة والحجاء ویستحق فیہ المنکر والطعم ثم یخلق شہوة المعرفة التي ہے استیلاء
 علی کل الموجودات فیستحق فیہ الحجاء والریاسة وخر شہوات الدنیا واقواھا کما ان الصبی ینکسر شہوة
 الوقار یتعجب من یحیل مؤنہ النکاح لاجلھا فاذا لیت شہوة الوقار العجلیھا وانکسر شہوة الریاسة لاجل
 ولہ ربال بقواھا فی قضاء شہوة الفہر وکل ذلک المشغوب بشہوة الحجاء والریاسة لکن المعرفة اذ یخلق
 فیہ بعد شہواتہا وقد ینتہی شہوة الحجاء الی مرض قلبہ لایقبل شہوة معرفة اللہ لکن اصلا کما یفسد لہ
 المرض فیسقط شہوتہ للغذاء حتی یموت وفی تعکس طبع قشتری الطین والاشیاء المضرة المملکة ہون
 مقدرات الموت وکل ذلک مرض القلب ینتہی الی حال یستکر المعرفة ویغضہا کو یغضہا والمقبل علیہا
 ولا یدرک الالذہ الیاسہ المطعم والمنکر وذلک ہولیت الذل لایقبل العالمہ فی مثلہ فالتعالی اجعلنا قلوبہم لکن ان
 یقفہم واذ انھم وقراوان تدھم الی اللہ فلیجتہوا اذ الیدل فیہم لموات غیبر حیا وما یشعر فی الایان یغیب
 جان کہ لذت عارف کی دنیا میں دیکھتی ہی اس کی جمال کی بڑی ہی ہر لذت ہی کہ ہو سکتی ہو دنیا میں ہوا اس کی
 اور یہہ اس کی کہ لذت بقدر خواہش ہوتی ہی اور قوت خواہش کے بقدر ملائمت اور موافقت کی ہوتی ہی ساتھ
 خواہش کی کئی چیز کے اور جی بہت موافق چیزوں میں بدلتی ہی غذا میں ہیں ایسی ہی بہت موافق چیز ویتین
 دلون کی ہی معرفت ہی ہو معرفت غذا ہی دل کی اور مراد ہاری دل ہی ہر روح ربانی ہی جس کو فرمایا اس صاحب نے
 نو کہ روح حکم ہی میری بکا اور فرمایا کہ او یہوئی مینبی او میں روح اپنی شہوت کیا وکو حقیقی الی اپنی جی کی طرف
 او یہہ روح بہت ہوتی حال نورون کو اور جو کوئی حال میں جانور کی ہی او میں میں ہی بلکہ خاص ہوتی ہیں

سنا تهنگی روح ہی تا در دل کی اور سہیل بھی کیا اور لک کی اور ایسی ہی بچھی بہی طرف تیری روح اپنی حکم سی تو
 بخانا تا تہا کیا ہی کتاب اور تہ ایمان اور معرفت ہوائن ترین چیزوں سی ہی روح کی لک ایسی کہ جو بہت موافق
 ہی سی خبر سی وہ اور کا خاصہ ہی سواد اور خوش نہیں ہوائن ہی انکھن کی لک ہی کہ یہ کہ و سکا خاصہ نہیں اور یہ
 روح انسان کا معرفت حقیقتوں کی ہی اور جب ہوگا معلوم شہرت ہوگا اور سکا سلم بہت لذیذ اور تہین کوئی
 اشرف سدی اور بزرگ تراوس ہی سوا و لک کی معرفت اور اور و لک کی ذات و صفات اور عجائب ملک اور ملکوت
 کی لذیذ ترین چیزوں سی ہی نزدیک ل کی لک ہی کہ اسکی خوشنخت ترین خواہشوں کی ہی اور ایسی ہی پیدا
 ہونی ہی بچھی سب خواہشوں کی اور جو خواہش بچھی ہوتی ہی سودہ قوی تر ہونی ہی اوس خواہش کے جو پہلی
 اوسکی ہی اور جب پہلی پیدا ہوتی ہی خواہش کہانی کی پر پیدا ہونی ہی خواہش حلال کی سو جو ہوت جائز
 خواہش کہانی کی اوسکی محبت سی اور غیر ہوجائی ہی پر پیدا ہونی ہی خواہش نہایت اور جاہ کی اور اسین خبر
 ہوجائی ہی خواہش نکاح اور کہانی کی پر پیدا ہونی ہی خواہش معرفت کی جو غلبہ ہی سب موجودات پر سر
 اسین چیز ہونی ہی خواہش جاہ و ریاست کی اور جو بہت ہر معرفت کی بچھی ہی دنیا کی سہو توں سی اور قوی تر
 ہی اور لک جیسی لک کا انکار کرنا ہی خواہش حلال کا اور عجب کرنا ہی اوس سی جو اوٹھا نا ہی محنت نکاح کی حلال
 کی سبب جب پوچھتی ہی خواہش حلال کی سرنگون ہوجانا ہی اوس پوچھنی بریص نا ہی اور لک کرنا ہی تہوت
 ریاست اور جاہ کو اور کچھ پرواہ نہیں کرتا اور لک موت ہوجائی سی بر لائی میں شہوت فرج کی سوا سہی ہی جو
 فریضہ ہی خواہش جاہ و ریاست میں انکار کرنا ہی معرفت کے لذت کا لک ہی کہ اوسین پیدا ہی نہیں ہوی لک ہی
 لک اور لک خواہش اور کچھی ہوتی ہی سہت اور حص کے جاہ پر لک بیماری اور لک دل کی یہاں تک کہ نہیں
 قبول کرتا خواہش معرفت اور کچھ کرنا ہی کہ سہت اور کچھ کرنا ہی علاج بیمار کا سوا قسط ہوجائی ہی خواہش غنا کے
 یہاں تک کہ سر جاتا ہی و کچھی ہوت جائی ہی طبیعت اور لک ہوجا تا ہی مٹی اور وہ چیزین جو نقصان اور ہلاک
 کرنا ہی ہیں اور عقیدہ میں موت کی اور ایسی ہی بیماری و لک ہی ہشتی ہونی ہی و س حد تک کہ وہ جانتا
 معرفت کو اور بغض کہنا ہی اوس اور و لک لوگوں سی اور جو توجہ کرتی ہیں اوسکی طرف اور نہیں پانا مگر لذت ریاست
 کی اور کہانی کی اور نکاح کی اور یہ تو مردہ ہی جو نہیں قبول کرتا علاج اور ایسی ہی کی حق میں کہنا ہی غنا
 نی ہستی کہی ہی اور لک دلون پر اوٹ لک اور و لک کھچین اور و لک کا لون میں بوجہ اور جو تو اور و لک بلای راہ پر
 تو ہرگز آوین راہ برا و وقت کہی اور او تمن ہیں مردی نہ زندگی اور او کو خبر نہیں کہ بلای جا لک ہی
 فصل هذه المعرفة واعظمت لانها فلا تشبه لها الا الله تعالى وجه الله سبحانه وتعالى
 الكريم في الدار الآخرة وذلك لا يتصور في الدنيا السمك يمكن الا ان كشفه ولا ينبغي ان تفهم من النظر
 ما تفهم العوام والمتكلمون فيتمتع في تدبر الى الحجة ومقابلة فان لا نظير من افادة القصور
 في حجة عا لالشهادة حتى لم تجاوز المحسوسات التي هي من كمالها بل لا يمكن ان تفهم ان
 المحصورة الربوبية ينظمها وترتيبها بالعصب على ما هو عليه من اليها والعظمة والجلال والحمد

فی قلب العارف كما یطبع مثلاً الصورة العالم المحسوس فی دماغك فكذلك نظر البصر عن عینك
 وان فتحت لعین وحدت الصورة المصورة مثل الصورة التخيلية قبل فتح العین لا یخالها فی شیء
 الا ان الاصل فی غایة الوضوح بالنسبة الی التخیل فکذا لا یتبعی ان تعلم ان فی ادراك ما لا یدخل فی
 المحسوس التخیل ایضاً درجتان متفاوتتان فی الوضوح غایة التفاوت ونسبة الثانية الی الاول کنسبة
 الاصل الی التخیل فیکون الثاني غایة الكشف فیفسی الی الاکشفة وروية والروية لا یسمی روية
 الاها فی العین اذ لو خلق فی البعیدة لكانت روية بل لاها غایة الكشف وکمال تمیص الاحجاب
 عن غایة الكشف فی المصبرات فکذا ردة الشهوات وشغل هذا القالب المظلم حجاب عن غایة المشاهد
 ولذا قال لست اقول سبحانه وتعالی لان رکله لا یصل او هو یصل لا یصل فاذا ارتفع هذه
 الحجاب بالموت انقلب الی المعرفة بعینها مشاهدة ویکون مشاهد کما لو اُخذ علی قدر معرفة فکذا لک
 یزید فکذا اولیاء الله فی النظر علی الدرة غیرهم ولذا لا یخجل الله لای یخجل خاصة یخجل للناس غایة
 ولذا لا یدر الی اعارفون لان المعرفة من التضرل هی الی ینقلب من هذه کما ینقلب التخیل
 بصیر فکذا لا یتقاضى مقابلة وجهه وکذا طول فاطیل من کتاب المجتبه من کتاب الاحیاء
 اس معرفت کی لذت اگر چه بڑی ہی لیکن نہیں اسکو نسبت اس لذت سی جو ہوگی وکھنی سی طرف نہیں دیا کی کبھی نہیں
 اور یہ لذت نہیں ہو سکتی دنیا میں ایک بھید کی سبب سی جیسا کہ ہمنا انگری نہیں ہو سکتا اور کجاولا یہ نہیں ہو
 سکتی جو بھشتی میں عوام اور سکندر کو محتاج ہو تو اسکی تقریر میں طرف جہت اور غالب کی پس یہ نہ تو نظر و سطر
 ی جگو بہاں یا مشورتی در میان ہیں عالم شہادت کی یہاں تک نہ ٹرنا وہ اول محسوسات سی جو مذکرات جانور
 کی ہیں لیکن یہ کجاولا یہ کی سبھی تو کہ بیشک اکی صوت اور اسکی ترشہ عجیب برود سی نور اور بڑی اور طلال اور برسر
 سطح ہوتی ہی ولین عارف کے جیسی سطح ہوتی ہی صوت عالم محسوس کی تری دماغ میں گویا تو اسکو دیکھت ہے
 اگر چه نہ کری تو دوا کہ نہیں ہی اور اگر کہوں تو آگاہ تو پای تو صوت بصر کو مثل ایک صورت خیال کی پہلی کہوں
 آنکھ کی کچھ مخالفت نہیں ہو سکتا تو اسکی فکر یہ کہ اصبار یعنی دیکھنا یہ وضع میں ہی نسبت خیال یعنی خیال
 سو اسی ہی تھکولالین ہی یہاں جا تا کہ بیشک دریافت کر نہیں اس شری جو نہیں داخل حس و خیال میں ہی
 دو درخی میں تفاوت وضع میں نہایت تفاوت کر کی اور نسبت پہلی درجی کی دوسرے کی طرف جیسی نسبت اصبار کی
 تخیل کی طرف سو ہی نہ نہایت کشف اسلی اسکا نام مشاہدہ اور رویت ہے اور رویت کا نام رویت نہیں اسلی کہ وہ آگاہ
 میں ہی اور اگر وہ پیدا کی جاتی پیشانی میں تو ہوتی رویت بلکہ اسلی کہ وہ نہایت کشف ہے اور جیسی کہ بند کرنا لیکو کھا
 حجاب ہی غایہ کشف ہے صراط میں کہ درین شہوات کی ورنہ اس قالب تارک کے حجاب میں غایہ مشاہدہ ہی اور اسکو
 فرمایا اللہ جب تو نہیں دیکھ سکتا کبھی اور فرمایا نہیں پائیں اسکو دنیا میں بلکہ وہ بالنیاسی دنیا میں کو سوسو
 جب او نہ گیا یہ حجاب موت سی ہوگی یہ نہایت بغیر مشاہدہ اور ہوگا مشاہدہ کسی کا بقدر اسکی معرفت کی پس
 اسلی زیادہ ہوتی ہی لذت اولیاء الیہ کی نظر میں انکی غیر کی لذت پر اسلی غایہ اسکی الی بکری لہی

خاص کر اور ظاہر ہو گا لوگوں کی کئی عالم اور سیلی ہیں کہ کبھی اوسکو مکر و عمارت کی سرشت پر ہی نظر کا کل ہے
 وہ ہی کہ جو جو جانا ہی مشاہدہ پس ہو جاتا ہی خیال ابصار پس ہو سکتی نہیں جا تا متقابلہ اور جہت کو اور اسکا
 بہرہ بخت طویل ہے تو اوسکو طویل کیا بہرہ بخت ہی ہو کہ تیرا ہی ہی **فصل** لعلک انک معشوق وایت تراہ من
 وراء ستر رقیق فی وقت الاسفار و حاله ضعف العشق و فی حاله اجتماع علی و تحت ثیاب و عطر
 و زنا بد تلذذ عار و تشغیل قلب الخفی ان لذتک من مشاہدہ معشوقہ تضعیف قلب و اشرف الشمس فضعف و ارفع
 السائر الرقیق و انصرف عنک العقار فی الزنا بد و هجوم علیک العشق المفرط البلیغ فلا یستہلک لہ اللذہ
 العظیمہ التي تحصل ان الی ما کان قبل الذل فذلک لہ فافهم لانسیہ للذہ النظر الی لذہ المعرفہ بل حتی
 اعظم منها کثرا و السائر الرقیق فالبلد و العقار یثروا نل الذنبا و غموها و شہ و اھا و هجوم العشق شدہ
 الشہوۃ لا تقطع المضعف و المنغصبا عنها و اشراق الشمس استعداد حد قبال القلب لا یحتمل تا ان یصل
 فانہ فی ہذہ الحینۃ لا یحتمل کما لا یحتمل بصیر الخفاش نور الشمس اگر ہو تیرا معشوق اور تو ہو کبھی تو ہی چوٹی
 ایک پروہ باریک کی وقت سپید صبح کے حالت میں ضعیف عشق کی اور اوس حالت میں کہ جس میں تیرا چوٹی کڑی
 تیری کی بھر اور بہرہ جو ہو گا کہ میں اور بار بار کہیں سو نہیں پرشید کہ لذت تیری دیکھنی ہی معشوق کی ضعیف ہو گئے
 پس اگر چہ افسانہ ایک بار ہی اور وہ عجابی پروہ باریک اور بہرہ جانی چوٹی بھر اور پروہ اور غالب ہو چوٹی بہرہ
 عشق سو نہیں نسبت پر لذت غیر کہ جو حاصل ہوئی اکثر ہی اور کبھی چوٹی کی کبھی اس ای ہی ہو چوٹی کہ نہیں نسبت
 لذت نظر کو ساتھ لذت معرفت کے بلکہ یہاں ہی کہیں بڑی و در پروہ باریک لب تیرا ہی اور جو خوش و دنیا کی اور
 اوسکی غم ویر شوایت میں یا و جو غم عشق کا شدت بہرہ کی ہی و سلی منتظم کرن تکلیفوں اور تنگ عشقوں کی اور
 اور چھٹا افسانہ کا یہ ہے تعداد و چشمہ کی و سلی و وہاں تمام علی کی اسکی کہ وہ سن ندی میں نہیں اوٹھا سکتا
 اوسکو کبھی نہیں اوٹھا سکتی مینا کی جگا در کی آفتاب کی نور کو **فصل** انما ضعیفت شہوۃ معرفۃ
 اللہ تعالیٰ الخ سائر الشہوات و انما خفیت معرفۃ اللہ تعالیٰ لھا الشدۃ طویرھا و مثالہ انما تعلیم
 ان اظہر الاشیاء المحسوسات منہا للبصر و اذینہا النور الذی یطویر کل الاشیاء لہ لو کانیت اللہ فی غیۃ
 لا تعیب و لا یقع لھا اطل الکنک لا تعرف وجود النور و کنت تظن الی الیوان فلا تری الی الجہۃ و السواد
 و البیاض و اما النور فلا یدک کہ الیاز یغیب الیستہم اوقیم لہ حجاب صیالہ ظل فیدرک یا خذک و الخال
 باین الظاہ و البصیرۃ ان النور شی الخیر من اللالوان فیصیر صیرا و لو تصور اللہ تعالیٰ غیۃ او لا انوار
 قدر نہ حجاب عن بعض الاشیاء لا درکت من التفاوت فایضطر معہ للعرفۃ و لکن البسجودات
 کل المات و کنت الشہادۃ بحال القیاد الی الخد الخ عن تفاوت خفی الامر شدہ خلافیہ و لو تصور انقطع الخ
 قدر نہ عن السمیۃ و لا عن لھذت و انما خفیت جادہ درک فی الحال من التفاوت ما یضطر الی المعرفۃ
 بالقدرة و القادروہ و مثال اذکر ناہ و تحتہ اسر و قیامہ علی غلط فاجہد علیک تفق علی اسرار
 و لا ترید فی مواقع غلط فہمہ غلط من قال انہ فی کل کان و کل من یسأل الی مکان و جہت فقط

وضیل و رجعت نظرہ الی الصوفیۃ محسبات الیہ تالیف و لیجاء و الا حیات و علیہا و اول درجات الاسماء
 بجا و زحافہ فیہ لایساک انسانا فاضلہ من ان یصیر و منا ضعیف ہو خواہش تہ کی معرفت کی بسبب رحمت
 سبب ثبوت کی اور مخفی ہوئی معرفت اس کے باوجود اولیٰ علی ہوئی بسبب ثبوت ظہور اس کی کے اور شان اس کی پہلے کہ تو
 جانتا ہی کہ بہت ظاہر چیزوں میں محسبات میں اور اس میں ہی ہجرت میں اور اس میں ہی وہ نور میں جنسی ظاہر ہوتا
 ہی ہر چیز پہ اگر آفتاب ہو ہمیشہ نہ غروب ہوا ورنہ پڑی اس کا سایہ تو نہ پہچانی نور کو اور تو دیکھی طرف رنگوں کے
 سونہ دیکھی تو طرف سرخی اور سیاہ اور سپید اور لیکن نور سونہ میں پایا تو اس کو مگر سطر چہرہ کہ غایت آفتاب و زوایع
 جو اس کو حجاب اوپو جی جی کی لئی سایہ ہی سوا بیگا تو مختلف حوالہ سی در میان تاریکی اور روشنی کی کہ بیشک نور ایک
 چیز ہی دوسرے جو عارض ہوتی ہیں رنگوں کو سونہ ہی ہی ہر شے اس کے سبب اور اگر متصور ہو اس کی لئی غیبت اور اس کے
 انوار قدرت کی لئی حجاب بعضی چیزوں کی البتہ پالی تو تفاوت سے وہ چیز کہ مضطر ہو تاکہ تو اس کی ساتھ طرف معرفت کے لکون
 سبب موجودات جبے بر ہوئی گواہی دینی میں اپنی خالق کی ساتھ وحدانیت کی بغیر فرق کی پوشیدہ ہوا اس سبب
 شدت جلا و سیکلی اور اگر متصور ہو نقطہ اس کی انوار قدرت کا آسمانوں اور زمین ہی تو ویران ہو جای اور
 سٹ جائی اور پالی تو فی الحال تفاوت سے وہ چیز جو مضطر ہوتی ہی طرف معرفت کی ساتھ قدرت اور قادر کی اور
 یہ ایک مثال ہی جو ذکر کی بہی اور اس کی سچی بہید میں اور اس میں موقع غلطی کی ہیں سو تو کوشش کر شاید تو وقت
 ہو جائی اس کی بہیدوں پر اور نہ شک کے ہو اس کی مواقع غلط میں سو اس سے سی غلطی اس شخص کے جس نے کہا
 کہ وہ اللہ ہر مکان میں ہی و جس کسی نے اس کو نسبت کیا ہی اس مکان اور جہت کے سو وہ جوار ہوا اور گمراہ ہوا
 اور پھر ہی نہایت نظر اس کی طرف تصرف کی جو محسبات بہا میں ہی ورنہ بڑی اسہام اور اس کی علاقہ سی ہی اول
 درجوں ایمان میں تجاوز اس کا ہی میں ہو جاتا ہی دمی آدمی نہ بہہ کہ ہو جاوی ہو تو فصل اعلم ان
 علامات کثیرہ بطول حصا و ہا و من علامتہا نقدیم امیر اللہ تعالیٰ علی ہوالفقیر ذلک بالی و بعد
 و رعایتہ حد و الشہر و من علامتہا الشوق الی لقاء اللہ تعالیٰ و الخلق عن کراہۃ الموت الا من جنت یسوف
 الی نہادۃ المعرفۃ فان لیدۃ المشاہدۃ بقدر کمال المعرفۃ فاذا ہذا بالمشاہدۃ فیختل فی کمالہ باخذ
 من علامتہا الرضا عوایق قد اللہ تعالیٰ فلنذ کو معنی الرضا یعنی لا یغیر الانسان عما یصا
 من نفسه من خطرات تخطر فی ظن ایہا حقیقۃ الحب للہ تعالیٰ فان ذلک عسر یرتخدا
 جان کہ محبت کی لئی بہت نشانیان ہیں درازی شمار اس کا اور اس کی نشانیوں سی ہی مقدم کرنا اللہ کی حکم کا
 خواہش نفس پر اور بہ ہوتا ہی ساتھ پر ہیز گاری اور رعایت حدود کی اور اس کی نشانیوں سی ہی شوق اللہ کے
 دیدار اور شالی موت کی بکروہ جانی سی مگر سطر سی کہ شتاق ہو طرف زیادتی معرفت کی اسلی کہ لذت مشاہدہ
 بقدر کمال معرفت کی اسلی کہ وہ سچ ہی مشاہدہ کا سو مختلف ہو گا یا ضرورت اس کی اختلاف سے اور اس کی نشانیوں
 ہی راستی ہونا ساتھ موقوف اللہ کی حکم کی سو چاہی کہ ذکر کریم ہم معنی رضا کی یہاں تک کہ نہ غور کر کی دمی ساتھ
 اس چیز کی جو پاتا ہی اپنی جی میں اول خطروں سی جو مخطور ہوئی ہیں سو گمان کرتا ہی و سو حقیقت اللہ کے

محبت کی سبب ہو تو نادیدی جمیع الاصل التاسع فی الرضا بالقضاء اسل نورین بیان میں رسی ہو سکر
 ساتھ حکم اس کی قال الله تعالیٰ رضی لہ عنہم ورضوا عنہ وقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذ احلہ تعالیٰ
 عبد البتلاہ فان اجترہ بآء وارضی صطفاہ وقال عبد الله تعالیٰ الرضا فان لم تستطع ففی الصبر
 علی ما نکرہ خیر کثیر وقال الطائفة من انہم فقالوا المؤمنون فقال علاءہ ایمانکم فقالوا انہم عند البتلاہ
 ونشکو عند الرضا ورضوا بموافقة القضاء فقال مؤمنون ورضوا بکعبہ ورضوا بایاتہ قال حکماء
 کا دوام فی حقہم ان یکونوا انبیاء واما اوحی الله تعالیٰ داود علیہ السلام مکلا ولبیان والہم بالبنیان الہم
 یدخبلوہ مناجات من قبلہم داود ان المجاہدین ولبیان ان یکنوا وروخانیان لا یغتمون
 وقال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قال الله تعالیٰ لا اله الا انا فمن لم یصبر علی ما لہ ولم یشکر
 ما لہ فما لہ ولم یرض بقضائ فی طلب یا سرکذا لکم فی خلقی اعدا وخلقہ لکم فخلقہ لکم فخلقہ لکم
 خلقہ لکم فی الخیر علی یدہ وولیل من خلقہ لکم فی الخیر علی یدہ وولیل من خلقہ لکم فی الخیر علی یدہ وولیل من خلقہ
 واوحی الله تعالیٰ داود علیہ السلام یا داود ترید وارید واما لیکون ما ارید فانسلت لما ارید فینک
 ما ترید وان لم تسلم لما ارید تعبتک فیا ترید ثم لا یلکون الا ما ارید واما لیکون ما ارید فانسلت لما ارید فینک
 اور خوش ہوئی وہ اسدی اور فرمایا انحضرت کی جنت وست کہنا ہی اسدی بندیکو مسئلہ کرتا ہی دوسری سو اسدی اگر
 صبر کیا تو قبول کر لیتا ہی دوسری اور اگر راضی رہا تو برگزیدہ کرتا ہی دوسری اور فرمایا بندگی کر اسدی کی ساتھ صرف
 سوا اگرچہ سی ہو سکی پس صبر کر نہیں کر وہ پر بہت بہتری ہی اور فرمایا ایک گروہی کون جو تم بولی ہم ہوس میں
 پس ہر ایک انشان ہی ہتھاری ایمان کی بولی ہر صبر کر کے ہیں ملا پر اور شکر کرتی ہیں وقت کشش کے اور
 میں ساتھ موقع حکم کی فرمایا تم ہوس پر دستم پہ کیسے اور ایک بیادیت میں یوں ہی کہ فرمایا حکما جو علما میں لکنا ہی
 کہ جو جاہلین اپنی سمجھی انبیاء اور مجاہدوں کی جو وحی کی اللہ کی طرف داؤد علیہ السلام کی پہر ہی کہ کیا ہی میری
 اولیا کو تم دنیا کا میٹک غم بجاتا ہی نزاری میری مناجات کا اوکے دلوں سی ای داؤد دوسری اولیا میں جو میں ہوں
 ہی والی نہ غم کریں اور فرمایا ہماری حضرت ان کی کہہ اللہ صبا میں ہیں جو کہ مجبور و پشیم کوئی مجبور و مکر میں سو
 جو کوئی صبر نہ کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری غیرت کا اور نہ رسی ہو میری حکم سی سوطب کری کوئی صاحب سوطب
 اور فرمایا میں پیدا کیا پہلانی کو اور پیدا کی اوکی لئی لوگ اور پیدا کی بڑا ہی اور پیدا کی اوکی لئی لوگ سو خوش
 ہوا سو جو پیدا کیا پہلانی کی لئی اور اسان کو دیا میں پہلانی کو اوکی باتوں پر اور خرابی ہوا اوکی جسکو پیدا
 بڑائی کی لئی اور اسان کو دیا بڑائی کو اوکی باتوں پر اور خرابی ہی اوکی جی کہہ کہ میں ہاؤر کوئی اور وحی کی
 اللہ صبا میں داؤد کی طرف کے امی داؤد تو چاہتا ہی اور میں ہی چاہتا ہوں اور نہ ہوا ہی ہی جو میں چاہتا ہوں
 سو اگر مانتوں جو میں چاہتا ہوں کہ وہ گامین مجھ کو تو چاہتا ہی اور نہ گامین مانتوں جو میں چاہتا ہوں کہ میں
 ڈالوں گا مجھ کو اس میں جو چاہتا ہی تو پھر وہی ہوتا ہی جو میں چاہتا ہوں فصل قال انکر الرضا بلکہ
 وقالوا لا یصبروا الرضا عما غفلت القوی واما تصبر الصبر فقط واما انکر الرضا من انکار المحنة ونحن

تحقق ان الرضاء بالبلاء وما يخالف الطبع والهوى يتصور من ثلثة اوجه احدها ان يدشن
فرط الحب عن الاحساس بالآلام وذلك مشاهدا في حب المخلوقين وفي قلة الشهوة والغضب خثان
الغضب تضيق به الحاجة فلا يجنس لها في الحال حتى ان الحريص تضيق به مشقة في سبيله فلا يجنس لها ثم اذا
سكن حرصه وظفر بمراده عظم المنة واذا تصور ان نعيم الحريص يحسب نعيم تصور ان نعيم الم كثير يحسب
فوقه بل ان كل واحد من الحب والالم يقبل الزيادة والشدة ومما ضرور مثل هذا في عشق برجم الى
الميل الى صورة مركبة من حجم ودم مشحونة بالاقدار والخبائث اتما يدرك بعين ظاهريه عليه بالغلط
حتى يرى الكبير صغيرا والبعيد قريبا والقيصر جديلا فكيف لا يتصور في ادراك جمال الحضرة الربوبية
والجلال الانه لا يدرك الا بالذوق لا يتصور انقطاعه ونقصانه الممدك بالبصيرة الباطنة التي هو احد
واوخر عند اهلها من البصر الظاهر من هذه الاصل في الحبية قلنا لسرى السقطه هل يحس المحب بالبلاء
قال اقلت ان ضرر بالسيف قال ان ضرر بالسيف سبعين ضربة وقال بعضهم لم يحببت كل شيء يحس حتى
لو احب النار احببت دخول النار وقال عمر بن عبد العزيز ما بقي لفرح الا في مواقف الله سبحانه وتعالى
وصالح لبعض الصوفية فلا يصغر ثلثة ايام فليل له لو سالت الله تعالى ان يرد عليك فقال عترضني عليه
فيما قضى شد على من ذهابي الى الوجه الثاني في الرضاء ان يحس بالآلام ويكرهه بالطبع ولكن يرضى
بعقله وايمانه لمعرفته بخزانة ثواب البلاء كما يرضى المريض بالمر القصد وشرب الدواء لعلمه بانه سبب الشفاء
حتى انه يفرح لمن يهدى اليه الدواء وان لم يكن فيه شفاء وكذلك يرضى التاجر بمشقة السفر وهو خائف
طبعه هذا ايضا شاهد مثله في الاعراض الدنيوية فكيف يذكر في السعادة الآخروية روى ان امرأة
فتحت المسجدا عثرت وانقطع ظفرها فحكمت فقتلها الماخذين الوجه فقالت ان لذة ثوابها زالت عن
قلبي مرارة وجعة فاذا من يقين بان ثوب البلاء اعظم بما يقاسيه لم يعبد ان يرضى به الوجه الثالث ان الله
تعالى تحت كل عجوبة لطيفة بالطائف ذلك يخرج عن قلبه له وكيف حتى لا يتعجب مما يجري في العالم
ما اضبطه الجاهل شتوتيا واضطرابا وصلا اعراض الاستقامة ويعلم ان تعجبه كتعجب موسى من خضر عليه السلام
ما خرق سفينة الاثيام وقتل الغلام واعاد بناء الجدار كما في سورة الكهف وما كشف الخضر عليه السلام
عن السر الذي اطعمه عليه فقط تعجبه على ما اخفى عليه من تلك الاسرار وكان له افعال الله تعالى مثاله ما حكى عن رجل
من الرضين انه كان يقول الحجة فيما قد لله تعالى في كل ما يصيبه في لادته ومعجزة الله وليس له الاحمار
يحمل خبائه وكلب يحرسهم وديار يعظمهم فما تعلوا واخذوا الدار فخرن اهله فقال خيرة وجاء ذيب قتل
الحمار فخرن اهله فقال خيرة ثم اصاب الكلب فخرن اهله فقال خيرة فجاء به من ذاك حتى اصبحوا
وقد سبي من حولهم واسدق ولادهم وكان قد عرف مكان بعضهم بصوت الديك وكان بعضهم يبيع
الكلب كان بعضهم يبيع الحمار فقال قد لا يدرك ان الحجة فيما قد لله تعالى في كل ما يصيبه الله تعالى
لهلكته وهلكنا وروى ان نبيا كان يتعبد في جبل وكان بالقرب منة في اجارها فارس وشرب

و نسی عند هامة فیہا لفت دینار خا المخر و اخذ الصیة یرجاء رجل فقیر من فقیر حرة طرب فترقب
واستلقى لیس فیہ فرج الفارس فی طلب الصیة فلم یرها فلخذ البقیة و طالبا و عنہ فلیمر عند
اخذتہ فقال البقی ما اخذ الصیة ظالم و سلط هذا الظالم علی هذا الفقیر حتی قتله فاقول الله
نعالی الیہ اشتغل بعبادتك فلیس معہ فاسد الملوک من شایان ان هذا الفقیر کان قد قتل بالفارس
فکتبه من القصاص من ابا الفارس کان قد اخذ الفدیة من مال من اخذ الصیة فرددتہ الیہ من مکتبه
من ابین بآمال هذا الامر لیمتجب من افعال الله تعا و تعجب من اجل نفسه لیرقل لم و کیف و رضی بامر
الله تعا فی ما کونه و هربنا و یاجیه یشعب عن محض المعرفة بکمال الجود و الحکمة و کیف فیہ ترتیب الاسباب
المتوحد الی السبب و معرفة القضاء الاول الذی هو کلام البصر و معرفة القدر الذی هو سبب ظهور
تفاصيل القضاء و اثاره تبث علی اکل الوجوه و احسنها و لیس فی الامکان احسن منها و اکل و لو کان اذخر
لکان بخلافه اقل الجود و عجزنا فی اقل القدر و یتطویر تحت ذلك مع معرفة قدره من ابین بذات
لم یطویر ضمیمه الی الاعلی الرضا بکل ما یری من الله سبحانه و تعا و شره الذی یطول و لا رخصه فیہا یضرب
فلینجا و ذمیت انکار کیا رضاه اکی جامع فی اور کہا نہیں ہو سکتی رضاساتہ او حسنیہ جو مخالف ہو خواہش دوس
اور فقط سیر ہو سکتا ہی و دوسرا کی نہیں کہ انکار کیا انہوں کی محبت کا اور ہم مت کر فی من ہی یوں کہ تحقیق رضاساتہ
طالکی اور اوپر کی جو مخالف طبیعت اور خواہش کی ہو ہو سکتی ہی تین طرح کی یک پہر کہ بد ہو ش کردی و اوی زیادتی محبت
کی معلوم کر تھی و کہہ کی اور یہ امر دیکھا گیا ہی مخلوق کی محبت میں و در ذرات اور خشک قلب میں یہاں تک کہ پوچھتی
ہی غضب الی کو جرات یعنی نرم خو نہیں پاتا او سکوا و وقت اور یہاں تک کہ لگتا ہی پاؤں میں ریس کی کا مٹا نہیں
ورایت کرنا اوی ہر جہ ہر جہ ہی اصول و ک اور قیام ہوتا ہی ساتھ ہی مراد کی بڑا ہوتا ہی درد اور جب کہ مقصود ہو کہ
فروجاوی درد ہو ڈا ساتھ محبت ہوڑی کی مقصود کہ فرو ہو وی درد بہت ساتھ محبت بہت قوی بالغ کی پہلوی
کہ ہر ایک محبت اور دردی قبول کرتا ہی زیادتی اور شدت کو اور جب کہ مقصود ہوڑی اسکی ہاوس عشق میں جو راجع ہوتا ہی سر
میل کی جو ہوتا ہی طرف ایک صورت کی جو کہ کبھی گشت خون سی اور بہری ہوئی ہی بخاستون اور پانچ کیوں سی اور
وہ معلوم ہوتی ہی ہر کی انکہہ سی جو غائب ہے ہی پہل ہو کہ یہاں تک کہ کہی و کہتی ہی بڑی کو چوٹا اور د و کو تر و
اور بد شکل کو خوبصورت ہو کیونکہ مقصود ہو گا یہ پانی میں جمال حضرت ربوبیت اور اوس جمال اذلی ابدی کی کہ نہیں
ہو سکتا انقطاع او سکا اور نقصان او سکا جو معلوم ہوا ہی ساتھ نسبت باطن کے جو محبت ہی اور ظاہر تری نزدیک
او سکی ال کی نسبت بظہر تری اور اسی اصل کی کہا ہی جیندی کہ کہا میں سری سخی ہی کیا پاتا ہی دوست و کہ
بلا کا کہا نہیں کہا میں اگر چہ مارا جا ہی تلوار سی کہا اگر چہ مارا جا ہی تلوار سی تیرا میں اور کہا بعض و کی ان
میں چاہتا ہوں ہر چیز جسکو وہ چاہتا ہی یہاں تک کہ اگر چاہی آگ کو تو چاہیوں میں داخل ہونا آگ میں اور کہا
عمر و بن عبد العزیز فی نہیں ہی میری ہی خوشی مگر موقع میں اسد کی آفت پر اور ضایع ہو گیا بعض صوفیہ کا ایک
لڑکا چوٹا تین دن کا سو کہا گیا اوشی کی طرح تم فاکتی اسدی یہ بات کہ وہ پیروی اور سکوت ہاری طہر

کہا اعرافن میرا اللہ پر اوس باب میں جو کیا سخت تیری مجھ پر میری بیٹی کی ہرجائی سی وجہ دوسری صبا پر بھیج
 کہ معلوم کری دکھ کو اور مردہ جان اوی طبیعت سے لکھن اسی ہوا اوس سی پتی نخل اور ایمان کی سبب اسی کہ وہ
 جانتا ہی کہ بہت ہی ثواب بلا کا جیسی راضی ہوتا ہی بیمار دکھ سی فصد کی اود واک پنی سی اسی کہ وہ جانتا ہی کہ وہ
 دو باب ہی آرام کا یہاں تک کہ وہ خوش ہوتا ہی اوس شخص سی جو پہنچی اوسکی باپن وا اگرچہ ہوا ویشٹن اور ایسی ہی
 راضی ہوتا ہی سوداگر ساتھ مشقت سفر کی اور وہ اوسکی طبیعت کے خلاف ہی اور مثل اسکی بھی دیکھا جاتا ہی غرض
 دنیویہ میں سو کیونکر انکار کیا جانی مقدر میں سعادت خزیوہ کی ویت ہی کہ فتح مصلی کی عورت کا ناخن کٹ گیا
 سو گر ٹری اور ہنسی پس کہا گیا اوس سی تو نہیں پاتی درد بولی کہ تحقیق لذت نی اوسکی ثواب کی دور کردیا میر دلی
 اوسکی تنخی درد کو سواب جو یقین کر گیا ہسات کا کہ ثواب بلا کا بڑا ہی اوس رخ سی جسکو کہنچتا ہی کچھ دور نہیں
 اگر راضی ہوتا ہی بلا کی وجہ تیری یہ ہی کہ تحقیق اسد کی لئی پیچی ہر اجوبہ کی ایک لطفینہ بلکہ بہت سی لطفہ میں
 اور یہ نہ کال دیتا ہی اوسکی دل سی کئی اور کیونکہ کو یہاں تک نہیں عجب گنا اوس خیر سی جو جا رہوتی ہی جہان میں
 اوس ہی جسکو گنا کرتا ہی اہل تسویش اور مضطرب و پرہیزناست قاسی اور جانتا ہی کہ تعجب جابل کا مثل تعجب
 موتی کی ہی خضری جو وقت کہ پہاڑ ڈالا یتیم کی شتی کو اور مارڈالا لڑکی کو اور بنادی جڑ دیوار کی جیسا کہ نذر کر
 سوقا لکھت میں اور ہر گاہ کہو کہ یا حاضر نے وہ بہید جیٹس ملع ہوا تھا جاتا تا کہ تعجب ہو کا اور تھا تعجب ہو
 کا اس سبب سی پوشیدہ تھی اور نہ یہ تینون بہید اور ایسی ہی ہوتی ہیں کام اللہ تعالیٰ کی شال اسکی وہ ہے
 جو حکایت کی گئی ہی ایک سرور جو تہار رضا والوں سی کہ وہ کہتا تھا کہ بہتری اوس میں ہی جو مقدر کیا اللہ ہی ہر اوس
 چیز میں جو پونجی ہی اور وہ رہتا تھا ایک گل میں اور تھی اوسکی ساتھ اہل و سکی اور نہ تھا اونکی پاس ملا ایک گدا
 جیسے اپنا چیملا داتا تھا اور ایک کتا جو اونکی نگہبانی کرتا تھا اور ایک مرغ جو جگانا تھا اونکو سوائی ایک کو کھڑی اور
 لیگی مرغ کو موغلیں ہوئی اہل اوسکی سو کہا اوسنی خیر سی یعنی اوس میں بہتری ہی اور ایک گرگ سو مارڈالا اوسنی گدے
 سوغلیں ہوئی اہل اوسکی پس کہا خیر سی یہ دیوانہ ہو گیا کتا اور مر گیا سوغلیں ہوئی اہل اوسکی سو کہا خیر سی
 ہی سو عجب کیا اوسکی اہل فی اس سی یہاں تک کہ جب سچ کسی تو دیکھا کہ ماری گئی جو اونکی اس پاس تھی اور
 لیگی اونکا استنا اور پچا نامکان بعض اونکی کا ساتھ واد مرغ کی اور مکان بعض اونکی کا ساتھ آواز گنتی کے اور
 مکان بعض اونکی کا ساتھ آواز گدہ ہی کی پس کہا تحقیق تھی دیکھا کہ بہتری اوس میں تھی جو مقدر کیا اللہ پس اگر نہ ملا
 کرتا اونکو اسد تو ملاک ہو جانی تم ہم اور ویت ہی کہ ایک نبی عبادت کرتی تھی ایک پہاڑ میں اور اوسکی نزدیک
 یک چشمہ تھا سو گذرا اوس سی ایک سوار اور پانی پیا اور بھول گیا وہاں ایک تیل ج جیمین ہزار دینار تھی سو آیا وہ
 دنی اور اوٹھا لیا اوسنی تیل کی کو پہرایا ایک فقیر اوسکی پشت پر تھا ایک گٹھا لکڑیوں کا سو اوسنی پیانی اور
 یا آرام لینی کی لئی سو پہرا سوار تاس میں تیل کی سوتہ دیکھا اوسی پس پکڑا فقیر کو اور طلب کیا اوس سی اور دیکھا
 کہ سوتہ پایا اوسکی پاس مارڈالا اوسی سو کہا نبی فی ای اللہ یہ کیا بات ہی لیا تیل کی کو ایک اور ظالم فی اون
 فی غالب کر دیا اس ظالم کو اس فقیر یہاں تک کہ اسنی مارڈالا اوسکو پس وحی کی اللہ فی طرف اونکی کہ تو شغول

اپنی عبادت میں ہستی کہ نہیں ہی پہچانتا ملکوت کی ہسیدوں کا تیرا کام اس فقیر ماروا لا تھا سوار کی باب کو مسمی
 او سکواور کر دیا خصاص پر اور سوار کی باب کی لئی تھی تیرا دینا ریل کی اوس شخص کی جس نے خلیل لی سو مہنی پہنچ دیا
 او کی طرف او کی ہوسری ہوئی لی سی سو جو کوئی یقین لایگا اس شخص کے ہسیدوں پر نہیں عجب یکا اس کی کا تیرا
 اور عجب کر گیا اپنی نفس کی چل ہی اور نہیں کہیں گدلی اور کیونکر اور صنی ہو گا اس کی تیرا سی جو اس کی ملکوت میں ہو
 اور یہاں ایک چہ چہ ہی ہی جو نکلتی ہی تیری سرشت کے ساتھ کمال جو اور حکمت کی اور ساتھ ہی نہایت ترتیب بہت باب
 جو متوجہ میں فہرست کتابی اور پہچانی اوس جلی حکم کی جو اتنے ملک مارن کی ہی اور معرفت اوس تقدیر کی جو سبب ہی
 حاضر ہوئی تفصیل قصا کا اور یہ کہ وہ مرتب ہی کا تیرا اور خوب تر و چون پر اور نہیں مکن خوب تر اور کامل تر اور سسے
 اور اگر نہ واہجت ہو تو ہو جو نکل جو مخالف ہی جو دل اور عجب نہ جو مخالف ہی قدرت کی اور لکھی ہی اوس کی معرفت تقدیر
 کی ہسید کی اور جو کوئی یقین کری ہسید نہیں لایگا دل اوس کا مگر رضا پر ساتھ ہر اوس چیز کی جو جاری ہوتی ہی اس کے
 طرف و اور شرح اس کی درازی اور اس کی بیان کی جازت نہیں ہو سکا و لا ن ہی تجاؤز کرنا قصہ سل احداث
 تقول کیست لجم بان الرضا بقضاء الله تعالى و بان بعض اهل الكفر والعصا وقد بقى بعد الله تعالى
 و ذلك سراد الله تعالى ان فيهم ظائف من الضعفاء طينوا انزل خلا لاهم بالعرف من جلة الرضا
 بالقضاء و سموه حسن الخلق و هو محض الجمل بل عليه ان ترضى و تكرة جميعا و الرضا و الكرامة
 اتخذ ان اذا اورد على سى واحد من وجه احد و لا يتناقض ان يقتل عدوك الى ان فهو عار
 و يد لك و لا تکره من حيث انه عدو عدوك ايضا فان رضاه من حيث الله عدوك و تکره من حيث الله
 عار و عدوك فذلك لاه المعصية و حيان و جل الله تعالى من حيث لما بقضاء به منسبة فهو من هذا
 الوجه مرضى به و وجه العاص من حيث انه صفة و كسبه و علامه كونه محموتا من الله تعالى فهو من هذا
 الوجه مكره و قد بقى بعد الله تعالى بين من من بعض من الخالفين لاهه فعليك الرضا بما تعبد به و
 الامتنان له فلو قال لا شعورك اني ارد ان احسن خباياك و لا حرج عليك و اراهقه الى ان يشفي من
 بقضاء فهو محرم و زاجه فهو عدو فيمكنا ان تبغض اكرامه عبده اذا شتمه من انك تغلظ ان
 الذي اضطروا الى السنة و كان ذلك سراده منه فتقول ما فعله في الشتم فاقضى به من حيث الله
 ذنبك فعبادك و ملائكتك ممن اردت بعباده و اما شتمه من حيث هو صفة من لاهه علامه علوته فان
 البعض لا في احبائك فابغض لاهه مع لاهه علامه عدو و ذلك و خذ دقيقة نزل فيه الضعفاء
 تحت آتق الله فيه شاید کہ تو کی کوئی نکریم کردن بین در میان رضا بقضاء او در میان بل کفر و گستاخ
 بین و ہوں سکا شرع کی رو اور یہ ہر امر اس کے ہی نہیں جو جان کہ ایک گروہ لی جنہوں میں سے گمان کیا کہ ترک
 کرنا امر بالمعروف و نہی عنکر باالقضاء ہی اور اس کا نام حسن خلق رکھا ہی اور یہ نہی اہل ہی بلکہ نہی کو لازم ہی
 کہ راضی ہی تو اور کردہ جانی تو بس کہ اور رضا اور کراہت ایک دوسری کی مخالف میں جب ارد ہوں ایک چیز پر
 ایک وجہی اور نہیں تناقض اگر ماری جای وہ جو دشمن ہی تیری دشمن کا سر دشمن ہو تو اس راہی کہ وہ دشمن

[illegible]

اور ہمیں کا ساتھ نہیں دے گا کی کوئی فرمایا جان جو یاد کرتا ہی موت کو دے ات میں میں بار اور گزری حضرت
 ایک مجلس میں اور اوس میں منی اور ہری تھی سو فرمایا ملاوا پی مجلس کو ساتھ آؤ کی یاد کی جو نمکد کرتی ہی لذت کو
 کہا کیا وہ کیا ہی فرمایا موت اور فرمایا انحضرت کی اگر جانی جائز موت کی جہاں ہی جو جانتا ہی بن آدم تو نہ دے
 تم اوس میں ہی فرمایا یعنی ناری غم کی وہ دلی جو جانتا ہی اور فرمایا انحضرت کی میں ہی موت نصیحت کر نیوالی اور فرمایا
 انحضرت کی مینی ہوتا تم میں دو نصیحت کر نیوالو کو ایک چکا ہی ایک بولتا ہی جیسا موت ہی بولتا قرآن سے
 اور ذکر کیا گیا ایک آیت انحضرت کی پس اور اپنی طرح تعریف کی گئی اور پس پ کی فرمایا اور کیا حال ہی ہوتا
 یاد کا موت کی یاد کرن میں بولی ہمیں نہیں سنا او سکوت یاد کرتی ہوئی فرمایا بیشک مہر ایا رومان نہیں اور
 کہا ایک وی کی انصاف میں ہی کون برا غفلت سے آدمیوں میں اور بزرگ تری آدمیوں میں فرمایا جو ان میں
 بہت یاد کرتا ہی موت کو اور بہت سے عمر رہتا ہی اوس کی ہی ہی تو عقل والی ہیں لیکن بزرگی دنیا کی اور
 بزرگی آخرت کی **فصل العلم ان الموت غلظہا لولہ العظم منہ وفی ذکرہ ضعفہ عظیمہ فان**
ینغض اللہنا وینغضہا الم القلب بغضہا راس کل حسنة کما ان جہار راس کل خطیئة والعارف
ذکرہ فاند تان احدہما الذفر عن اللہ والآخری الشوق الی الآخرة فان المحیة لہا حالہ مستان و
الشوق فی الحسوس استکمال الخصال الی الذر فی المشاہدۃ فان المشاق الیہ ہد لہا لہ بالخیال
وغایب عن البصر اذ فلک العارف فیکرکھا فانظر من وراء سترة قیومہ وقت الاسفار وضعف
النور هو مستان الی استکمال ذلک بالتجلی والمشاہدۃ وبعلم ان ذلک لا یكون الا بالموت فلذلک لا یکرہ
الموت لانیہ لا یکرہ لقاۃ اللہ ولا سبک قبال الخلق علی الذنیۃ الا قلۃ الفکر فی الموت وطریق الفکر فیہ
ان یفرغ الانسان قلبہ عن کل فکر سواہ ویجلس فی خلوة ویبشر ذکر الموت بصمیم قلبہ ویفکر
اولا فی قرآنہ واشکالہ الی مضموا فیتذکرہم واحدا واحدا ویبذکرہم واماہم وورکھم الی الخ
والمال ثم یذکرہم صناعہم عند الموت ثم یفکر علی قوائم امر و تضعیہم ثم یفکر فی اجسادہم
کیف تترقی فی التراب و یبصر حقیقۃ یا کلہا الی الدیان ثم یرجع الی نفسہ یعلم انہ کو احد منہم ملہ کاملہ
ومصرعہ مکسرہم ثم یفکر فی اعضائہ و یفکر فی کیف تنفست والی الخ ذکرہ کیف یا کلہ الی الدیان
والمسائل کیف یتھک و یصیر حقیقۃ فیہ فاذا فعل ذلک تنفص علی اللہ نیا و کنت سعید العباد
من و غط بعبیہ و لذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا الناس کان الموقف یباع علی غیر ناکتہ و کان
الحق فیہا علی غیر نیا و کان الذی یشیم من الاموات یسفر عن قریب لیتنا عائد من نبوہم احدہم
و تاكل تراحمہم کانا لخلادون بعدہم فان سیدنا کل واعظ و منا کل جلیحہ جان کہ موت ایک بڑی چیز و راو
والی ہی اور جو اوسکی بعد ہی ہا اوس کی بڑی ہی اور اوسکی باو میں ایک بڑا نفع ہی سو وہ تو تلخ کرتی ہی دنیا کو اور دشمن
کرتی ہی اوسکی دلکی شد اور اوسکا بغض سے بڑی کی کا حبسی محبت سے بڑی کی ہر خطا کا اور عارف کی ہی
اوسکی باو میں دو فائدہ ہیں ایک نفرت دنیا ہی دوسری شوق آخرت کی طرف اسکی کہ دوست ضرور ہی

اور لی بی سرت کی سی پانی سرت کی سی اور سی سلاسی سی پانی سی پانی کی سی سوسٹیک نوا می عبدالمہدین جلیلیکا
کیا ہی نام تیرا کل کی دن اور فرمایا آنحضرت انی یخین بہت خوف اوس چیز کا کہ دوتا ہوں میں ہست اپنی پردو
عادین میں پروزی چھوٹا شمش اور درازی اس کے اور خرید کی اسامہ کی ایک لوٹدی دو ہمینی کی لی سو کو
پس فرمایا آنحضرت انی تمہیں عجب کرتی اسامہ سی جسی مول ان دو ہمینی کی لی بیشک ہمانہ وراز از روی و
قسمی اوسکی جسکی ہتھ میں جان میری کہ نہیں ملتی دونو انہیں میری نگرین ملان کرنا ہوں کہ دو جانب
اون انگوٹوں کی بچا ہونگی کہ یہاں تک کہ قبض کری اسد میری ریح اور نہیں کہتا میں کوئی نعمت تو ہتھ میں مگر
کمان کرنا ہوں میں کہ میں اوسکو نہیں اوتاروں کا حلق ہی جلیبکہ کہ غلی میں ہوں اوس نعمت کو بسبب موت
پہر فرمایا ای بیٹو آدم کی اگر تمکو عقل ہی تو گنوا اپنی جانوں کو مردوں میں سی اور قسم اوسکی جسکی ہتھ میں
ہی جان میری جسکرم وعدہ دئی جاتی ہو وہ آئی والا ہی ورتم نہیں ہرانی والی اور فرمایا آنحضرت انی نجات
الی اکلین کی اس امت کی یقین اور زہد کی سبب و نلاک ہونگی پچھلی اس امت کی سبب نخل ورامید کی اور فرمایا
آنحضرت انی کیا تم سب کو کہتی ہو وہاں ہونا جنت کا بولی مان فرمایا کوتاہ کرو اپنی امیدیں اور کرو اپنی موت کو
اسی انگوٹوں کی بمانی اور شرمنا و اسدی حق شرمنا بکا **فصل** اعلم ان العارف الکامل المستنصر ہذیکر اللہ
تعالیٰ مستغن عن ذکر الموت لہ حالۃ القنای فی التوحید لا التفات لہ الا الی ماض و مستقبل
ولا الی حال من حیث انہ خالی ہوا بن وقتہ یعنی انہ کا لحد بہن کو رستہ بقول متعبدا لذات
فلا تغفل فتغلط اوسی الظن لذلک سفیر فی الخوف والرجاء لانہما سوطا سیوقان العبد الی
ہذہ الحالۃ الی ہویا لیسہا بالذوق کیف یذکر الموت انما یارد ذکر الموت لیسینقطع علاقۃ قلبہ
عما یفارقہ بالموت العارف ذمات ہر ذوق الدنیا و فی حق کل ما یفارقہ بالموت فارتہ قد ترفع وتترفع
عن الالتفات الی الآخرۃ ایضا فضلا عن الدنیا بل تنعص علیہ ماسو کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ولم
بقی من الموت کما کشف الغطا لیزدادہ وضوحا لیزداد یقینا و هو معنی قول علی رضی اللہ عنہ لو کشف
الغطا ما ازددت یقینا فان الناظر الی عجز من وراء الستار لیزداد برفع الستار یقینا بل وضوح فقط
فان ذکر الموت یحتاج الی من یقتلہ بالتفات لہ الدنیا لعلہ سیفارقہا فلا یغفل ہتھ علیہا و
لذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روضہ القدس نفث فی روعی اجبا اجبت فانک مفارقہ
عشر مائت فانک صلیت و عمل مائت فانک فی حق جان کہ حارف کامل جو شترق ہی اسکر یا میں وہ بی پروا
موت کی یا وہی بلکہ اوسکو حالت فنا کی ہی تو جید میں نہیں التفات اوسکو شتر گشت اور اتیدہ کی اور نہ طرف موجود
کی لباس اس کی کہ وہ موجود ہی بلکہ وہ بینا اپنی وقت کا ہی اسکی ہی معنی کہ وہ مائتہ شتر کی ہی ساتھ اپنی مذکور
کی میں نہیں کہتا کہ متحد بالذات ہی تو تو غفلت مت کریں غلطی کہ تو یاد گمانی ہو سیدی نہیں چوڑنا اوسکو ڈر
اور امید سی کہ یہہ وود و کوڑی این جو نامکئی میں بندیکو طرف احوالت کی جسکو یہہ ملا سی ہی ساتھہ ذوق
اور کہہ نوکر یاد کری موت کو اور سوا کی نہیں کہ ارادہ کیا جاتا ہی سرت کی ذکر کا تا منقطع ہو جاوی علامہ اوسکی

اول کا اوس پیر جسکو چوڑیا سی سادہ ہوتی کی اور عارف متین کی گاتھ میں نیال اور حق میں ہر اوس پیر کی
جسکو چوڑیا ہوتی سی سو متین وہ کہیں بلند اور پاک ہوتا ہی انکات کر نیسی طرف آؤن کی یہی نہ کہ دنیا سی بلکہ نرنا
اوس پر سوا اس کی اور نہیں باقی رہتا اول کی موت سی لگر کہنا پردہ کا نہ کہ زیادہ ہوا اوس سی وضو نہ پہنسی لگر زرا
ہو یقین اور یہی سی معنی میں حضرت علی کی قول کی اگر کہو لیا جای پردہ تو نہ زیادہ ہو یقین ای کی جو دیکھتا سی
اوسکی غیر کثرت پردی کی بھی سی نہیں زیادہ ہوتا پردی کی اور نہ جان سی یقین بلکہ وضو نہ زیادہ ہوتا سی
فقط پس بیشک ایدوت کی مختلف ہوتا سی اوسکی طرف شخص کی دلکو التفات سی نیال طرف نہ کہ معلوم ہو کر
عنقریب اوسکو چوڑیا سو نہیں میرے رہتا ہی ہرست اوسکی اور اور سیلانی فرما یا حضرت ان کی بیشک جبریل
یہو کی سری یسین یہی بات چاہ جسکو چاہی تو بیشک اوسکو چوڑیا اور جتنا چاہی بیشک تو میری کا
اور کر جو چاہی بیشک تو زیادہ یا جائیگا ساتھ اوسکی **فصل** لعلات فی حق تعالیٰ بن نعرہ حقیقۃ المود صاکیستہ
ولنعرف ذلک لم نعرف حقیقۃ الحیوۃ ولن نعرف حقیقۃ الخلوۃ ما لم نعرف حقیقۃ الروح وحقائق
وحقیقتک وہی لفظ الاشیاء اعلم انک لا تعلم انک قبل ان تعلم انک وشیئنا لک وشیئنا لک وشیئنا لک وشیئنا لک
المضاف الی اللہ تعالیٰ فی قوله تعالیٰ الروح من روحی ذلک الروح الجسمانی
اللطیف الذی ہو حامل قوۃ الحس والحکۃ الی تنبع عن القلب تنشر فی جمیع البدن فتجاوہ العروق
الضواریب فیفیض منها نور حلس الصبر علی العین ونور السہم علی الذنوب کذا سائر القوی والکون کما فیفیض
من سراج نور علی حیطان البیت لاذیر فی جوارہ فان هذا الروح تشارک البہائم فیہا ونحو البہائم
لانہما جاعدا نضیم عند اعتدال فرایح الاخلاط فاذا النحل المزاج بطل کما بطل النور الغایض من
السراج عند انطفاء السراج بانقطاع الدھن عنہ بالنفث فیہ وانقطاع الغذاء عن الحيوان یفسد هذا
الروح لان الغذاء کالدھن للسراج انقلبت الی کالنفث فی السراج وهذا الروح الی تصروف تغدو
ونقیبنا علم الطب کما تحمل هذه الروح المعرفة والامانة بل کما حال الامانة الروح الخاصة بالانسان یعنی
بالامانة تغدو عند المطبقان ینعش بخطر الثواب العقاب بالطافہ والعصب وھذا الروح کالموت
ولا تنفی بل تبقى بعد الموت اما فی غیلم وسعادة او حیدر وشقاوة فایہ عمل المعرفة والذکر لایکل بحلی
المعرفة والایمان اصلا فانطق بہ الاخبار وھذا کما شواہد الاستبصار ولہ یأذن الشرع فی حق کما تحقیق صفیہ
اذ لا یحتملہ الا الراسخون والعلم لیلیٰ بکرو لہ معانی الی وضما ما لہ یحتمل اکثر عقول الخلق وحق اللہ
تعالیٰ لا یطعمہم ذکر حقیقتہ انتظر تلویح ابیہر من ذکر صفیہ بعد الی شایہ تجوہ کو خواہش ہو چاہی حقیق
موت اور اوسکی ہریت کی اور تو اسکو نہیں چچا نیگا جبکہ نہیں چچا نیگا تو حقیقت نہ کہ کی اور نہیں چچا نیگا حقیقت
زندگی کی جبکہ نہیں چچا نیگا حقیقت نہ کہ کی اور یہ سچ ہی تیرا ہی اور حقیقت تیری ہی اور یہ بہت پوشیدہ
ہو چیزوں سی ہی بجزتہ سی دروست طبع کر اس میں کہ چچا نی تو رب الی کو پہلی اس سی کہ چچا نی تو ای ہی کو اور

اور پھر یہی ہی وہ روح ہی جو علامہ ہی آدمی کا جو مشرب ہی اندر برتر کی طرف اس کی قول میں لو کہ روح علم
 ہی میری ب کا اور اس کی اس قول میں سو پہونکی سنی او میں اپنی روح نہ وہ روح جس کا لطیف جو اوٹھا میوالی ہی
 جس اندر حرکت کی قوت کو جو کلکتی ہی دل ہی اوپر پھیل جاتی ہی تمام بدن میں اندر رگوں بڑھ گئی والیوں کی پیر
 پونچھا ہی اوس ہی نور جس بصر کا آئینہ پراور نور سج کا کان پراور سپر جہر تمام قوتیں اور خواص جسمی پونچھا ہی
 چراغ ہی نور گہر دیوار جب پیرایا جاوی اس کی طرف ان میں سوس میں لو جاوے ہی شریک ہیں اور یہ تو مٹ
 جاتی ہی ہر ہی اسلی کہ یہ ہر یک کچھ ہی مختل ہو گیا لیکن اس کا وقت مختل ہوئی نزع اخلاط کی پس جو وقت
 کہ محفل ہو نزع ہل ہو جاوی جسمی باطل ہو جاتا ہی وہ نور جو پونچھا ہی چراغ ہی وقت پہنی چراغ کی بسبب ہو
 نیل کی او میں اور او میں پہونکنا رہی اور منتظم ہونا غذا کا جانور ہی بگاڑ دیتا ہی اس روح کو اسلی کہ غذا اس
 لئی مانند نیل کی ہی چراغ کی لئی اور قتل اسلی لئی مانند پہونک رہی ہی چراغ میں اور یہ روح وہی ہی کہ وقت
 کرتا ہی سبکی تغیل میں اور قوت میں علم طب اور نہیں اوٹھائی یہ روح معرفت اور امانت کو بل کہ اوٹھائی
 امانت کی ایک روح حاصل ان کی لئی ہی اور مراد ہماری امانت ہی اختیار کرنا ہی عہدہ تکلیف کا ہون کہ تقرر
 کری ساتھ خطرہ ثواب اور عذاب کی بسبب شد اور گناہ کی اور یہ روح نہیں مرنی اور نہ فنا ہوتی بلکہ باقی رہتی ہی
 بعد موت کی بہشت اور عجزی میں یا دوزخ کی کچھ میں اسلی کہ یہ روح ہی معرفت و ایمان کا اور میں نہیں کہانی
 محل معرفت اور ایمان کو ہر گز یا تو میں ساتھ ہی حدیثیں اور گواہی دی اسلی گواہوں و نامی لئی اور نہیں
 اجازت دی شرع لئی اسکی صفت کی تحقیق کی ذکر میں اسلی کہ اسکو نہیں اوٹھاسکتی مگر وہی جو مضبوط ہیں عالم میں
 اور کیونکر ذکر کیا جای اور اسکی لئی عجائب و صاف میں جبکہ نہیں اوٹھاسکتیں اور عقیدین جلو کی اسدعالی کی حقیقت
 سو تو مت طمع کرو اسکی حقیقت کی ذکر میں اور منتظر رہ ایک تہوڑی ہی شاہ کا اسکی صفت ذکر ہی بعد موت کے
فصل ہذا الروح لا تقی البتہ والموت بل تبدل بالموث حالہ فقط ویبدل منہا فترقی من منزل
 منزل والقبور فحقہا اما روضۃ من باض الجنة وحفرة من حفرت الدیران اذ لیکن ہا مع البین علاقة تنوی
 استعمال الہا البتہ فی قضاہا ناوایل المعرفۃ بواسطۃ شبکہ الحواس البتہ التما و مرکبہا و شبکہ تار و بطا
 الالۃ والمربک بالشبکہ لا تخبط لان الصائد بعد ان طلت الشبکہ بعد الفراغ فبطا لہ غنیمۃ التخلیص
 من ثقلة جملة لذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت تحفة المؤمن وان بطلت الشبکہ قبل الصيد
 عظیم فیلحسرة والا لم ولذلک یقول المقصود ان یجوز لعل عمل الصائد بل ان کان قد الف
 الشبکہ واجتہا وتعلق قلبہ بحسن صیغہا وصورہا وما یتعلق لہا کان لہ من العذاب ضعفین
 احدہما خیرۃ فوات الصيد لذلک لا یقتضی بالشبکہ البتہ والثانی ذوال الشبکہ تہتم تعلق
 القلب ہا والفقہا وھذا مبدأ من مبادی معرفۃ عذاب القبرا استقصیتہ بحقیقۃ قطعاً
 یہ روح نہیں فنا ہوتی البتہ اور نہیں مرنی بلکہ بدل جاتا ہی موت سحالی اسکا فقط اور بدن جاتی ہی منزل

فلذلك يكون حاله في القبر في كل ما يتعلق به قلبه عن الدنيا ولذلك قال الحبيب الحبيب تلك مفارقة قراء
 هذا عذاب عظيم منه وهو حشره في الحشر من القرب من الله تعالى والنظر الى وجهه الكريم وينكشف الموت
 عظم قدر ما فات منه وان كان لا يعظم قدره عندك قبل الموت لان الموت سبب لكشاف ما بين يديك البكتيا
 قبله كما ان النعم سبب لكشاف الغيب عنك وغير مثال والنوم اخر الموت لكنه دونه بكنية فلهذا عذابا
 يتبدل عفان على كل ميت كان غير الله تعالى الحبيب من الله تعالى وكان الله يغيبه اكثر من انسه بالله وهما
 خرو زمان تعرفهما ان عرفت بالحقيقة الروح وبقاءه بعد الموت وعلايقه وما ايضا دة بالطبع ما يوافق
 شأيد تجكونوا من هو ابي مستصفا جوهر نجا وى تحقيق كيطرف و جان كيهه كتاب بنين او سها كتي او سكو سوتو فاعا
 اوسى ايك تهورى نمونه پر اور سمجھ كہ معنی موت كہى جس ہونا بدن كا ہى اور ثو جاننا ہى كہ معنی ہى جس ہونى ہى
 كى نكلنا او سكا ہى تيرى طاعت سى باوجود بانى كہنى شخص وسيلكى سبب باطل ہونى اوس قوت كى جسكى وسطى كہ ستمال
 كہ تہى تو تا تھا و پر سمجھ كہ كہ بيشك موت جس ہونا ہى مطلق سبب عضا كا سبب باطل ہونى او سكى قوتون كى پس سب
 كہ بلى موت جس ہى تا تھا تیرا اور پاؤں تیرا اور انكہ تیرى اور سب جس تیرى اور تو بانى ہى مراد ہى و حقیقت تیرى ہى
 جسكو تو توى بيشك اب وہ آدمى ہى جو تھا اركا كمين اور شايد بنين بانى تھين ان جہون سى كوئى خير بلکہ ہيل كہى سب
 جسم اور حاصل ہوا عذا سى بدل او سكا اور تو توى ہى اور بدن تیرا سوا اس بدن كى كہى كہ موتير كوئى معشوق جس مين محتاج
 ہى تو طرفانى حواس بڑا كہہ جو بگوا ہى معشوق كى جدالى سى اور سب لذتين دنيا كى معشوق ہن اور بنين بلتين
 مگر حواس سى اور بنين فرق كہ ہن عاشق درميان سبب كہ چھپاؤں سے قوت سبب كہ كالى او سكى انكہ ہيا شاك كہ نہ كہى بيشك
 او سكو كہہ ہو كا نہ كہنى سى اور جو كولى چاہى پنى اہل اور مال اور زمين اور گھوڑى اور لونڈى اور كپڑى كو دكہيا ہى
 او سكى جدالى سى برابر ہى كہ چھين ليچا مين بہہ خزين اوس سى يا جدا كہ ليا جاوى وہ ان چیزون سى اسطور پر كہ
 ليچا مين او سكو كسى اور جگہ اور كچھ چھين آپڑى اسكى اور او سكى درميان ہو موت جدا كہ ليكى بچھو ان چیزون سى
 اور بچھ مين آپڑى كى تيرى اور او سكى درميان سو ہو كا دكہ بعد تيرى عشق كى او سكى ساتھ اور موت تخليہ كرودى كى
 درميان تيرى اور درميان البدر برتر كى اور كاٹ ولى كہنى بہہ حواس جو مشغول در پریشان ہى سو ہو كى لذت
 تيرى آئين اسدى كى پس بعد تيرى محبت كى او سكى ساتھ اور تيرى اسن كى او سكى باو كى ساتھ اور سيلي گاہ كيا
 بچھو اور كہا مين ہون چارہ تیرا لازم سوا لازم پكر تو اپنا چارہ اور بہت پورى عبادت بہشت كے نعمتون كى حق مين
 بہہ ہى كہ او سكى دمان وہ جو چاہين اور بہت پورى عبادت قنایت والون كى دكہ كى حق مين بہہ ہى اور
 اٹكا و پر كا او بنين اور جو او سكا جى چاہى اور بنين كولى لذت مگر شہوت ليكن حق تہ پہر جاني خير خوشش كى كى او
 بنين كچھ دكہ مگر شہوت ليكن او سوقت جب جدا ہو خوشش كى كى خير اور بچھو لاق بنين كہ تواب غور كرى سو كچھ
 كرى بہہ سبب عذاب قبر كا سوين سپاہ مين ہون اوس سى اسلى كہ بنين كچھ علاقه درميان ہى دل اور دنيا كى
 شاع كى اسلى كہ تلو كو بنين پانچا حقيقت مين جب تك كہ بنين چوڑى كا دنيا كو اور بنين كچھ كا اوس سى
 كلى سو بھت سى آدمى مين جنون لى بيچا ايك لونڈى كو اس گلان پر كہ بنين كچھ علاقه درميان سكى اور

اوسکی ہر جہت کی کیا اوسکو خردیاری بہرہ کو دیا اوسکی دل ہی شعلہ محبت اور جہاد کی کا اور بل کیا اس شعلہ سے ہاورد
اکثری کو ذلہ بپائی ہی کو پائی آیا آگ میں ناماری ہی ہی کو اور رانی یا ی اوس می سوسا طیر جبر و گام حال تیرا بر
بر اوس خیر میں جسکی سادہ ہی ال تیرا زنیای اوس سلی کی کہار چاہہ جسکو چاہی ہیک تو اوسکو جوہر گیا اور اسکی ہی ایک
نژاد کہہ ہی اس سنی ہی اور وہ حسرت محروم ہوئی ہی تیرا ہی ہی کہار تری کی اور نظر کرنا اوسکی ہونہ بزرگ کی طرف
اور کھل جانی کی مرئی ہی بڑی قدر اوس چیز کی جو اس ہی فوت ہوئی اگرچہ نو بڑی قدر اوسکی نزدیک تری ہی سنی
اسنی کہ نہ زانجب ہی کہلنی اوس چیز کا جسکا کہلنا نہ تھا ہی مرئی کی ایسی کہ خواب جب ہی کہلنی عیب کا ساتھ نہ
ماغیر سال کی اور خواب بہائی ہی موت کا لیکن وہ بہت کم ہی اوس ہی ہو بہہ دو کہہ تین دولی موتی ہیں مرد
پر گوا کہ غیر اعدہ محبت دوست ہے اوسکی طرف اندی اور ہی انس اوسکا ساتھ غیر اند کی زیادہ انس ہی اند کی دیر
دو ضروری ہیں نواون دونو کہ سچائی تو اگر جان لی تو حقیقت میں روح کو اور اوسکی باقی رہی کو سچ ہی ہو سکتے
اور اوسکی علاقوں کی درجہ اوسکی مخالف ہے طبیعت ہی اور جو موافق ہی فصل لعنک تقول اللہ شہور
عند اهل العلم ان الانسان يعد بالموت ثم يعد وان عذاب القبر يكون بنيران وعقارب
وحشا وما ذكرته يخالف ذلك فاعلم ان من قال ان الموت معناه العدم فهو محجوب عن حضيض
التقليد يفاء الاستصحاب اما حرمانه عن روضة الاستصحاب فلا تذكره ما الاستصحاب جميعا ولا محروما
عن التقلب فمعرفته بلا روة الا بالاثبات الاخبار قال الله سبحانه وتعالى ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله
امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فحين بما انهم الله من فضل الكآية هذا التسعد احوال الاشفا
فقد ناداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ لما قتلوا فكلان يقول يا فلان يا فلان يذكروا حال
ولحد احوال دينهم فقد تجد نداء عزري خلف اوج دلم ما وكن بكم حقا فقتل ان رسول الله تادبهم وهم اموات
سلي الله عليهم ولله نفس يدك ان الله يباهي كل الامم بكم انهم قد دون على الجوارف ان رسول الله تادبهم لولم ايقن
فقد رادته واراده بهذا القية الصخر والقية الكبري كوني بعد وشرح القية الصخر الى دة فاطميه من كذا الصياد
من كتب احيا ولا احيا في الدلالة على بقاء ارواح الموتي وشعورهم بما يجري في هذا العالم ايضا كذا نزه
شاید کہی کہ شہر زردیک بل علم کی یہی کہ آدمی نیستہ ہو جا نا ہی مرئی ہی پر ہر آتھی اور یہ کہ عذاب قبر کا
ہر تا ہی ساتھ آگ اور پھر اور سائے اور جو تونی ذکر کیا وہ اوسکی مخالف ہی سو جان رکھ کہ حسنی کہار کہ موت کی
معنی نیستی کی ہیں سو وہ زمین ہی سنی تقلید ہی اور سبندی دامانی ہی لیکن محروم ہونا اوسکا بلند فی نامی
ہی سو نہیں بایگا اوسکو جب تک کہ نہیں دیکھ گیا جسکو اور لیکن محروم ہونا اوسکا تقلید ہی سو چا سکا اوسنی تلاوت ہی
ایمن اور حدیثوں کی فرمایا اصدہ سبے تو مت خیال کر اوسکو جو ماری گئی اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندگی ہیں
اپنی رب کی پس دزدی یا نی ہیں خوش ہیں جو انکو دیا اللہ فی اپنی کرم ہی یہہ تو نیگنوں کی حق میں ہی اور اگر
بدعت ہو گا انکو آنحضرت نے دن بدر کی جباری گئی سو ہی اسی فلانی نامی فلانی ذکر کرتی ایک ایک کو
اوسکی سرداروں میں ہی شیک مینی یا یا جسکا وعدہ کیا پھر ہی رب بنی رح سو کیا یا یا تہی جو وعدہ کیا تمہاری

ربانی سچا پس کہا گیا ای رسول اللہ کیا آپ اونکو بکارتی ہیں اور وہ مروی ہیں سو فرمایا انحضرتؐ نے ہر قسم کے
جسکی بات نہیں ہی جان میری تم نہیں زیادہ سنتی میری کلام کو اونشی لیکن اونکو قدرت نہیں جواب دہی پیر
اور فرمایا انحضرتؐ نے موت قیامت کے سو جو کوئی مرا قایم ہوئی قیامت کے اور ارادہ کیا انحضرتؐ نے اس ہی وقت
صغریٰ کو اور قیامت کبریٰ کو بعد کے اور شرح قیامت صغریٰ کی اگر قرار دہ کری تو طلب کے ہو کتاب البصیر
کتابوں جیسی اور حدیثین دلالت کرتی ہاں باقی رہی پر مردوں کی روح کی اور اونکی آگاہی پر جو جاری
ہو تا ہی اس عالم میں بہت ہیں **فصل** واما قول ان المشهور من عذاب القبور انہ بالنیرون والحقاب
والحیات فہذا الجحیم وهو کذلک لکن اراک عاجزا عن فهم سرہ وحقیقتہ الا انہ انہک علی التو ذہ
منہ تشویک الی معرفہ الحقائق والتشریح لا سنبدا کلامنا الاخرۃ فانہ بنا عظیمہ اندیہ عنہ معروضہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن فی قبرہ روضۃ خضرۃ ویرحب لہ فی قبرہ سبعین ذراعا
وایضی حیوین کون کالقبر لیلۃ القبر ثم قال هل تدرون فیماذا انزلت فانہ معیشۃ خضرا قالوا
اللہ وسو لہ اعلم قال فی عذاب الکافر فی قبرہ یسلط علیہ تسعة وتسعون تینا اهل تدرون
ما التین تسعة وتسعون حیۃ لکل جنت تسعة ورس تم سونہ وکسونة تنفخون فی جہنم الیوم یسوقون
فا نظر الی ہذا الحدیث واعلم ہذا حق علی ہذا الوجه ہذا ارباب البصائر بصیرۃ او صیر من البصر
الظاهر والجاهل سیکرہ اذ یقول انی انظر فی قبرہ فلا اری ذلک اصلا فلیعلم الجاہل ان ہذا التین
لیست رجا عن ان المیت اعنی ان روحہ لا ذات جسمہ فان الروح من التین تالہ وتنعیم بل کان معہ
قبل موتہ متمکنا من طینہ لکنہم یکسب البدن الخلل کان فیہ لغتہ الشہوان فاحس الی شہوان بعد الموت
وتحقون ہذا التین مرکب من صفاتہ وعدہ رؤسہ وعدہ اخلاقہ الذمیۃ وشہوانہ ملتصق
الدنیا واصل ہذا التین جبل الدنیا ویشعب عنہ رؤس بعدہ ما یشعب عن حب الدنیا من الجسد
والحق والریاء والکبر والشہ والماکروہ والحدیۃ والعداۃ والبغضاء واصل ذلک معلوم
بالبصیرۃ وکذا کثرۃ رؤسہ لای غنا ما الخصار عدہ فی تسعہ ستین تینا یوقف علیہ بنور النبۃ
فقط ہذا التین متمکن من صمد فواد الکافر لا یجوز جملہ بالکفر بل بالید عوالبہ لکفرہ قال اللہ
سبحانہ وتعالیٰ انہم استحبوا الحیۃ الدنیا علی الاخرۃ وقال الذہب طیب انکم فی حیۃکم الدنیا
واستمتعتم بها الا فی ہذا التین لو کان کما ظنہ خارجا عن ان المیت لکان اھون اذہر اقصور
ینصرف عنہ التین وینصرف عنہ لابل ہو متمکن من صمد فوادہ بلذہ لای غنا ما یشعب عنہ من
لذہ التین وهو بعینہ صفاتہ الذمیۃ فی حیۃکم ان التین الذی یلذہ قلب العاشق اذا باع
جاریہ ہو بعینہ العشق الذی کان متمکنا فی قلبہ استکنا التار فی الحجر وهو غافل عنہ فقد نقبل
ما کان سبب نہ سبب البصر ہذا سقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما علی اعمالکم ترد علیکم
وقولہ تعالیٰ یوم یجزل کل نفس ما عملت من خیر خضر واما عملت من سوء تود لو ان یدینا ویدینا املا

تو دل ہی کا فرق نہ مزی او سکی پہل ہی ساتھ لکھی بلکہ سبب اس چیز کی جس کی طرف تباہی کفر فرمایا اللہ صاحب نے
 یہ سبب لکھی کہ اوہ ہونے لیا دنیا کی زندگی کو آخرت پر اور فرمایا ضائع کے معنی اپنی مزی دنیا کی جیتی اور انکو موت
 چکی اب آج سزاؤ کی ذلت کی مار بدلا او سکا جو تم غور کرتی تھی ملک میں ناخن اور اسکا جو تم بچکھی کرتی تھی یعنی
 جن لوگوں نے آخرت بخا ہی فقط دنیا ہی چاہی او سکی نیکو کا بدلا اسی دنیا میں مل چکا اور یہ تین اگر ہو مانتے
 گمان تیری کی باہر مردی کی ذات سی تو ہو بہت آسان سہلی کہ ہو سکتا ہی کہ پہر جای ہن سی تین پہر جائے
 پہر اوس سی نہیں بلکہ وہ تو جاگیر ہی او سکی تہ دل سی و شہسب بڑا دستا اوس سی جو سمجھتا ہی تو سناپ کی دس
 سی اور یہ تینہ صفیں او سکی ہیں جو بہترین ساتھ او سکی او سکی زندگی میں جیسی وہ تین جو دستا ہی لاشن کا
 جب وہ پہنچی اپنی لونڈی پہر یعنی وہ عشنی جو قرار بکر رہا تھا او سکی زمین مثل قراراگ کی بہترین اور وہ اوس
 سی غافل ہی ہو گیا جو سبب لذت کا تھا سبب اس کے درد کا اور یہی بہر ہی انحضرت کی فرما کی کا یہ تو بہت ہی غل
 میں بہر ہی چاہیگی بہر اور اسد صاحب کی فرما کی کا اوسدن پای گا ہر جی جو کیا بہتر سی حاضر اور جو کیا برای ہی
 چاہیگا کاشکی ہوتی در میان او سکی اور اسکی ایک مدت دو دراز اور اسد ڈراتا ہی بہترین آپ اور اسد مہربان
 ہی بندوں پر بلکہ ہی بہر ہی اللہ تعالیٰ کی فرما کی کا کوئی نہیں اگر جانو یقین کر جانا بیشک نکو دیکھنا ہو
 یعنی دو رخ تہاری طین میں ہی سوا او سکو طلب کرو یقین جانکر جیمن تم دیکھنا او سکو قبل اسکی کہ پاؤں او سکو
 یقین کی آگاہی ہی بلکہ پہر بہر ہی اللہ صاحب کے اس قول کا بھٹی جلدی کرتی ہیں عذاب کی اور بیشک دو رخ
 گہری ہوئی ہی کا فون کو اور یہ فرمایا کہ وہ گہری لی بلکہ کہا کہ گہری ہوئی ہی اور قول اللہ صاحب کا یعنی گہری
 ہی گہکاروں کی لی آگ جو گہری ہی میں او نکو او سکی قناتین اور اگر فرمایا کہ رنگی تو ملی گا پانی جیسا سبب ہوت
 دلی موندہ کو کیا بڑا پیاسا ہی اور کیا برا آرام اور یہ نہ کہا او نکو گہری کی اور یہی معنی ہیں اوس شخص کے قول کے
 سنی کہا بہشت اور دو رخ مخلوق میں بیشک اللہ کی گویا کیا اپنی زبان کو ساتھ سچ کی اور شاید تو نہ مطلع ہو بہر
 و سکی جو ہمنی کہا سوا اگر نہ سمجھی تھی قرآن کی اسطرح جو نہیں تیری ہی قرآن سی کچھ بہرہ مگر او سکی سوت
 ی جیسی بہن جانور کی لی بہرہ کی ہون سی مگر او سکی پوست میں جو گہ اس سی اور قرآن غذای تمام خلق
 اور اختلاف تمام او سکی لیکن غذا او سکی سنا تہ بقدر او سکی درجوں کی ہی اور ہر غذا میں ایک مغز
 در ایک ہوس اور گاہ ہوتی ہی اور حرص گہری کی گاہ اس پر بہت زیادہ ہی اوس رونی کی جو بنا ہی گے
 و مرغی اور بکوبڑی حرص ہی چھوڑ لی پر جانور کی درجہ کی او نہ میں ترقی کرتا آدمیت کی درجہ پر بل کہ
 فتون کی سو اختیار کر تو خزا قرآن کی باعین پس اوس میں برتا تھا کہ لڑتھا کہ جانوروں کی لی **فضل**
 قلت مثل هذا التین له مثیلا لئلا يشاهد مشاهد نصا می ادرک البصو ام هو نالہ محض
 کتاب العاشق اذا حیل بینہ و بین معشوقہ فاقول لا یلت مثل لئلا يشاهد لکن تمثله و حاشا لک ان
 یبد کہ من هو بعد فی عالم الشہادۃ اذا نظرت فیہ فافخ لا من عالم الملکوت نعم العاشق الصبیح
 یام فتمثل لہ حالہ فی المنام فریادی حیاہ لک صمدی قلبہ لانہ بعد البص من عالم الشہادۃ قلبہ لا

ففي حقل الحقائق الاشياء تتنقل محاذات الحقيقة من كسبها الى كسبها الى كسبها والوحيات يلتم في الكشف من
النوم لانها اقمع لنوازح الحس والخيال بالتم في حيز جوارح الذوق عن عبادة هذا العالم فكل ذلك
يكون ذلك التمثل تاما محققا دائما لا يزول فانه يوم لا يفطمة منه فيقال لقد كنت غفلة من هذا
لكنني انما كنت غفلة في فصر اليوم جديد واما ان المنيقظ يحس ان كانت كان لا يستأهل هذا
التي تلذذ السائر في ذلك غير فانه من جوارح الحقيقة في حقه وحصول الامر به فكل ذلك هو الحقل المستب القبر
الركبي لو كيا يستقي هي اس تين كى لى كولى مثال ويكي وسكو سبادا يينا جوبانند بودايت كرى انكبر كى ياد
نزاك كبر هي اس تين من مانند درو عاشق كى جب كبر حامل مودريمان او كى اورا وكي معشوق كى سوين استاين
هنين بلما يستقي هي اس كى لى يينا نيك كى ويكي وادى لكن مثال روحاني نه اس طرح كى پاي او جوبايي هم
هي عالم شهادت من جب سويچي اپني قبر من اس كى كبر هي عالم ملكوت هي مان عاشق هي كبري سوحا تاري نزاك
كل بن جاتاري حال وكا خواب بين سوا كثر و كبر تاري بايك ساپ كبر دستا او كى تنه دل كواسي كى كه وه ابي
نك هي خواب بين عالم شهادت كى كبر سوك بن جاتاري او كى لى حقيقتين خيزول كى اس كى كل جوكايت كرى
حقيقت كى كه ولي قري او سكو عالم ملكوت اور موت زباده هي كه لى بين خواب هي اس كى كه ده بهشت او كبري
حالي هي و طي حى اور خيال كى اور بهشت رسته نه خالى كرى نين جوهر روح كى پرده هي اس جهان كى سويطرح
مولي هي تيشل پور شي سبب عيشه جواز نين مولي اس كى كه بهشتي خواب هي كه نين خبر دار موكا او شي نين
قيامت نك پس كبر جايگاه او نها غفلت مين اس هي سوكو وليا نين جيتي تيري پردى كى سويطرح تيري عمل دون
تيري اور جان كى بيدار پهلوي مين هي مولي والى كى اگر نيك كى اس ساپ كى جوبستاري مولي والى كى سويطرح نين مشر
كرا وجود ساپ هي او كى حى مين اور كرم كى حامل مولي مين سويطرح هي حال هي مودى كا قمر من فصل
لعلك تقول قد ايدعت قوله في الفا المشرع هو منكر اعند البحر واذ نعتك انواعه على ابي الاخر
ندرك بنور البصيرة والمشاهد اذ اذراكا مجازا واحدا نقليد المشرع فعل عكبات ان كان كذلك
حصر انواع العذاب فقاصبها فاعلم ان في الفقه البحر هو انكرها فليفت تنكر مخالفة المسافر للبحر
فان البحر هو يستقون في البلد الذي هو مستقطر منهم محل لا دقهم وهو المنزل الاول من منازل
وجودهم انما يسيافون منهم الاحاد واصل الى البلد منزل العقاب والبدن واما منازل الروح والاشياء
عوالا لا در كات فالجسوسيا منزلة الاول والتمحيلات منزلة الثاني والموهوسا منزلة الثالث
واما الانسان في المنزل الاول فهو ود و فرانس فان فراش المنار ليس له الا الاحساس لو كان
انه تحيل وحفظ للتحيل بعد الاجساما هافت على النار مرة بعد اخرى وقد تاذى بها ولا فان
الطبر وسائر الحيوانات تاذى في موضع بالضرر ينف منه ولتبعيا وده لا به بلن المنزل الثاني
وهو حفظ التمحيلات بعد غيبتها عن الجسوس ما دام الانسان في هذا المنزل بعد ظهوره به فاقصه
انما احد ان ينخذ عن شيء تاذى به مرة وما الى بناذ ليني لا يلد لى انه يحزن منه وما دام

في المنزل الثالث وهو الموهومات فهو بوضوحه كاملاً كالفرس من الأمان وقد وجد من الاستدلال
 راءه أولاً وإن لم يتأذ به قط فلا يكون حلاً لا موقفاً على أن يتأذى به مرة بل الشاة تروى الذئب
 أو لا فتخذه فتروى الجمل والبقرة وما أعظم منه شكراً وأهول منه صورة فلا تخزرها إذا ليس
 من طبعها أذاؤها والآلان تشاكها اليهم فيبعد عن أن يترقى الإنسان إلى عالمه لا شاة فيدر
 اقتفاء لا تدخل في حيز لا تخيل ولا وهم يحل به الأمور المستقبلية ولا يقصر حيزه على
 العاطلة اقتصاراً عن الشاة على ما يشاهد في الحال من أن يتبين من ههنا يصير الحقيقة لا شاة
 والحقيقة هي الروح المنسوبة إلى الله تعالى في قول ونفخت في روحه في هذا العالم يفتح له باب الملكوت
 فيشاهد الأرواح المجردة عن غشاوة القول واعني هذه الأرواح الخفايا المحضة المجردة عن كسوة
 التلوس وغشاوة الأشكال وهذا العالم لا نهاية له أما عوالم المحسوسات والتخييلات والموهومات
 فمنتهية لاها مجاورة للأجسام والملمصة بها والأجسام لا يتصور أن تكون غير منتهية والسبيل
 في هذا العالم مثله الخيال في الشيء على الماء ثم الترقى منه إلى الشيء في الهواء ولذا لما قيل للرسول الله
 صلى الله عليه وسلم إن علي عليه السلام مشى على الماء فقال صلى الله عليه وسلم نعم لو زاد دقيقي المشى
 في الهواء وأما التردد على المحسوسات فهو كالشيء على الأرض بين يدينا عالم بحر ومجى السفينة
 وفيه ما يتولد درجات الشياطين حتى يجاوز الإنسان عالمه إلى ما يفوقه عالم الشياطين ومنه
 يسافر إلى عالم الملكوت وقد ينزل فيه ويستقر ويسعى في شرم ذلك يطول وهذه العوالم كلها
 منازل الهدى ولكن الهدى المنسوب إلى الله سبحانه وتعالى يوجد في العالم الرابع وهو عالم الأرواح
 وهو قوله سبحانه وتعالى قل الزا الهل ههنا الله ومقام كل إنسان ومحلها ومنزلها في العلو والسفل
 بقدر رادراكه وهو معنى قول علي رضي الله عنه إن الناس أنبياء ما يحسنون فالإنسان بين أن يكون
 دوداً وجاراً وفرساً وشیطاناً ثم يحاو زل ذلك فصير ملكاً وملكاً في درجات فمنهم الأرضية ومنهم
 السماوية ومنهم المقربون المرتفعون عن الالتفات إلى السماء والأرض القاصرون نظريهم إلى حجاب
 حضرة الربوبية وملاحظة الوجهية وهم الذين في دار البقاء ويحيطهم هو الوجهية وما عدا ذلك إلى
 الفناء مصيرهم أعني السماء والأرض وما يتعارف من المحسوسات والتخييلات والموهومات وهو معنى قوله تعالى
 من عليها فإن يسبق وجهه يركب الجبال ولا كرام وهذه العوالم منازل سفر الإنسان لتتروى من حضيض
 درجة إلى رتبة إلى رتبة الملائكة ثم يترقى من رتبة إلى رتبة العشاق منهم وهم العاكفون على
 الأخطى جمال الوجه يسبحون الوجه ويقل سبونه بالدليل والنهار لا يفرون فانظر الآن إلى تحفة الإنسان
 شرفه وإلى بعد مراقبه في معراج وإلى الخطا في درجاته في تسفله وكل الأدميين مردودون إلى
 سفل لسافلين ثم الذين آمنوا وعملوا الصالحات لا يترقون منها أولهم أجر غير ممنون وهم جمال الوجه
 بل إنهم معنى قول الله تعالى أنا عرضنا الأمانة على السموات والأرض والجبال فأبين أن يحملنها

بردی کی درماد میری ان روٹوں کی تری ضیقین میں جو حالی ہوں لباس لبس اور پردہ اشکال ہی اور
 اس عالم کی پہچان نہایت نہیں لیکن عالم محسوسات اور تخیلات اور مہومات کی سو وہ متناسب ہی ہیں کہ وہ پروردہ
 میں جہوں کی اور ملی ہوئی ہیں اوسے اور جہم نہیں ہو سکتا کہ ہوں غیر متناسب ہی اور سیر اس جہان کی سرشتاں
 نیالی اوسکی جیسی چلتا پانی پر پھر تری کرنا اوس ہی جیسی چلتا ہوا پراور اسی ہی جب کہ گہا انحضرت کی حضرت
 جیسی علی پانی پر فرمایا ان سچ ہی اگر زیادہ ہوتا یقین چلتا ہوا پراور لیکن تردد محسوسات میں سو جیسی چلتا تیر
 پراور اسی اور درمیان اوسکی ایک جہان ہی قائم تمام شئی کی اور اوس میں پیدا ہوتی ہیں درجی شیطانوں کی بیکار
 کہ تجاؤ کر جاتا ہی آدمی عالم بہائم سی سوشتی ہوتا ہی طرف عالم شیطانی اور اوس سی سفر کرنا ہی عالم ملکوت کی طرف
 اور کہی اور تری ہی اوس میں اور تری ہی اور سہی کرنا ہی اور شرح اسی درازی اور یہ سب عالم منزلیں ہیں ہر بیت
 کی لکن وہ ہدایت جو منسوب ہی اندکی طرف وہ پالی جاتی ہی چوٹی عالم میں اور وہ عالم ارواح کا ہی اور
 وہ قول ہی الصداق کہہ بیشک ہدایت اندکی ہدایت ہی اور مقام اور محل اور منزلت ہر آدمی کا بلند ہی
 اور پستی میں بقدر اوسکی ادراک کی ہی اور یہ سب معنی ہیں حضرت علی کی قول کی کہ بیشک آدمی ہی ہیں اوسکی
 جسکو احساس کرتی ہیں سو آدمی ہی درمیان اوسکی کہ ہو کیر یا لگہ یا لگہ اور ایشیطان پھر تجاؤ کر جاتا ہی اور
 سو جو جاتا ہی فرشتہ اور فرشتوں کی لہی درجی ہیں بعض اوس میں سی رہتی ہیں اور بعضی آسمانی اور بعضی مقرب
 ہیں جبکہ درجہ بلند ہی التفات کرتی ہی طرف آسمان اور زمین کی اور انہوں کی کوتاہ کر کہاہی اسی نظر کو
 طرف جمال حضرت ربوبیت اور دیکھنی مومنہ خدا کی خاص کر اور وہ ہمیشہ میں گہر میں بقا کی اور ملحوظ اونکا وہی
 مومنہ ہی جو ہمیشہ سہیگا اور جو اوسکی سوا ہی سوا اوسکی راہ فنا کی طرف ہی مراد جاری آسمان اور زمین ہی اور
 جو اوسکی متعلق ہی محسوسات اور تخیلات اور مہومات سی اور یہی معنی ہیں الصداق کہ فرمائی کی جو کوئی اوکو
 اوپر ہی فنا ہو گا اور بانی ہی گہا مومنہ تیری بکا جو بزرگی بڑائی والا ہی اور یہ سب جہان منزلیں ہیں آدمی کے
 سفر کی تازگی کر ہی پستی سی جانوروں کی درجی کی طرف مکانوں رتبہ فرشتوں کی پھر تری کر ہی اونکی
 رتبہ ہی طرف رتبہ عاشقوں کی جو اوس میں ہیں اور وہی قناعت کر نوالی ہیں وکھنی پر جان و جہ کی
 تسبیح کرتی ہیں مومنہ کی اور اوسکی پاکی بولتی ہیں دن رات اور نہیں تھکتی سو دیکھہ اب طرف خست آدمی کے
 اور اوسکی بزرگی کی اور طرف دوری جگہ تری اوسکی اوسکی عروج میں اور طرف کھنٹی درجوں اوسکی
 اوسکی پستی میں اور سب اوسے پہنکی گئی ہیں طرف نیچوں سی نیچی کی پھر جو یقین لالی اور کین بہلانیان تری
 کرتی ہیں اوس سی سوا اونکو ہی نیکی احسان اور وہ میں جالی مومنہ کا اور اس سی تسبیح جاتی ہیں
 معنی الصداق کہ قول کی ہمیشہ ظاہر کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر سو نہ مانا انہوں کی اونکا
 اوسکا اسلی کہ معنی امانت کی تعرض کرنا ہی واسطی عہدہ اور خطر کی اور نہیں خطر یعنی اندیشہ و پیر جو رستی ہیں زمین
 کی جگہ پراور وہ جانور ہیں اسلی کہ نہیں سہکتا اونکی ہی تری کرنا میسر ہی منزل سلی و نہیں خطر فرشتوں پر
 اسلی کہ نہیں اونکو خوف کھنٹی کا طرف پستی عالم بہائم کی اور دیکھہ آدمی اور اوسکی عجائب جہانوں کی طرف

کہو کہ چہ بات ہی طے آسمان بلند کی کی چڑھتی کر اور گرجا تابی طرف نہیں سنارت کی کرنی کر اور وہ متقلد ہوتا
 ہی اس بڑی خطر کا حکم نقل کیا وجود میں اس کی عزت موائی سکین تو کیونکر وہ حکا تابی مجھی تہہ باقی تھے
 اور ڈراتا ہی مجھی تہہ بجا و زجر ہو کی اور فاعلت مشہور کی او میں تو اوی خوشی اور خورم ہوں بیشک وہ چیز جو
 مکروہ جانی ہیں مجھی سیکمیر اول چاہتا ہی ہو سکتا رکہہ طواریہ ہودہ کوئی کا اور مت پریشان کر مجھی بس
 اس بیان کی فصل اما مکاتبات یا فی فصل عذاب الاخرة و ذکر اوصافہ فلا نظمہم فی التفصیل
 فانما الخیر اعیۃ الی الاملا لالتطویل واقعہ تذکر الاوصاف فقد ظہر فی بالمشاہدۃ ظہور واضح من السنا
 اذ اوصاف عذاب الاخرة ثلثة اعنی الروحانی و الحرفی و الفرقۃ الثلثہ تیار و خری حجلہ المفصلاۃ حشر
 قواۃ المحبوبات فہذہ ثلثۃ انواع من النیران الروحانیۃ یعاقب علیہ و من اثر الحیوۃ الدنیاء ان نبوی
 الی مقاسات النیران النجسۃ فان فیہ سیکون فی آخر الامر فذل لان شہر ہذہ الاوصاف و الصفہ
 الاول حرقہ فرقۃ المستہمات فصورۃ المستعارۃ من اللہ الحسن و التحیل التنبہ الذی وصفہ اللہ عدد
 روسہ و ہو بعد اللہ ہوا و ذرا فی الصفۃ اللہ غصیلہ القوادلہ غامولہ وان کان البدن بمعزل منہ
 فقد رقی ملک ہذا ملک مستولیا علی جمیع الارض من تحتہا من جمیعہ الملک لا تمتنع باہا و مستہتر بالوجہ
 الحسنۃ ما کا علیہا مشغول بالامارۃ و استعبد الخلق بالطاعۃ مطاعہم غافضہ و لا سترقہ
 و اسندہ علی صلا من رعبہ فی قعر الکلاب صدائیتہ بنعمہ یستمتع باجلہ و جوارہ بین یدہ
 و یضرب فی خزانیہ و ذخایرہ و لا یفرق علی اعدایہ و معاندیہ و انظر لان ہل تری علی قلبہ نبینا
 ذاروس کثیرۃ یلد غصیلہ قلبہ و بدنہ بمعزل منہ و ہو یدان یستلذذہ باراض الامم لخاص منہ
 فتوہم ہذا فرمایا نسیم ہا قلیلہ لامن لایحہ قلیلہ من الحطۃ التي فیہ انار اللہ الموقدۃ التي لا تظلم لای علی
 الافئدۃ احد من جمیع کلا و عددہ بحسب ما لا یخلد و اعلم ان ہذا کمال مست یفقد رؤس ہذا
 النہین و عدد الرؤس بقدر اللستہا فلذل ان کان فقرو متغیر الدنیا اقل کان العذاب علیہ لحنف
 و من علاقۃ اللہ مع الدنیا اصلا فلا عقاب علیہ صلا لیکن حساب لینا تیرہ مجہری ساقبہ فی عذاب حشر کہ
 اور ذکر اس کی قسموں کا تو مت طبع کر تفصیل میں پس یہ بتائی ہی طرف طالت اور درازی کی اور قعات کہ
 ذکر پر قسموں کی جو حقین ظاہر ہو امیری لئی مشاہدہ کیا تہہ جو و واضح تر ہی متاع کہ بیشک نہیں عذاب
 آخرت کی تین ہیں نرا دوسری ماوس سی روحانی ہی سوزش جدالی بیرون جواس گئی کی اور کہا تا پیشانی
 بیرون روحانیہ لیون کا اور حشر فوت ہوئی محبوب بیرون کی سو بہترین فیتن میں آگ روحانی سی متعاقب
 ہوئی میں روح پر دنیا کی زندگی کی اثری یہاں تک کہ منہ ہی ہوئی ہی طرف کینچنی الگ جہانی کی سو بہتر تابی
 آخر کار کو سولی تو اشبح ان قسموں کی پہلی قسم سوزن جدالی شہادت کی ہی سو اس کی صورتیستعارہ عالم
 حشر و تحیل سی وہ تین ہی بیان کیا شاعر کی شمار کی سرون کا اور یہ بعد و تہو تون اور بڑی و صفوں
 کی میں وشتا ہی مدول کو حسین و کبر و نہ چتا ہی اور اگر جہی لہا و سگ کنارہ پر سو تو تہہ اپنی اس عالم میں

ایک بادشاہ جو غالب ہو تمام روی زمین پر قادر ہو سب لذتوں پر برتر ہو اسکو اور مدہوش ہوا چہی صورتوں
 میں مرا جاتا ہو اوپر فریقہ ہوسا تہ امارت کی اور بندہ ہونے میں خلوت کی ساتھ طاعت کے طاعت کیا گیا
 خلق میں غالب ہو اوپر روشن ہو سکا اور بندہ بنادی اسکو اور تہ عمل کری اسکا روبرو عیت اسکی
 کتوں کی کام میں اور برتر ہو اسکی نعمتوں کو اور اور مری اور ادوی اسکی اہل درلود یوں سی اسکی
 اور تصرف کری اسکی خزانوں اور اسکی جسم کئی ہو وں مال میں سو متفرق کری اسکو اسکی دشمنوں پر سو تو
 ویکہ ب کیا دیکھتا ہی تو اسکی دل پر تین سرون والا و سٹا اسکی تہ دلو اور اسکا بدن اس سی الگ
 ہی اور وہ جانتا ہی کہ مبتلا ہو جای بن اسکا بیمار یوں اور دکنوں میں تارائی پاوی اس سی سو گمان
 کراسا سو بہت کہ سو نگہی گا تو اس سی کتر ایک تہوڑی سی بواو اس رونہی والی سی حسین ہی اللہ کی الگ
 سلگائی وہ جو ہا یک لیتی ہی دل تیار ہی اسکی لئی حسنی سمیٹا مال و درکن گن رکھا خیال رکھتا ہی کہ
 اسکا مال سدا رہیگا اسکی سہا تہ اور جان کہ عذاب ہر مردی کا بقدر سرون اس نہیں کی ہی اور شمار سرونکا
 بقدر خواہشوں کی سو ہی لئی جو سو بہت محتاج اور برتر ہو اسکا دنیا میں بہت تہوڑا ہو گا او سپر بلکا اور جسکو
 کچھ علامتہ نہیں مینا ہی ہرگز نہیں اسکو عذاب ہرگز اللہ تعالیٰ خیر الخصال الفقہاء الفقہاء الفقہاء
 رد لا فقیرا عاجز اقربہ ملائک من الملک و رفعہ قواہ و جعلہ علیہ وسلم الیہ تیانہ ملک و مکنتہ من خول
 حرمہ و من جملة خزانہ اعتقاد علی المائتہ فاما اعطمت علیہ النعمہ طغی و بعی و صراحتہ من خزانہ و فخر
 باہل الملک و بنائہ و سراہا و ہو فی جمع ذلک لظہور کمالات الملک و یعتقد انہ غیر ظلم علی خزانہ
 فینما ہو فی غمرہ فحورہ و نتیجہ اذ لا حظ روزنہ فرای الملک مطیعاً علیہ نہا و علم نہ کان یظلم
 علیہ کل یوم لکن کان یغض عنہ و ہم لہ سختی نریا دختا و فحورہ و فیرداد استحقاق اللکال البصیر علیہ
 بالآخرۃ انواع العذاب فانظر الان المقلبہ کیف یحرق بنار الخری و الخجل و بدتہ بمعزل عنہ
 و کیف یودان یعدیک بہ کل عذاب و ینکث خزیہ و کذلک انت تتعاقب الدنیا اعمالا ہم مشہور
 و لتلك الاعمال رواح حقانیتہ فی حقہ و انت جاہل ہا معتقد حسنہ ہا فینہ کشف لک الآخرۃ
 حقایقہا فی صورتہا البقیۃ فتنی و تنجیل غلہ تو تر علیہا الاما بدنیۃ فان قلت فکیف ینکشف ارواحہا
 و حقایقہا فاعلم ان ذلک لا تم الا بمثال فمن حبلت مثلاً ان یوزن مؤذن فی رمضان قبل
 الصبح فیر فی المنام انہ خاتم الخیر بہ افواہ الرجال و فروج النساء فیقول لہ بن سیرن ہذا رایتہ
 لا ذلک و قبل الصبح فتامل الان انہا بعد بالیوم قلبہا عن عالم الحسن انکشف لہ روحہ علیہ لکن لما کان
 بعد فی عالم الخیر لان النام لا یزول تخیلہ فاروی غشاۃ الخیال بمثال تمخیل و ہو الخاتمہ و الخیر بہ
 لکنہ مثال دل علی روحہا من نفس لاذن لان عالم المنام اقرب الی عالم الآخرۃ و التلبس فیہ
 اضعف قلیلاً و لیس یخلو عن تلبس لاجلہ محتاج الی التبعییر و لو کان لہذا الموزن ما استنسخ فیہ
 افواہ الرجال و فروج النساء فیقول معاذ اللہ ان افعل ہذا و لئن اقدم فضرر عینی احب الی من

ان فعل هذا من غير ان يكون له نية في امره ان يعمل لان روحه قاصرة عن إدراكه واسرار الاشياء ولكن ذلك
 لو اكله كمن عاصيا اعتقاد انه لم يجر طير فقال الله تعالى لا تأكل من ثمره حتى ان تأكل من ثمره يهلكك الميت فلا تأكله
 معاذ الله ان فعله ان كان سموت بخرق اهو على من في ذلك فظرت فاذا هو حكم اخيك الميت فاطمينة
 وقد تم التاك وليس عليك فانظر كيف تحرى وتفحصه وبذلك في معزل من الله فكل ذلك
 المغتاب بنفسه الاخرة لان روح الغيبة تترقب ارض الاخوان والنفلة بها وفي عالم الاخرة
 بنكشاف رواسر الاشياء وحيايتها وكذلك لو كنت ترى حجارة الى الحائط فقال لك قائل ما انت صعب
 ان تفعل ذلك والحجارة تريد من الحائط ويقوم في دارك وتصبب قاولا ذلك فقد عمت احكام
 كلها فقلت معاذ الله ان فعل ذلك فقال ادخل دارك فدخلت فاذا هو كذلك فانظر كيف
 تحرى تحرق قلبك تحرق اعمالك التي ظنته هينا وهو عند الله عظيم وهذا روح حسدك
 لاخيك فانك تحسده ولا تضركه وينعكس عليك وبذلك ذنوبك وينقل حسناك الى الاخوان ويؤي
 قرة عينك لانه سبب دة الابد وهي امر من حلق الولد فاذا انكشف لك هذه الروح فانظر كيف
 تحرق بنيران البصيرة وبذلك بمعزل عنه القرآن كثيرا ما يعبر عن الارواح فلذلك قال في الغيبة
 يحب خدكم ان اكل لحم اخيه ميتا وقال في الجسدانيا فما الناس انهم ابغىكم على انفسكم فبذلك
 من الامثال مثال الاذان والغبية والحسد ففس عليه كل فعل فاعاد الشر عنه فذلك العبد
 روح الفعل حقيقة في ظاهره اي ظاهره حسن البصر الظاهر وباطنه قبيح البصيرة الباطنة الظاهر
 من مشكوة نور الله تعالى عن هذا غير الشرع حيث قال يعز من الدنيا يوفى القيمة في صورة يعز
 شوها رزقاء وصفته بآكبت كيت لا يراها احدا ولا يقول عود بالله منه ما يقال هذه دنياه
 التي كثرتمها لكون عليها فيصا دافوس في نفوسهم من الخزي والفضيحة ما يوزون النار عليه وان
 اردت كيفية هذه النحلة فاسم حكاية رجل من ابناء الملوك وتزويج باجل امرأة من بنات الملوك
 فسر تلك اللبلة وسكر اخطا باب الحجة فخر من الدار وصل فراى ضوء سلسه قصيدة
 على ظن انها حجة ثم دخل الموضع فراى جماعة تيا ما ضلح طم لم يجنوا فطن لهم ينالهم فطل العروس
 فراى واحدة نائمة في تيار جارية فطن انها العروس فصاح بها فاخذ يقبها ويغشيها ويجعل
 لتانه في قبرها ويمتص ريقها مثل ان ابل في سكرة غاية التلذذ ويمتص بالوطبات التي تصيبه من
 جميع بدنها على ظن ان ذلك عطر اخر تله فاما الصنفاق فاذا هو في نائوس المجوس واذا التيام
 موت هذه عجوز شوها فريته العهد بالموت عليها الحنوط وكفنها الجبال تصادف في قبرها فانه
 من رطوبات ريقها ونخاتها وعلى بدن من قارواك اساقها فاذا هو في فرق الى اوقامه في قارواها
 ثم تفكر في عشاها وانبلاعه ريقها فحمر على لسان الخزي ما يمتنى ان يحشف الله سبحانه وتعالى
 بالارض حتى يلتصق عليه لا يزال يعاودة ذكره ولا ينشأ الاصل بل يجد ما عمل من سوء

تجھے اودھوان بدیہا بدیہا امدنا بعدا و بدیہا بمخل عن هذه الخازی والا لام وهو عن ابر
 من العشیان والقی ویدکر تالک الخازی ویدکر ان یطعم علیہ جد فی عصمتا خزینہ فاذا هو بایہ
 وجمیعہ ختمہ قد جا فی طلبہ واطلوعا علی جمیع مخازینہ فہذا حال من تمتع بالذنیات تکشف لہ کذا
 فی الآخرۃ روحا وحقیقتہا وھو معنی قولہ تعالیٰ وحصل فی الصدر ودرایہ عرض علیہا حاصلہا روحا
 وحقیقتہا ومعنی قولہ تعالیٰ اومرنا للبرائے یلکشف عن اسرار کمال و ارواحا البقیۃ والحسنة
 وکان الذی الاطعمہ رجعا فذلک واذن فالذی تمنا الذی اصابھا وسہا فی الآخرۃ اقمہ وافضہ واذلک
 شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ایا الطعام و عاقبتہا بالرجیع قسم دوسری رسوائی ہی شیمانی منصفی
 کی سوئرا ایک آدمی خیس کینہ محتج عاجز مغرب کیا اوسکو ایک بادشاہ کی بادشاہوں سی اور پلٹ کیا درجہ سکا
 اور قوت دی اوسکو اور خلعت کی و سپر و سپر دوا سکونیت اپنی ملک کی اور قدرت دی اوسکو دخل ہونے کے
 اپنی حرم میں اور سب اپنی خزانوں کی اوسکی امانت پر اعتماد کر کی موجب بڑی ہوئی اور نعمت بہتک گیا اور
 بجکی کی اور نکاح طلع کر لی اوسکی خزانوں سی اور مجبور کر لی لگا بادشاہ کی اہل و بیٹوں سی اور اوسکی گہروں میں
 وہ اس میں ظاہر کرتا ہی امانت بادشاہ کی لئی اور یہ سمجھتا ہی کہ وہ نہیں گاہ میری خیانت پر سواس میں حیان
 میں کہ وہ تھا اپنی مجبور اور خیانت کے زیادتی میں کہ دیکھا ایک روز میں کیا بادشاہ کو گاہ اپنی حال برسر
 خیانت وغیرہ سی اور جانا کہ وہ گاہ ہونا تھا مجبور میں لیکن شیم کو کرنا اور دلیل تیا تاکہ زیادہ ہونا پائی
 اور مجبور پس زیادہ مستحق عذاب کا تاکہ گرائی جائیں و سپر آخرت میں طرح طرح کی عذاب ہو تو دیکھتا اب اوسکی
 دلکھ طرف کیونکر جلا جاتا ہی اگر کسی رسوائی او شیمانی کی اور اوسکا بدن تو اوس سی الگ ہی اور کیونکر چاہتا
 کہ وہ کہہ پائی اوسکا بدن ہر دکہ سی اور چہی ہی رسوائی اوسکی اور سپر طرح تو پی در پی کرتا ہی دنیا میں کام
 جو تیری خواہش کی گئی ہیں اور اون کاموں کی لئی روحیں میں اور حقیقتیں خبیثہ اور فہیم اور تو اوسکو
 اور ہوتا ہی اوسکو اچھا جا نا کہ سوکھ لیا نیکی تجھ کو آخرت میں اوسکی حقیقتیں بڑی صورتوں میں سو رسوا اور
 پشیمان ہو گا تو ایسا کہ یا بیگا تو او سپر دکہ بدن کی پس اگر کہی تو کیونکر پہلی مجھ کو روحیں اور حقیقتیں اوسکو جان
 کہ یہ نہیں سمجھی گا تو مگر مثال سی محل اوسکا یہہ ہی کہ اگر اذان دی اذان دیتی الارض ان میں پہلی صبح
 کی سو دیکھی خواب میں کہ اوسکی تہہ میں ایک انگوٹھی ہی مہر کرتا ہی اوس سی تو گون کی سو نہہ اور عورتوں
 کی فرجین سولہی اوسکو اس میں یہہ توئی دیکھا سب ان کہنی تیری کی صبح ہی پہلی پس بیان کر اب کہ و
 ہر گاہ دور ہوا سوتی سی تھوڑا سا عالم حسن سی کہل گئی او سپر روح اوسکی عمل کی لیکن ہر گاہ کہ تھا ابھی تک
 عالم خیل میں سلی کی کہ سوتی کا تخمینہ زائل نہیں ہوتا پس چھپا دیا گیا خیال کی پردی سی ساتھ ایک مثال
 خیالی کی اور وہ انگوٹھی اور مہر لگانا ہی لیکن یہہ مثال زیادہ دلالت کرتی ہی عمل کی روح پر نفس اذان
 سی سلی کہ عالم خواب کا بہت قریب ہی عالم آخرت سی سو قریب ہیں بہت ضعیف کمتری اور خالی نہیں قریب
 اور سلی لئی حاجت ہوتی ہی تعمیر کی اور اگر کہی ایک کہنی والا اسل ذان دینی والی سی تجھ کو مشرم

نہیں اتنی مہر لگائی ہی مردوں کی موہید اور عورتوں کی فحش پر سولہ لکھا اللہ کے پناہ کہ میں بہرہ کروں اور اگر میں
 کروں تو مارا جانا میری گردن کا پیارا ہی جھجکواسکی کرنی ہی سو وہ اسکا انکار کر گیا اسلی کہ وہ اسکو نہیں
 جانتا باوجود وہ اسکی کہ وہ اوی کرتا ہی اسلی کہ اسکی روح خاصہ سے دریافت کرنی ہی چڑوں کی روحوں کے
 اور ایسی ہی اگر کہی تو ایک گوشت پاکیزہ اس اعتقاد پر کہ وہ گوشت ہی اور نہ جانور کا سو کبھی بخسی کوئی کیا
 جگہ شرم نہیں کہ تو کہا تا ہی گوشت اپنی فطرتی بہائی کا جو مردہ ہی تو تو کسی گا اسد کی پناہ کہ میں بہا کروں
 اگر مردہ جان میں بہو کی ماری تو ہستان ہی چھیر اس سی پس بکھی تو سونا گاہ وہ تہا گوشت سیر بہائی ہو
 کا چکا ہوا اور اگی لایا ہوا تیری اور چھیر پوشیدہ پاس دیکھ کیونکر سوا ہو گا تو اور فضیحت اور تیرا بدن اسکی
 دکھ ہی الگ ہے سو سطر جو دیکھ گیا غیبت کر نوالا اپنی جی کو آخرت میں اسلی کہ روح غیبت کی پہاڑنا ہی لایوں
 کی ابرو کا اور شہر الدینا اسکی ساتھ اور عالم آخرت میں کہلجائیں روحیں چڑوں کی اور اسکی حقیقتیں اور سطر خیر
 اگر تو پہنکی ایک بہرہ دیو اور کس طرف سو کبھی بخسی کوئی کیا چھو شرم نہیں جو تو ایسا کرتا ہی اور بہرہ تو بہرہ آتا ہی یوار
 سی اور گزنا ہی تیری کہ میں اور لگتا ہی انکھ میں تیری اولاد کی سواند ہی ہو گئیں انکھ میں دن کے بہرہ
 لکھا معاف اسد میں بہا کروں سو کبھی جا اپنی گھر میں پس لوتجا ہی سونا گاہ یہی حال تہا جو اسکی کہا چھیر
 کیونکر سوا ہو گا تو اور جلی کا دلی تیرا حشر ہی اپنی کام کی جھجکوتی انسان گمان کیا تہا اور وہ اسد کی نزدیک
 نرہ ہی پس بہرہ ہی تیری جسے جو توئی کیا اپنی بہائی پر سو تو اوپر جسے کرا ہی اور اسکو شرم نہیں تو مارا اور
 جی پر بہرہ ہی اور ملا کہ ہوتا ہی دین تیرا اور نقل ہوتی ہیں تیری نیکیاں اسکی دیوان کی طرف اور بہرہ نیکیاں تہا
 سبب تیری انکھ کی چھند کی اسلی کہ یہ سبب میں سعادت بدی کے اور بہرہ زیادہ عزم نہیں اولاد کی انکھ ہی
 پس جب کبلی چھیر بہرہ ہی سودی کا کہ کیونکر جلی کا تو رسوائی کی الگ سی اور تیرا بدن اس سی الگ ہی اور حشر ات
 اکثر تہا تا ہی روحوں کو سو اسلی فرمایا اسد صاحب نے غیبت میں کیا خوشی تیری ایک تہا ہی کو کہا ناگوشت
 اپنی بہا گیا جو مردہ ہوا اور کہ اسد میں ای کو گو تہا ہی یعنی کا ضرر تہا ہی چون چھو جو کوا فی ہی سالوں سے
 مثال اذان اور غیبت اور جسے ہی برقیاس کی فیصل کو جن سے شرع فی مشی کیا سو یہ سبب بڑی ہولی گام
 کی روح اور اسکی حقیقت کی اور جی ہولی اسکی ظاہر کی ہی ظاہر اسکا چھہ ظاہر کی انکھ میں اور باطن اسکا
 بڑا ہی باطن کی مینائی میں جو دیکھتی ہی اسد کی لوز کی فانوس ہی اسد کیونکر تہا یا ہی شرع فی جیسا کہا ظاہر
 کی جائیکہ دنیا دن قیامت کی صورت میں ایک بڑہا بد صورت کہو وچشم اور حال اسکا ایسا اور ایسا ہو گا
 نہیں دیکھ گیا اسکو کوئی مگر کہہ گیا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس سی سو کہا جائیگا یہ ہی دنیا تہا ہی جیہ
 مری جاتی تہی سو باطن کی اپنی جیوں میں رسوائی اور فضیحت کے وہ کچھ کہ اختیار کریں کی اسپرک کو اور اگر تو
 جا تہا ہی کیفیت اس شہائی کی ہوسن لی ایک حکایت ایک آدمی کی بادشاہوں کی میتوں ہی جسے یہ کیا
 ساتھ ایک نہایت خوبصورت عورت کی بادشاہ کی میتوں ہی شہابی اس رائے میں درست ہوا اور ہول گیا
 دروازہ حجرہ کا سونکا لکھی اور پٹنگ گیا پس کبھی کوئی چرائی کی سوا اسکا ارادہ کیا اس گمان پر

لود او سکا حجرہ ہی سودا خاں ہو ایک جاگیر سپاہیا ایک جاغت کو سوتا سوا آزدی او کو پیش جواب دیا او ہون کی
 پس گمان کیا کہ یہ سوتی نہیں پس طلب کیا دلہن کو سودیکہا ایک عورت کو سوتا لی کہ یوں میں سوگمات کیا کہ یہ
 دلہن ہی پس ہم بستی کی دوس سی خوش روئی گئی بوسی لینی او کی اور ڈمانپنیا او سکا اور کی اپنی زبان او کی
 مونہ میں اور چاہا او کی تھوک کو ملا لیتی ہوئی اسکا اپنی نیشی میں نہایت کامزا اور یونچا اوس تہی کو جو پونچر
 او سکو تمام بدن او کی ہی اس گمان پر کہ یہ عطر ہی جو رکھا تھا اوسنی اسکی لٹی جسب شمع ہوئی ہوش میں آئی
 سو وہ ناگاہ تہا مقبرہ میں مجوس کی اور ناگاہ سوتی والی مروی تھی اور یہ ایک بڈہیا بد صورت قریب کی کر
 ہی جسب سوتو طبعی وہ خوشبو جو مروی کی لٹی بناتی ہیں اور ایک کفن نیا پالی جاتی ہی او کی مونہہ اور ناک
 میں رطوبتیں او کی تھوک اور رینٹ کی اور او کی بدن پر ہین ناپاکیان او کی پیچی کی جسم سو وہ دوسرے
 پاؤں تکہ سی ناپاکیوں میں پھر دہیان کیا اپنی پہوشی پر او سپر اور اپنی نگہنی کو او کی تھوک کو سو ہجوم کیا
 او کی دلیر سوا کی کسی کچھ لہی چسپڑی کہ اوسنی ارزوی یہ کہ دہندادی او سکو اندر میں میں ہاتھ کہ بہول
 جای جو او سپر گذرا اور ہمیشہ پر پر ناپاکیاں اوسی اور نہین بہولت او سکو بلکہ پاتا ہی جو کیا رالی تھی صفا
 چاہتا ہی کا شکی ہوتی درمیان او کی اور اسکی ایک بڑی مدت اور او سکا بدن الگ سے ہیں سوا نیون او
 و کہوں سی اور وہ ایک غائب دائمی ہیں ہی جی متلانی اور قی سی اور یاد کرتا ہی ان رسوا نیون کو اور
 چتا ہی اس سی کہ آگاہ ہوا او سپر کو لی سودوئی ہوا او کی رسوا لی سونا گاہ اوسنی پایا اپنی باپ کو اور سب
 چشم او کو کہ آئی او کی تلاش میں اور آگاہ ہوئی او کی سب رسوا نیون پر سو بہت حال او سکا جو برتی دنیا
 کو کھجائی کی او سکو یون ہی آخرت میں روح او را او کی اور یہ ہیں سنی اند صاحب کے قول اور تحقیق ہو جو سنیو تہا
 ہی یعنی ظاہر کیا جانی او سپر حاصل و سکا یعنی او کی روح اور حقیقت اور معنی قول اند صاحب کی جس دن حاجی جاہیز
 بہید یعنی کہولی جائیں بہید علوان کی اور روحین او کی جو بری ہیں یا اچھی اور جبر حیرت لہذا کہانی کی قی
 بہت ناپاک اور بدبودار ہوتی ہی سو اسی ہی بہت لذت نعمتون دنیا میں حاصل اور بہید او سکا آخرت میں
 بہت بُرا اور رسوا تر ہوگا اور اسلمی تشبیہ دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی سائتہ کہانی کی اور او کو
 عاقبت کے ساتھ قی کی الصنف الثالث حصۃ فوات المحبوبا ففان نفسک مع جملة من فرائد دخلت
 فی ظلمة کان فیہا حجارة لا تری الوانها فقل اقراک اجمال من هذا ما نطق فعلہ لیکون فیہا ما
 تنفع بها اذا خرجت من الظلمة فقل فاذ انصمت بها التحمل فی الحال ثقها واکد نفسی فیہا وانا لا اندری
 عاقبتہا ما هذا الا جمل عظیم فان العاقل لا یترک الراحة نقد لما یتوقعہ شیئ ولا یستیقنہ فاخذ
 کل واحد من فرائد ما طاق اخذہ واعرضت ذلک لتتحمقہم وتنتقمہم لانه ینوز تحت اعبایہ
 وثقلہ وانت عرفت فی الطريق تقد وتضحک علیہم فالما جا وز الظلمة نظروا فاذا هو جواہر و یواقیت
 سیاوی کل واحد لاف دینا رافقوا علی سبھا وتوصلوا الی النعمة والحجاء واصبحوا ملوک الارض
 فاحدک واستنجدوا لک تعهد والہم لیتفقون علیک کل یوم قد ایسیر من فضلات طعامہم

فكيف تروا استدلال الحسرة في قلبك وقيل لك بمعلم عنه ولم يقول بالحسرة في قلبك فوطنت ياليتنا
 نرد فعل فتقول نعم افيضوا على ما افيض عليكم فيقولون لك هذا حرام عليك ان لم تكن تتخبر منا فتضجك
 علينا فلا بد بتخبر اليوم من انك تتخبر منا فلا يزال ينقطع بينا ط قلبا عن التخبر ولا ينفك عن التخبر
 ولكن تسلي وتقول الموت بخلفي من هذا فاعلم ان حال تارك الطاعات في الآخرة كذا لا يكتشف له
 ولكن لا يظهر الموت الخاص بل هي حسرة أبدية دائمة تنقطعها كل يوم وان كان البدن بمعمل عنفها
 وعن العبارة يقول الله سبحانه وتعالى افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله قالوا ان الله حرم ما على الكفرة
 وذلك لانه يفيض على اصل العرق والطعام من اوار الجبال الوجه يحصل به من اللذة مبلغا لا يواريه
 نعم الدنيا بل يعطى اخرون بخير من النار مثل الدنيا عشر مرات كما ورد بالجحيم بمعنى ضياء علقه
 بالمساحيل يتضاء علقه كما ان الجحيم يكون عشر امثال قوس لا بالوزن والمقدار بل بروحها
 اذ قومه يكون عشر امثاله فاعلم ان تخبرهم تلك اللذات وافاضتها عليهم ليس جنس تخبرهم بها بل تخبرهم على
 عبادة بغضبك باختيار حتى مضور تغييره بل هو كخبرهم الله سبحانه وتعالى على الايض ان يكون اسود
 في حال البياض وعلى الحار ان يكون باردا في حاله الحارة وذلك لا يتصور فيه التبدل بل مثل ذلك
 ان يقول للعالم الكامل جل شئهم من الجمال الذي كان مليدا في اصل الفطره ولم يمارس قط علما
 ولم يتعلم قط لغا فاضل قلبه من دوايق علومك فيقول ان الله حرم على الجاهلين معناه ان الاسود
 لقبوله انما يكتسبه كما يحصل وما رسته طويلا لتعلم بعد تعلم اللغة والعربية وامور اخرى كثيرة واذا اطل
 الاستعداد وفات استحالته الاضافه كما يستقبل افاضة الحارة على البرودة مع بقاء البرودة فلا
 تظن ان الله يغضب عيالا متبعات قبلك شقما انما تتخذ عن نفسك برحما العفو فتقول له بعد نبش ليدبره
 معصيتي بل يلزم العذاب من المعصية كما يلزم الموت من السم اعلم ان هذه الحسرة ايضا دائمة
 لان منشأها ايضا دصفتين لا يزول تضادها ابدا مثاله الذي يعمل بخطيئة في غفلة
 او رجله انما يتألم تضادا الصفتين لا لصورته الجبل التعليل لكن صفته الطبيعية تظل الصفة
 الى اسفل فالتألم الفهري بالحبل عياله الصفة الطبيعية فيقول لا لرفق من تمانها فكل ذلك الروح الانسية
 من العالم الروحي لا الهى بلصل فطرية قلبه بحكم الطبيعة حين وتشرق الى عالم العلو عالم الارواح والى
 مرافقة الملائكة الاعلى ولكن اغلال الشهوة وسلاسلها يجدها الى اسفل السافلين ومحيي نهوات الدنيا
 وهي صفة عارضة قهرها الصفة الطبيعية ومنعها عن تيل مقتضاها والا لم يتولد من يدها
 والنار ايضا انما تولد للضادة فان الملائكة لا يكرهون البقاء بالاتصال النار تضاد والاتصال بالنار
 الاجزاء ولو لم تكن ذلك النار فحدثت بان سبب الطيفا لينا كما من انك فيولمك لاستنكرته وولت
 شئ لا صلاحية فيه فكيف ولم بالس عالم الضاد مولد سواء كان يسير خارج او داخل فان سم العقب
 يسعى في العضو ويولم لفطر برودة للضادة الحارة البدن فلا تظن ان الالام كلها يدخل من خارج

فان قلت ان العقر بما لا رعت من خارجه فاعلم ان السر الى العين لا يقصر عنه وانما سببه لشدة
خط داخل مضار لمراج العين والسن ليس في الباطن من لدغ الحية والعقر في عالم تضاد الصفات
على القلب لا القلب بل لا لا ينقص عاين السر الى العين ومثاله في اصعق الصقاع النحل في اذ اطلعت
عطية على ما في الناس من يريد ان يعرفه بالسجاء في قلبه تضاد صفتين ذلت النحل تضاد صفتين
لا تعطيه حجة يتقاضاه ان يعطى قلبه بين هاتين الصفتين كشخص نيشه عتبار تصديق هذا
مثال حسرت الفوت وعظمها بقدر ما ينكشف من حلاله قد الغايت فلا تعلم بالحقيقة في هذا العالم بل
عالم الكشف انه بناء عظيم لا يدرجه معصون واعلم ان هذه الاصناف الثلاثة لها ترتيب في الصفات اكلول
الذي يليقاه الميت المعذب هو حرقه في النار المشتت وذلك بين حالك نيا ولد الاضيق ذلك الى
القيوم انما سبق هذا ان اعلم الاشياء على قلب الميت في الحال فراق ما يفوت في الدنيا من جاه ومال وتصيب
ونعمه بعد ذلك ينكشف له ارواح الاعمال وحقايقها البقية وذلك عند الانعمار الثام في الموت وبعد
بعثاوة صفات الدنيا وكل ما كان معاناه في الموت ثم هو لا يكشف قبل فيفيض عند ذلك عليه خزي الفضيحة
ولذلك اضيف هذا الى القيمة لانه وسط بين من القار و بين دار القار ولذلك قال الله سبحانه وتعالى
يوم لا ينفعكم الله الذين امنوا معه يوم القيمة واما حسرت فوات المحبوبا فيستول عليه خرا عند القزار
في النار فيقول فيضوا غليل الماء او ماز قلم الله وذلك ان بعد العهد عن الدنيا ما يحفظ
عنه عذاب الفرع الذي هو طول العهد بالكشف لوجب مرونه على خزي لا فتنهم فان سورة عذاب الخزي
يكون عند هجوم الاقضية ثم يالف الفضيحة والخزي الفا فانه عند فتورهما قليلا لا ينبت حسرت القوا
اذ يظهر جلالت الفاتت ثم يحسرة الفوات اخرو يشبه ان يكون ذلك الاخر له وهذا كله تعرفه قطعاً
اذ عرفت نفسك وعرفت انك لا تموت لكن يعي عيناك وتضم اذ ذاء وتقبل اعضائك فاما الحقيقة
التي انت انت بها فلا تقني بالموت اصل بل بتغير حال فقط ويبقى معك جميع معارفك وادراكك
الباطنة ومنه فذلك انما تريد تعذيبك بفراق الحبيب اقتضا حالك بظهور ما ينكشف في تلك الحالة
وتحسرك على فوات ما تعرف عظم قدره بعد الموت لا قبله وهذا كله مقدّم العذاب الحسي البدني وذلك
اصحاً حق وله معاً معلوم كما ورد الشريعة فاقته لان هذا القدر فان هذا كلام يكاد يحا وزحدر مثل
هذا الكتاب فلا بد ان يحرك سلسلة الحسرة في الجاهلين ولكنهم احسن من ان يلتفت اليهم قال الله تعالى
فأعرض عن من تولى عن ذكرنا ولم يرد الا الحية الدنيا ذلك مبلغهم من العلم ولنفترض على هذا ونحتم
بذلك اصول الاربعين لتحتم به كتاب جواهر القرآن من طلب مزيد على هذا فيطلبه من كتاب ذكر
الموت من كتب الحياء فالعرض الاظهر من هذا الكتاب التلوحيات من التلوحيات الى الاستقصاء
المذكور في ذلك الكتاب ففقيه ينكشف اسرار علوم الدين ولا يفكر عن طلبه لا مشغوف بالدنيا لا يطلب
من العلوم الا ما يتخذ شبكة للحظام والى لكسب الحرام فلا يناسبه علوم ذلك الكتاب ولا يناسبه باصلا

میری قسم حشرت فوت ہوئی جس بات کی ہی سو نہرا اپنی جس کو ساتھ ایک جماعت کی اپنی اقران میں ہی کہ ہم
 داخل ہوئی تارکی میں سو بہتی اوسین چہ نہیں دکھائی وقتی رنگ اوسکی ہو کہ تیری قرآن کی او بھائی زمین
 سی بہتی طاقت ہو شاید ہو اوسین وہ جس سی فتح ہو جسم غفلت تارکی میں سخی تو کہ کیا میں کیا کروں گا اسکو
 او بھائیوں میں بارو سکا اور کوشش میں ڈالوں اپنی ہی کہ اوسکی او بھائی میں اوسین نہیں جانتا انجام و سکا
 یہ نہیں ہی کہ جہالت تیری پہلی کہ قابل نہیں چہ نہرا رحت کو جو نقد ہو توقع میں او پھر کی جو وام ہو اور نہیں
 یقین کرنا اوسکا سولیا ہر ایک تیری اقران میں ہی جکی لینی کی طاقت ہی اور تو پھر اس ہی ہم ق تبا نہا ہو
 او کما اور سحر کہ تبا ہو او کما ہو سکی وہ اوسکی نابار و بر جہ کی سخی اور تو خوشحال ہی براہ میں دو دہر تبا ہی اور نہشت
 او پھر ہر جب جاتی ہی تارکی دیکھا تو وہ چہ ہوتی اور با قوت ہی ہر کیا و میں کا برابر نہرا و دینار کی ہو تو جہ
 کی اور نہون کی اوسکی سنجی برادر توصل کیا ساتھ او سکی طرف منت و جاہ کی اور صبر کی اور وہ ہی بارو
 زمین کی سو کما اور نہون کی تہ کو اور قید کیا اپنی جان و زون کی کار و بار کی لہی تاکہ دین بچو کہ ہر دن تہو دہا
 اپنی کہا زون کی کچھی ہوئی سی سو کما و دیکھا تو بیکرا حشرت کی آگ کا اپنی زمین اور تیرا بدن اس سی الگ ہی
 اور کتا ہی کا تو ای حشرت او پھر جو زیادتی کی ہی اور ای کا شکی میں ہر جاتا تو عمل کرتا پس کہی کا تو واکہ
 پونچا و جھکو جو پونچا پسر کو پنگلی تہہ ہی یہ تہہ ہر حرام ہی تو نہ سحران کرنا تبا ہی سو نہشتا تبا تو ہم ہر ضروری
 کہ سحر کرین ہم اچکی دن جیسی سحر کیا تو ہی جی سو ہمیشہ کئی کی رگ تیری دلکی اور نہیں نش و جا جھکو سحر کر
 تو مسئلہ دی اور کئی کہ موت رانی دہی جھکو اس سی سوجان کہ حال ترک کر نیا طاعت کا آخرت میں ہی کہل کا
 اوسکو اور تو مستمع کہ موت میں جو رانی دی بلکہ یہ ایک شہر ہی ابدی دایمی دولی ہوئی ہی ہر دن اگرچہ بدن
 اوس سی الگ ہی اور سی ہی ہی عبارت اسد کی قول میں پونچا و ہکو پانی اور جو کما و یا اسد کی بولگی اسد کی
 حرام کیا ان دو کو و سکر وں پر اور یہ پہلی کہ پونچا ہی معشت اور طاعت والوں پر مہوہ جال کی نور وں سی
 وہ کہہ جس سی حاصل ہوئی ہی وہ لذت کہ نہیں اوسکی برابر چین دنیا کا بلکہ دیا جائیگا اوس شخص کو جو کئی کا انور
 ورنہ سخی برابر دنیا کی دس بار جیسا حدیث میں آوا نہ یعنی دولی کی انداز کی ساتھ نپاک کی بلکہ دولی ہوئی وین
 جیسی کہ جو ہر ہوتا ہی برابر دس گھوڑوں کی نہ وزن اور مقدار میں بلکہ روح مالیت میں پہلی کہ قیمت جو ہر کی
 ہوئی دس برابر اوسکی سوجان کہ حرام کرنا ان لذتوں کا اور انکا پچا نا او پھر نہیں ہی از قسم حرام کرنا آدمی کی
 اپنی نعمت کو اپنی بندی پرخصہ سی یا اختیار سی یہاں تک کہ ہر کی تنیز و سکا بلکہ یہ نہ حرام کرنا اسد کی ہی پسند
 اس بات کو کہ ہر سیاہ حال کشید ہی میں اور گرم بر یہ کہ ہر ہر و حال گرمی میں اور اسین تبدیل نہیں ہو سکتا
 بلکہ شلال سکی یہہ ہی کہ ہی ایک عالم کامل سی ایک بندہ سہیا یا ہوا وں جاہلون میں ہی کہ سی بلید اصل
 سیدش میں اور نہیں استعمال کیا اونی ہی علم کا اور نہشتا کئی پونچا پیری دل برابر کیا اپنی علم کی سودہ
 کہی کا بیشک اسد کی اسکو حرام کیا جاہلون ہر سی اسکی یہہ جن کہ بیشک سہتہ و او کہے قول کی حاصل ہوتی
 ہی ساتھ ذہانت اصلی کی اور استعمال و راز کی واسطی علم کی پہی سیکہنی لغتہ اور عریت کی اور اور ہر ہی

کام کی اور جب اصل ہولی استعداد اور قوت ہو اجمال مونا پہنچنی کا بیسی خال و پناہی تو نہ پائے گی کامیابی
ساتھ باقی رہنی سردی کی سوت گمان کرو تو کہ اندر غصہ کر گیا پھر سو عذاب دیکھا پھر لالینی کی ایسی ہر فریب و
ایسی جی کو خشک ہے ہید پر کوی تو نہ عذاب کر گیا مجھ کو اور نہیں ضرر کرتی تو سکو بجلی میری بلکہ لازم آتا ہی عذاب کی
جیسی لازم آتی ہی سوت زہری اور جان کہ چہرہ ہی دانی ہی سہلی کہ نہ نشا او سکا مخالف ہی دو صفیون کی ہر
دائل ہونا مخالف اون دونو کا کہی مثال او سکی یہہ ہی کہ جسکی لشکا یا ایک نام کی کو اپنی گردن میں یا اپنی پاؤں میں
دکہہ پاتا ہی بسبب مخالفت دو صفیون کی ساتھ صورت نامی اور لشکا کی لکن صفت طبعی او سکی چاہتی ہی گر نی کو فطرت
نیکی کی اور منع قہری ہو ساتھ نامی کی ہی منع کرتی ہی صفت طبعی کو سو پیدا ہوتا ہی میں کہہ اون دونو کی سوت
ہی سو سپر چہرہ اس عالم روحانی الہی ہی ہی اپنی اصل پیدائش میں ہو او سکو بجکم طبعی کی ایک آرزو
اور شوق ہی طرف عالم علوی جو عالم ارواح ہی اور شرف رفاقت کی ساتھ ملا علی کی لیکن شہوتون کی طوقون
اور زنجیروں کی کھینچا او سکو نیکی ہی نیکی کی طرف اور یہہ شہوتون میں دنیا کی او سکا ایک صفت عارضی ہی ہو کا او سکو
صفت طبعی کی اور منع کیا او سکو تو نیکی ہی او سکی خواہش کو اور دکہہ پیدا ہوتا ہی اون دونو کی درمیان ہی
اور اگر یہی دکہہ دیتی ہی مخالف کو سہلی کہ لائق ترکیب کی باقی رہنا اتصال کا ہی اور اگر مخالف ہی اتصال
کی جدائی کر دینی میں درمیان اجزائی اور اگر تو نہ کہی الگ کو سو کہا جائی تھکو یہہ کہ ایک سیر لطیف نرم چھوٹا
تیری بدن کو پس دکہہ دی تھکو تو اسکار کر ی تو او سکا اور کہی تو نہ کہ ایک سیر ہی جمین سختی نہیں سو کیہ نہ کہ
دکہہ دی چھوٹی ہی اور جان کہ مخالف دکہہ تپا ہی برابر ہی کہ ہو کسی سبب خارج ہی یا داخل ہی سو بیشک نہ ہر
چھوٹا مانی رہتا ہی غصہ میں اور دکہہ دیتا ہی بسبب زیادتی سردی ہی کی جو مخالف ہم حرارت بدن کی سوت
گمان کرو کہ سب کہہ داخل ہوتی ہیں خارج ہی پس اگر کہی تو چھوٹی تو خارج یعنی باہر ہی کاٹا ہی سو جان کہ دکہہ
دانت اور انکھہ کا کچھ کم نہیں اوس ہی اور او سکا سبب او نہنا ایک خلط داخل کا ہی جو مخالف ہی دانت
اور انکھہ کی مزاج ہی اور یہہ کچھ بہت ان نہیں کاٹنی ہی چھو اور سانپ کی اور جان کہ مخالف مونا صفیون کا دلیر
دکہہ بہت گول کو جو نہیں کہ دکہہ ہی دانت اور انکھہ کی اور مثال او سکی ضعیف تر صفیون میں یہہ مشک بخیل
دکہہ ناوی والا جب اوس ہی مانگی جای شش گردہ میں آدمیوں کی نزدیک اوس شخص کے کہ چاہتا ہی لغت نصیب
کرین او سکی ساتھ سخاوت کی سو دکہہ پاتا ہی دل او سکا واسطی مخالف ہولی دو صفیون کی اسلی کہ بخل چاہتا ہی
کہندی اور محبت جاہ کی چاہتی ہی کہ دی اور دل او سکا درمیان ان دو صفیون کی مانند اوس شخص کی ہی جو کا
چاہتا ہی ارہ ہی دو ٹکری سو یہہ ہی مثال حسرت فوت اور او سکی بڑائی کی بقدر او سکی جو کہلتی ہی بزرگی ہی قدر فوت
ہو نیوالی کی سوت جان تو او سکو با حقیقتہ اس عالم میں بلکہ عالم شفی میں اور یہہ تو ایک بڑی خیر ہی تم اوس ہی
انکار دیتی ہو اور جان کہ ان تینون صفیون کی ایسی ترتیب ہی سو پہلی قسم جسکو دیکھتا ہی مردہ عذاب کیا گیا وہ
سوزش ہی جدا ہونی مشتہا کی اور یہہ تین ہی دنیا کی محبت کا اور پہلی اسکو نسبت کیا ہی قبر کی طیف
اور یہہ اسلی پہلی ہو کہ غلب چیزوں کا مروی کی دلیر فی الحال جدائی او سچیز کی ہی جسکو چھوڑا دنیا میں جاہ

اور مال و منصب و نسبت سی پھر وہی بعد اسی میں وہی کی مدین علموں کی اور وہی جمیع میں ہی اور یہ
وقت پوری سحر کی موت میں اور پھر بھی عہد کی ساتھ ہر وہ صفات و دنیا کی اور ہر وہ کہ ہو گا وہ میان او کا موت میں
زیادہ سو دہائی کی لئی بہت متوجہ ہی ہو پھر بھی اس وقت اور ہر وہ صفات و دنیا کی اور ہر وہ کہ ہو گا وہ میان او کا موت میں
کیطرت اس کی کہ یہ متوسط ہی در میان دو منزلوں کی جو قبضین و دارالارادی اور اس کی فرمایا اندھا سب اور
کہ نہ ہوا کی اندھا سب اور جو کوئی لائی ساتھ وہی یعنی دنیا کی اور لیکن حشر فوت ہوئی عجوبات کی جو سب
ہوا و سپر و سر وقت تھرو کی آگ میں ہوا و سپر کہ یہ گناہ و گنہگار پانی اور جو مکتوب یا اس کی اور نہ ہوں ہو گا کہ ہر
عہد کی دنیا ہی بہت ہے کہ ہلکا کر دی اوس سی عذاب کو اور درازی عہد کی تبت کرنی ہی او کی موت کو فضیحت
سوالی اس کی کہ غلبہ سوالی کی عذاب جو تباری وقت ہجوم لالی فضیحت ہے ہر ہاوت ہو جالی ہی فضیحت و در سوا
کہ یہ الفت کر کی پھر وقت فتر و ان و فون کی کتر اور تہی سی حشر فوت ہوئی کی اس کی کہ ظاہر ہوئی ہی بزرگی فوت
کی بان بانی رہتی حشر فوت کی تخر و لگتا ہی کہ ہر وہی او کی لئی کوئی آخر اور تو اس کے بچا بچا ساتھ ہی پھر
کی جب کہ بچا کی کا تو پناہی اور پناہی تو کہ نہیں مر گیا تو لیکن اندہی ہو جائیگی کہ تہی اور پھر ہی ہو جائیگی
کان تیری اور فلک مل جائی کا تیری ہنسا کو سو وہ حیثیت کہ تو جس کو تہی وہ نہیں فنا ہوئی موت سی ہرگز بلکہ فقط
تیرہ حال متغیر ہو جائی اور لائی تہی میں تیرہ ساتھ ہی حشر فتن تیری اور تیری اذراک باطنی اور تیری شہوت
سوا کی نہیں کہ زیادہ ہوتا ہی وہ تیرہ تیرہ جدائی سی او پھر کی کہ جس کو چاہتا ہی اور فضیحت تیری ساتھ ظاہر ہوئی
او پھر کی جو کہ لائی ہی احوال میں اور حشر تیری فوت ہوئی پر اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بڑی قدر او کی اس
موت کی نہ پہلی او کی اور یہ سب میں عذاب سی ہدی کی اور یہ ہی حق میں او کی لئی ایک اندازہ مقرر
جیسا دار ہی شرع میں ہو تو قضا کر اب یہ قدر پر و مشک یہ ہے کلا ہی کہ لگتا ہی کہ بڑہ جاوی اس کتاب کے
حدی و ضروری اور یہ کہ پلا یا جاوی سلسلہ حقون اور جالبون کا لیکن وہ بدتر میں اس سی ہی کہ اتنا
کیا جاوی و کیطرت فرمایا اندھا سب اعراض کر اوس سی جوشت پھر گیا ہماری ذکر سی اور نہ ارادہ کسا
اس سی مگر دنیا کی زندگی کا یہی مقدار او کی علم اور ہر وہ لائی ہی انکار کا اتنی سی پر اور ہم شتم کرتی ہیں ساتھ ہی
مہول زمین کی تا نام کرین ہم کتاب جو ہر القرآن کو اور جسکو ہم شتم اس سی یادہ کی شوم سی کہ ملک کی او کو
کتاب و کالموت سی کتاب جیسا ہی ہو غرض جو ظاہر ہی اس کتاب سی ہتاری میں ساتھ شوق و لالی کی کمال کیطرت
جو نہ کو رہی او کتاب میں سو اس میں تو کہ لائی ہیں بہید دین کی ظہون کی اور نہیں تھکا او کی طرف سی مگر وہی ہو
فریتہ سی ساتھ دنیا کی نہیں طلب کرنا ظہون کو مگر وہ جو ہر وہ و اس کی مع دنیا کی اور ہتیار و اس کی حاصل کرنی ہر
سوا و کی مناخصت میں علم اس کتاب کی اور نہ وہ منا او کی ہرگز خاتمہ شخط علی الجہیم فی مناظرہ النفس
خاتمہ راجع ہوتا ہی سب پر مناظرہ میں نفس یعنی جو ہر وہ و پر نہ کو رہی او کی کیطرت شتم کا مال ہی در
ہمین مناظرہ نفس کا نہ کو رہی کہ جس کی تخیل خود کتاب میں آتی سی اعلم الا قد فی هذا و شوقنا ان اعرضت
عن الاصفاء و اصعبت بظاہر قلبك كما تضمنت الى الكلام الرسمى فقد خبت و خسر و ظلمت

النفسك ومن علم من كبرايات ربه فاعرض عنها ونسي ما قدمت يداه وان صغيت اصغى ذى
 فطنة وبصر حالك وتذكرت تدكر من له قلبك قد القى السم وهو شهيد فخرج عن جميع ما يصدر
 عن سلوك الصراط المستقيم ولا يصدر عن الاحكام والعبادة عن الله سبحانه وتعالى واليوم الآخر
 واجتهد وان تفرغ قلبك كل يوم ساعة عقيب صلاة الصبح وذلك عند صفاء الدهن فتفكر في
 شانك وتبصر في مبدك ومعادك ونحاسب نفسك ونقول لها اني مسافر باجور ربحي سعادة
 الابد لقاء الله سبحانه وتعالى وخسر الخساسة لالبد والحجاب عن الله تعالى وراس مالي عمري وكل نفس
 من الانفس كثر من الكونز وجوهرة من الجواهر اذ يصاد به سعادة الابد واي كثر اعظم من هذا
 واذا فني العمر تقطعت التجارة وحصل الياس في هذا اليوم حين قد فلهني الله تعالى فيه لو توفاني
 لكنت اشتهي ان يرجعني الى الدنيا لاعمل صالحا احبتي بايقين انك توفيت ورجعت الى الدنيا يوما واحدا
 فاجتهد في هذا اليوم الواحد وانظر لنفسك فان لم تنه الى اللغد فقد استوفيت في هذا اليوم
 ولم تنه في الاصل فاستفد للغد مثل ذلك ولا تجرد عن نفسك بتمني العفو فان ذلك ظن قد يكون
 ولا ينفع التمسك به وقد عفى عنك اليس قال ثواب المحسنين وناهيك به حسرة وتذاتة فاذا انقضى
 نفسك ماذا اعمل وكيف اجتهد فتقول تركي ما يفارقك بالموت والزمي يدك اللانزوه وهو الله سبحانه
 وتعالى فاطلب الياس بكثرة فاذا قالت فكيف ترك الدنيا وقد استحكمت علاقتي في قلبك فتقول قبل
 على قطع علاقتي من باطن القلب على علمك في الاصول العشر من المهلكات فلتشي من اغلب علاقتي من
 علاقتي من حالك وجاه او حلال او حرام او شهوة بطول وقصر وغير ذلك من المهلكات وليس
 الا ان تفكر في عظم انتمها وهلاكها اياك ثم تنبذ عيها ونحو الفقه مقتضاها وقد تخلصت
 منها وامدك الله بالمعونة والتوفيق وقد رى بايقين انك صرقت والعمدة الاحتماء وقد انابك طيب
 تظن صدق ان ملاذ الاطعمة تصرك واذا الادوية البشعة تنفعك التمسك بصبرين بقوله على مرارة الداء
 طمعا في الشفاء التمسك بصبرين على البذر والتعب في السفر طمعا في الاستراحة في المنزل فانت قوة ومزك
 الآخرة والمسافرة لا يستريح ويحتمل التعب كذا فان استراح انقطع في الطريق وهلك يقول بايقين ما الذي
 تظلم من الدنيا ان ظلمت المال ووجدت وهميات فيكون في اليه يود جماعة اغنى منك وان
 طلبت الحجة ونلت وهميات فيكون في الجلاف الاتراك وجمعة لا كرامت يستوعبك ويكون جاهل
 اعظم من جاهك فان كنت لا تدين في افة الدنيا وشدة عذابها في الآخرة ولا يها اقل من رغبين
 منها لخدمة شركاها وما لعالمين انك لو عرضت عن الدنيا واقلبت عن الآخرة لكنت وحيد للدهر
 فوبد العصور لا يوجد في الايام فظيرون طلبت نيا كان في اليهود والحقي من يسبقها فان
 الدنيا اسبقك بها حتى يجد فتفكر في بايقين وانظر لنفسك فلا ينظرك احد غيرك وكذلك
 لا تزال تناظر نفسك حتى تطاوعك على سلوك الصراط المستقيم الى الله سبحانه وتعالى هذه المناظرة

اھم لك ان كنت عاقلاً من مظاهر الحنفية والشافعية المتقلدین غیرہم فلم تعادھم ومجادلھم
 ولا یضرك خطأھم وبدعتھم وتترك اعدی غل الشیخین جنیدك لا تشاركه ولا تناظره بل تبا
 علی ما یطالبك به من شہواتك الباطلة فاستنبط بالفكر الدقیق الحیل الغناء شہواتك هل هذا الاعیان
 الا لئلا یكسب الاكساف هل رایت فطرہ جلالیاً ھد تحت ثوب حیات وعقارب قبلت علیہ لھلك
 واخذ المروعة لبدن الذباب عن وجه غایره وهل سیجتم ومن یفعل ذلک فاعلم ان هذا حالك فی
 اشتغالك بمناظر غیرك واعرضك عن منظره نفسك وفي هذا الموضع یكشف لك سر فرح عمالك یوم
 تبلی السرایر كما نبھك علی كیفیتھم كمنسفات الآخرة باسرا لا اعمال وارواحها والھم تناظر نفسك
 مدح طوبیة لا تخلیك لما تحاروك وذكره والا فإل علیہ ثم طریقك مع النفس الخالفتك ان
 تعاقبھا بما یزجرھا وتعلم انھا كالكلب لا تتأدب الا بالضر فإن اردت ان تتعلم طریق منازلتھا
 ومراقبھا ومحاسبتھا ومعاقبتھا فاطلبھ من كتاب المحاسبة والمراقبة فان هذا الكتاب
 لا یحتملہ والھم یوفقنا وایاك یفضلھم وسعید جودك وجزلك كن ساء جانك یشك بمنی كاه کیا تجھك اور
 سوئوں ولا یاتھم كس گراوا من کیا توئی سنی سی اور سنا توئی ظاہر کی طی سی جیسی شے تو کلام سنی کو سو
 نختین زیان اور نقصان پایا توئی اور ظلم کیا توئی اپنی جی پر اور کون زیادہ ظالم ہی اوش شخص سی جسکو یاد
 ولالی گئین باتن اوکی رب کے سوا عرض کیا اوس سی اور یہول کیا جو اکی ہیجا اوکی باتن لی اور اگر سنا توئی
 ست عقل اور تیز نظر والی کا اور نصیحت پکڑی توئی شل نصیحت اوش شخص کی جسکو عقل ہی یا لگا وی کا ان کی لگا
 سونکل سیا پھیر سی جو روکی تجھکو چلنی سی راہ سیجی کی اور تجھکو تنہن نوکی مگر محبت نیالی اور غفلت سنا کی
 اور بھلی دن سی اور کوشش کر کہ خالی ہول تیز اسرون ایک ستا بھر جی نماز صبح کی اور نہیہ و سوقت جب
 صاف ہو ذہن سو وہیان کر اپنی حالت میں اور یکہ آواز اور پھر لی کی جاگہ کو اور سلی اپنی جی کا اور کہہ
 اوس سی کہ میں مسافر ہوں بیویاری اور فسخ میرا سعادت ابد کی اور دیدار اسد کا ہی اور کہا یا میرا بھتیجی ابھی
 اور اوٹ اسدی اور سر را میرا عمر ہی اور ہر دم ہوں میں سی ایک خزانہ سی خزانوں میں سی اور ایک بولی سی
 موتوں میں سی سلی کی اوس سی شکار کی جالی ہی غنچنی ہمیشہ کی اور کون خزانہ میرا سی اس سی نصیب ہوئی
 عمر موچی بیویاری اور لی ناامیدی اور بہرہ زن سخت ہی اسدی مجھکو او میں چوڑ رکھا ہی اور اگر وفات دینا
 مجھی تو ہوتا میں خواہ شہد ہا کہ پھری مجھکو دنیا کی طرف تو کروں پہلا کام خوشحال کر تو ای سی کہ توئی
 پالی اور پھر تو دنیا کی طرف ایک دن کی لئی سو کوشش کر تو اس دن میں اور دیکھ اپنی جی کی طرف اگر نہ پہنچا تو
 کل کی لئی سو پورا کر چکنا تو فسخ اسدن کا اور نہ حسرت کرنا تو اور اگر چوڑا جانا تو تو پورا کر کل کی لئی شل اس
 اور ست فریب دی تو اپنی جی کو ساتھ تارو و بخشش کسو یہ تو ایک گمان ہی کہ ہی جھوٹ ہوتا ہی اور نصیب نہیں
 دیتی حسرت پہر نا کہ وہ غنچنی کا تجھسی کیا نہ فوت ہو تجھسی ثواب نیکو کاروں کا اور کفایت سی تجھکو اتنی ہر
 اور بیانی بس جب ہی جی تیرا میں کیا کروں اور کیونکر کوشش کروں تو کوئی جھوڑی جو تجھکو جھوڑی

اور نہ مرنے کا چارہ جو لازم ہے اور وہ اللہ پاک ہی سے طلب کیا جس اور کسی بنا کی ساتھ سوچ سہی کیونکہ جو زمین میں
وہاں کو اوزت بنو تو گویا علاقہ اسکایمیری زمین سو تو کہہ توجہ کر کا تھی پراوسکی علاقوں کی تہ دل ہی جیسا ہر
جناجکی جنگوں میں ہلکات سی اور تلاش کر غالب تر علاقہ کو اوسکی علاقوں ہی مجتہد مال اور
بادیاسد اور دشمنی اور شہوتہ شکم اور فرقت کی اور سوا کی ہلاک کر خیالوں ہی اور زمین ہی کچھ چارہ مگر یہ کہ
فکر کی ہوا کی بڑی آفت میں اور اوسکی ہلاک کر نہیں چھو کہ ہر تو اوٹھہ اوسکی کوشش میں اور اوسکی خواہش کے
منفعت میں اور زالی پاک اوس ہی اور مدد کر گیا میری اللہ ساتھ اپنی مدد اور توفیق کی اور سہرا ای جی کہ تو
سیار ہی اور عمدت پر سیر کی ہی اور چھو کہ خبر دی طیب کے لمان کتابی تو اوسی سچا یہ کہ لذیذ کہاں ضرر کر رہ
کی چھو کہ اور بیشک وہاں کر دی لغت دینکی چھو کہ تو صبر کر گیا اوسکی کہی پر تلخی پر دوا کی طبع سی شفا کی کیا
تو نہ کر گیا کوشش اور تھکنی پر ستر میں طبع سی آرام کی منزل میں سو تو سافر ہی اور منزل تیری آخرت ہی اور
سافر ہم نہیں کرتا اور اوٹھاتا ہی تھکنی او کوشش کو سوا اگر آرام کری رہ جای راہ میں اور ہلاک ہو کر کہہ
تو ای جی کیا طلب کرتا ہی دنیا ہی اگر طلب کرتا ہی تو مال کو اور نوپا ہی اوسی اور کہاں ملتا ہی سو میں یہود
میں یک جماعت تو کر زیادہ چھپی اور اگر طلب کرتا ہی تو جاہ کو اور نوپو چھا اور کہاں پوہنچتا ہی سو ہی کھنڈ
میں درون اور محفون میں الراد کی وہ جو غالب میں چھپر اور ہی اونکی جاہ بڑی تیری جاہ ہی سو تو اگر نہیں
پاتا آفت دنیا کی اور شدت اوسکی عذاب کے آخرت میں اور اوسکی بلا سموت رعیت کر اوسمیں نسبت شریکوں اوسکیلی
کیا تو نہیں جانتا کہ تو اگر ہر جای دنیا ہی اور اوی آخرت کی طرف تو ہو تو ایک زمانہ کا اور کیا ہی رہ کر گار نہ پایا جاہ
مانڈیر اقلیوں میں اور اگر طلب کری تو دنیا کو تو ہی یہود اور محفون میں وہ لوگ جو بڑہ گئی چھپی ساتھ اوسکی
سو مت کر گئی ساتھ دنیا کی چھپی ہی محمت سود ہیان کر تو ای جی اور دیکھ اپنی نفس کی طرف سو نہیں دیکھ کیا تیری
طرف غیر ترا اولی ہی مشاظرہ کرتا رہ اپنی جی ہی یہاں تک کہ کہانی تیرا چلنی پر راہ سید کی جو ہی اللہ پاک
کی طرف سو یہ مشاظرہ بہت ضروری چھو کہ اگر ہی تو عقل والا مشاظرہ ہی حنفی شافعی معتزلی وغیرہ کی سو مت و
ہو انکا اور مت جہکراون ہی اور چھو کہ نظر نہیں کرتی اونکی خطا اور بدعت اور چھو کہ بڑا دشمن ہے
تیرا جو ہی درمیان دو پہلو تیری کی جس سی تو جہکرا نا نہیں اور مشاظرہ کرتا نہیں بلکہ تو مدد کرتا ہی اوسکی حکو
وہ طلب کرتا ہی چھپی تیری شہوتوں ہل سی سونکا لتا ہی تو بار یک فکر سی جلی واسطی بر لانی اپنی شہوتوں کی
نہیں ہی یہ کہ نظر انکا اس در سرنگوں ہونا سو کیا دیکھا تو ہی کہی اپنا آدمی کہ دیکھی اپنی کپڑی کی بچھی سانپ اور
چھو کہ متوجہ ہوئی اوپر اوسکی ہلاک کر نیکو اور اوسنی لیا پنکھا مکھی در کر نیکو موہنہ سی اپنی غیر کی اور کہاں حق ہی
ہو یا کی سو جان کہ یہ ہی حال تیرا تیری مشغول ہوں میں ساتھ مشاظرہ غیر تیری کی اور اعراض تیرا اپنی جی کی
مشاظرہ ہی اور اس اعراض میں کھجائی چھو کہ روح تیری علی کی جسدن جاچھی جاوین بہید جیسی کہ گاہ کیا ہمیں
ہو کیفیت پراخت کی مکاشفون کی ساتھ بہیدون اعمال اور اوسکی روحون کی اور جب تک کہ نہیں مشاظرہ کر گیا تو
نی ۴۰ کا ایک مدت دراز تک نہیں خالی ہو گا تو اپنی رب کی مناجات اور ذکر کی لپی اور اوپر توجہ کر نی کو

